دورِ جدید کی تاریخ مدینہ منورہ پر ۱۹۸۵ء کی بین الاقوامی سیرت ایوارڈ یافتہ کتاب

مدینۃ الرسول

صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

پیرِ طریقت حضرت علامۃ الحجاج

ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال

الناشر

مکتبہ نظامیہ ◎ جامعہ فریدیہ ساہیوال

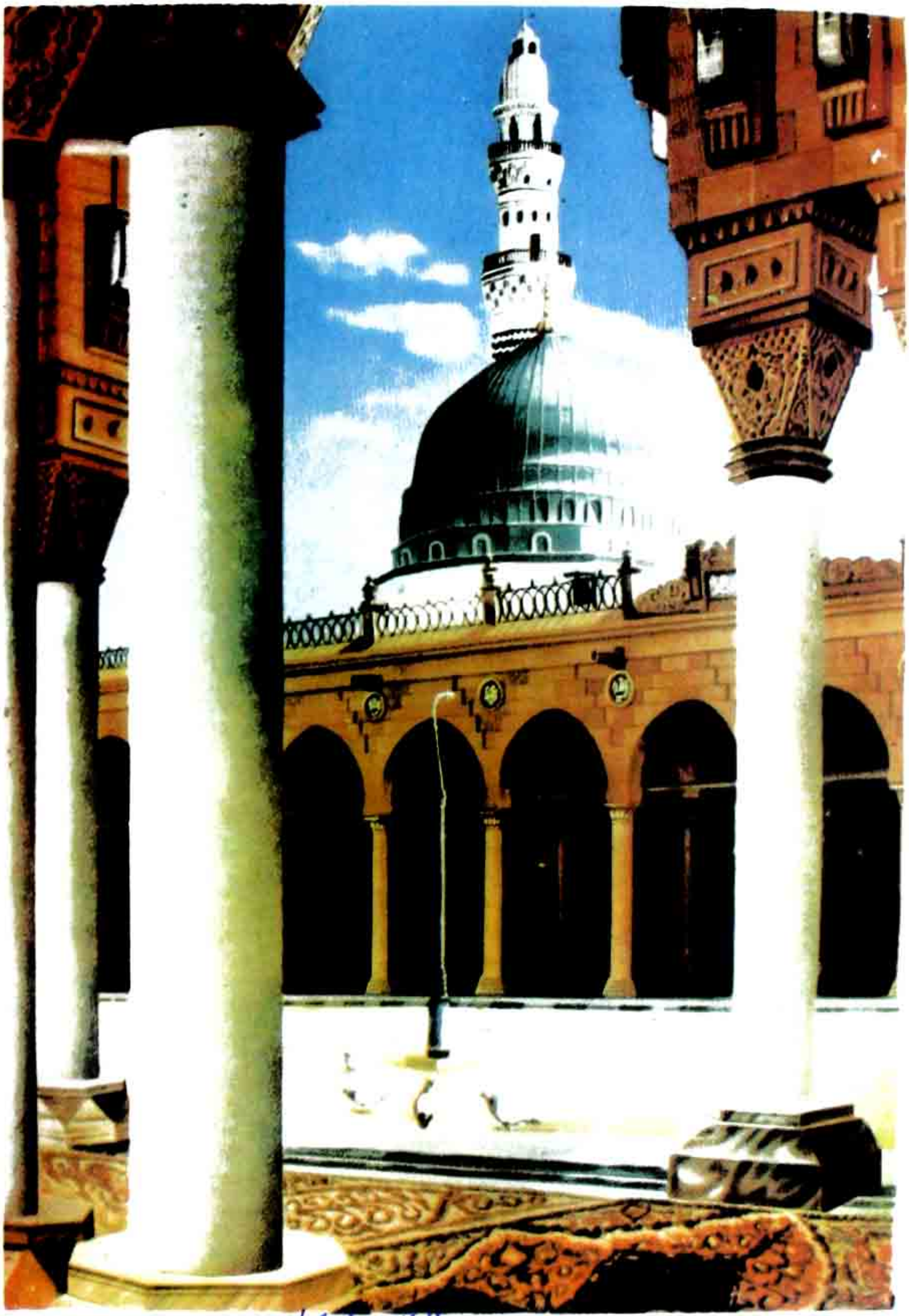

لائبریری
مکتبۃ الجامعۃ بشتا العلوم
گلشن کالونی، محمد آباد، آزاد کشمیر براستہ گجرات۔
marfat.com

دورِ جدید کی تاریخ مدینہ منورہ پر ۱۹۸۵ء کی بین الاقوامی سیرت ایوارڈ یافتہ کتاب

مدینۃ الرسول

صلی اللہ علیہ وسلم

حیدر

تالیف

پیر طریقت، حضرت، علامہ، الحاج

ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال

الناشر

مکتبہ نظامیہ ◎ جامعہ فریدیہ ساہیوال

marfat.com

جُملہ حقوق محفُوظ ہیں

نام کتاب ——— مدینۃ الرسول

تالیف ——— حضرت علّامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ

پروف ریڈنگ ——— ابوالبرکات محمد اللہ دتہ فریدی
قاری عبدالعزیز فریدی

کتابت و ٹائیٹل ——— محمد الیاس نقشبندی

طابع و ناشر ——— مکتبہ نظامیہ، ساہیوال

مَطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز-لاہور

صفحات ——— ۴۴۰

تعداد ——— ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

بار اوّل ——— مئی سنہ ۱۹۸۴ء

بار دوئم ——— دسمبر سنہ ۱۹۸۵ء

بار سوئم ——— جنوری سنہ ۱۹۸۷ء

بار چہارم ——— جولائی سنہ ۱۹۸۹ء

بار پنجم ——— دسمبر سنہ ۱۹۹۲ء

بار ششم ——— فروری سنہ ۱۹۹۶ء

بار ہفتم ——— مئی سنہ ۱۹۹۸ء

ہدیہ ——— ۱۸۰ روپے

ملنے کا پتہ
مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال فون: ۶۶۶۸۵ ۶۶۹۸۵

پبلشرز: شبیر برادرز (اردو بازار) لاہور

marfat.com

آئینہ مضامین

عنوان	صفحہ
انتساب	۱۷
تقریظ	۱۸
اظہارِ خیال	۱۹
عرض مؤلف	۲۷
لکن مَدحتُ مقالتی بجمد	۲۹
سببِ تالیف	۳۱
دل ودماغ مدینۃ الرسول میں	۳۴
مدینۃ الرسول کے عنوان پر لکھی گئی کتابیں	۳۵
مجھے یاد آتے ہیں	۳۷
ذکر شہر سید کائنات	۳۸
مدینۃ الرسول کے اسماء مقدسہ	۳۹
ارض اللہ	"
اَکالۃُ البُلدان	"
اَکالۃُ القُریٰ	"
الایمان	"
اَلبَلد	۴۰
بَیت الرسول	۴۰
جزیرۃ العرب	"
اَلجنّۃ	"
اَلحَصینۃ	"
اَلجَبیبۃ	۴۱
اَلحَرَم	"
حَرم رسول اللہ	"
حَسَنۃ	"
اَلخَیرۃ	۴۲
الدّار	"
دارالابرار	"
دارالایمان	"
قُبۃ الاسلام	۴۳
سَیدۃ البُلدان	"
الشافیہ	"
طَابَہ	/

marfat.com

عنوان	صفحہ
طَیبہ	۴۳
العاصمہ	۴۴
العزار	〃
العَزّاء	〃
العروض	۴۵
الغزاء	〃
غلبۃ	〃
القاصمۃ	〃
قریۃ الانصار	۴۶
قریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃
المبارکۃ	〃
المؤمِنَۃ	〃
قَلبُ الایمان	۴۷
مبین الحلال والحرام	〃
المجبورۃ	〃
المحبوبہ	〃
المحفوفہ	۴۸
مُدخَل صِدقٍ	〃
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	〃
المرحومہ	〃
المرزوقہ	۴۹
مفجع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	〃

عنوان	صفحہ
مہاجر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	۴۹
المقرّ	
المقدسہ	۵۰
المؤفِیَۃ	〃
ذات النخل	〃
دار الفتح	〃
نذرانہ عقیدت	۵۱
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محلِ وقوع	〃
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کی روشنی میں	۵۲
〃	〃
ایمان افروز واقعہ	۵۳
تبع اوّل حمیری کا گزر	۵۴
خط کا مضمون	۵۵
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت	۵۶
تاریخِ انسانیت کا بدترین منصوبہ	۵۷
پہلی تجویز	〃
دوسری تجویز	۵۸
تیسری تجویز	〃
ہجرت کے ساتھی	〃
مکان کا محاصرہ	۵۹
نجی زندگی کا تحفظ	۶۰
زادِ راہ	〃

marfat.com

عنوان	صفحہ
نکتہ	۶۲
نوٹ	″
غارِ ثور	۶۳
شانِ صدیق رضی اللہ عنہ	۶۴
خوف اور حزن کا فرق	۶۵
غار سے روانگی	۶۶
مشہور سواریاں	۶۷
قصواء	″
لجیف	″
عفیر	″
تنبیہ	۶۸
اُمِّ مَعبد کا مقدر	″
مکالمہ	″
ابو معبد کی واپسی	۶۹
حُلیہ مبارک	۷۰
ہاتفِ غیبی کے اشعار	۷۱
حسانؓ بن ثابت کا جواب	″
چہرہ مبارک	۷۳
پیشانی مبارک	″
بینی مبارک	۷۴
گردنِ مبارک	″
کندھے مبارک	″

عنوان	صفحہ
مہرِ نبوت	۷۵
دست مُبارک	۷۶
قدم مُبارک	۷۷
پنڈلیاں مُبارک	″
رنگ مُبارک	۷۸
سراقہ بن مالک کا واقعہ	۷۹
اکثر افراد کا قبولِ اسلام	۸۱
مکالمہ	″
دستار کا جھنڈا بنایا	۸۲
موازنۂ معجزات	۸۳
چند مشہور معجزات	۸۶
تعداد معجزات	۸۷
مقدس سفر کی منزلیں	۸۹
قبا شریف میں ورودِ مسعود	۹۰
مسجدِ قبا کا سنگِ بُنیاد	۹۱
اونٹنی کا نشانِ قدم	۹۲
طاقِ کشف	۹۳
مسجدِ قبا کی دو رکعتیں عمرہ کے برابر	″
نذرانۂ عقیدت سیدنا امام زین العابدین	۹۴
محلہ بنی سالم میں خطبۂ جمعہ	۹۵
خطبۃ الرسول کے اہم اقتباسات	۹۶
تقویٰ کے درجے	″

marfat.com

عنوان	صفحہ
تقویٰ کی علامتیں	۱۰۰
ابنِ سیرین کا تقویٰ	〃
امام اعظم کا تقویٰ	〃
جاھدوا فی سبیل اللہ	۱۰۱
جہاد کی مثال	〃
فاکثروا ذکر اللہِ	۱۰۲
عادوا اعداءہٗ	۱۰۳
مسجد جُمعہ	۱۰۴
عتبان بن مالک کا عشقِ رسول	۱۰۵
نبی موعود کا بے تابانہ انتظار	〃
مدینۃ الرسول کے یہودی بھی منتظر تھے	۱۰۶
پہلی بشارت	〃
دوسری بشارت	〃
تشریح	۱۰۷
تیسری بشارت	〃
چوتھی بشارت	〃
تشریح	〃
مدینۃ الرسول کے عیسائی بھی منتظر تھے	۱۰۹
پانچویں بشارت	〃
چھٹی بشارت	۱۱۰
ساتویں بشارت	〃
آٹھویں بشارت	〃
نویں بشارت	۱۱۱
مدینۃ الرسول میں والہانہ استقبال	〃
مدینۃ الرسول قرآن کی روشنی میں	۱۱۶
مدینۃ الرسول احادیث کی روشنی میں	۱۱۷
مدینۃ الرسول محبوب ترین خطّہ ہے	۱۱۸
روئے زمین کا محبوب ترین خطّہ	۱۱۹
خدا کا محبوب ترین خطہ	〃
ایمان مدینۃ الرسول میں پناہ لے گا	۱۲۰
شفاعت کا وعدہ	〃
مدینۃ الرسول کی موت شفاعت کی ضامن ہے	〃
مدینۃ الرسول میں موت کی کوشش	۱۲۱
مدینۃ الرسول مکہ مکرمہ سے افضل ہے	〃
اہلِ مدینہ کا حشر میرے ساتھ ہوگا	〃
اہلِ مدینۃ الرسول کی دشمنی تباہی ہے	۱۲۲
اہلِ مدینہ سے بُرائی کا ارادہ بھی ہلاکت ہے	〃
دشمنانِ مدینۃ الرسول کے لیے بددُعا	〃
دشمنان مدینۃ الرسول پر لعنت	۱۲۳
میری قبر مدینہ منورہ میں ہوگی	〃
مدینۃ الرسول کے شوق میں سواری کو تیز فرما دیتے	〃
مدینۃ الرسول تسکینِ دل و جان ہے	۱۲۴
مدینۃ الرسول میں دوگنا برکت	〃

marfat.com

عنوان	صفحہ
ہماری موت مکّہ مکرّمہ میں نہ آئے	۱۲۵
مدینۃ الرسول میں تین گنا برکت	〃
مدینۃ الرسول کے ماپ تول میں برکت	〃
مکہ مکرمہ کی موت پر افسوس کا اظہار	۱۲۶
مدینۃ الرسول کے پھلوں میں برکت	〃
مدینۃ الرسول کے لیے دوہری دُعا	〃
مدینۃ الرسول سے بخار کو نکال دیا	۱۲۷
بخار ریاء عورت کی شکل میں	〃
اِسی عنوان کی دوسری حدیث	۱۲۸
مدینۃ الرسول پر فرشتوں کا پہرہ	〃
مدینۃ الرسول پر فرشتوں کی چھاؤں	〃
مدینۃ الرسول کی افضلیت	۱۲۹
مدینہ منورہ کا نام طابہ خدا کے حکم سے کھا گیا	〃
مدینۃ الرسول کے غبار میں شفا ہے	۱۳۰
بنو حارث کی شفایابی	۱۳۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	〃
شیخ مجدد الدین کا مشاہدہ	〃
خاکِ شفا کا طریقۂ استعمال	۱۳۲
ذاتی تجربہ	〃
ترکی مریض کا علاج	۱۳۳
مدینۃ الرسول بھی حرم ہے	〃
مدینۃ الرسول مکّہ کی طرح حرم ہے	۱۳۴
مدینۃ الرسول میں خونریزی حرام ہے	۱۳۴
مدینۃ الرسول عیر سے ثور تک حرم ہے	۱۳۵
مدینۃ الرسول میں شکار نہ کیا جائے۔	〃
سیدنا ابوہریرہؓ کا بیان	〃
مدینۃ الرسول کا درخت کاٹنے سے روک دیا	۱۳۶
مدینۃ الرسول کے شکار پر گوشمالی	۱۳۷
مدینۃ الرسول بارہ میل تک حرم ہے	〃
مدینۃ الرسول کی کھجوروں میں سلامتی	〃
عجوہ کھجور زہر اور جادو کا علاج ہے	۱۳۸
عجوہ کھجور جنّت کا ثمر ہے	〃
سعد بن وقاص کا علاج عجوہ کھجور سے فرمایا	〃
قلبِ حزیں کی تمنّا	۱۳۹
محبوب ترین کھجور عجوہ ہے	〃
برنی کھجور	〃
صیحانی کھجور نے رسالت کی گواہی دی	۱۴۰
مدینۃ الرسول کے پھلوں کی عظمت	۱۴۱
قبرِ انور کی زیارت شفاعت کی سند	〃
میرا زائر میرے ذمہ ہے	〃
میری قبر کی زیارت میری زیارت ہے،	۱۴۲
میری مسجد میں حاضری میری زیارت ہے	〃
مدینہ منوّرہ میں حاضری نہ دینا مجھ پر ظلم ہے	۱۴۳
میرا زائر میرا پڑوسی ہوگا۔	〃

marfat.com

عنوان	صفحہ
میری موت وحیات یکساں ہیں	۱۴۳
معذرت قبول نہ کی جائے گی	۱۴۴
میری زیارت حج مبرور ہے	〃
سیدنا علی المرتضیٰ کا ارشاد	۱۴۵
قبرانور کی زیارت کعبہ سے افضل ہے	〃
مدینۃ الرسول میں موت کی تمنّا	۱۴۶
ستّر ہزار فرشتوں کی حاضری	〃
مسجد نبوی شریف	۱۴۷
تعمیرِ مسجد سے لگاؤ	۱۴۸
کچی اینٹوں کی تعمیر	۱۴۹
مسجد نبوی کی حاضری جہاد کا ثواب ہے	〃
مسجدِ نبوی میں خضر علیہ السلام کی حاضری	〃
مسجد نبوی میں چالیس نمازیں	۱۵۰
مسجد نبوی میں نماز حج کے برابر	〃
مسجد نبوی کی نماز ہزار نماز سے افضل ہے	۱۵۱
مسجدِ نبوی کی سب سے بڑی فضیلت	〃
مسجدِ نبوی کی نماز ۵۰ ہزار نمازوں سے افضل ہے	۱۵۲
مسجدِ نبوی بیت المقدس سے افضل ہے	〃
مسجدِ تقویٰ	〃
سمت قبلہ دیکھتے ہوئے متعین فرمائی	۱۵۳
مسجدِ نبوی شریف کی پہلی حد	〃
مسجدِ نبوی کا دردناک پہلو	۱۵۴
مسجد نبوی شریف کی اونچائی	۱۵۴
مسجد نبوی شریف میں بابِ صدیقؓ	۱۵۵
مسجد نبوی شریف میں باب علیؓ	〃
میرا ہر کام وحی کے مطابق ہوتا ہے	〃
مسجدِ نبوی شریف میں اشعار کے لیے چبوترہ	۱۵۶
مسجدِ نبوی شریف میں اونچی آواز کرنے کی ممانعت	۱۵۷
بہترین سفر مسجدِ نبوی اور بیت اللہ کا ہے	〃
مسجد نبوی شریف آخر المساجد ہے	۱۵۸
مسجدِ نبوی کو بدبو سے بچانے کا حکم	〃
مسجدِ نبوی کے اُنیس تعمیری مراحل	۱۵۹
گستاخی کی سزا	۱۶۱
کس دور میں کتنا اضافہ ہوا۔	۱۶۴
دربارِ گوہر بار میں آدابِ حاضری	〃
مسجدِ نبوی شریف کے بیس دروازے	۱۶۷
موجودہ مسجد شریف کے دروازے	۱۶۹
فضائل منبر شریف	〃
میرا منبر جنت کے باغ میں	۱۷۰
منبر کے پاس جھوٹی قسم تباہی ہے	〃
منبر کے پاس جھوٹی قسم کھانے والے پر خدا کی لعنت۔	〃
منبر کا حشر ہوگا	۱۷۱
منبر شریف حوضِ کوثر پر	〃

marfat.com

عنوان	صفحہ
منبر شریف بنانے کا حکم	۱۷۱
منبر شریف جھاڑ کی لکڑی سے بنایا گیا	۱۷۲
منبر شریف بنانے کا مشورہ صحابہ نے دیا	〃
منبر شریف کی تین سیڑھیاں	〃
منبر شریف کو لوگ تبرکاً مس کرتے تھے	۱۷۳
پاس ادب	〃
منبر شریف لے جانے پر سورج گرہن ہوا	۱۷۴
منبر شریف کا طول و عرض	〃
منبر شریف بزبانِ حسان	۱۷۵
سیدنا تمیم داری کی درخواست	۱۷۶
اصحابِ صفہ	〃
دودھ کا پیالہ	۱۷۷
اصحابِ صفہ کی تعداد	۱۸۰
جنت البقیع شریف	۱۸۱
جنت البقیع کے درخشندہ ستارے	۱۸۲
سیدنا فاطمۃ الزہراؓ	۱۸۳
رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۵
فاطمہ بنتِ اسد	〃
اُمِّ کلثومؓ	۱۸۶
گستاخی کی سزا	۱۸۷
حضرت ابراہیمؓ	〃
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	۱۸۸
سعد بن وقاصؓ	۱۸۸
سیدنا امام مالکؒ	۱۸۹
سیدنا حسن ابن علیؓ	۱۹۰
حلیمہ سعدیہؓ	〃
رضاعی رشتوں کا احترام	۱۹۱
بکری نے سجدہ کیا	۱۹۲
اُمہات المومنینؓ	۱۹۴
اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۹۵
فضائل خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۹۶
اُمّ المؤمنین حضرت سودہؓ بنتِ زمعہ	۱۹۸
اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۱۹۹
اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ	۲۰۱
اُمّ المومنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ	۲۰۲
اُمّ المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش	۲۰۳
عیسائیوں کا اعتراض	۲۰۴
جواب	〃
فضائلِ سیدہ زینبؓ	۲۰۵
اُمّ المومنین حضرت سلمہؓ	۲۰۶
اُمِّ سلمہؓ کو نعم البدل ملا	۲۰۷
اُمّ المومنین حضرت جویریہؓ	۲۰۹
عبداللہ بن حارث کا قبولِ اسلام	۲۱۰
اُمّ المومنین حضرت اُمِّ حبیبہؓ	〃

marfat.com

عنوان	صفحہ
نجاشی شاہ حبشہ کا خُطبہ	۲۱۱
خالد بن سعید اموی کا خُطبہ	〃
ابرہہ کا سلامِ نیاز	۲۱۲
اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضؓ	۲۱۳
شاہِ یثرب کی تمنّا	〃
صفیہ کا اسلام اچھا ہے	۲۱۴
تین نسبتیں	〃
عشقِ رسول کا مظاہرہ	۲۱۵
احترام و ذہانت	۲۱۶
عقلمندی و حاضر جوابی	〃
اُم المومنین حضرت میمونہ رضؓ	۲۱۷
اجمالی خاکہ بسلسلہ اُمہات المومنین	۲۱۸
تعدد ازواج پر نقلی دلائل	۲۱۹
ہندو مذہب	〃
یہودی و عیسائی	〃
عقلی دلائل	۲۲۱
چھ مقدس قبریں	۲۲۴
عبداللہ مزنی کا عشقِ رسولؐ	۲۲۵
قابلِ رشک نظارہ	۲۲۶
سیدنا عثمانؓ بن عفان	〃
سیدنا عثمانِ غنی کی شہادت	۲۲۷
مسجدِ نبوی کے ستون ہائے مقدسہ	۲۲۸
ستونِ حنانہ	۲۲۸
ستون عائشہ صدیقہ رضؓ۔ ستون ابی لبابہ	۲۳۴
ستون سریر۔ ستون حرس۔ ستونِ وفد	۲۳۵
ستونِ تہجد۔ ستون جبریل	۲۳۶
مسجدِ نبوی میں مقدس محرابیں	〃
نمازِ تہجد	۲۳۹
حجراتِ مقدسہ	۲۴۰
مسجد نبوی میں پہلا حادثہ	۲۴۳
مسجد نبوی میں دُوسرا حادثہ	۲۴۴
مسجد نبوی شریف میں پہلا چراغ	〃
ریاض الجنّۃ	۲۴۵
ریاض الجنّۃ کے معانی	۲۴۶
مسجدِ نبوی شریف کا پہلا فرش	۲۴۷
مسجدِ نبوی کی ترکی تعمیر	۲۴۸
مسجد نبوی کی سعودی تعمیر	〃
(مدینۃ الرسول کی مساجد مقدسہ)	۲۴۹
مسجد بنی ظفر	〃
پتھروں میں تاثیر	۲۵۰
مسجد الاجابہ شریف	۲۵۱
مسجد العمامہ شریف	۲۵۲
مسجد الفتح شریف	۲۵۳
غار سجدہ	۲۵۵

marfat.com

عنوان	صفحہ
غزوۂ خندق	۲۵۶
زبانِ رسالت سے اشعار مقدسہ	۲۵۷
صحابہ کرام کا نعرہ	۲۵۸
جوابی نعرہ	〃
شام، فارس اور یمن کی کنجیاں	۲۵۹
خزائن ارض کی کنجیاں	〃
جنت و جہنم کی کنجیاں	۲۶۰
نوفل بن عبداللہ کی لاش	۲۶۱
سعدؓ بن معاذ کی دعا	〃
حضرت صفیہؓ کی شجاعت	۲۶۲
شہداء خندق	۲۶۲
دعاء مستجاب	۲۶۳
مسجد قبلتین	۲۶۴
تحویلِ قبلہ	۲۶۵
تحویلِ قبلہ کی حکمتیں	۲۶۶
ذوق افزا نکتہ	۲۶۷
مسجد السقیاء	〃
مسجد الذباب	۲۶۸
مسجد جبل احد	۲۶۹
مسجد عینین	۲۷۰
مسجد الوادی	〃
مسجد ابوذر غفاریؓ	۲۷۱

عنوان	صفحہ
مسجد البقیع	۲۷۱
مسجد ضرار	۲۷۲
مسجد بنی جہنیہ	〃
مسجد بیوت المطر	۲۷۳
مسجد بنی زریق	〃
مسجد بنی ساعدہ	۲۷۴
مسجد رائج	〃
مسجد بنی عبدالاشہل	۲۷۵
مسجد القرصہ	〃
مسجد الشیخین	〃
مسجد بنی دینار	۲۷۶
مسجد بنی ندی	〃
مسجد بنی مازن	۲۷۷
مسجد بنی خطمہ	〃
مسجد الفضیخ	۲۷۸
چشمۂ علوی	〃
مسجد مشربہ ام ابراہیم	۲۷۹
مسجد بنی قریظہ	〃
جبریل علیہ السلام فوجی لباس میں	۲۸۰
مزید مساجد مقدسہ	〃
مدینۃ الرسول سے باہر کی مساجد	۲۸۱
مدینۃ الرسول کے مقدس کنوئیں۔	〃

marfat.com

عنوان	صفحہ
بیئر ارلیس	۲۸۱
اَبو موسیٰ اشعریؓ کی دربانی	۲۸۲
صدیقِ اکبرؓ کو جنت کی بشارت	〃
عمرؓ بن خطاب کو جنت کی بشارت	۲۸۳
حضرت عثمانِ غنیؓ کو جنت کی بشارت انگوٹھی کی گمشدگی	۲۸۴
بیئر انا بیئر سیدنا انسؓ	۲۸۵
بیئر اعواف	۲۸۶
بیئر ارہاب یا بیئر زمزم	〃
بیئر بصہ	۲۸۷
بیئر بضاعہ	〃
بیئر باسوم	۲۸۸
بیئر جمل	۲۸۹
بیئر ساء	〃
بیئر زرع	۲۹۰
بیئر ردمہ	〃
باوردی چوبدار خادم	۲۹۱
بیئر السقیاء	۲۹۲
بیئر ابی عنبہ	〃
بیئر العہن	〃
بیئر القرانہ	۲۹۳
بیئر القریصہ	〃

عنوان	صفحہ
بیئر ذروان	۲۹۳
بیئر الیسیرہ	۲۹۴
بیئر غرس	۲۹۵
مدینۃ الرسول کی مقدس وادیاں	۲۹۶
وادیٔ عقیق	〃
وجہ تسمیہ	۲۹۷
وادی بطحان	۲۹۸
وادی مرانوناء	〃
وادی قناۃ	۲۹۹
وادی مذینب	〃
وادی بہروز	۳۰۰
مدینۃ الرسول کے مقدس باغات	〃
خاندانی تعارف	〃
اپنی داستان اپنی زبانی	۳۰۱
ہجرت سلمانؓ	〃
سرزمین عرب میں نبی کا ظہور	۳۰۳
علامات	〃
پہلی علامت کی تصدیق	۳۰۵
دوسری علامت کی تصدیق	۳۰۶
تیسری علامت کی تصدیق	〃
چوتھی علامت کی تصدیق	〃
اسلام سلمانؓ	۳۰۷

marfat.com

عنوان	صفحہ
باغ سلمان فارسیؓ	۳۰۸
دو کھجوریں	۳۰۹
مدینۃ الرسول کے مشہور پہاڑ	۳۱۰
جبل اُحد شریف	۳۱۱
نکتہ	〃
مزار ہارون علیہ السلام	۳۱۲
چار پہاڑ	۳۱۳
چار نہریں	〃
چار غزوات	〃
طور کے چھ ٹکڑے	۳۱۴
غزوۂ اُحد	〃
نعمان بن انصاری کی قسم	۳۱۵
حضورؐ فوجی لباس میں	۳۱۶
فوج کی قیادت	〃
ننھے مجاہدوں کی کشتی	۳۱۷
صف بندی	〃
ابو دجانہؓ کو تلوار عطا کی	۳۱۸
سیدنا ابو دجانہؓ کی جاں نثاری	۳۱۹
سیدنا حمزہؓ کی شہادت	۳۲۰
وحشی کی بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری	۳۲۱
سیدنا حنظلہؓ کی شہادت	۳۲۲
سیدنا مصعب بن عمیرؓ کی شہادت	۳۲۳
شجاعتِ نبویؐ	۳۲۳
حفاظتی دستہ	۳۲۴
حضورِ سیدِ عالمؐ پر حملہ	۳۲۵
قتادہؓ بن نعمان کی آنکھ	۳۲۷
سیدنا انس بن نضر کی شہادت	۳۲۸
جوابی گفتگو	۳۲۹
سعدؓ بن ربیع کی وصیت	۳۳۰
حضرت عبداللہ بن جحش کی انوکھی دُعا	۳۳۱
عبداللہ بن عمرؓ نے خدا سے کلام کیا	۳۳۲
عمر بن جموح کا شوقِ شہادت	۳۳۳
ایک خاتون کا عشقِ رسولؐ	۳۳۴
غزوہ اُحد میں خواتین کا کردار	〃
شہدا اُحد کی زیارت	۳۳۵
شہدا اُحد کی سالانہ تقریب	۳۳۶
نکتہ	〃
سیّدہ فاطمہؓ نے قبرِ حمزہؓ کی مرمت فرمائی	〃
شہید سلام کا جواب دیتا ہے	۳۳۷
سیدنا حمزہؓ نے قبر سے جواب دیا	۳۳۸
جبلِ عیر۔ جبلِ المستندر	۹۴۰
جبل سلع	〃
جبل سلیع	۳۴۱
جبل رماۃ	

marfat.com

عنوان	صفحہ
مدینۃ الرسول کی مشہور حویلیاں	۳۴۲
سعد اور کلثوم کی حویلیاں	〃
ابوایوب انصاریؓ کی حویلی	〃
جعفر صادق کی حویلی	۳۴۳
عثمان بن عفان کی حویلی	۳۴۴
ابوبکر صدیق کی حویلی	〃
رلیطہ کی حویلی	۳۴۵
خالدبن ولید کی حویلی	۳۴۶
اغوات	〃
مروان بن الحکم کی حویلی	۳۴۷
مدینۃ الرسول کے مشہور محلّات	〃
محل سعید بن عاص	〃
محل عاصم	۳۴۸
مدینۃ الرسول کے مشہور قلعے	〃
ضحیان کا قلعہ	〃
کعب بن اشرف کا قلعہ	۳۴۹
کعب بن اشرف یہودی	〃
کعب بن اشرف کی ناکام سازش	۳۵۰
مکالمہ محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف	〃
کعب بن اشرف کا قتل	۳۵۱
کعب بن اشرف کے جرائم	۳۵۲
سقیفہ بنی ساعدہ	〃

عنوان	صفحہ
سقیفہ میں اجتماع کی حکمت	۳۵۳
نمازِ جنازہ کیسے ہوئی؟	۳۵۵
گنبدِ خضریٰ کے تعمیری مراحل	۳۵۶
پہلا مرحلہ	۳۵۷
دوسرا مرحلہ	〃
تیسرا مرحلہ	۳۵۸
چوتھا مرحلہ	〃
پانچواں مرحلہ	〃
چھٹا مرحلہ	〃
ساتواں مرحلہ	۳۵۹
آٹھواں مرحلہ	〃
نواں مرحلہ	۳۶۰
دُعا میں وسیلہ	〃
قبرِ انور سے وعلیکم السلام کی آواز	۳۶۱
قبرِ انور سے سلام کا جواب	
قبرِ انور سے سلام اور بارش کی دُعا	۳۶۲
رؤف ورحیم	〃
غرناطہ کا مریض بچ گیا	۳۶۳
افضلیتِ مدینۃ الرسول کے دلائل	۳۶۴
قبرِ انور کا سفر کعبہ کے سفر سے افضل ہے۔	۳۶۷
افضلیت کی بڑی دلیل	۳۶۸

marfat.com

عنوان	صفحہ
محبوبیت کی مثال	۳۷۰
مدینۃ الرسول کی چار دیواری	۳۷۱
ابو المنصور اصفہانی کی وصیت	۳۷۲
آگ کا ظہور	″
قانون اور قدرت	۳۷۳
مدینۃ الرسول پر یزیدی مظالم	۳۷۵
تاریخی ناانصافی	۳۷۶
یزید کا فاسق و فاجر اور ظالم ہونا	۳۷۷
کیا یزید جنتی ہے؟	″
پہلا اشکال اور اسکے جوابات	″
دُوسرا اشکال اور اسکے جوابات	۳۸۲
دُعا	۳۸۳
عیسائیوں کی مدینۃ الرسول میں ناپاک سازش	″
اعترافِ جرم	۳۸۴
فائدے	۳۸۵
مدینۃ الرسول میں رافضیوں کی شرارت	۳۸۶
رافضیوں کی دُوسری سازش	۳۸۷
مدینۃ الرسول کے مشہور فنادق (ہوٹل)	۳۸۸
مدینۃ الرسول کے مشہور صیدلیات (میڈیکل سٹور)	۳۹۰
مدینہ منوّرہ کے مشہور مستشفیات (ہسپتال)	″
مدینہ منورہ میں ڈاک خانے	۳۹۱
مدینۃ الرسول میں پولیس کے دفاتر	″

عنوان	صفحہ
مدینۃ الرسول کے مشہور بنک	۳۹۲
مدینۃ الرسول کے مشہور بازار	″
مدینہ منوّرہ میں بجلی اور فون کے دفاتر	۳۹۳
مدینہ منورہ سے متعلقہ بستیاں	″
مدینہ منورہ میں پاکستانی مراکز	۳۹۴
مدینہ منورہ کے مدارس	″
مدینہ یونیورسٹی	۳۹۵
مدینہ منورہ کی مشہور شاہراہیں	″
مدینہ منوّرہ کے بعض مناظر	″
مدینہ منورہ کے مشہور محلّے	۳۹۷
پی آئی اے کا دفتر	″
بسوں کی ریزرویشن	۳۹۸
غلّہ منڈی	″
فروٹ منڈی	″
مدینۃ الرسول کے حکمران	۳۹۹
نائبین حکمران	۴۰۲
جنہیں صدیقِ اکبرؓ نے مقرر فرمایا	۴۰۳
جنہیں فاروقِ اعظمؓ نے مقرر فرمایا	″
جنہیں عثمانؓ بن عفان نے مقرر فرمایا	″
جنہیں سیدنا علی المرتضیٰؓ نے مقرر فرمایا	″
عہدِ اشراف	۴۰۵
عہدِ سعودی کے چند حکمران	″

marfat.com

عنوان	صفحہ
مدینۃ الرسول کے سگان محترم اور چند یادیں	۴۰۷
مولانا جامی اور سگان محترم	〃
اعلیٰحضرت بریلوی اور سگان محترم	〃
محدث علی پوری اور سگان محترم	۴۰۸
سگِ طیبہ کی نوازش	۴۰۹
ایک کورنر مدینۃ الرسول میں	۴۱۰
حسنین مدینۃ الرسول میں	۴۱۱
فوراً اصلاح فرمادی	۴۱۲
شیطانی وسوسہ سے بچالیا	۴۱۳
بچوں نے مجھے لاجواب کردیا	〃
مدینۃ الرسول میں ایک مجذوبہ کی زیارت	۴۱۵
ایک قطب کی زیارت	۴۱۶
مدینہ الرسول میں دودھ کی فروخت	۴۱۷
چائے کی دعوت	۴۱۷
کبوتروں کی محبت	۴۱۸
کبوتروں سے محبت	۴۱۹
بارگاہِ رسالت میں بلی کا استغاثہ	۴۱۹
اعلیٰحضرت اور چڑیوں کی دعوت	۴۲۰
دربار رسالت سے کھجوروں کا عطیہ	۴۲۱
جبہ کی عطا	۴۲۲
مدینۃ الرسول کے مقدس کانٹے	۴۲۳
علامہ کاظمی کی حاضر جوابی	〃
حسان رضؓ بن ثابت بارگاہِ رسالت میں	۴۲۴
پودینہ کی عطا	۴۲۵
بدبودار جنازہ	۴۲۶
دودھ کا عطیہ	〃
جواہرات کے ڈھیر اور میری شرم	۴۲۷
ایک اشکال کا جواب	〃
نور کا سمندر	۴۲۸
کھجور کا عطیہ	〃
آنکھ کی بینائی	۴۲۹
جبریل نے نعت پڑھی	〃
نوازشاتِ جامی	۴۳۰
اونٹ نے نعت سنائی	۴۳۱
حسان رضؓ بن ثابت بارگاہِ رسالت میں	۴۳۲
خواجہ نظام الدین اور مدینۃ الرسول	۴۳۳
بارگاہِ رسالت میں الوداعی سلام	〃
سیدنا صدیق اکبر کے حضور سلام	۴۳۶
سیدنا فاروقِ اعظم کے حضور سلام	۴۳۷
مؤلف کی دیگر تصانیف	۴۳۸
سند امتیاز وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان	۴۴۰

marfat.com

اِنتساب

۱۔ ہر اُس آنکھ کی طرف جو مدینۃ الرسولؐ کی یاد میں بہتی ہے۔

۲۔ ہر اُس جان کی طرف جو مدینۃ الرسولؐ پر قربان ہے۔

۳۔ ہر اُس دل کی طرف جو مدینۃ الرسولؐ کی یاد میں تڑپتا ہے۔

۴۔ ہر اُس روح کی طرف جو مدینۃ الرسولؐ کی حاضری کے لیے مضطرب ہے۔

۵۔ ہر اُس دماغ کی طرف جو مدینۃ الرسولؐ کی سوچ میں مستغرق ہے۔

۶۔ ہر اُس قدم کی طرف جو مدینۃ الرسولؐ کی طرف اُٹھتا ہے۔

۷۔ ہر اُس سوچ کی طرف جس کا محور و مرکز مدینۃ الرسولؐ ہے۔

انہیں کے وسیلہ سے اپنی اس کتاب کو دربار گوہر بار حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ع زچشم آستیں بردار گوہر را تماشا کن

وصلی اللہ علی حبیبہٖ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

تقریظ

از رشحاتِ قلم غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالیٰ
صدر جماعت اہلِ سُنت پاکستان، شیخ الحدیث، مدرسہ عربیہ انوار العلوم۔ مُلتان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

گزشتہ سال "مدینۃ الرسول" صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت مولانا ابو النصر سید منظور احمد شاہ صاحب کی ملاقات ہُوئی اور مدینہ طیبہ کے اندر اور باہر اہم مقاماتِ مقدسہ کی زیارت ہم نے ایک ساتھ کی۔ مدینہ منورہ کی جو چیز نظر آتی آنکھوں کے راستہ اس نے قلب کی گہرائیوں میں کیف و سرور کی ایسی لطیف کیفیت پیدا کردی کہ اُسے دل ہی محسوس کرتا تھا، زبان اس کے اظہار سے عاجز تھی۔ اسی اثنا میں فقیر نے شاہ صاحب موصوف سے عرض کیا کہ "مدینۃ الرسول" کے عنوان سے آپ ایک کتاب لکھیں اور اس میں دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل لکھیں اور کیف و سرور کے جذبات کا جو اظہار نوکِ قلم سے ہو سکتا ہے اسے ضبطِ تحریر میں لے آئیں۔ الحمد للہ شاہ صاحب موصوف نے نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ "مدینۃ الرسول" کے عنوان پر زیرِ نظر کتاب تالیف فرمائی۔ اہلِ ذوق اور اہلِ محبت کے لیے یہ کتاب نعمتِ عظمیٰ ہے۔

قارئین کرام جس قدر پڑھتے جائیں گے ان کے قلوب محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لذت سے مسرور ہوتے جائینگے۔ اللّٰھم ارزقنا زیارۃ حبیبکَ واجعل موتنا فی بلد رسولک صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا الحاج ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اس عظیم خدمت پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس مبارک کتاب کو شرفِ قبول بخشے۔ آمین

سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

۹۔ ربیع الاول شریف ۱۴۰۲ھ
مطابق ۵۔ جنوری ۱۹۸۲ء

marfat.com

اظہارِ خیال

حضرت پیرِ طریقت علاّمہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی

ایک تعارف، ایک تذکرہ

تحریر: ابوالبرکات محمداللہ دتہ فریدی

درازِ قامت، اکہری جسامت، نکھری رنگت، رفتار باوقار، شیریں گفتار، وسیع النظر عمیق الفکر، علم وعمل کی مجسم تصویر، یہ ہیں ایک عالمِ دین، نامور مناظرِ اسلام، رواں قلم مصنف حضرت علامہ پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ جن کے علم وحکم اور قلم حقیقت رقم سے طالبانِ راہِ حق وصداقت ایک عرصہ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ حضرت موصوف کی تحریروں کے حسین نقوش خامہ وقرطاس سے وابستہ حضرات کے نزدیک گوہرِ ہائے تابدار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ ۱۹۵۲ء سے رزم گاہ حق وباطل میں دُشمنانِ دین سے برسرِ پیکار اور شمع عشقِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فروزاں کیے ہوئے ہیں۔

● یہ امر کسی تبصرہ کا محتاج نہیں کہ ہر دور میں خلافِ اسلام قوتوں نے اہلِ حق کو پریشان کرنے کی مساعی نامشکور کیں، مگر سرفروشانِ اسلام کا یہ قافلہ ہمیشہ حق وصداقت پر جمارہا۔

یوں ہی برِصغیر میں انگریزی حکومت نے جن فتنہ سامانیوں سے کام لیا، اس کے نتائج بھی عالمِ اسلام کی راہ میں خاروخس سے کم نہیں۔

سامراجیوں کی سیاست کا سب سے مکروہ پہلو شمعِ عشقِ حبیب علیہ السلام کی تابانیوں کو مسلمانوں کے قلوب واذہان سے گُل کرکے انہیں محبوبِ یزداں خواجۂ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ کرنا تھا۔ تاکہ اس کا لگایا ہوا پودا عیسائیت صحیح طور پر

marfat.com

نشو ونما پا سکے۔

اس کے لیے اُس نے ہر طریقے سے متوقع نتائج حاصل کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا۔ ایسے پُر آشوب دَور میں سالارِ قافلۂ حرّیت حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادیؒ اور آپ کی تعلیمات کے صحیح ترجمان حضرت امام احمد رضا خانؒ بریلوی نے تحریر و تقریر سے دہریت کے پھیلے ہُوئے جال کو تار تار کیا اور علمائے ربّانین کی ایک ایسی جماعت تیار کی جن کا علم و فضل، تقویٰ و ورع اور جذبۂ حُبِّ نبی ہر طاغوتی طاقت کے سامنے سدِ سکندری ثابت ہُوا۔

● حضرت پیرِ طریقت بھی اپنے ان قدسی صفات اکابرین کے پیغام کے سچّے امین ہیں آپ نے ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق کے فریضہ کو باحسن وجوہ نبھایا۔

یوں تو آپ نے تمام باطل نظریات سے مجاہدانہ ٹکر لی لیکن عیسائیت کے عفریت کو آپ نے ایسا پچھاڑا کہ ہر مکتبِ فکر نے اس پر دادِ تحسین پیش کی۔ مسیحیت کے خلاف حضرت کے جذبات کا یہ عالم ہے کہ تنِ تنہا کلیساؤں میں جا کر اپنے دَور کے نامور پادریوں کو للکارا۔

اس دَور میں آپ نے عیسائیوں کے خلاف مختلف مقالے اور کتب سپردِ قلم کیں جن میں سے "مسیح کون" مکالمہ مسلمان و عیسائی"۔ "لاتثلیث فی التوحید" اور آئینہ حق چھپ چکی ہیں۔

عیسائی پادریوں نے "کفارہ ابنیت مسیح" تثلیث اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی" بے شمار ایسے مسائل کھڑے کیے۔ لیکن آپ نے خداداد صلاحیتوں سے ہر ایک کا ردِّ بلیغ کیا اور اپنی قلندری ضربوں سے قصرِ عیسائیت کی بُنیادیں ہلا دیں۔ نتیجتاً سارے تین ہزار سے زائد عیسائیوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔[1]

---

[1] ان ہی خدمات کے پیشِ نظر اہلِ سنت وجماعت کے اکابر علماء و مشائخ نے آپ کو "فاتح عیسائیت" کے خطاب سے نوازا۔

marfat.com

جن مشہور پادریوں کے ساتھ آپ کی پنجہ آزمائی ہوئی ہے، ان میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں :

۱۔ پادری عبدالحق (انڈیا)
۲۔ پادری سادھو سنگت مسیح (لاہور)
۳۔ پادری کے ایل ناصر (گوجرانوالہ)
۴۔ پادری میلا رام (ساہیوال)
۵۔ پادری ڈیوڈ مسیح (")

● اہلِ سُنّت کے یہ بطلِ جلیل ۱۹۲۰ء میں موضع پیر بخش چوہان متصل جلال آباد ضلع فیروز پور انڈیا میں مخدوم المشائخ حضرت پیر چراغ علی شاہؒ کے گھر پیدا ہوئے۔

گھر کا ماحول ابتداً دینی، رُوحانی، علمی، اخلاقی اعتبار سے معیاری تھا جس نے خاطر خواہ اپنے اثرات دکھائے۔

آپ کے والدِ گرامیؒ منقولات کے علاوہ مروجہ علوم درس نظامی خصوصاً فارسی میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ بایں وجہ آپ نے ابتدائی تعلیم انہیں کے سایۂ شفقت میں حاصل کی تقسیم کے بعد حضرت پیر چراغ علی شاہ انڈیا سے ہجرت فرما کر پاکپتن کے موضع ڈھیپئی میں فروکش ہُوئے۔

یہاں آکر حضرت علامہ ابوالنصر شاہ صاحب نے اپنے وقت کے مایۂ ناز اساتذہ شاہانِ علم وفن حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ۔ رئیس العلماء حضرت فقیہ اعظم مولانا مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی القادری محدّث بصیر پوریؒ اور غزالیٔ زماں سند المحدثین حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ، کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور خداداد ذہانت سے اپنے محترم اساتذہ کو بے پناہ متاثر کیا اور گوہرِ مقصود سے اپنے دامنِ طلب کو خوب بھرا۔

آپ نے فاضل عربی، فاضل فارسی اور علوم نظامیہ سے فراغت کے بعد میٹرک،

marfat.com

مستند کوئٹہ اکیڈیمی، متخصص ایم۔ اے جامعہ اسلامیہ بہاولپور، مستند پاکستان اکیڈیمی، پشاور کے امتحانات بڑی کامیابی سے پاس کیے۔

● یوں تو حضرت کی اخلاقی، روحانی تربیت میں آپ کے والدین کریمین اور مشفق اساتذہ نے بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ مگر شیخ کامل، بقیۃ السلف حضرت فرید العصر میاں علی محمد خان چشتی نظامی علیہ الرحمہ بسی شریف کی نگاہِ فیض نے طریقت میں آپکو بام عروج تک پہنچایا۔

شاہ صاحب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہ صرف منظور نگاہ مریدین میں سے ہیں بلکہ خلیفۂ مجاز بھی ہیں۔ آپ کو بھی اپنے شیخ سے عشق کی حد تک عقیدت ہے۔ اب بھی جب کبھی مرشدِ کامل کے تبرکات کی زیارت کرتے ہیں تو بے خودی کا عجیب سماں ہوتا ہے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری غسل اور نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت آپ ہی کو نصیب ہوئی۔

● حصولِ علم کے بعد حضرت مولانا ابوالنصر شاہ صاحب نے اپنے انتہائی شفیق استاذِ مکرم حضرت فقیہہِ اعظم مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی کے ارشاد کے مطابق ساہی وال کو اپنی تدریسی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ جب آپ نے اس شہر میں سکونت اختیار کی تو یہاں کا مذہبی ماحول بے حد دگرگوں تھا۔

مذاہبِ باطلہ کے علاوہ عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت زوروں پر تھی۔ آپ نے اہلِ سنّت کے سٹیج سے باقاعدہ طور پر ان تمام ترگمراہ کن نظریات کا تعاقب کیا۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ بیسیوں مساجد اہلِ سُنّت، کئی ادارے اور علماء کا ایک لشکرِ جرار خدمتِ اسلام میں مصروف ہے۔ اور بحمد اللہ فضا صلوٰۃ وسلام کے دلنواز نغموں سے گونج رہی ہے۔

● ان اعتقادی نشیب و فراز پر کڑی نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ صاحب نے تدریسی کام کی طرف بھی پوری پوری دلچسپی لی۔ اس سلسلے میں آپ نے ابتداً دارالعلوم

marfat.com

عالیہ عربیہ، جامعہ حنفیہ جیسے دینی ادارے قائم کیے، لیکن بعد میں جامعہ فریدیہ کی داغ بیل ڈالی جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس قدر پھلا پھولا کہ اب ایک عظیم اسلامی یونیورسٹی کا منظر پیش کر رہا ہے۔

جامعہ کا سنگِ بنیاد حضرت فرید العصر قطب الوقت میاں علی محمد خانؒ اور حضرت فقیہہ اعظم مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھا۔ اس مختصر عرصہ میں جامعہ سے سینکڑوں علماء وحفاظ دامنِ مراد کو بھر چکے ہیں۔ جامعہ کے حسین مناظر، پرشکوہ دو منزلہ عمارت۔ زیبِ نظر دار الحدیث۔ طلبا اور محترم اساتذہ کا جم غفیر جامع مسجد اولیاء اور مخدوم المشائخ حضرت پیر چراغ علی شاہؒ کا مزار پُر انوار دیدنی ہے۔

جامعہ کا نظامِ تعلیم انتہائی مثالی ہے۔ نماز صبح کے بعد حضرت شاہ صاحب خود درسِ حدیث دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام شعبوں میں قابلِ قدر اساتذہ اپنی ذمہ داریوں کو انجام دے رہے ہیں۔

علومِ دینیہ میں افتاء ایک اہم ترین شعبہ ہے۔ جامعہ میں یہ کام بھی پورے حسن کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ مسند افتاء کی زینت حضرت مولانا **مفتی محمد مظہر فرید** صاحب ہیں جو انتہائی زیرک، معاملہ فہم متقی اور خدا ترس عالم دین ہیں۔

● ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں جب ربوہ کے دجال مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کی ناپاک ذریت نے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو للکارا تو آپ بھی دیگر علماء اور دانشورانِ قوم کی طرح سر بکف میدانِ عمل میں آئے۔ اور صوبہ بھر کے طوفانی دورے کیے۔ اپنے علاقہ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ بلکہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختمِ نبوت میں تو آپ نے اپنے استادِ محترم حضرت مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمیؒ کے ساتھ تقریباً ۹ ماہ کا طویل عرصہ جیل کی کال کوٹھڑیوں میں گزارا اور قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے۔

● ۱۳۹۰ھ بمطابق ۱۹۷۰ء میں نیشنل عوامی لیگ کے سربراہ بھاشانی کی ریشہ دوانیوں نے ایک عجیب طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا۔ اسی کے ایماء پر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سوشلسٹوں

marfat.com

اور کمیونسٹوں نے ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس کی اشتعال انگیز قراردادوں سے ملک کی فضا مکدّر ہوگئی۔ اس کے ردِّ عمل کے طور پر اسی ٹوبہ میں ہی ۱۳، ۱۴ جون ۱۹۷۰ء کو علمائے اہلِ سُنّت نے ایک آل پاکستان سُنی کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں ہزاروں علماء و مشائخ کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں عوام شریک ہوئے۔ آپ اس تاریخی کانفرنس میں اپنے شیخ حضرت میاں علی محمد خاں صاحب بسی شریف کا پیغام لے کر بطور نائب شریک ہوئے۔

● یوں ہی ۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں منعقدہ آل پاکستان سُنی کانفرنس میں اگرچہ مدینۃ الرسول کی حاضری کی وجہ سے آپ شرکت نہیں کر سکے تاہم کانفرنس کی تیاریوں میں بھرپور حصّہ لیا اور جامعہ فریدیہ کے طلباء کی تنظیم بزمِ فریدا اور انجمن حزب الفرید نے اس موقع پر نمایاں کردار ادا کیا۔ نیز ماہنامہ انوار الفرید کا خصوصی نمبر شائع کیا۔

● ۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو مصطفےٰ آباد (رائے ونڈ) میں ایک تاریخ ساز کُل پاکستان میلادِ مصطفےٰ کانفرنس ہوئی۔ ملک بھر کے تمام سُنّی علماء و مشائخ اور لاکھوں عوام اہلِ سُنّت نے شمولیت کی۔ حضرت شاہ صاحب نے اس کانفرنس کی پہلی نشست میں افتتاحی خطاب کیا۔ اندرونِ ملک ان تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ ۱۹۸۲ء میں بیرون ممالک ہالینڈ، مانچسٹر کا تبلیغی دورہ بھی کیا اور ورلڈ اسلامک مشن کے تحت برمنگھم میں ہونے والی میلادِ مصطفےٰ کانفرنس کی صدارت کی۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ نے ہر فقیہ اور عالم کی طرح سیاست کے اُلجھے گیسوؤں میں شرعی مشاطگی فرمائی ہے۔ آپ کے والد گرامی علیہ الرحمۃ تقسیم سے قبل آل انڈیا سُنی کانفرنس اور مسلم لیگ سے وابستہ تھے۔ جب آپ نے شعور کی آنکھ کھولی تو اہلِ سُنّت کی سیاسی ترجمان جمعیت علمائے پاکستان موجود تھی۔ اس وقت غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات

marfat.com

محمد احمد قادریؒ صدر اور غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی ناظمِ اعلیٰ تھے۔

حضرت شاہ صاحب نے اپنے حلقے کے علاوہ جمعیت کی مرکزی مجلس عاملہ اور شوریٰ میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ غالباً ۱۹۵۰ء کا دَور ہے۔ اسی دَور میں آپ نے جمعیت علمائے پاکستان (مغربی) کے ناظمِ نشر و اشاعت مخدوم غلام معین الدین نعیمی کا کاخیل کے ساتھ مل کر صوبہ بھر کے دُور دراز علاقوں کا دَورہ کیا۔

اس وقت الجمعیت، سوادِ اعظم، رضوان، ماہِ طیبہ پاکستان سے اور نوری کرن پاسبان، سہ روزہ دعوت انڈیا سے اہلِ سُنت کی صحافت پر جلوہ گر تھے۔ آپ نے ان تمام جرائد کی توسیع اشاعت میں مقدور بھر کوشش کی۔

۱۹۷۰ء کے بعد اگرچہ آپ باقاعدہ عہدیدار کی حیثیت سے وابستہ نہیں رہ سکے مگر تمام تر ہمدردیاں فائدہ اہلِ سُنّت حضرت مولانا علامہ شاہ احمد نورانی، مجاہد ملّت علامہ عبدالستار خان نیازی، مفکرِ ملّت پروفیسر شاہ فرید الحق۔ جناب ملک محمد اکبر ساقی، اور دیگر قائدین جمعیت کے ساتھ ہیں۔

بھٹو دورِ حکومت ارباب سیاست کے نزدیک انتہائی ہنگامہ خیز دَور ہے آپ نے اس کڑے وقت میں بھی خوب پامردی سے قائدینِ اہلِ سُنّت کا ساتھ دیا۔ اور جب کبھی بھی قائدینِ جمعیت نے ساہی وال کا دَورہ کیا تو جامعہ فریدیہ کو ہی اپنی مساعی کا مرکز پایا۔

۱۹۷۷ء سے آپ کے تربیت کردہ علماء کی تنظیم انجمن حزب الفرید نے ماہنامہ انوار الفرید کا اجراء کیا جو آپ کی سرپرستی میں صحافتی کردار ادا کر رہا ہے۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب اس وقت جماعت اہلِ سُنّت پنجاب کے صدر کی حیثیت سے ملک و ملّت اور اہلِ سُنّت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ حضرت شاہ صاحب گوناگوں مسائل کے باوجود تصنیف و تالیف کا وافر ذوق رکھتے ہیں۔ آپ نے اب تک کئی کتابیں، رسائل، مقالے لکھے ہیں۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب "مدینۃ الرسول" اسی قلمی ذوق کا بیّن ثبوت ہے۔

marfat.com

مدینۃ الرسول کے علمی حسن پر تو اہلِ علم حضرات ہی تبصرہ کر سکتے ہیں لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نبیٔ محترم، نورِ مجسم، محبوب رب العلیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حالات و واقعات جو فی الواقع منشاء ایزدی کے عین مطابق ہیں کا بیان روح انسانی کے لیے چشمۂ آبِ حیواں کا کام دیتے ہیں۔ ان کا تذکرہ جب ایک عاشقِ رسولؐ پرہیزگار باعمل عالمِ دین کرے تو نہ صرف یہ کہ دل و دماغ اثر پذیر ہوتے ہیں بلکہ روح کی دنیا میں کیف و سرور کی عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ "مدینۃ الرسول" بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دیارِ پاک کی گلی کوچوں، حسین وادیوں کے روح پرور مناظر کا ایک ایسا ہی حسین مرقع ہے جسے سراپا عشق و مستی، ہمہ تن ادب و نیاز، سیدی و مرشدی مولائی حضرت پیرِ طریقت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال نے بارگاہِ حسن و ناز میں بطورِ نذرانہ پیش کیا۔

اس میں آپ نے اپنی ۲۳ حاضریوں، قلبی واردانوں اور تاریخ مدینہ منورہ کا ذکر اس انداز سے کیا ہے کہ بلاشبہ قاری اپنے آپ کو دیارِ حبیب پاک علیہ السلام میں حاضر محسوس کرتا ہے۔

آخر میں میں حضرت علامہ شبیر احمد شاہ صاحب ہاشمی، حضرت مولانا قاری عبدالعزیز صاحب فریدی، جناب الحاج احسان الحق صاحب فریدی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کی ترتیب و تزئین میں اپنے مفید مشوروں سے میری رہبری فرمائی خصوصاً حضرت مولانا قاری عبدالعزیز فریدی صاحب نے تو اس سلسلے میں بے حد محنت کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ محمد آلہٖ وصحبہٖ وسلم

خاکِ راہِ عارفاں

الفقیر ابوالبرکات محمد اللہ دِتہ فریدی

(سابق) مدیر ماہنامہ "انوار الفرید" ساہیوال

marfat.com

عرضِ مؤلّف

مجھے اپنی کم مائیگی اور علمی بے بضاعتی کا پورا پورا احساس ہے لیکن تحدیث نعمت کے طور پر یہ کہنا بھی کوئی مبالغہ نہیں کہ مدینہ منورہ کے در و دیوار، راہ و غبار سے جو قلبی تعلق جواد مطلق نے مجھے میسر فرمایا ہے وہ میری نجات کے لیے کافی سامان ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سرکار دو جہاں کی بارگاہِ بے کس پناہ وہ بارگاہ ہے جہاں سیدنا جبرائیل علیہ السلام تو کیا انبیاء علیہم السلام بھی نفس گم کردہ ہیں۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید مسیحا و کلیم ایں جا

اور بقول حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ یہ کہنا بھی سرمایۂ افتخار ہے کہ

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

یوں تو میں عرصہ تیس سال سے قلم و قرطاس سے وابستہ ہوں لیکن زیرِ نظر کتاب "مدینۃ الرسول" پر قلم اٹھانے میں مجھے فخر ہے اور یہ میری زندگی کا ماحصل ہے۔ بارہا کی حاضری صرف عجز و نیاز، ہدیۂ سلام اور ذوقِ قلبی کی ہی نہ تھی بلکہ مطالعاتی بھی تھی۔ میں نے اس عرصہ میں دیارِ پاک کے کوچہ و بازار کی تاریخ تلاش کرنے میں جان جوکھوں میں ڈال کر جتنی کتابیں میسر آئیں سب کے متن پڑھے۔ حاشیے ٹٹولے، بین السطور میں جھانکا شروح کو دیکھا۔ اور زبانی اہل علم و فضل سے ملتا رہا۔ مسلسل پچیس سال سے کوئے جاناں کی آب و

marfat.com

سگانِ محترم، معزز باسیوں، خدام محترم، اور ذی جاہ حاضرین سے ملنے کے بعد یہ صحیفۂ نجات مرتب کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس کی خوبیوں یا کوتاہیوں سے متعلق تو محترم قارئین ہی فیصلہ کریں گے۔ میرے لیے تو یہ قلبی واردات، آنسوؤں کی زبان، محبت کا سوز اور عشق کی سرمستی ہے۔ میرا دعویٰ یہ ہرگز نہیں ہے کہ اِس موضوع پر میری یہ کاوش حرفِ آخر ہے بلکہ اپنا ادعا تو یہ ہے کہ یہ چند اوراک ایک خاندانی گدا کے کشکول میں دانائے کائنات کا ذرۂ خیر ہے۔ مَیں نے اس سلسلہ میں متقدمین اور متاخرین کی کتب پڑھیں جن کا ذکر آپ "جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے" کے صفحات میں دیکھ سکیں گے۔ اس کے علاوہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ مکرمہ کے کتب خانوں میں نوادر مخطوطات کو بھی دیکھا قطب المشائخ حضرت سیدی ومولائی مولانا خواجہ محمد ضیاء الدین قادری رضوی، مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی پاک محافل سے دامن مراد کو گوہر مراد سے بھرتا رہا لیکن دیارِ حبیب کے حکمرانوں کی تاریخ حاصل کرنے میں مجھے خاصی دِقّت کا سامنا کرنا پڑا۔ مَیں نے عراق، ایران، ترکی، سعودی عرب، انڈونیشیا، ملائشیا وغیرہ کے مختلف مطابع اور اہل علم کو خطوط لکھے لیکن کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ آخر میرے عزیزوں ضمیر احمد فریدی۔ عطا محمد فریدی اور دیگر اربابِ طریقت نے یہ ہمالیہ بھی سر کر ہی لیا کہ ضمیر احمد فریدی نے پاکستان سے مدینہ منورہ کا سفر صرف اسی مقصد کے لیے کیا تو "امراء المدینۃ المنورہ" کا مختصر مگر جامع رسالہ سید احمد یٰسین احمد الخیاری کی تالیف مکہ مکرمہ کے قدیم کتب خانہ سے دستیاب ہوگیا۔ اس کی مدد سے آخر میں تاریخ کا یہ اہم باب بھی قارئین کے سامنے آسکا۔ مَیں اس تالیف کے سلسلہ میں ملک اور بیرونِ ملک کے ممتاز علماء مشائخِ عظام کا شکر گزار ہوں کہ ان کی خصوصی دعاؤں سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیّد الانبیاء محمد علیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

marfat.com

لٰکِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

میری اس کتاب مدینۃ الرسولؐ سے نہ تو مدینہ منوّرہ کی عظمت میں کوئی اضافہ ہوا ہے، نہ ہی میری اس تحریر سے تاریخ مدینہ منورہ کی حفاظت مطلوب، وہ تو محفوظ ہی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مقدس عنوان پر لکھنے سے میری تحریر کو فروغ ملا ہے ۔ میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے ۔ دل کو جلا اور سکون نصیب ہوا ہے ۔ سیّدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

ترجمہ : مَیں نے اپنے کلام سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف نہیں کی بلکہ اپنے کلام کو حضور علیہ السلام کے نام سے مزین کیا ہے ۔

مَیں نے خلوص دل سے کوشش کی ہے کہ میرا قلم آدابِ مدینۃ الرسولؐ کو ملحوظ رکھے ۔ قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے عشق و محبت کے بحر بے کنار سے حسبِ استطاعت استفادہ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ مدینۃ الرسولؐ میں حاضری دے ۔ خدا کرے میری مساعی قبول ہوں ، میری عقیدت کا یہ گلدستہ اجڑے دِلوں کے لیے بہار، ویران بستیوں کے لیے رونق اور دکھی دلوں کے لیے مرہم ثابت ہو

مَیں نے اس عنوان پر لکھنے سے پہلے بیش قدر کتب کا مطالعہ کیا ۔ مگر سب سے زیادہ محبوب کتاب "وفاء الوفاء" ثابت ہوئی ۔

marfat.com

میری اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا بیشتر حصہ مدینہ منوّرہ اور مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اور اسے یہ فضیلت بھی میسر ہے کہ حرم نبوی شریف میں ہی شروع کی گئی اور اس مقدس مقام پر ہی اختتام پذیر ہوئی۔ مدینہ منوّرہ کی روحانی شخصیّت سیدی مولانا ضیاءالدین قادریؒ جنہوں نے مجھے سلسلۂ قادریہ کی بھی اجازت بخشی، اس کتاب کی تکمیل اور قبولیّت کی دعا فرمائی۔

مجھے اعتراف ہے کہ میری کم علمی کے باعث اس عنوان کے بہت سے پہلو تشنۂ تکمیل ہیں۔ تاہم میری اس کاوش سے اگر کوئی بات پسند آئے تو دعا سے نوازیں اور اگر کہیں کوئی کوتاہی ہو تو نشاندہی فرمائیں تاکہ دوسری اشاعت میں اصلاح کی جا سکے۔

؎ کچھ نہ بولوں گا زبان سے ان کی بزمِ خاص میں
آنسوؤں کے ساز پر لکھنا ہے افسانہ مجھے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

ابوالنصر منظور احمد
مدینہ منوّرہ
۱۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء

marfat.com

سببِ تالیف

اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء کی بات ہے کہ مجھے شیخ المحدثین علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں سرزمین مدینہ منورہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ ہم حضرت کے ایک مرید و شاگرد قاضی وزیر علی صاحب کے ہاں مہمان تھے۔ میری خوشی کی انتہا نہ تھی کہ ملتِ اسلامیہ کے عظیم فرزند کی معیت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی سعادت ملی۔ اور یقین تھا کہ جب انہیں بھیک ملے گی تو محروم میں بھی نہیں رہوں گا۔ ان کے بڑھاپے اور کمزوری کے باعث گھر سے لے کر دربار گوہر بار تک مجھے ان کا سہارا بننے کا شرف ملا۔ جوں جوں حرم انور قریب آرہا ہے درد و ذوق اور آنسوؤں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ میں نے ان کے سر کو بار بار جھکتے اُٹھتے دیکھا تو اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا یہ شعر یاد آگیا۔

؎ پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

الحمدللہ اس موقع پر میری آنکھوں نے وہ حسین مناظر دیکھے جن کا تعلق کہنے یا لکھنے سے نہیں بلکہ دیکھنے سے ہی ہے۔ ۲۶ اکتوبر کو ہم زیارات کے لیے گئے۔ حضور سلمان رضی اللہ عنہ کے باغ میں حاضری ہوئی۔ ہم سبھی وہاں کی حالت زار پر جی بھر کر روئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے لگائے گئے پودے صرف اکھاڑے ہی نہیں گئے بلکہ ان کے تنے بھی جلا دیے گئے ہیں۔ یہاں بے خودی کا عجیب منظر تھا جلے ہوئے تنے دیکھ کر جی جل رہا تھا۔ حضرت علامہ کاظمی صاحب کی اس کیفیت کو دیکھ کر مجھے یہ چند اشعار یاد

marfat.com

آگئے جو مَیں نے پڑھنے شروع کر دیے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِی سَلَمٍ مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

ترجمہ: کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَةٍ اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظُّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

ترجمہ: یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی یا اضم کی طرف سے بجلی چمکی،

کاظمہ مدینہ منورہ کا نام ہے اور اضم مدینہ منورہ کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا هَمَتَا وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمِ

ترجمہ: تیری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ منع کرنے سے اور روتی ہیں اور تیرے دل کو کیا ہو گیا کہ تو اسے کہتا ہے افاقہ میں آ تو وہ بے خود ہو جاتا ہے۔

لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلٰی طَلَلٍ وَلَا اَرَقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

ترجمہ: اگر تو عاشق نہ ہوتا تو کھنڈرات پر نہ روتا۔ اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بے تاب نہ ہوتا۔

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ترجمہ: ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے مَیں چاہتا ہوں اسی لیے مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے۔

یہ آخری شعر حضرت علامہ صاحب بھی میرے ساتھ دیر تک پڑھتے رہے۔

زیارات سے فارغ ہو کر واپس گھر پہنچے، تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ مدینۃ الرسولؐ کے نام سے کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کرو۔ مَیں اس کی تکمیل و قبولیت کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ مَیں نے غزالیٔ وقت کے ان کلمات کو دولت گرانمایہ سمجھا اور وہیں "مدینۃ الرسولؐ" کتاب لکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ مَیں نے ترتیب تحریر کے متعلق عرض کیا کہ کس طرح یہ کتاب لکھوں تو فرمایا اس میں ہجرت شریفہ کا ذکر ضرور کرنا اور پھر مدینہ منورہ کے عنوان پر لکھنا۔

marfat.com

نمازِ عصر کا وقت ہو چکا تھا میں حرمِ انور میں حاضر ہوا اور صلوٰۃ و سلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے بعد حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کتاب کے لکھنے کی اجازت چاہی اور مدد و کرم کی درخواست کی چنانچہ وہیں حرم انور میں گنبدِ خضریٰ کے سامنے ہی آغاز کر دیا۔

؎ آ کچھ سُنا دے عشق کے بولوں میں اے رضاؔ
مشتاق طبعِ لذت سوز جگر کی ہے

خدا کرے میں اس کتاب کو تکمیل کے بعد دربار گوہر بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں بطور نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکوں۔

مَیں اپنی اس کتاب کی تکمیل و قبولیت کے لیے پروانۂ شمع رسالت حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی زبان میں بارگاہ رسالت میں درخواست پیش کرتا ہوں۔

میں بدناں کہیں بھیم بھرم دا — توہیں صاحب لاج شرم دا
زور فرید کوں تینڈڑے دم دا — لگیاں سانول توڑ نبھائیں

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین

ابو النصر منظور احمد
مدینہ منورہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۸۰ء

marfat.com

دِل و دماغ مدینۃ الرسولؐ میں

استاذِ محتشم حضرت علامہ کاظمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کتاب "مدینۃ الرسولؐ" لکھنے کا حکم دے کر مجھ پر احسان عظیم کیا ہے۔ دورانِ تالیف میں جہاں بھی رہا مگر میرا دل، میرا دماغ، عقل، ہوش و خرد سبھی مدینہ منورہ کی جگہ، بازاروں، مسجدوں، پہاڑوں، باغات، وادیوں، چشموں کی زیارت میں مصروف رہے۔ لکھتے لکھتے ایسا بھی ہوا ہے قلم رک گیا اور بارگاہ نبوت میں صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ کہ روح۔ دل و دماغ نے گنبد خضریٰ کو دیکھ لیا۔ کون ہے جو جلوۂ محبوب دیکھ کر بغیر صلوٰۃ و سلام گذر جائے۔ ایسی صورت پیش آنے پر اعلیٰ حضرت کا شعر یاد آیا۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

دوسری جگہ اسی عنوان کو یوں بیان فرمایا ہے۔

اے اے خدا کے بندو کہیں میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہُوا خدا یا۔ نہ کوئی گیا نہ آیا
ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا۔ یہ نہ پوچھو کیسا پایا

مَیں اسی ذوق و محبت کی وادی میں گم گشتہ حضور غزالی وقت کی مزید ترقی درجات اور درازی عمر کے لیے دعا کرتا ہوں اور ان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ کے عُنوان پر لکھی گئی کتابیں

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس محبوب شہر مدینہ منوّرہ پر میری ناقص معلومات کے مطابق اس وقت تک مندرجہ ذیل کتابیں لکھی گئیں۔

نام کتاب	مؤلّفہ
۱۔ اخبار المدینہ	محمد بن حسن ابن زبالہ المتوفی ۲۰۰ھ
۲۔ تاریخ المدینہ	زبیر بن بکار مکی متوفی ۲۵۶ھ
۳۔ آثار المدینہ	عمر بن شیبہ
۴۔ اخبار المدینہ	یحییٰ بن حسن ہمعصر عمر بن شیبہ
۵۔ فضائل المدینہ	مفضل الجندی متوفی ۳۰۸ھ
۶۔ الانبار المبینہ	قاسم بن عساکر متوفی ۳۰۸ھ
۷۔ اتحاف الزائر	ابن عساکر
۸۔ بہجۃ النفوس	عبداللہ بن محمد المرجانی متوفی ۶۶۹ھ
۹۔ روضۃ الفردوس	محمد بن احمد الاقشہری متوفی ۷۳۶ھ
۱۰۔ التعریف	محمد احمد المطری متوفی ۷۴۱ھ
۱۱۔ الاعلام فیمن دخل المدینہ	عبداللہ بن محمد فرحون متوفی ۷۶۵ھ
۱۲۔ نصیحۃ المشاور	〃 〃 〃
۱۳۔ تحقیق النصرہ	زین ابی بکر المراغی متوفی ۸۱۶ھ
۱۴۔ المغانم المطابہ	مجد فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ
۱۵۔ وفاء الوفاء	علامہ نور الدین سمہودی مدنی متوفی ۹۱۱ھ

marfat.com

نام کتاب	مؤلف
۱۶۔ خلاصۃ الوفا	علامہ نورالدین سمہودی مدنی متوفی ۹۱۱ھ
۱۷۔ عمدۃ الاخیار	سید عباسی
۱۸۔ فصول من تاریخ المدینہ	السید علی حافظ
۱۹۔ تحفۃ المحبین	شیخ عبدالرحمٰن انصاری
۲۰۔ تنزیل السکینہ	علامہ تاج الدین سبکی
۲۱۔ عمدۃ الاخبار فی مدینۃ المختار	احمد بن عبدالمجید عباسی
۲۲۔ نزہۃ الناظرین	سید جعفر برزنجی
۲۳۔ مرآۃ الحرمین	سید ابراہیم رفعت
۲۴۔ مرآۃ الحرمین	ابو ایوب صبری (ترجمان ترکی)
۲۵۔ الرحلۃ الحجازیہ	شیخ محمد طبیب التنوخی
۲۶۔ آثار المدنیہ	عبدالقدوس انصاری
۲۷۔ جذب القلوب	امام المحدثین محمد عبدالحق دہلوی
۲۸۔ تاریخ المدینہ	محمد عبدالمعبود
۲۹۔ مدینۃ الرسولؐ	ابوالنصر منظور احمد (آپ کے ہاتھوں میں ہے)

marfat.com

مجھے یاد آتے ہیں ۔ ۔ ۔ ،

نتیجۂ فکر مولانا حسن رضا خاں عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنّتیں ہیں نثار مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

میری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبار مدینہ

کبھی تو معاصی کے خرمن ہیں یارب
لگے آتش لالہ زار مدینہ

رگ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ

جدھر دیکھئے باغ جنّت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگار مدینہ

رہیں انکے جلوے، بسیں انکے جلوے
میرا دل ہے یادگار مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اِک نہیں ریزہ خوار مدینہ

بنا آسمان منزل ابنِ مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخار مدینہ

marfat.com

ذکر شہر سیّد کائنات

۱۹۸۱ء

پیش کار: مہتمم: دارُالعلوم جامعہ فریدیہ ساہیوال

۱۹۸۱ء

ہے جمال حکمت و عرفان مدینۃ الرسولؐ
حسن افزا ہے رُخ ایماں مدینۃ الرسولؐ

عاشقاں سرورِ کون و مکاں کے واسطے
ہے سکون قلب کا ساماں مدینۃ الرسولؐ

مظہرِ کامل کمال صانع قدرت کا ہے
رحمت رحمان کا فیضاں مدینۃ الرسولؐ

جس کا ہر ذرّہ ہے تنویر نبی سے مُستنیر
ہاں وہی ہے خطّۂ ذیشاں مدینۃ الرسولؐ

ہے قلوب مومنیں میں اس کی تنویر نہاں
چرخ حق کا ہے مہ تاباں مدینۃ الرسولؐ

کی رقم منظور احمد شاہ نے رودادِ عشق
عاشقوں کے دل کا ہے ارماں مدینۃ الرسولؐ

فی البدیہہ کہدو قمر شہر حسین محبوبِ خلق
۱۴۰۱
بالیقیں ہے شہرِ عالی شاں مدینۃ الرسولؐ

(قمر یزدانی)

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ کے اسماءِ مقدسہ

اَرْضُ اللّٰہ

آیت ۱:- اس کے اسماء گرامی سے ارض اللہ بھی ہے (اللہ کی زمین) قرآن مقدس نے فرمایا تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً۔ حضرت مقاتل اور ثعلبی فرماتے ہیں یہاں ارض اللہ سے مراد مدینہ ہے۔ (وفاء الوفاء ص۱ ۔ خلاصہ ص۵ ۔

اُکَالَۃُ الْبُلْدَانْ

مدینہ منورہ کو اکالۃ البلدان بھی کہا گیا ہے کہ تمام شہروں پر اسے تفوق حاصل ہے

(خلاصہ ص۵)

اُکَالَۃُ الْقُرٰی

حدیث ۱:- (بستیوں پر غالب بستی) حدیث شریف میں ہے اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی
ترجمہ: مجھے ایسی بستی کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب ہے۔ (وفاء الوفاء ص۱۱)

اَلْاِیْمَانْ

آیت ۲:- قرآن مقدس ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ۔ ابن زبالہ عثمان بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن جعفر سے راوی ہیں کہ اس آیۂ کریمہ میں دار اور ایمان سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

(وفاء الوفاء ص۱۱ خلاصہ ص۵)

marfat.com

اَلْبَلَدُ

آیت ۱۔ قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۔ واسطی حضرت عیاض سے راوی ہیں کہ یہاں البلد سے مراد مدینہ منورہ ہے ۔ (وفاء الوفا ص۱۲ خلاصہ ص۵)

بَیْتُ الرَّسُوْلِ

آیت ۱۔ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے کَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ ۔ مفسرین کرام نے فرمایا کہ اس آیت میں بیت سے مراد مدینہ منوّرہ ہے کہ مدینہ پاک ہی آپ کی ہجرت گاہ ہے یہی آپ کا مسکن ہے۔ (وفاء الوفا ص۱۲ خلاصہ ص۵)

جَزِیْرَةُ الْعَرَبْ

حدیث ۱۔ ابن زبالہ فرماتے ہیں کہ جزیرۃ العرب مدینہ منوّرہ ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے باہر نکلا تو آپؐ نے مدینہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ بَرَّءَ هٰذِهِ الْجَزِیْرَةَ مِنَ الشِّرْكِ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس جزیرے کو شرک سے پاک فرمایا ہے۔ (وفاء الوفا ص۱۳)

اَلْجُنَّةُ

حدیث ۲۔ جُنّہ بمعنی ڈھال حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا اَنَا فِیْ جُنَّةٍ ۔ میں جُنّہ میں ہوں یعنی ڈھال میں۔ یہاں جُنّہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

اَلْحَصِیْنَةُ

حدیث ۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رَاَیْتُ كَاَنِّیْ فِیْ دَرْعٍ حَصِیْنَةٍ

marfat.com

اس حدیث شریف میں حصینہ سے مراد مدینہ منورہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ (وفاء الوفاء ص۱۳ خلاصہ ص۶)

اَلْحَبِیْبَۃُ

حدیث ۱۵:۔ حبیبہ اس لیے کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شہر سے بے حد پیار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ۔ اے اللہ ہمارے لیے مدینہ کو محبوب بنادے۔ (خلاصہ ص۶)

اَلْحَرَمْ

حدیث ۱۶:۔ اس شہر کی عظمت کے پیش نظر اسے الحرم فرمایا گیا۔ مسلم شریف میں ہے اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ ۱۷:۔ حَرَمٌ مدینہ حرم ہے۔ ایک دوسری روایت میں اِنَّھَا حَرَمٌ اٰمِنٌ بیشک وہ امن والا حرم ہے۔ ان احادیث میں حرم سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ (وفاء الوفاء ج۱ ص۱۳)

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ

حدیث ۱۸:۔ رسول اللہ کا حرم اس لیے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرم قرار دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَخَافَ اَھْلَ حَرَمٍ اَخَافَہُ اللّٰہُ جو میرے حرم ۱۹:۔ والوں کو ڈرائے گا اللہ اسے ڈرائے گا۔ دوسری حدیث پاک میں فرمایا حَرَمُ اِبْرَاھِیْمَ مَکَّۃَ وَحَرَمِیَ الْمَدِیْنَۃ مکہ ابراہیم علیہ السلام کا حرم ہے اور مدینہ میرا حرم ہے۔ (وفاء الوفاء ج۱ ص۱۳)

حَسَنَۃ

آیت ۵:۔ قرآن مقدس فرماتا ہے لَنُبَوِّئَنَّھُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ہم انہیں دنیا میں اچھا

marfat.com

ٹھکانہ دیں گے۔ مفسرین کرام نے یہاں حسنہ سے مراد مدینہ منوّرہ لیا ہے۔ اس شہر میں ظاہری، باطنی، حسی، معنوی ہر طرح کا حُسن پایا جاتا ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص ۱۴ خلاصہ ص ۶)

اَلْخَیْرَۃ

حدیث ۱۰:۔ اس مقدس شہر کے اسماء گرامی میں سے الخیرہ بھی ہے بہتری والا شہر، خیر والا شہر، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔

حدیث ۱۱:۔ مدینہ منورہ ہی ان کے لیے بہتر تھا اگر وہ جان لیتے۔ دوسری حدیث شریف میں وارد ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ۔ مدینہ منوّرہ مکہ مکرمہ سے بہتر ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص ۱۴)

اَلدَّار

آیت ۱۰:۔ قرآن مقدس نے ارشاد فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ جن لوگوں نے دار کو ٹھکانہ بنایا۔ یہاں الدار سے مراد مدینہ منوّرہ ہے۔ (وفاء الوفاء ص ۱۴)

دَارُالْاَبْرَار

نیکوں کا گھر۔ مدینہ منوّرہ کو دارالابرار اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ شہر مہاجرین و انصار صحابہ کرام کا مسکن ہے جو یقیناً اعلیٰ مقام کے ابرار ہیں۔ (وفاء الوفاء شریف)

دَارُالْاِیْمَان

حدیث ۱۲:۔ مدینہ منورہ کو دارالایمان اس لیے کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا اَلْمَدِیْنَۃُ قُبَّۃُ الْاِسْلَامِ وَدَارُالْاِیْمَانِ۔ مدینہ شریف اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص ۱۴)

marfat.com

قُبَّةُ الْاِسْلَامِ

حدیث ۱۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمَدِیْنَۃُ قُبَّۃُ الْاِسْلَامِ ۔ مدینہ منورہ اسلام کا قبہ ہے ۔ (وفاء الوفاء وخلاصہ ص۸)

سَیِّدَۃُ الْبُلْدَانْ

حدیث ۱۴۔ مدینہ منورہ کو سیدۃ البلدان بھی کہا گیا ہے ۔ دیلمی نے حلیہ میں ابونعیم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے "یَا سَیِّدَۃَ الْبُلْدَانِ" (شہروں کی بادشاہ بستی)

اَلشَّافِیَہْ

حدیث ۱۵۔ مدینہ منورہ کا یہ نام حدیث پاک میں وارد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تُرَابُھَا شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ ۔ مدینہ شریف کی مٹی ہر بیماری کی دوا ہے ۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص۱۶)

طَابَہْ

حدیث ۱۶۔ اس مقدس شہر کا یہ نام بھی حدیث پاک میں وارد ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَہْ ۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے مدینہ منوّرہ کا نام طابہ رکھا ہے ۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص۱۶)

وہب بن منبہ فرماتے ہیں توراۃ شریف میں طیبہ، طابہ اور مطیبہ کے نام درج ہیں ۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص۱۷)

طیبہ

حدیث ۱۷۔ یہ نام پاک بھی حدیث شریف میں وارد ہے ۔ ابن شیبہ نقل کرتے ہیں کہ عام لوگوں

marfat.com

کی زبان پر اس شہر کا نام یثرب تھا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْبَةً حضور علیہ السلام نے اس کا نام طیبہ رکھا۔ (وفاء الوفاء ج ۱، ص ۱۶)

اَلعَاصِمَہ

حدیث ۱۸ مدینہ منورہ کو عاصمہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس بستی نے مہاجرین و انصار کی حفاظت کی۔ انہیں سہارا دیا انہیں پناہ دی۔ عاصمہ بمعنی معصومہ بھی ہے کہ بچائی گئی بستی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ ۔ اس بستی میں دجال اور حدیث ۱۹ طاعون داخل نہیں ہو سکیں گے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ ۔ جس شخص نے مدینہ منورہ کے ساتھ برا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا۔

(وفاء الوفاء ج ۱، ص ۱۷)

العزراء

مدینہ منورہ کا یہ نام تورات شریف میں بھی ہے العزراء اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ خطہ دشمن کی زیادتیوں کے باوجود محفوظ رہا اور ہمیشہ پاکیزہ نظروں سے ہی اسے دیکھا گیا۔

(وفاء الوفاء ج ۱، ص ۱۷)

اَلعَرَّاء

لغت میں عراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کی کوہان بہت اونچی نہ ہو اور عمر تھوڑی ہو چونکہ مدینہ منورہ کی بستی بھی فلک بوس عمارات پر مشتمل نہ تھی بریں بنا عرّاء کہا گیا۔

(وفاء الوفاء ج ۱، ص ۱۷)

marfat.com

العروض

مدینہ منوّرہ کا نام العروض اس لیے رکھا گیا کہ نجد کے تمام شہر خط مستقیم طولانی پر واقع ہیں اور مدینہ منوّرہ اس سے ہٹ کر ہے۔ (خلاصہ ص۱۷)

سعودی عرب کا مشہور شہر ریاض صوبہ نجد میں ہے اور یہ سعودیہ کا دارالخلافہ ہے۔ مدینہ منوّرہ اور مکہ مکرمہ حجاز میں واقع ہیں۔ (وفاء الوفاء ج ۱، ص۱۷)

الغرّاء

الغرّا بمعنی روشن ہے۔ مدینہ منوّرہ اپنے ظاہر و باطن کے لحاظ سے روشن ہے بلکہ یوں کہیئے کہ عالم وجود کی تمام قسم کی روشنیاں اسی مقدس شہر سے ہی پھیل رہی ہیں۔

(وفاء الوفاء ج ۱، ص۱۷)

غلبۃ

چونکہ اس مقدس شہر کو تمام شہروں پر غلبہ رہا۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی یہ نام رہا۔ ابن زبالہ نے داؤد بن مسکین انصاری سے انہوں نے اپنے مشائخ سے نقل کیا ہے کہ زمانۂ جاہلیّت میں اس کا نام غلبہ مشہور رہا ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص۱۸)

القاصمہ

یہ نام توراۃ میں بھی مرقوم رہا۔ قاصمہ اس لیے کہا جانے لگا کہ ہر آنے والے سرکش کی سرکشی کو اس بستی نے خاک میں ملا دیا اور جس نے بھی اس کی تباہی کا ارادہ کیا خود تباہ ہوگیا۔ (وفاء الوفاء ج ۱، خلاصہ ص۱۸)

marfat.com

قریۃ الانصار

آیت ۱۷۔ اس بستی میں اس عظیم طبقہ اور جلیل القدر فرزندانِ اسلام کا قیام رہا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے پر بہتر انصار و مددگار ثابت ہوئے۔ قرآن مقدس نے فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا نَصَرُوْا اس کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام قریۃ الانصار فرمایا۔ خلاصہ ص۱۸۔

قَرْیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ۲۰ یہ تو واضح ہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بستی میں جلوہ گر رہے۔ اسی باعث یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بستی کہلائی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ دجّال چلتا پھرتا مدینہ منورہ کے قریب پہنچے گا مگر اسے داخلہ کی اجازت نہ ہوگی تو کہے گا ھٰذِہٖ قَرْیَۃُ ذَاکَ الرَّجُلِ۔ یہ بستی اس آدمی (حضورؐ) کی ہے۔ (خلاصۃ الوفاء ص۸)

اَلْمُبَارَکَہ

حدیث ۲۱ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بستی کے لیے برکت خاص کی دعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ۔ یا اللہ مکہ مکرمہ سے دوگنا زیادہ اس میں برکت فرما۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص۲۰)

اَلْمُؤْمِنَہ

حدیث ۲۲۔ اس بستی نے عقلمندوں کی طرح رب ذوالجلال کی الوہیت کی تصدیق کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پتھروں نے تصدیق کی۔ ابن زبالہ نے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ تُرْبَتَھَا لَمُؤْمِنَۃٌ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس شہر کی مٹی مومنہ ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ توراۃ میں اس کا نام مومنہ ہے۔ وفاء الوفاء ج ۱ ص۲۰ ۔

قَلْبُ الْاِیْمَانْ

حدیث ۲۳ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ وہ مشہور حدیث جس میں ارشاد ہوتا ہے "اَلْمَدِیْنَۃُ قُبَّۃُ الْاِسْلَامِ" اس میں یہ بھی ہے اَلْمَدِیْنَۃُ قَلْبُ الْاِیْمَانِ ۔ مدینہ ایمان کا دل ہے۔

مبیّن الحلال والحرام

حلال وحرام کو ظاہر کرنے والی بستی بھی کہا گیا ہے کہ یہیں پر حلال وحرام کے احکام کا نزول ہوا۔ حلت وحرمت کے مسائل اس سرزمین پر نازل ہوئے۔

المجبورہ

کتبِ سابقہ میں اس کا نام مجبورہ بھی رہا کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اس سرزمین کو اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص کر لیا۔

المحبوبہ

حدیث ۲۴ اللہ تعالیٰ کو یہ خطہ ارضی پوری روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے اِنَّھَا اَحَبُّ الْبِقَاعِ اِلَی اللّٰہِ یہ خطہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اس لیے کہ اسے محبوب کریم کے لیے پسند فرمایا۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص۲۱ خلاصہ ص۸)

marfat.com

المحفوفه

حدیث ۲۵ چونکہ یہ شہر برکات و رحمات سے ڈھانپ لیا گیا ہے معمور ہے لہٰذا المحفوفہ کہلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ " اَلْمَدِیْنَۃُ وَمَکَّۃُ مَحْفُوْفَتَانِ بِالْمَلَائِکَۃِ۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ملائکہ سے بھر دیے گئے ہیں۔ (خلاصہ ص۸)

المحفوظه

اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو دجال اور طاعون سے محفوظ فرمایا۔ (خلاصہ ص۸)

مُدْخَلَ صِدْقٍ

اسے سچائی کے داخل ہونے کی جگہ فرمایا گیا۔ قرآن مقدس ارشاد فرماتا ہے وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اس آیہ کریمہ میں مُدْخَلَ صدق سے مراد مدینہ منوّرہ ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۱، ص ۲۲، خلاصہ ص۹)

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری حیات طیبہ یہاں گزارنے اور بعد از وصال یہیں قیام فرمانے کے باعث مدینۃ الرسول کہا گیا ہے۔

المرحومه

اس شہر پر اللہ تعالیٰ کا عظیم کرم و رحم ہوا کہ یہاں اپنے محبوب رحمۃ للعالمین کو مبعوث فرمایا اس بنا پر اس کا نام مرحومہ قرار پایا پھر یہ شہر کل کائنات میں رب رحمٰن و رحیم کی رحمات کا

marfat.com

مرکز ٹھہرا۔ (خلاصہ ص۹)

المرزوقہ

اس بستی والوں کو ظاہری باطنی حسّی اور معنوی رزق سے نوازا گیا ہے بریں بنا مرزوقہ کہلائی۔ اس بستی کو افضل الخلق سید الانبیاء عطا فرما کر بہترین رزق سے نوازا۔

مضجع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث ۲۶۔ یہ نام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اَلْمَدِیْنَۃُ مُہَاجَرِیْ وَ مَضْجَعِیْ فِی الْاَرْضِ۔ مدینہ منورہ میری ہجرت کی جگہ ہے یہی میری آرام گاہ ہے۔

(وفاء الوفاء ج ۱، ص ۲۴ خلاصہ ص۹)

مہاجر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہے اَلْمَدِیْنَۃُ مُہَاجَرِیْ مدینہ منوّرہ میری ہجرت کی جگہ ہے۔

المقرّ

حدیث ۲۷۔ حدیث شریف میں اس بستی کو قرار کی جگہ قرار دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں فرمایا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَاراً، اے اللہ کریم ہمارے لئے اس بستی کو قرار بنا دے۔

marfat.com

المقدسہ

یہ خطہ مقدسہ شرک سے پاک ہے۔

المُوَفِّیہ

چونکہ یہ بستی اپنے زائرین سے وفا کرتی ہے ان کے حقوق پورے پورے ادا کرتی ہے اسی باعث موفیہ کہلاتی ہے اپنے زائرین کی حسّی معنوی ضروریات پوری کرتی ہے یا اس لیے کہ اس میں وہ صحابہ کرام سکونت پذیر ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے پورے کیے۔ (وفاء الوفاء ج ۱، ص۲۵)

ذات النخل

حدیث ۲۸:۔ حدیث شریف میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میری ہجرت گاہ دکھائی گئی جو کھجوروں والی ہے۔ (خلاصہ ص۶)

دَارُ الفتح

حدیث ۲۹:۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ دار الفتح ہے کہ تمام خطہ ہائے اراضی میں فتوحات کا سلسلہ یہیں سے شروع ہوا۔

جس قدر اسمائے مقدسہ مجھے معلوم ہو سکے تبرکاً ہدیہ ناظرین ہیں۔ تفصیل کے لیے وفاء الوفاء کا مطالعہ کریں۔ شیخ سمہودی نے خلاصۃ الوفاء پر فرمایا کہ مدینہ منورہ کے اسماء گرامی ۹۵ ہیں۔

المکنیہ، الناجیہ، نبلاء، النحر، الھذراء، یثرب، یندد، یندر، المکتان، المقدسہ،

marfat.com

المطیبہ، المسلم، المسکینہ، مسجد اقصیٰ، المدینہ، المختارہ، المحفوظہ، المحرمہ، المجبورہ، المحبۃ، مبوّأ الحلال والحرام، الفاضحہ، طباب، السلقہ، دارالسنۃ، دارالسلام، دارالہجرۃ، تندو، تندر، البلاط، البحرہ، البحیرۃ، ارض الہجرۃ، اثرب، ذات الجر، ذات الحرار، البارہ، البرۃ،

○ نذرانۂ عقیدت ○

نسیما جانبِ بطحا گزر کن ○ ز احوالم محمد را خبر کن
ببر ایں جان مشتاقم بآنجا ○ فدائے روضۂ خیر البشر کن
توئی سلطان عالم یا محمد ○ زروئے لطف سوئے من نظر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش ○ خدایا ایں کرم بار دگر کن

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محلِ وقوع

سرزمین مدینہ منورہ حرہ شرقیہ، حرہ غربیہ، چھوٹے بڑے اور متوسط درجے کے پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے۔ بڑے پہاڑوں میں جبل احد شریف، جبل عیر شریف، درمیانی درجہ کے پہاڑوں میں جبل سلع المستند رعینین جبل الرماۃ شامل ہیں۔

مدینہ منورہ کی چاروں اطراف سایہ دار درختوں سے بھری ہوئی بستیاں ہیں۔ مدینہ منورہ کے شمال کی جانب قریباً ۲ کیلومیٹر پہ جبل احد کی بستیاں ہیں جن میں بستی خیف الشیاب، بستی خیف العیون، بستی خیف الزہرہ آباد ہیں۔ مدینہ منورہ کی شرقی جانب حرہ شرقیہ خیف العرید عریض تک آبادیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ غربی جانب وادی عقیق جو صغیر و کبیر کے نام دو حصوں میں منقسم ہیں۔ مدینہ منورہ کی جنوبی طرف چار مشہور بستیاں آباد ہیں۔

۱۔ بستی قبا شریف۔ اسے باغات کی سرزمین کہا جائے تو بے جا نہیں۔
۲۔ بستی جنافہ۔ قربان۔

marfat.com

۳۔ بستی العوالی۔

۴۔ بستی الحرّہ۔

قربان کے علاقہ میں بستان الجزع مشہور تھا اور اس وقت مدینہ منوّرہ کے اکناف میں یہ وادیاں مشہور تھیں۔ وادی عقیق، وادی الرناء، وادی بطحان، وادی مذینیب، وادی مہزور، وادی قناۃ اب بھی یہی نقشہ قائم ہے۔ (آثار المدینہ) وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کی روشنی میں

یہ مقدس شہر کب سے آباد ہوا؟ اس سلسلے میں علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ کی تحقیق یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کے طوفان کے بعد سب سے پہلے یہی بستی آباد ہوئی۔ (خلاصۃ الوفاء)

حدیث ۳۰۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب کشتی نوح علیہ السلام سے ۸۰ افراد اترے جہاں انہوں نے قیام کیا۔ وہ جگہ سُوق الثمانین کہلائی۔ یہ لوگ وہاں بڑھے تو ۷۲ زبانوں میں منقسم ہو گئے۔ ان میں سے ایک جماعت نے بذریعہ الہام عربی زبان وضع کی اور سرزمین مدینہ پاک میں سکونت اختیار کی۔ انہیں لوگوں نے سب سے پہلے یہاں زراعت کی اور کھجور کے درخت لگائے انہیں عمالقہ کہا جاتا ہے۔ (وفاء الوفاء، خلاصۃ الوفاء، جذب القلوب)

سب سے پہلے عوض کا بیٹا عبیل یثرب میں آباد ہوا اس سے معلوم ہوا کہ یثرب اس سے پہلے تھا) یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں سب سے پہلے یثرب بن فانتہ بن میلائل بن ارم بن عبیل بن عوص بن سام بن نوح علیہ السلام آباد ہوا۔ اسی وجہ سے یہ یثرب کہلایا۔ علامہ سمہودی کے اس بیان سے اس مقدس شہر کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ (خلاصۃ الوفاء)

حدیث ۳۱۔ ابی منذر فرماتے ہیں انہیں سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ نے بیان کیا کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام حج بیت اللہ کے لیے آئے تو مدینہ منورہ سے گزر ہوا۔ اس مقام پر انہوں

marfat.com

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر ہونے کے آثار پائے۔ (خلاصۃ الوفاء)

علامہ سمہودی صاحب وفاء الوفاء نے دوسری روایت یہ بھی بیان کی ہے کہ جب موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں بھائی حج بیت اللہ کے لیے آئے تو دونوں نے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ ان دنوں یہ شہر یہود کا مرکز تھا۔ احتیاط کے طور پر دونوں بھائیوں نے احد شریف کی چوٹی پر قیام کا منصوبہ بنایا۔ احد شریف پر ہی سیدنا ہارون علیہ السلام کا انتقال ہوا الحمد للہ ۱۹۶۳ء کی حاضری میں مجھے سیدنا ہارون علیہ السلام کی قبر انور کی زیارت نصیب ہوئی۔

صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی زیر آیۃ اِذَا اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ فرماتے ہیں کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر مدینۃ الرسول سے گزرا۔ اور فرمایا هٰذِهٖ دَارُ هِجْرَةِ نَبِيِّ اٰخِرُ الزَّمَانِ طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ترجمہ: یہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک ہے وہ جو ان پر ایمان لایا۔ یہ واقعہ بھی تاریخ مدینہ پر روشنی ڈال رہا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

ایمان افروز واقعہ

سیدنا ہارون علیہ السلام کے وصال پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے احد شریف کی چوٹی پر ہی قبر بنائی اور آپ کو قبر شریف میں اتارا تو جی بھر آیا اور کہا بھائی آپ فوت ہو گئے۔ یہ فقرہ فرمانا تھا کہ ہارون علیہ السلام قبر سے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس طرح عملاً اپنی حیات کا ثبوت پیش کیا اور پھر لیٹ گئے۔) (خلاصہ ص۱۰۸)

۳۲ اس واقعہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی زبردست تائید ہو رہی ہے نبیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ترجمہ: اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے اِنَّ ۳۳ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیُّ اللہِ یُرْزَقُ۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمایا ہے۔ کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے اللہ کا نبی زندہ ہے اسے

marfat.com

رزق دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ) ابن ماجہ۔ ابن حبان بحوالہ خلاصہ ص۶۵

حدیث نمبر ۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر معراج کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا تو (انہیں دیکھا) کہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ وَصَلَّی اللّٰہ تعالیٰ عَلٰی حبیبہٖ سید الانبیآء محمد وَّعَلٰی اٰلہٖ وصحبہ وسلم۔

مدینہ منورہ کے مشہور مؤرخ ابن زبالہ لکھتے ہیں جب عمالقہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہو گئے تو تکبر و سرکشی کرنے لگے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے غرق ہونے کے بعد ملک شام کو فتح کیا۔ یہاں کے موجودہ کنعانی ہلاک کر دیے گئے تو عمالقہ کو ہلاک کرنے کے لیے ایک بڑی فوج حجاز روانہ کر دی۔ ابن زبالہ کے مطابق جب بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہود کو ہلاک کیا تو قوم نے مشورہ کیا کہ امن کی جگہ عرب کے علاوہ کہیں نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ان کے احبار و علماء نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا کہ وہ ذات نخل کے شہر میں ظہور فرمائیں گے۔ چنانچہ شام سے نکلنے کے بعد جہاں انہیں ان صفات کا ظہور معلوم ہوتا ٹھہر جاتے۔ پھر مزید تحقیق کرتے گئے، یہاں تک کہ یثرب کو تمام صفات مذکورہ سے موصوف پایا اور اسے اپنا مستقل ٹھکانہ بنا لیا۔ (وفاء الوفاء خلاصۃ الوفاء، جذب القلوب)

تبع اوّل حمیری کا گزر

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری سے ایک ہزار سال قبل تبع اول حمیری مدینہ منورہ سے گزرا ہے۔ تبع اول اور اہل مدینہ اوس اور خزرج کے درمیان شدید جنگ رہی۔ تبع اول نے مدینہ پر چڑھائی کی اور اسے برباد کرنے کی قسم اٹھائی۔ علماء یہود نے کہا کہ تو ایسا نہیں کر سکے گا کیونکہ ہم نے اس کا نام تورات میں پڑھا ہے۔ یہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بستی ہے۔ جو بنی اسماعیل میں سے ہوں گے، ہم یہاں سے نہیں جائیں گے۔ ہو سکتا ہے ہم اس

marfat.com

نبی محترم کی زیارت کرلیں۔ ورنہ ہماری قبروں پہ تو کبھی نہ کبھی ان کے جوڑوں کا غبار پڑ ہی جائے گا۔ جو ہمارے لیے کافی ہوگا۔ اس نے سبھی علماء کی رہائش کا اہتمام کر دیا اور ایک خط لکھ کر بڑے عالم کو دیا اور کہا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں تو پیش کر دینا۔

خط کا مضمون

"اِلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَ نَبِیِّ اللّٰہِ رَسُوْلِہٖ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ تُبَّعِ الْاَوَّلِ الْحِمْیَرِیِّ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنِّیْ اٰمَنْتُ بِکَ وَ کِتَابِکَ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْکَ وَ اَنَا عَلٰی دِیْنِکَ وَ سُنَّتِکَ وَ اٰمَنْتُ بِرَبِّکَ وَ بِکُلِّ مَا جَآءَ مِنْ رَّبِّکَ مِنْ شَرَائِعِ الْاِیْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَدْرَکْتُکَ فَبِھَا وَ اِلَّا فَاشْفَعْ لِیْ وَلَا تَنْسَنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاِنِّیْ مِنْ اُمَّتِکَ الْاَوَّلِیْنَ وَ مِلَّۃِ اَبِیْکَ اِبْرَاھِیْمَ"۔ ثمرات الاوراق، وفاء الوفاء، جذب القلوب، مقدمہ میزان الادیان، بالفاظ متقاربہ حجۃ اللہ علی العلمین، تاریخ ابن عساکر۔

ترجمہ: محمد بن عبداللہ اللہ کے نبی انبیاء کے خاتم رب العالمین کے فرستادہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تبع اول حمیری کی طرف سے میں آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا ہوں اور آپ کے دین اور طریقہ پر ہوں۔ آپ کے رب پر اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کے سلسلہ میں آیا۔ اس پر ایمان لایا ہوں۔ اگر میں آپ کا زمانہ پالوں تو بہتر ورنہ قیامت میں میری شفاعت فرمانا اور بھول نہ جانا میں آپ کا پہلا امتی ہوں۔ آپ کی آمد سے پہلے آپ پر ایمان لایا ہوں اور بیعت کی ہے میں آپ کے اور آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔

پھر اس خط کو بند کیا۔ سنہری مہر لگا کر بڑے عالم ربانی کے سپرد کیا۔ اور وصیت کی کہ یہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک ہزار سال بعد اس عالم کی نسل میں سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی

marfat.com

حدیث ۳۵ تو آپ نے یہ خط ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی فرمایا۔ ابو یعلیٰ تو ہے؟ عرض کی جی ہاں! فرمایا تبع اول کا خط جو میرے نام ہے مجھے دے دو، ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مَیں یہ سنکر حیران رہ گیا کہ اس سے قبل مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا نہ تھا۔ مَیں نے عرض کیا آپ کی صورت مبارکہ کا ہمنوں جیسی نہیں پھر آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ فرمایا مَیں محمد رسول اللہ ہوں "لَاوُوہ خط" جب مَیں نے خط دیا تو پڑھ کر تین بار فرمایا "مَرْحَبًا بِالتُّبَّعِ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ" ترجمہ: تبع جی آیاں نوں،

وَصَلَّی اللّٰہ تعالیٰ عَلٰی حبیبہٖ محمد وَّعَلٰی اٰلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت

جب سرزمین مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے کئی قسم کی دشواریاں اور نفاذ اسلام کے لیے مشکلات پیش آئیں تو آپ کو خواب میں ہجرت کی جگہ دکھا دی گئی۔ نام ظاہر نہ ہوا صرف یہ دکھا دیا گیا کہ آپ ایک بستی کی طرف ہجرت فرما رہے ہیں جو کھجوروں والی سرزمین ہے۔ آپ تامل میں تھے کہ بذریعہ وحی مدینہ طیبہ کا تعین کر دیا گیا۔ (زرقانی ج ۱) یہ بھی فرما دیا گیا مدینہ منورہ، بحرین، قنسرین تینوں شہروں میں سے کسی میں آباد ہو جائیں جہاں جائیں گے وہی دارالہجرۃ ہے۔ سب سے پہلے ہجرت کے لیے حضور صلی اللہ علی علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ابو سلمہؓ بیوی بچوں سمیت تیار ہوئے تو اہل مکہ نے ابو سلمہؓ سے کہا کہ تم اپنی بیوی ام سلمہ کو نہیں لے جا سکتے، وہ ہماری بیٹی ہے۔ ادھر ابو سلمہ کے ورثا پہنچ گئے۔ انہوں نے بچے کو چھین لیا۔ ابو سلمہ تنہا مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ ابو سلمہ کا جذبہ ایمانی ملاحظہ فرمائیں کہ بیوی رہ گئی بچے کو چھوڑا۔ مگر مدینہ منورہ سے منہ نہیں موڑا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا (جو بعد میں ام المومنین بنیں) نے انتہائی دکھ اور

marfat.com

تکلیف میں ایک سال گزارا، آپ فرماتی ہیں کہ ایک سال بعد ایک شخص کو رحم آیا اور میرا بچہ مجھے واپس دے دیا گیا۔ مدینہ منوّرہ جانے کی اجازت مل گئی۔ فرماتی ہیں مَیں اکیلی اونٹ پر سوار ہوگئی۔ بچے کو گود میں لیا مدینے کی راہ لی۔ مقامِ تنعیم (یہ جگہ مکہ مکرمہ میں ہے لوگ یہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں) پر عثمان بن طلحہ نے مجھے دیکھا اور پوچھا تو میں نے سارا واقعہ سنا دیا۔ عثمان بن طلحہ نے میرے اونٹ کی مہار تھام لی اور سفر کے قائد بن گئے۔ منزل آتی تو اونٹ بٹھا کر دُور چلے جاتے۔ مَیں اتر جاتی تو اونٹ کو دُور لے جاتے اور خود کسی درخت کے سائے میں لیٹ جاتے۔ آپ فرماتی ہیں اللہ کی قسم مَیں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ کسی کو شریف نہ پایا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ صحابہ کرامؓ مدینہ منوّرہ پہنچ رہے ہیں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدنا صدیق اکبر اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی بھی نہ رہا۔ (ابن ہشام، زرقانی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

تاریخِ انسانیّت کا بدترین منصوبہ

جب اہل مکہ کو یہ محسوس ہوا کہ آہستہ آہستہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مدینہ منوّرہ جا رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانے والے ہیں تو رؤسا قریش نے میٹنگ بلائی اس اجتماع میں شیطان بھی ایک شیخ نجدی کی شکل میں شامل ہوا تاکہ کارروائی سُن سکے۔

پہلی تجویز

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کیا جائے مگر شیخ نجدی نے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ ان کے حواری کسی نہ کسی طرح انہیں چھڑا لیں گے۔

تھا شیطان نجد کے ایک اس بے حیا بوڑھے کی صورت میں
کہ چل کر دور سے آیا تھا آج اس بزم لعنت میں

marfat.com

دوسری تجویز

کہ آپ کو معاذاللہ جلاوطن کر دیا جائے۔ نجدی شیخ نے اسے بھی ٹھکرا دیا کہ جہاں بھی جائے گا لوگوں کو گرویدہ بنا لے گا اور اثر جمائے گا۔

تیسری تجویز

یہ تجویز ابوجہل لعین نے پیش کی کہ مختلف قبائل کے نوجوان اکٹھے ہو کر حملہ کر کے انھیں قتل کر دیں۔ اس طرح یہ خون تمام قبائل میں تقسیم ہو جائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثا مقابلہ نہ کر سکیں گے تو خون بہا لینے پر مفاہمت ہو جائے گی۔ نجدی شیخ نے اس پر اتفاق کر لیا۔ خدا پناہ اگر یہ ناپاک منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچتا۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ تو یہ تاریخ کا عظیم ترین اور بدترین جرم ہوتا۔ (طبقات ابن سعد ج ۱، ص ۱۵۲)

غرض طے پا گئی آخر یہی تجویز شیطانی
قسم کھا کھا کے لوگوں نے نبی کے قتل کی ٹھانی

ہجرت کے ساتھی

حدیث ۳۹۲ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں ہجرت کی اجازت مل جانے کی خبر دی، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وارفتگی میں عرض کی۔ آقا مجھے بھی ساتھ چلنے کی اجازت ہے فرمایا ہاں تمہیں بھی ساتھ جانا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رفاقت محبوب کی خبر سن کر روئے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس سے پہلے میرے علم میں یہ بات نہ تھی کہ خوشی سے بھی آنسو بہا کرتے ہیں۔

marfat.com

وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ سید الانبیاء محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم

مکان کا محاصرہ

۳۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ کے قتل کے متعلق قریش کی سازش کی خبر دی اور عرض کی۔ آقا یہ رات آپ اپنے گھر پر نہ گزاریں۔ چنانچہ آپ نے تمام امانتیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیں اور فرمایا تم میرے بستر پر چادر تان کر سو جاؤ۔ رات ہوئی تو قریش مکہ نے اپنے پروگرام کے مطابق مکان کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرہ کرنے والوں میں ابوجہل۔ عقبہ بن ابی معیط۔ ابولہب۔ ابی بن خلف۔ زمعہ بن اسود۔ طعمہ بن عدی وغیرہ شامل تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی کی لی۔ اور سورہ یٰسین شریف کی یہ آیت کریمہ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ پڑھ کر ان پر ڈال دی ؎

وہ دراتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا
تلاوت سورۂ یٰسیں کی کرتا ہوا نکلا
کھنچی ہی رہ گئیں خوں ریز خوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دی ہوں جس طرح کاغذ پہ تصویریں

وہ دیکھ نہ سکے اور آپ ان کے سامنے سے گزر گئے۔ کفار ساری رات جاگتے رہے۔ صبح ہوئی تو ان کے کسی شخص نے کھڑے ہونے کا سبب پوچھا اسے جواب دیا گیا کہ محمدؐ کے قتل کا منصوبہ ہے۔ اس نے کہا وہ تو تمہارے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے چلے گئے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے۔ تو قریش شرمندہ ہوئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا تو آپ نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ (سیرۃ ابن ہشام)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سید الانبیاء محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

نجی زِندگی کا تحفظ

اسلام اپنی ریاست میں ہر شہری کو حق دیتا ہے کہ اس کی نجی زندگی میں کوئی ناروا مداخلت نہ ہونے پائے قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے

آیت ۸ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا

ترجمہ :۔ لوگوں کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ آدمی خود اپنے گھر میں بھی اچانک داخل نہ ہو بلکہ کسی نہ کسی طرح اپنی آمد کی اطلاع کر دے کہ مستورات ایسی حالت میں ہوں جسے وہ نمایاں کرنا پسند نہیں کرتیں اور نہ ہی مرد انہیں اس حالت میں دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ دوسروں کے گھروں میں جھانکنے کو بھی شریعت مطہرہ نے منع فرما دیا ہے۔ اس ضابطہ کی حفاظت یہاں تک فرمائی گئی کہ کوئی شخص بلا اجازت دوسرے کا خط بھی نہ پڑھے۔ کفار مکہ ساری رات باہر کھڑے رہے' اندر داخل ہو کر گرفتار نہ کر سکے۔ نہ دروازہ توڑا۔ نہ دیوار پھلانگ کر اندر گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس دورِ جاہلیت اور تاریک زمانہ میں بھی اس امر کا احساس تھا۔ کہ کوئی کسی کے گھر بغیر اجازت داخل ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

زادِ راہ

یکم ربیع الاول پیر کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ کے سفر کے لیے کھانا تیار کیا۔ کھانا باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ مل سکی تو آپ نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر ایک حصہ سے کھانے والے برتن کا منہ باندھا اور دوسرے سے پانی کے

marfat.com

مشکیزے کا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کے بعد ابوجہل میرے ہاں آیا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا وہ کہاں ہیں مَیں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس قدر زور سے مجھے طمانچہ مارا کہ میرے کان کی بالی گر گئی۔

سیرۃ ابن ہشام ج ۱ ص ۱۷۲)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات النطاقین کے الفاظ سے نوازا۔ کہ انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر زادِ راہ کا منہ باندھا تھا ؎

حبیبِ حق کی خوشنودی صِلہ تھا جوشِ خدمت کا
شرف پایا ہوئیں ذات النطاقین آج سے اسماء

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اہل مکہ کی سرگرمیوں، سازشوں سے پریشان ہیں۔ کبھی آگے ہوتے ہیں کبھی پیچھے کہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ جب یہ خیال آتا کہ کوئی پیچھے سے حملہ نہ کر دے تو جھٹ پیچھے ہو جاتے۔ جب یہ خیال گزرتا کہ کوئی آگے سے حملہ نہ کر دے تو جھٹ آگے بڑھ جاتے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت کو دیکھ کر فرمایا کہ آگے پیچھے ہونے سے تمہارا مطلب یہ ہے کہ تم قتل ہو جاؤ مَیں بچ جاؤں۔ عرض کی اللہ کی قسم یہی مقصد ہے۔ اسی کیف میں غارِ ثور پر پہنچ گئے۔ اس دشوار گزار راستہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نازک مقدس پاؤں زخمی ہوئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے دیکھے نہ گئے تو کندھوں پر سوار کر لیا ؎

نہ دیکھا جا سکا پائے محمد کی جراحت کو
بصد اصرار کندھوں پر اٹھایا شانِ رحمت کو

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں حضور آپ ذرا باہر ٹھہریے مَیں اندر جا کر غار کو صاف کر لوں۔ پہلے مَیں جاتا ہوں پھر آپ تشریف لے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غار صاف کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضور تشریف لائیے۔ غار صاف کر دیا گیا ہے۔

marfat.com

ازل سے سو رہی تھی خاک کی توقیر جاگ اُٹھی
لیکا یک اس اندھیرے غار کی تقدیر جاگ اُٹھی
مہ و خورشید نے برج سفر میں استراحت کی
کہ تھا نو روز تاریخ یکم تھی سن ہجرت کی

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علی اٰلہٖ وصحبہ وسلم

نکتہ

غار ثور میں پہلے صدیقِ اکبر داخل ہوئے پھر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ معلوم ہوا کہ جب تک غار ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہیں جاتے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جاتے ہمارے دل بھی گہرے غار ہیں جس دل میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ ہونگے۔ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جائیں گے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ عبداللہ اہل مکہ کی دن بھر کی خبروں کا خلاصہ رات کو غار میں پیش کر دیتے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ بکریاں چرایا کرتے تھے رات کو وہاں غار میں پہنچ کر دودھ پلا آتے۔ عبداللہ بن اریقط جو مشرک تھا اُسے راستہ دکھانے کے لیے مقرر فرمایا کہ کسی غیر معروف راستہ سے لے چلے۔

نوٹ

اگر کافر قابل اعتماد ہو تو اجرت دے کر خدمت لینا جائز ہے مگر کافر کو قائد اور امیر نہیں بنایا جا سکتا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کفار کو اسلامی ریاست میں ملازمت کے مواقع دیے جائیں گے۔ معیشت میں برابر کا شریک رکھا جائے گا اور اس اسلامی ریاست میں اس کی عزت و آبرو کی حفاظت سٹیٹ کے ذمہ ہو گی۔ اس

marfat.com

ضمن میں میرے رسالہ "نظامِ مصطفٰے میں ذمیوں کے حقوق" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

وصلے اللہ تعالےٰ علےٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وسلم

غارِ ثور

یہ مقدس غار مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اس کی چوٹی تقریباً ایک میل بلند ہے۔ صاحب زرقانی نے لکھا ہے کہ یہاں سے سمندر دکھائی دیتا ہے۔ اس مبارک غار کو مسلسل تین دن رات تک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی اور میزبانی کا شرف رہا۔ کفار تلاش کرتے کرتے جب غار پر پہنچے۔

فرأوا علی بابہ نسج العنکبوتِ وقالوا لو دخل ھنالم یکن نسج العنکبوت علیٰ بابہ۔

غار کے دروازہ پر مکڑی کا جالا تنا دیکھ کر کہا اگر وہ اس غار کے اندر جاتے تو یہ جالا نہ رہتا۔

۳۸ ابو مصعب مکی نے سیدنا انس بن مالک۔ زید بن ارقم۔ مغیرہ بن شعبہ کو یہ کہتے سنا کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں فروکش ہوئے تو قدرت الٰہی سے ایک درخت اُگا اس پر کبوتروں نے گھونسلہ بنایا انڈے دیے۔ کفار پہنچے تو گھونسلہ دیکھ کر واپس ہو گئے حضور سید عالم انہیں دیکھ رہے تھے۔ صدیق اکبر سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دفع فرما دیا ہے (طبقات بن سعد، زرقانی)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کفار غار پر آ گئے تو میں نے عرض کی حضور اگر کوئی نیچے دیکھ لے گا تو ہم نظر آ جائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثھما

ترجمہ: اے ابوبکر ان دو کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے

marfat.com

یعنی فکر نہ کیجئے اللہ ہمارے ساتھ ہے وہ کارساز و مددگار ہے۔ دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا تو فرمایا کرتے ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن عمر کی تمام عمر کی عبادت سے افضل ہے رات تو غار ثور کی اور دن وہ جس دِن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا قبائل مرتد ہو گئے تو آپ نے ان سے جنگ کا فیصلہ فرمالیا۔

شانِ صدیق رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اُمتِ مسلمہ میں عظیم مقام سے نوازا ہے۔ ثَانِی اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ کا ارشاد انہیں کے حق میں ہے۔ دونوں میں سے دوسرے یہی ہیں۔ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ انہیں کے حق میں ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیّت منصوص ہے۔ اس پر بھی کا اتفاق ہے۔ صَاحِبِہٖ سے مراد ابوبکر ہی ہیں۔ لِصَاحِبِہٖ کی نص قرآنی کے پیش نظر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار نص قرآنی کا انکار ہوگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم اس سے مراد میں ہی ہوں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے خود صحابی ہیں۔ بیٹا عبدالرحمٰن صحابی ہے۔ والد ابوقحافہ صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے بوڑھے والد ابوقحافہ کو لے کر دربار رسالت میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بوڑھے بابا کو تکلیف کیوں دی میں خود چلا جاتا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم۔ لَا تَحْزَنْ کے ارشاد سے آپ کی ہمت و اولوالعزمی کی طرف اشارہ ہے۔ جب کفار غار پر پہنچے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خدانخواستہ

marfat.com

آپ شہید کر دیے جائیں تو پوری ملّتِ اسلامیہ کی ہلاکت ہو گی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات طیبات سے تسلی فرمائی ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد و الہٖ وصحبہٖ وسلم۔

خوف اور حُزن کا فرق

بعض کوتاہ بین مخالفین نے ارشادِ خداوندی لَا تَحْزَنْ کا مفہوم غلط لیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی جان بچانے کے لیے پریشان تھے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا لَا تَحْزَنْ غم نہ کر حالانکہ یہی ارشاد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مومن مخلص ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے مخالفین میں ہوتے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایسے نازک موقع پر کبھی اپنے ساتھ نہ لاتے۔ معاذ اللہ مخالفت کا کوئی بھی پہلو ہوتا تو دشمنوں کو صدیق اکبرؓ اطلاع دے دیتے یا خود انتقامی کارروائی کر لیتے۔ معاذ اللہ۔ ذرا سوچ سمجھ سے کام لیا جائے تو لفظ لَا تحزن سے بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مقدس نے متعدد مقامات پر حُزن اور خوف کا اکٹھا ذکر کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اس ارشاد میں ہے۔ اولیاء کو نہ خوف ہے اور نہ حُزن۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ اس ارشاد میں صاحبِ استقامت لوگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ انہیں فرشتے کہیں گے کہ نہ خوف کرو اور نہ حُزن یہاں بھی حُزن اور خوف دونوں کا ذکر ہے۔ تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے والد گرامی سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام سے درخواست کی کہ یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ بھیج دیں تو انہوں نے جواب میں فرمایا اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْھَبُوْا بِہٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ۔ ان ارشادات سے واضح ہے کہ حُزن اور خوف دو دو الگ الگ چیزیں ہیں اگر دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہوتا

marfat.com

تو تکرار نہ ہوتا

دوسرے کی تکلیف کو دیکھ کر اپنی طبیعت پر جو اثر ہو وہ غم ہے اپنی جان پر جو صدمہ ہو خطرہ ہو یہ خوف ہے۔ غم خوشی کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے اور خوف اطمینان کے مقابلے میں جیسے کسی عزیز کی موت پر غم کی بات ہوتی ہے خوف کی نہیں۔ اس آیۂ کریمہ میں حُزن کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ پریشانی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنی نہیں بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے اِنَّ اللّٰہ مَعَنَا کے ارشاد سے حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تسلی کے انداز میں فرمایا ہے خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وصلی اللہ علی حبیبہ محمد والہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

غار سے روانگی

تین دن رات غار ثور میں قیام کے بعد حسبِ وعدہ عبداللہ بن اریقط دو اونٹنیاں لے کر غار شریف پر پہنچا۔ حضور علیہ السلام نے یکم ربیع الاول شریف پیر کے دن مکہ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ کی جانب سفر شروع فرمایا۔ عبداللہ بن اریقط نے مشہور راستہ سے ہٹ کر غیر معروف راہ اختیار کی۔ ایک اونٹنی پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ دوسری پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ سوار ہوئے۔ عبداللہ بن اریقط اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آگے آگے چلتا رہا (زرقانی ابن ہشام) عبداللہ بن اریقط مکہ مکرمہ کی نچلی جانب سے نکل کر ساحل کی جانب مائل ہوا۔ اور عسفان کے نیچے سے گزرتا ہوا بڑھتا گیا۔ کفار مکہ نے آپ کی تلاش کے لیے ہر طرف آدمی دوڑائے اور حضور علیہ السلام کے گرفتار کرنے پر ایک سو اونٹ انعام رکھا مگر دنیا کے طالب روسیاہ دشمن ایسا کرنے میں ناکام رہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پا سکے۔ لوگ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعارف

marfat.com

تھے اگر کوئی آپ سے پوچھتا کہ ابو بکر یہ تیرے ساتھ کون ہیں تو آپ فرماتے ۔ رَجُلٌ یَھْدِیْنِی السبیل ۔ یہ آدمی مجھے راہ دکھاتا ہے ۔ اس فقرہ سے مفہوم یہ لیتے کہ خیر و برکت کا راستہ، حق کا راستہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ناقہ قصویٰ پر سفر فرما رہے ہیں ۔ وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ اجمعین

مشہور سواریاں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور سواریاں یہ ہیں ۔

قصواء

یہ نہایت تیز اونٹنی تھی ۔ اس پر سوار ہو کر سفر ہجرت فرمایا، یہی مقدس اونٹنی سیدنا ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بیٹھی اس مقدس اونٹنی کے بارے میں آپ نے انصار سے فرمایا انھا مامورۃ اونٹنی کو آگے بڑھنے دو یہ حکم دی گئی ہے ۔

اسی مقدس اونٹنی پر سوار ہو کر حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمایا ۔ اس کا دوسرا نام عضبا بھی ہے ۔ وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و الہ و صحبہ وسلم ۔

لخیف

یہ ایک گھوڑا تھا جو ابی بن عباس کے باغ میں باندھا جاتا تھا ۔ بخاری شریف کتاب الجہاد میں اسی کا ذکر ہے ۔

عفیر

۳۹ ۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس پر

marfat.com

اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔

تبصرہ

اس کا ذکر بھی روایات میں ہے۔ اسی خچر شریف کا نام ہے جس کا ذکر عمر بن حویرث کی روایت میں ہے۔ یہ خچر مقوقس مصری نے آپ کو تحفہ بھیجی تھی۔ (سیرۃ النبی شبلی نعمانی)

اُم معبد کا مقدر

یہ مقدس خاتون قوم خزاعہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ نہایت شریف اور مہمان نواز خاتون تھیں، مسافروں کی خبر گیری اور تواضع میں ان کی شہرت تھی۔ اپنے مکان کے دالان میں بیٹھی رہتی تھیں۔ اسی سفر ہجرت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس خوش نصیب خاتون کے گھر سے بھی ہوا۔ قربان جائیں اُم معبد کے خوابیدہ بخت کو جگانے کے لیے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قدم رنجہ فرمایا ہے۔ اس مختصر قافلہ نبوی نے اشیاء خریدنے کی غرض سے اُم معبد رضی اللہ عنہا سے گوشت اور کھجور طلب کئے مگر کچھ موجود نہ تھا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر خیمہ کے قریب کھڑی ایک بکری پر پڑی اور یہ گفتگو ہوئی۔

مکالمہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم — یہ بکری کیسی ہے؟ گھر میں رہ گئی چراگاہ نہیں جاسکی!

اُم معبد رضی اللہ عنہا — لاغری اور ناتوانی کے سبب رہ گئی چل نہیں سکتی۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم — اس کے تھنوں میں دودھ ہے؟

اُم معبد رضی اللہ عنہا — یہ بکری اس قدر لاغر ہو چکی ہے کہ دودھ کا گمان بھی نہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم — تم اجازت دیتی ہو کہ دودھ دوہ لیا جائے؟

marfat.com

ام معبد رضی اللہ عنہا — میرے ماں باپ قربان ہوں دودھ نظر آتا ہے تو دوہ لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف پڑھ کر تھنوں پر ہاتھ رکھا تو تھن بھر آئے۔ آپ نے دودھ دوھنا شروع فرمایا ایک بڑا برتن بھر گیا جو ۹۔۱۰ آدمیوں کے لیے کافی تھا۔ یہ دودھ اتنا کافی ثابت ہوا کہ تمام نے پیٹ بھر کر پیا پھر بھی وہ برتن بھرا رہا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن ام معبد کے سپرد کیا اور ام معبد کو بیعت فرما کر روانہ ہوئے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

ابو معبد کی واپسی

جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مقدس گھر سے گزر ہوا تو ام معبد کے شوہر ابو معبد گھر پر نہیں تھے۔ وہ بکریاں چرانے باہر گئے ہوئے تھے۔ جب ابو معبد واپس گھر پہنچا تو یہ دیکھ کر متعجب ہوا کہ گھر میں دُودھ کی فراوانی ہے۔ اُجڑے گھر میں بہار ہے۔

میاں بیوی میں باہم یوں گفتگو ہُوئی۔

ابو معبد ۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے اس بکری میں تو دودھ کا نام تک نہ تھا۔

ام معبد ۔ یہ ایک جلیل القدر شخصیّت کی برکت ہے جو یہاں سے گزرے تھے۔

ابھی آئے تھے اِک دلربا جو جمال اپنا دکھا گئے
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
ہمیں داغ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیّت سے بچا گئے
وہ نبی محمد مصطفےٰ جو سوئے عرشِ عُلا گئے
ہو درود تم پہ ہزار ہا میرے راہنما میرے ناخدا
میرا بیڑہ پار لگا گئے میری ڈوبی کشتی ترا گئے

marfat.com

ابو معبد ۔ اس شخصیت کا حلیہ تو بتاؤ یہ تو وہی شخص معلوم ہوتا ہے جس کی مجھے تلاش ہے۔

ام معبد نے درج ذیل حلیہ بتایا۔

حُلیہ مُبارک

ظاهر الوضاءة ابلج الوجه
حسن الخلق ولم تزريه
صلعة وسيم قسيم في عينيه وعج
وفي اشعاره وطف
وفي صوته صحل شديد سواد الشعار
ذا صمت علاه الوقار وان تكلم علاه
احمل الناس وابهاهم من بعيد
واحسنه واحلاه من قريب
حلو المنطق فصل لا تذر ولا هذر
كان منطقه خرزات نظم يتحدرون ربعة
لا يقحمه عين من قصر ولا يشنأه
من طول غصن بين غصنين
فهو انضر الثلة منظرا واحسنهم قدرا
له رفقاء يحفون به اذا قال اسمعوا
لقوله واذا امر تبادروا الى امره
محفود محشود لا عابس ولا متفند

(زاد المعاد ص۳۰۶ رحمۃ للعالمین ص۱۱۳ ج ۱)

پاکیزہ کشادہ چہرے والا۔ پسندیدہ عادات والا۔ صاحب حسن و جمال۔ سیاہ آنکھوں والا لمبے اور گھنے بالوں والا اس کی آواز میں رعب ہے سیاہ گھنگھریالے بال خاموش وقار کے ساتھ۔ دور سے دیکھنے میں دل لبھانے والا۔ قریب سے دیکھنے میں نہایت شیریں۔ میٹھی گفتگو والا واضح الفاظ۔ کلام کمی و بیشی الفاظ سے پاک تمام گفتگو موتیوں کی لڑی میانہ قد کہ کوتاہی سے حقیر نظر نہیں آتے نہ طویل کہ آنکھ اس سے نفرت کرے۔ زیبندہ نہال کی تازہ شاخ، حسین منظر والا قدر دان رفیق ایسے کہ ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتے ہیں جب وہ کچھ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں جب حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لیے جلدی کرتے ہیں وہ مخدوم ہے وہ مطاع ہے نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو۔

marfat.com

ابو معبد نے یہ سُن کر کہا اللہ کی قسم یہ قریش والے آدمی ہیں۔ ادھر یہ واقعہ پیش آیا ادھر ہاتفِ غیبی نے یہ اشعار پڑھے۔

ہاتفِ غیبی کے اشعار

۱۔ جزا اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمۃ ام معبد

اللہ تعالیٰ ان دو ساتھیوں کو جزائے خیر سے نوازے جو ام معبد کے خیمے میں اترے۔

۲۔ ھما نزلا بالھدی فاھتدت بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد

وہ دونوں ہدایت کے ساتھ آئے اور ام معبد نے ہدایت قبول کر لی وہ کامیاب رہا۔ جس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر اختیار کیا۔

۳۔ یھن ابابکر سعادۃ جدّہٗ بصحبۃ من یسعد اللہ یسعد

ابوبکر مبارک کے حق دار ہیں کہ انہیں رفاقت کے باعث سعادت ملی ہے۔ خوش نصیب ہوتا ہے جسے اللہ خوش نصیب بنائے۔

۴۔ سلوا اختکم عن شاتھا و انائھا فانکم ان تسئلوا الشاۃ تشھد

اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کا حال تو پوچھو۔ اگر بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔

دعاھا بشاۃ حائل فتحلّبت علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد

آپ نے اس سے ایک بکری مانگی اور اس نے اس قدر دودھ دیا کہ برتن بھر گیا۔

فغادرھا رھنا لدیھا لحالب یرددھا فی مصدر ثم مورد

پھر وہ بکری آپ اسکے پاس چھوڑ آئے جو ہر آنے جانے والے کے لیے دودھ نچوڑتی تھی۔

حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب ہاتف غیبی کے ان اشعار کا پتہ چلا تو آپ نے ان اشعار کے جواب میں فرمایا۔

حسان بن ثابت کا جواب

۱۔ لقد خاب قوم غاب عنھم نبیھم وقد سرّ من یسری الیہ ویغتدی

marfat.com

وہ لوگ انتہائی خسارے میں رہے جن سے ان کا نبی چلا گیا اور وہ لوگ کمال کامیاب ہوئے جو صبح و شام خدمت کرتے ہیں۔

۲ ترحل عن قوم فضلت عقولهم وحل علی قوم بنور مجدد

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قوم سے علیحدگی کی ان کی عقلیں برباد ہوگئیں۔ جس قوم پر اترے اُسے ایک نور بخشا۔

۳- نبی یری مالا یری الناس حولہ ویتلوا کتاب اللہ فی کل مشہد

وہ نبی ہیں انہیں وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو ان کے پاس بیٹھنے والوں کو نظر نہیں آتیں اور ہر موقعہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔

۴- ھداھم بہ بعد الضلالۃ ربھم فارشدھم من یتبع الحق یرشد

اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہی کے بعد ہدایت بخشی اور جو حق کی اتباع کرتا ہے ہدایت پالیتا ہے۔

۵- وقد نزلت منہ علی اھل یثرب رکاب ھدی حلت علیھم باسعد

مدینہ منورہ والوں پر یہ قافلہ برکتیں لے کر اترا ہے۔

۶- ان قال فی یوم مقالۃ غائب فتصدیقھا فی الیوم او فی ضحی الغد

وہ رسول کوئی غیب کی خبر سناتے ہیں تو آج یا کل اس کی سچائی ظاہر ہو جاتی ہے۔

ام معبد اور ان کے شوہر ابو معبد ام معبد کے بھائی جیش بن خالد ابو سلیط برزی ان کا صحابی ہونا متفق علیہ ہے۔ ام معبد کی روایت کو ابن سکن نے اصابہ میں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے استیعاب میں فرمایا کہ ام معبد کے قصہ کو صحابہ کرام نے بیان کیا ہے۔

marfat.com

چہرہ مبارک

۴۰- بخاری و مسلم میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے ما رأیت شیئًا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی چیز کو نہیں دیکھا۔

۴۱- بخاری شریف میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے انہوں نے کہا:
کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اذا یسر استنار وجھہ کانہ قطعۃ قمر
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسرور ہوتے تو آپ کا چہرۂ انور چاند کی طرح چمکنے لگتا۔

۴۲- ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔
کالقمر لیلۃ البدر لم ار قبلہٗ ولا بعدہٗ مثلہ
چودہویں رات کے چاند کی مانند تھا جس کی مانند نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

امام بوصیری نے حضور علیہ السلام کے حسن و جمال کو اس طرح بیان کیا ہے
کالشمس تظھر للعینین من بعد۔ صغیرۃ وکل الطرف من امم
آپ آفتاب کی مانند ہیں جو دور ہو کر بھی آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے۔ اسی طرح ساری کائنات آپ کی حقیقت کے ادراک میں عاجز ہے۔ (قصیدہ بردہ)

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد والہٖ وصحبہ اجمعین

پیشانی مُبارک

۴۳- حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کی توصیف میں سیدنا علی المرتضیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم واضح الجبین تھے یعنی کشادہ پیشانی والے تھے۔

marfat.com

ایک روایت میں "صلت الجبین" دوسری میں "واسع الجبین" کے الفاظ ہیں۔ ایک اور روایت میں "واسع الجبہۃ" (مدارج)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہٖ وسلم

بینی مبارک

---

۴۴ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک کے بارے میں اقنی الانف وارد ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک ایسی نورانی تھی کہ دیکھنے والا جب تک بغور نہ دیکھے یہی گمان کرتا تھا کہ آپ کی بینی شریف بلند ہے حالانکہ بلند نہ تھی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

گردن مُبارک

حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک کے بارے میں ابن ابی ہالہ کی روایت میں ہے۔ کان عنقہ جید دمیہ فی صفاء الفضۃ۔ آپ کی گردن مبارک صفائی میں چمک دار اور دمیہ کی مانند تھی (ہرن کی مانند)

۴۶ ایک اور روایت میں جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے قال ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کان جید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کانما صُنِعَ من فضۃ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کی گردن مبارک سفید تھی گویا کہ چاندی سے بنائی گئی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

کندھے مُبارک

---

۴۷ مبارک کندھوں کے متعلق اس طرح واقع ہے بعید اما بین المنکبین۔ دونوں

marfat.com

کندھوں کے درمیان دوری تھی۔ انہی مقدس کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ بَین کتفیہ خاتم النبوۃ وھوخاتم النبیین۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ مہر نبوت ایک ایسی ابھری ہوئی چیز تھی جو جسد اطہر کے رنگ کے ساتھ ملتی جلتی تھی۔ صاف اور نورانی تھی۔ یہی مقدس نشان آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کا نشان ہے۔ اللہ تعالےٰ کے عظیم نشانات میں سے یہ عظیم نشانی ہے جو حضور صلی اللہ
۱۴۸۔ علیہ وسلم کے لیے خاص فرمائی گئی۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کے دائیں ہاتھ میں کوئی علامتِ نبوت ہوتی۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان تھی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مُہرِ نبوّت

۱۴۹۔ شیخ ابن حجر مکیؒ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ آپ کی مہر نبوت میں لکھا ہوا تھا۔ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ توجہ حیث کنت فانک منصورٌ۔ اللہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ آپ جس حال میں بھی ہیں توجہ فرمایئے بلاشبہ آپ ہی فتح یاب ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ کے وصال کے بعد وہ مہر نبوت غائب ہوگئی تھی ایسی علامت سے آپ کے وصال کی تصدیق ہوئی مگر یہ بات درست نہیں کہ بعد از وصال مہر نبوت باقی نہ رہی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اس وقت خاتم النبیین تھے آج بھی اسی طرح ہی ہیں۔ قیامت تک کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے۔ قیامت تک کے لیے آپ ہی رسول و نبی ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید الانبیاء
حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین

marfat.com

دست مبارک

۱۵۰- حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کے بارے میں اس طرح وارد ہوا ہے عبل الزراعین دوسری روایت عبل العضدین آیا ہے، یعنی دونوں بازو اور کلائیاں فربہ تھیں۔ ایک روایت میں بسط الکفین آیا ہے (فراخ ہتھیلی) ایک روایت میں سبط الکفین آیا ہے (نرم ہتھیلیاں) ایک روایت میں یہ الفاظ بھی

۱۵۱- وارد ہوئے رجل سبط الیدین (مرد کشادہ ہاتھوں والا) طبرانی نے مستورد ابن شداد سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچا اور میں نے آپ کے ہاتھ مبارک کو چھوا (مصافحہ کیا) آپ کا دست مبارک ریشم سے زیادہ

۱۵۲- نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو حریر و دیبا

۱۵۳- سے بھی زیادہ نرم پایا حالانکہ حریر ریشمی کپڑوں میں سب سے زیادہ نرم ہوتا ہے۔ یزید بن اسود فرما۔ ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے مصافحہ کیا تو آپ کے ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈے اور مشک سے زیادہ خوشبودار پائے۔ وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

۱۵۴- سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور اپنا ہاتھ مبارک میری پیشانی پر رکھا۔ پھر آپ نے میرے چہرے سینہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں آج تک آپ کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید الانبیا محمد والہٖ و صحبہٖ وسلم

marfat.com

قدم مبارک

۱۵۵- حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدمین کے متعلق "حمصان الاحمصین"
۱۵۶- "مسیح القدمین ایسے الفاظ مقدسہ آئے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
۱۵۷- ہیں جب آپ زمین پر قدم مبارک رکھ کر چلتے تو پورے قدم رکھ کر چلتے۔ سیدنا عبداللہ
بن بریدہ فرماتے ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن البشر قدماً
(رواہ ابن سعد) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی شکل نہایت حسین تھی۔
۱۵۸- مواہب لدنیہ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پائے اقدس کی سبابہ انگلی کی درازی کبھی فراموش
۱۵۹- نہیں کر سکتی۔ حافظ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں میں قدم مبارک
کی انگشت سبابہ دراز تھی۔ (مدارج النبوۃ)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ اجمعین

پنڈلیاں مبارک

۱۶۰- حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس پنڈلیوں کے متعلق اس طرح کے الفاظ
ملتے ہیں کان فی ساقیہ خموشۃ آپ کی مقدس پنڈلیاں باریک و لطیف تھیں۔
۱۶۱- ایک اور حدیث میں ہے۔ نظرت الی ساقیہ کانہا حجارۃ۔ میں نے آپ کی پنڈلیوں
کی طرف نظر ڈالی تو گویا درخت خرما تھے جسے شحم النخل بھی کہتے ہیں جو کہ ہموار۔ صاف۔
لطیف اور سفید ہوتی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

رنگ مُبارک

۱۶۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک روشن و تاباں تھا۔ جمہور صحابہؓ کا اتفاق ہے کہ آپ کا رنگ مبارک مائل بہ سفیدی تھا۔ کان ابیض ملیحاً ایک روایت میں ابیض ملیح الوجہ کے الفاظ آئے ہیں۔ سفید رنگ ایک اور روایت میں ہے آپ کا چہرہ مبارک سفید اور موئے مبارک سیاہ تھے۔ جناب ابوطالب نے آپ کے چہرہ مبارک کی تعریف میں کہا ہے۔

ابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتٰمی عصمۃ الارامل

یعنی آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی سے برسنے والا سفید بادل بارش کی بھیک مانگتا ہے اور آپ یتیموں اور بیواؤں کی پرورش فرمانے والے ہیں

۱۶۳۔ سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کا رنگ ابیض مشرب بحمرۃ خلط لون بلون سفید مشربی تھا جس میں ایک رنگ میں دوسرے رنگ کی آمیزش ہو گویا ایک رنگ پلا کر دوسرا رنگ پلایا گیا ہو۔

۱۶۴۔ نسائی شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ ایک اعرابی حاضر ہوا اس نے پوچھا فرزند عبدالمطلب کہاں ہیں اس کی مراد حضور علیہ السلام سے تھی صحابہ کرام نے جواباً فرمایا ھذا الامغر المرحق یہ مقدس شخص جو سرخ و سفید چہرے والے ہیں جو اپنی کہنی کو تکیہ بنا کر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔

۱۶۵۔ ترمذی شریف کی روایت میں ہے لیس بالابیض الامھق ولا بالآدم آپ کا رنگ نہ تو برص کی طرح سفید تھا اور نہ بالکل سیاہ (گندمی رنگ کا تھا) وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ و

marfat.com

صحبہ وسلم۔ ابو معبد نے حلیہ سن کر کہا اللہ کی قسم یہ قریش والے آدمی ہیں۔

سراقہ بن مالک کا واقعہ

۱۶۶- قریش نے حضور سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر لانے والے کو سو اونٹ انعام دینے کا اعلان کر رکھا تھا۔ سراقہ بن مالک کہتے ہیں مَیں نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ اس نے ساحل پر جاتے ہوئے چند افراد کو دیکھا ہے۔ سراقہ کہتے ہیں کہ مَیں نے سمجھ لیا وہ حضور علیہ السلام ہی ہوں گے۔ سراقہ کہتے ہیں کہ کچھ لمحے بعد میں انعام حاصل کرنے کے لالچ میں گھوڑے پر سوار ہو کر تعاقب میں نکلا جب سراقہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور سراقہ آ گیا ہے۔ اب ہم پکڑے گئے آپ نے فرمایا ہرگز نہیں لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے اور سراقہ کے لیے دعا فرمائی۔ اسی وقت سراقہ کا گھوڑا گھٹنوں تک پتھریلی زمین میں دھنس گیا، سراقہ ڈر سے کانپنے لگا نیزہ ہاتھ سے گر گیا۔

مگر اس مرتبہ دامِ بلا میں پھنس گیا گھوڑا
روایت ہے کہ زانوں تک زمین میں دھنس گیا گھوڑا
پڑا ہاتھوں میں رعشہ ڈر سے نیزہ گر گیا اس کا
یہ نقشہ دیکھ کر اس کام سے دل پھر گیا اس کا (حفیظ جالندھری)

سراقہ نے معذرت کی۔ معافی چاہی اور عرض کی یہ سب کچھ آپ کی بد دعا سے ہوا ہے، میرے لیے دعا کیجیے مَیں عہد کرتا ہوں کسی کو بتاؤں گا نہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی زمین نے گرفت ڈھیلی کر دی اور گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ سراقہ کہتے ہیں مَیں نے زادِ راہ حضورؐ کو پیش کیا تو آپ نے قبول نہ فرمایا۔ جناب سراقہ نے مزید احتیاط کے پیش نظر عرض کی۔ آپ امن و معافی کی تحریر لکھوا دیں۔ چنانچہ آپؐ کے

marfat.com

حکم سے عامر بن فہیرہ نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر معافی کی سند لکھ کر مجھے عطا کی اور آگے روانہ ہوگئے۔ سراقہ واپس ہوئے تو جو کوئی راستہ میں تلاش کرنے کے لیے ملتا۔ اسے کہہ دیتے تم لوگوں کو اس طرف جانے کی ضرورت نہیں میں دیکھ آیا ہوں۔

(بخاری شریف ص۵۱۰ ج۱)

۱۷۔ ایک اور روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ سے فرمایا کیف بک اذا لبست سواری کسری۔ سراقہ اس وقت کیا منظر ہوگا جب تو عجمی شہنشاہ کسریٰ کے کنگن پہنے گا چنانچہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں جب کسریٰ کے کنگن تاج اور دیگر زیورات مسجد نبوی میں لاکر ڈال دیے گئے تو آپ نے فرمایا بلاؤ سراقہ کو۔ سراقہ حاضر ہوئے تو آپ نے سراقہ سے فرمایا ہاتھ اُٹھا اور یہ کہہ الحمد للہ الذی سلبھما عن کسری بن ھرمز والبس سراقۃ الاعرابی (زرقانی۔ استیعاب۔ سیرۃ المصطفیٰ) ترجمہ: حمد ہے اس رب جلیل کو جس نے یہ کنگن کسریٰ سے چھینے اور ایک دیہاتی سراقہ کو پہنائے ؎

جہاں کو جلوے اس پیشین گوئی کے نظر آئے
کہ یہ کنگن سراقہ نے عمر کے عہد میں پائے

سراقہ واپس ہوئے تو ابوجہل سے کہا

یا ابا حکم واللہ لو کنت شاھدا
لامر جوادی حین ساخت قوائمہ

ترجمہ: اللہ کی قسم ابوجہل اگر تو اس وقت ہوتا جب میرے گھوڑے کے قدم زمین میں دھنس رہے تھے۔

علمت ولم تشکک بان محمدا
نبی ببرھان فمن ذا یقاومہ

marfat.com

ترجمہ: تو تُو یقین کرتا اور ذرّہ بھر شک نہ کرتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں۔ دلائل و براہین کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں ان کا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔

سراقہ بن مالک کے اس واقعہ کے بعد آپ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتے رہے۔ ایک مقام پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ شام سے واپس آرہے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پیش کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سید الانبیاء حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

اکہتر افراد کا قبول اسلام

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچنے سے پہلے سراقہ کی طرح کا ایک دوسرا اہم واقعہ پیش آیا۔ بریدہ اسلمی ستر سواروں کے ساتھ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تھا تاکہ سو اونٹ انعام حاصل کرسکے۔ جب یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو اس طرح بات شروع ہوئی۔

مکالمہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ مَنْ اَنْتَ ؟ تم کون ہو؟

بریدہ اسلمی۔ انا بریدہ : میں بریدہ ہوں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ سے متوجہ ہوکر فرمایا۔ برّد اُمرنا ہمارا کام ٹھنڈا ہوگیا۔ یہ بطور تفاؤل فرمایا کہ لفظ بریدہ میں برودت کا مادہ پایا جاتا ہے۔

(روض الانف۔ البدایہ والنہایۃ۔ سیرۃ المصطفیٰ)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو کس قبیلہ سے ہے۔

بریدہ اسلمی۔ من اسلم۔ قبیلہ اسلم سے ہوں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ سلمنا۔ ہم سلامت رہے۔

marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ قبیلہ اسلم کی کس شاخ سے ؟

بریدہ اسلمی من بنی سہم بنی سہم سے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش سہمک تیرا حصہ نکل آیا (یعنی تجھ کو اسلام سے حصہ ملے گا۔

بریدہ اسلمی آپ کون ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ انا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ۔ میں محمد بن عبداللہ۔ اللہ کا رسول ہوں۔

بریدہ اسلمی۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ۔

بریدہ اور ان کے ستر ساتھیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔

شرف پایا جو اس نطق خدا سے ہمکلامی کا
تہیہ کر لیا سب نے محمد کی غلامی کا
بتوں کو چھوڑ کر دنیائے باطل سے جدا ہو کر
چلے طیبہ کی جانب ہمرکاب مصطفٰے ہو کر

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

دستار کا جھنڈا بنایا

لا تدخل المدینۃ الا ومعک لواء فحل عمامتہ وشدھا فی رمح۔ (خلاصۃ الوفاء ص۱۳۱)

سیدنا بریدہ اسلمی عرض کرتے ہیں یارسول اللہ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت آپ کے آگے آگے ایک جھنڈا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے اپنی دستار اتاری اور نیزہ پر باندھی۔ اب سفر جاری ہے۔ سیدنا بریدہ جھنڈا لیے آگے آگے چل رہے ہیں۔ (زرقانی)

marfat.com

کفار مکہ کی تدبیر سے بچ نکلنا، ام معبد کی لاغر بکری کا دودھ دینا، سراقہ بن مالک کا زمین میں دھنس جانا، بریدہ اسلمی کا دیکھتے ہی ایمان لانا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شمار ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین

حافظ الحدیث الشیخ جمال الدین ابوزکریا المتوفی ۶۵۶ھ نے سابق انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے ساتھ حضور علیہ السلام کے معجزات کا ایک مدحیہ قصیدہ میں یوں موازنہ کیا ہے۔

موازنۂ معجزات

محمد المبعوث للناس رحمة
یشید ما اوھی الضلال ویصلح

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جو تمام انسانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جن بنیادوں کو گمراہوں نے کمزور کر دیا تھا انہیں پھر مضبوط بنایا اور اصلاح کی۔

لئن سبحت صم الجبال مجیبة
لداود اولان الحدید المصنّح

ترجمہ: اگر داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے جواب میں پہاڑوں نے تسبیح پڑھی یا ان کے لیے لوہا نرم ہوگیا۔

فان الصخور الصم لانت بکفه
و ان الحصا فی کفه یسبح

ترجمہ: تو آپ کے لیے یہی پتھر نرم ہوگئے اور کنکریوں نے آپ کے ہاتھ مبارک میں تسبیح پڑھی۔

marfat.com

وان کان موسیٰ انبع الماء من العصا
فمن کفہ قد اصبح الماء یطفح

ترجمہ : اگر موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مار کر چشمہ بہا دیا تو حضور علیہ السلام کی مقدس انگلیوں سے پانی ابل پڑا۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ وا (اعلیحضرت)

وان کانت الریح الرخا مطیعۃ
سلیمان لا تالو تروح و تسرح

ترجمہ : اگر سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مسخر کر دی گئی تھی جو صبح و شام کوتاہی نہ کرتی تھی۔

فان الصبا کانت لنصر نبینا
یرعب علی شھر بہ الخصم یکلح

ترجمہ : تو ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح کے لیے باد صبا تھی اور دشمن ایک ماہ کی مسافت پر آپ سے خوفزدہ تھا۔

وان اوتی الملک العظیم وسخرت
لہ الجن تشفی بارضیۃ و تلدح

ترجمہ : سلیمان علیہ السلام کو عظیم سلطنت مرحمت ہوئی۔ جن تابع ہوئے جو چاہتے ان سے کام لیتے۔

فان مفاتیح الکنوز بایسرھا
اتتہ فردا الزاھد المتورجح

ترجمہ : تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں

وان کان ابراھیم اعطی خلۃ
وموسی بتکلیم علی الطور یمنح

marfat.com

ترجمہ: اگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام مقام خلت سے نوازے گئے۔ سیدنا کلیم اللہ کو ہمکلامی کا شرف ملا۔

فهذا حبيب بل خليل مكلم
وخصص بالرؤيا و بالحق اشرح

ترجمہ: تو یہ حبیب اللہ ہیں بلکہ خلیل بھی اور خلیل بھی وہ جس سے رب تعالیٰ نے خود کلام کیا اور دیدار الٰہی صرف آپ ہی کے حصے میں آیا اور مَیں سچی بات بیان کر رہا ہوں۔

وخصص بالحوض العظيم و باللّواء
ويشفع للعاصين و النار تلفح

ترجمہ: اسی طرح حوض کوثر اور اہل محشر کی سربراہی کا جھنڈا بھی آپ کے لیے مخصوص ہوا۔ اسی بنا پر جب جہنم کی آگ بھڑکے گی تو گنہگاروں کی سفارش صرف آپ ہی فرمائیں گے۔

و بالمقعد الاعلىٰ المقرب عنده
عطاء ببشراه اقرّوا فرح

ترجمہ: اور سب سے بلند مقامات کی بشارت سے آپ ہی مشرف ہوئے جس کا مَیں اقرار کر رہا ہوں اور خوشیاں منا رہا ہوں۔

و بالرتبة العليا الوسيلة دونها
مراتب ارباب المواهب تسلح

ترجمہ: بلند مرتبہ اور مقام وسیلہ بھی آپ ہی کو ملا۔ بڑے انعامات والوں کے مقامات اس سے نیچے ہی چمکتے ہیں۔

و فی جنة الفردوس اول داخل
له سائر الابواب بالخار تفتح

ترجمہ: جنت میں سب سے پہلے حضور علیہ السلام ہی داخل ہوں گے اور اس کے

marfat.com

تمام مشہور دروازے آپ ہی کے لیے کھول دیے جائیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

چند مشہور معجزات

○ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا ○ گوہ جانور کا آپ کی نبوت کی شہادت دینا۔ ○ حضرت علی کا شفایاب ہو جانا ○ تیس مدعیان نبوت کی خبر دینا ○ مسیلمہ، عنسی اور مختار کی خبر دینا ○ آپ کا پشت کے پیچھے سے ایسے دیکھنا جیسے سامنے دیکھتے ہیں ○ صحابہ کرام کے ہر قسم کے سوالات کے جوابات عطا کرنا۔ ○ آپ کی برکت و توجہ سے موسلا دھار بارش کا برسنا ○ ایک ماہ کی مسافت پر آپ کا رعب چھایا رہنا ○ کھانے میں برکت کا ہو جانا ○ غزوہ تبوک میں بے پناہ برکت۔ ○ قریش کے امتحان پر بیت المقدس کا سامنے آجانا ○ سیدہ عائشہ کے ہاتھوں کی شفایابی ○ جانوروں کا آپ کو سجدہ کرنا ○ سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کا آپ کے کندھوں پر کھڑے ہو کر عجائب کا دیکھنا ○ ابو ہریرہؓ کی والدہ کا آپ کی دعا سے اسلام قبول کرنا ○ کھجور کے ایک خوشہ نے آپ کی نبوت کی شہادت دی۔ ○ عبداللہ بن سلام کے سوالوں کا جواب دینا ○ عدی بن حاتم کے اسلام کی غیبی خبر دی ○ آپ کے رعب سے دشمن کے ہاتھ سے تلوار گر گئی ○ جنگ بدر میں مقتولین کے نام بتائے اور گرنے کی جگہوں کا تعین فرمایا۔ ○ بعثت سے پہلے پتھروں کا آپ کو سلام کرنا ○ بکری کی دستی نے خبر دی کہ اس میں زہر ہے ○ معراج شریف کا ہونا ○ اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمانا ○ بحیرہ راہب کا قصہ ○ امیہ بن خلف کے قتل کی خبر دینا ○ آپ کے جسد اطہر میں وفات کے بعد تغیر نہ ہونا ○ سعید بن مسیب کا آپ کی قبر مبارک سے اذان کا سننا۔

marfat.com

○ زمین کا آپ کے فضلہ کو نگل جانا ○ آپ کے پسینہ کا معطر ہونا ○ بچپن میں آپ کے سینہ مبارک کا چاک ہونا ○ آپ کے سامنے کنکروں کا کلمہ شریف پڑھنا ○ دودھ کے ایک پیالے سے ستر آدمیوں کا سیر ہونا ○ ام معبد کی لاغر بکری کا دودھ دینا ○ سراقہ بن مالک کا زمین میں دھنس جانا ○ آپ کی صورت میں شیطان کا متمثل نہ ہو سکنا ○ سیدہ حفظہ کے ہاتھوں کی شفایابی۔ ○ آپ کی بددعا سے ایک آدمی کا ہاتھ شل ہو جانا ○ منیٰ شریف کے خطبہ کا تمام خیموں میں سنا جانا ○ موسیٰ و خضر علیہما السلام کا پورا واقعہ بیان فرما دینا۔ ○ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تین باتوں کا بتانا ○ زید بن خارجہ کی وفات کے بعد آپ کی گواہی دینا۔ ○ گائے کا عبرت آموز کلام کرنا۔ ○ ۱۲ منافقوں کی اطلاع دینا۔ ○ ایک بڑے منافق کی موت کی خبر دینا ○ نزول وحی کے وقت صحابہ کا نظر اٹھا کر آپ کو نہ دیکھ سکنا ○ غار ثور میں دشمنوں کا آپ کو نہ دیکھ سکنا اور مکڑی کا جالا بننا ○ درختوں کا زمین کو چیرتے ہوئے آپ کے پاس آجانا۔ ○ کفار مکہ کے شدید پہرہ سے ہجرت کی رات بچ نکلنا ○ کھاری کنوئیں کا میٹھے ہو جانا ○ حدیبیہ کے کنوئیں کا لعاب ڈالنے سے ابل جانا ○ ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لانا تاکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز عصر ادا کر سکیں ○ چاند کا دو ٹکڑے کرنا ○ آپکی برکت سے حضرت عمر کی شخصیت میں انقلاب آنا۔ یہ وہ مشہور واقعات و معجزات ہیں جن کا ذکر کتب احادیث میں ملتا ہے۔ بیشمار ایسے معجزات آپ کے علم میں آئیں گے جن کا ذکر میں یہاں نہیں کر سکا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین

تعداد معجزات

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد

marfat.com

۳ ہزار تک بیان کی ہے ۔ (فتح الباری ص۳۷۶ ج ۶) ابن تیمیہ نے دس ہزار تک ۔ (الجواب الصحیح) فقیر راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اعداد و شمار سے وراء ہیں ۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک عمل معجزہ ہے ۔ آپ کے اوصاف حمیدہ معجزات ہیں ۔ آپ کی عادات مبارکہ معجزات ہیں ۔ ان پر اتاری گئی کتاب قرآن مقدس کا ایک ایک حرف ان کا معجزہ ہے ۔ تمام روئے زمین پر اس وقت تک جتنے اولیاء، اغواث، اقطاب پیدا ہوئے جتنے پیدا ہوں گے آپ ہی کے معجزات ہیں ۔ ہر ولی کی کرامت آپ کا معجزہ ہے ۔

"ایات النبوۃ و براھینھا تکون فی حیات الرسول و قبل مولدہ و بعد مماتہ لا تختص بحیاتہ (الجواب الصحیح ج ۴، ص ۲۴۹) ابن تیمیہ

ترجمہ : آیات و معجزاتِ نبوت کا ظہور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ ہی خاص نہیں ہوتا ۔ بلکہ آیات نبوت ان کی زندگی ولادت سے قبل اور وفات کے بعد بھی ظاہر ہوتی ہیں ۔

دوسری جگہ پر مزید وضاحت اس طرح ہے ۔

و محمد صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لہ الایات البینات قبل مبعثہ وحین مبعثہ و فی حیاتہ و بعد موتہ الی یوم القیٰمۃ ۔

الجواب الصحیح ج ۴ ص ۲۶۹) ابن تیمیہ

ترجمہ : حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات صداقت آپ کی بعثت سے قبل بعثت کے دوران تمام زندگی بلکہ وفات کے بعد بھی قیامت تک جاری ہیں ۔

معجزات رسولؐ کے مقدس عنوان پر اکابر محدثین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مستقل تصانیف فرمائی ہیں ۔

marfat.com

○ شیخ ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیا متوفی ۲۸۱ھ ○ حافظ ابوجعفر فریابی متوفی ۳۰۱ھ ○ حافظ ابوزرعہ رازی متوفی ۲۶۴ھ ○ ابن قتیبہ متوفی ۲۷۶ھ، حافظ عبداللہ المقدسی متوفی ۶۴۳ھ ○ حافظ ابن جوزی ۵۹۷ھ ○ حافظ ابوالقاسم طبرانی متوفی ۲۶۰ھ ○ قاضی عبدالجبار متوفی ۴۱۵ھ ○ علامہ سیوطی متوفی ۹۱۱ھ ○ قاضی عیاض متوفی ۵۴۴ھ ○ قاضی ماوردی متوفی ۴۵۰ھ ○ جاحظ متوفی ۲۵۶ھ ○ ابوالفتح نعیم متوفی ۴۴۷ھ ○ حافظ ابوبکر بیہقی متوفی ۴۵۸ھ حافظ ابونعیم اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ ○ ابواسحٰق حزمی متوفی ۲۵۵ھ، ان علماء نے اپنی اپنی تصانیف میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات وفضائل کا اسناد کے ساتھ ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ بیہقی، ابن جوزی، ابوعبداللہ مقدسی نے تو صحیحین اور غیر صحیحین کی احادیث کو الگ الگ بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

مقدس سفر کی منزلیں

طبقات ابن سعد میں ان مقدس منزلوں کا تفصیلی ذکر موجود ہے جنہیں اس مقدس سفر ہجرت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم کا شرف ملا۔ اور ان قدموں کو چومنے کا اعزاز نصیب ہوا جو زینت عرش بنے۔ خرّار۔ ثنیۃ المرۃ۔ لقف۔ مدلجہ۔ مرجح۔ حدآید۔ اذاخر۔ رابغ۔ ذاسلم۔ عشانبہ۔ فاخنہ۔ عرج۔ جدوات۔ رکوبۃ۔ عقیق۔ جشجاشہ۔ رابغ اس وقت بھی حجاج کے راستہ میں واقع ہے۔ اس مقام رابغ پر حضور سید عالم نے نماز مغرب ادا فرمائی۔

سیرت النبیؐ ج ۱ ص ۲۰۱

اس وقت حجاج کرام کو مکہ مکرمہ سے چل کر مدینہ منورہ پہنچنے تک ان مقامات سے گزرنا

marfat.com

ہوتا ہے جو شاہراہ طیبہ کے دونوں طرف واقع ہیں الجموم۔ عسفان۔ خلیص۔ صعیر۔ رابغ۔ مستورہ۔ ینبع۔ بدر شریف۔ الجدیدۃ البرکۃ۔ الفارعۃ۔ العالیہ۔ الحمرا۔ ذوالحلیفہ۔ بیر علی۔ الحمرا وہی وادی ہے جہاں کشتۂ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم غریق بحر وحدت حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں نوازا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ نے اپنے مشہور پنجابی کلام میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے ؎

لاہو مکھ تھیں مخطط بر دیمن　　من بھا نوری شکل دکھاؤ سجن
اوہا مٹھڑیاں گالیں الاؤ مٹھن　　جو حمرا وادی سن کر یاں

اس نعت شریف کا آخری شعر یہ ہے۔

سبحان اللہ ما احسنک　　ما اجملک ما اکملک
کہتے مہر علی کتھے تیری ثنا　　گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

قبا شریف میں ورودِ مسعود

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳ سنہ نبوی میں وادی قبا کو قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ ابن حزم اور حافظ مغلطائی کی تحقیق میں یہ ۸ ربیع الاول شریف کا دن ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱، ص ۲۵۸) یہ وادی قبا مدینہ منورہ سے ۳ میل کی مسافت پر واقع ہے۔ یہاں محمد بن عوف کا خاندان آباد تھا۔ اس خاندان کا سربراہ کلثوم بن ھدم تھا۔ قبا شریف میں قیام کے لیے کلثوم بن ھدم کا مکان نوازا گیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خبیب بن اساف کے مکان پر ٹھہرے۔

marfat.com

مسجد قبا کا سنگِ بنیاد

سب سے پہلا کام جو وادی قبا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ اس مقدس مسجد کی تعمیر ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلثوم بن ہدم سے یہ خطہ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبا سے فرمایا پتھر اٹھا لاؤ۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے پتھر کے ساتھ پتھر رکھو۔ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پتھر کیساتھ پتھر رکھو۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پتھر کے ساتھ پتھر رکھو۔ پھر اہلِ قبا سے فرمایا اس طرح ساتھ ساتھ پتھر جوڑتے چلو۔ آپ نے اپنے عصا مبارک سے قبلہ کی سمت کا تعین فرمایا۔ اس طرح تعمیر مسجد میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل حصہ لیا۔ ستمبر ۶۲۲ء میں سنگ بنیاد رکھا گیا۔ شموس بنت نعمان فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعمیر مسجد قبا میں پتھر اٹھاتے دیکھا اور مٹی کے اثرات آپ کے جسم اطہر پر نمایاں تھے۔ (خلاصۃ الوفا، ص ۲۶۱) تعمیر مسجد میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مزدوروں کی طرح بھاری بھاری پتھر اٹھا لاتے۔ خدام عرض کرتے حضور ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہم اٹھا لیں گے آپ چھوڑ دیں۔ آپ ان کی درخواست قبول فرماتے لیکن آپ پھر اسی وزن کا دوسرا پتھر اٹھا لیتے۔ (سیرۃ النبیؐ بحوالہ وفاء الوفاء)

۶۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عمر بن عوف کے ہاں تین دن قیام فرمایا پھر اس مکان کو مسجد میں بدل دیا۔

۶۹۔ ابن زبالہ لکھتے ہیں یہ جگہ کلثوم بن ہدم کی ملکیت تھی وہ یہاں کھجوریں خشک کیا کرتے تھے۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ جگہ لے کر مسجد تعمیر کروائی۔ (سنن نبویؐ ابن ہشام، ج ۲ ص ۱۳۸) اسی مسجد تقویٰ کے حق میں یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ لَمَسْجِدٌ آیت ۹ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ، ترجمہ، جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ مسجد پوری مستحق ہے کہ آپ اس میں جا کھڑے ہوں۔

marfat.com

آیت ۱۰۸ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۔ اس مسجد میں ایسے مرد ہیں جو ظاہری اور باطنی طہارت اور پاکی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اونٹنی کا نشانِ قدم

۷۰۔ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قبا نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اونٹنی پر سوار ہو جائے جس جگہ اونٹنی بیٹھ جائے وہاں مسجد تعمیر کر دی جائے ۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اونٹنی پر سوار ہوئے مگر اونٹنی اپنی جگہ سے نہ ہلی ۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سواری کی وہ پھر بھی نہ اٹھی پھر سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے رکاب میں پاؤں رکھا ہی تھا کہ اونٹنی اٹھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا مہار ڈھیلی کرو جہاں رک جائے مسجد بنا دو میری اونٹنی مامورہ ہے (خلاصۃ الوفا ر صـ۲۶)

اس فقیر راقم الحروف نے ترکوں کے دَور کا لگایا ہوا فرش دیکھا ہے ۔ اس میں واضح طور پر نشان نمایاں کیا گیا تھا ۔ سعودیہ کی جدید تعمیر میں اس نمایاں حیثیت سے تو نہیں البتہ فرش میں اسی جگہ پر دوسرے فرش سے کچھ مختلف رنگ کی اینٹ لگائی گئی ہے۔ ترک دور کی چھوٹی محراب باقی رکھی گئی ہے ۔ اس چھوٹی محراب کے بالکل سامنے قالین کے نیچے ذرا مختلف رنگ کا پتھر اس نشان کی یاد دلاتا ہے ۔ ترک دَور کے چھوٹے محراب شریف پر یہ لکھا ہوا ہے ۔

هذا محل نزول الآیته

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبه محمد و اٰله وصحبه وسلم

marfat.com

طاقِ کشف

اسی مسجد قبا شریف کی محراب کی دیوار میں شمالی جانب طاقِ کشف تھا۔ مجھے جب پہلی حاضری نصیب ہوئی تو مَیں نے بھی اس جگہ کی زیارت کی تھی۔ نشان موجود ۱۷۱- تھا۔ اس طاق کشف کے بارہ میں یہ روایت ہے کہ ہجرت کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں پر بیت اللہ شریف کی جدائی کے آثار نمایاں تھے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طاق (سوراخ) سے صحابہ کرام کو بیت اللہ شریف کی زیارت کرائی تھی۔ اس طاق کشف کا ذکر تو صاحب آثار المدینہ عبدالقدوس انصاری نے بھی اپنی کتاب کے صـ۱۸ پر کیا ہے، مگر اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ طاق کشف کیوں مشہور ہوا۔ حالانکہ روایت مشہورہ نقل کر کے اپنے اختلاف کا ذکر کیا جا سکتا تھا ۔

مسجد قبا کی دو رکعتیں عمرہ کے برابر

۱۷۲- ابوامامہ سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

من توضأ فاسبغ الوضو وجاء مسجد قباء فصلی رکعتین کان له اجر عمرة ۔ (اخبار مدینۃ الرسول صـ۱۱۲)

ترجمہ: جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر مسجد قبا میں آکر دو رکعت نماز ادا کی اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

۱۷۳- سعید بن اقیش اسدی نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اس سے ملتی جلتی روایت بیان کی ہے۔

۱۷۴- والترمذی عن اسید بن ظهیر الانصاری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الصلوٰة فی مسجد قباء کعمرة (خلاصۃ الوفاء صـ۲۶۲)

ترمذی نے اسید بن ظہیر انصاری سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

marfat.com

والسلام نے فرمایا مسجد قبا میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

۷۵۔ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یزور قباء او یاتی قباء راکبا و ماشیا۔ (بخاری ص۱۵۹ ج۱، خلاصۃ الوفاء ص۲۶۱)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء کی طرف سواری پر بھی آتے تھے اور پیدل بھی۔

۷۶۔ صحیحین میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا شریف کی زیارت کے لیے تشریف لاتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ہفتہ کو قبا تشریف لے جاتے تھے۔ (اخبار مدینۃ الرسول ص۱۱۲ بخاری شریف ج۱ ص۱۵۹)

نذرانۂ عقیدت

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی بلد الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیھا النبی المحترم

جو گزر ہو اے صبا کسی دن دیار حجاز میں
تو میرا سلام نیاز کہنا حریم بندہ نواز میں

من وجھہ شمس الضحیٰ من خدہ بدر الدجیٰ
من ذاتہ نور الھدیٰ من کفہ بحر الھمو

وہی جن کے روئے منیر پہ کسی مہر و ماہ کا گمان ہے
تو ہم کا اک یم بیکراں ہے کرم کے دست دراز میں

قرآنہ برھانا نسخ الادیان مضت
اذ جاءنا احکامہ کل الصحف صار العدم

ہوئے منسخ عہد کہن کے دین وہ جو لائے قرآن مبین
وہ دلیل روشن و آخریں کہ ہے دین حق کے جواز میں

اکبادنا مجروحۃ من سیف ھجر المصطفیٰ
طوبیٰ لاھل بلدۃ فیھا النبی المحتشم

نہ ہے ساکنان حرم جہاں شہ دو جہاں کا قیام ہے
بڑا دل فگار ہوں میں یہاں غم ہجر سینہ گداز میں

لست براج مفردا بل اقربائی کلھم
فی القبر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

مَیں اور میرے سب اقربا ہیں اک شفاعت کے گدا
ہو بہ صاد نون و قلم عطا وہ لحد کی منزل ناز میں

marfat.com

یا مصطفٰی یا مجتبٰی ارحم علی عصیاننا — مجبورۃ اعمالنا طمعاً وذنباً و الظلم
کرم اے شہ والا چشم کہ ہیں آج منتظرِ کرم — وہ اسیر غم کے شکستہ پر ہیں گنہ کے دامن آزمیں
یا رحمۃ للعٰلمین انت شفیع المذنبین — اکرم لنا یوم الحزین فضلاً وجوداً والکرم
سر حشر آپ کے ہاتھ ہے میرے حشر و نشر کی آبرو — کہ کلیدِ رحمتِ دو جہاں ہے نبی کے دست مجاز میں
یا رحمۃ للعٰلمین ۔ ادرک لزین العابدین — محبوس ایدی الظالمین فی موکب والمزدحم
للہ زین العابدین پہ بھی نگہ لطف حضور ہو — کہ ستم نصیب ہیں غم ہے عدو کی قید زار میں

محلہ بنی سالم میں خطبۂ جمعہ

قبا شریف میں چند روز قیام کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے جب آپ وادی بنی سالم میں پہنچے تو نماز جمعہ کا وقت ہوگیا۔ آپ نے وہیں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہلا جمعہ ادا فرمایا ہے، ورنہ جمعہ کی فرضیت کا حکم پہلے نازل ہو چکا تھا۔ سنہ ۱۲ھ ۱۷۸- نبوی میں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں جمعہ قائم کیا۔ یہ حضور علیہ السلام کے گرامی نامہ کی روشنی میں قائم کیا گیا جو آپ نے مصعب بن عمیر کے نام مکہ مکرمہ سے لکھا تھا۔ (سیرۃ المصطفٰی ج ۱ ص ۲۴۸)

رحمۃ للعٰلمین نے جو خطاب فرمایا درج ذیل ہے۔

الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ — الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور
واستھدیہ واومن بہ ولا اکفر — اسی سے اعانت مغفرت اور ہدایت
واعادی من یکفرہ واشھد ان لا الہ — کا طلب گار ہوں اور اللہ پر ایمان رکھتا
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً — ہوں اس کا کفر نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے
عبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدی والنور — کفر کرنے والے سے عداوت اور دشمنی

marfat.com

والموعظه علی فترۃ من الرسل وقلة
من العلم۔ وضلالۃ من الناس وانقطاع
من الزمان و دنو من الساعة وقرب
من الاجل من یطع اللہ و
رسولہ فقد رشد و من یعصیھما
فقدغوی و فرّط وضل ضلا لا
بعیدا۔ و اوصیکم بتقوی اللہ
فانہ خیر ما اوصی بہ المسلم لمسلم
ان یحضہ علی الاخرۃ۔ وان یامرہٗ
بتقوی اللہ فاحذروا یاحذرکم اللہ
من نفسہٖ۔ ولا افضل من ذالک نصیحة
ولا افضل من ذالک ذکری و ان
تقویٰ اللہ ممن عمل بہ علی وجلٍ
ومخافة من ربہ عون صدق علی
ما تبغون من امر الاخرۃ ومن یصلح
الذی بینہ وبین اللہ من امرہ
فی السر والعلانیہ لا ینوی بذلک
الا لوجہ اللہ یکن لہ ذکراً فی
عاجلہ امرہ و ذخراً فیما بعد الموت
حین یفتقر المرءُ الی ما قدم و ما
کان سوی من ذلک یود لو ان بینہ

رکھتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک
ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے
اور رسول ہیں، جن کو اللہ نے ہدایت۔
نور، حکمت اور موعظت دے کر ایسے
وقت میں بھیجا جب انبیاء و رسل کا سلسلہ
منقطع ہو چکا تھا اور زمین پر علم برائے
نام تھا اور لوگ گمراہ تھے اور قیامت کا
قرب تھا جو اللہ اور اس کے رسول کی
اطاعت کر لے اس نے ہدایت پائی اور
جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی
کی وہ بلاشبہ گمراہ ہوا اور کوتاہی کی اور شدید
گمراہی میں مبتلا ہوا۔ اور میں تم کو اللہ کے
تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک مسلمان
کی دوسرے مسلمان کو بہترین وصیت یہ
ہے کہ اس کو آخرت پر آمادہ کرے اور
پرہیزگاری کا حکم دے پس بچو اس چیز
سے جس سے اللہ نے تم کو ڈرایا ہے تقویٰ
سے بڑھ کر کوئی نصیحت و موعظت نہیں۔
اور بلاشبہ خدا کا ڈر آخرت کے بارے میں
سچا معین و مددگار ہے اور جو شخص ظاہر و
باطن میں اپنا معاملہ اللہ سے درست کرے۔

marfat.com

وبینه امداً بعیدا - و یحذرکم اللہ
نفسہ - واللہ رؤف بالعباد - والذی
صدق قولہ وانجز وعدہ وخلف
لذلک فانہ یقول عز وجل ما یبدل
القول لدی وما انا بظلام للعبید -
واتقوا اللہ فی عاجل امرکم و آجلہ
فی السر والعلانیہ فانہ من یتق
اللہ یکفر عنہ سیاتہ و یعظم لہ
اجرا ومن یتق اللہ فقد فاز فوزاً
عظیما - و ان تقوی اللہ - یوتی
مفتہ و یوتی عقوبۃ ویوتی سخطۃ -
و ان تقوی اللہ یبیض الوجوہ -
ویرضی الرب ویرفع الدرجۃ خذوا
بحظکم ولا تفرطوا فی جنب اللہ
قد علمکم اللہ کتابہ ونہج لکم
سبیلہ لیعلم الذین صدقوا ویعلم
الکذبین فاحسنوا کما احسن اللہ
الیکم وعادوا اعداہ وجاھدوا فی
سبیل اللہ حق جھادہ - وھو اجتباکم
وسماکم المسلمین لیھلک من ھلک
عن بینۃ -

جس سے مقصد محض رضائے خداوندی
ہو - کوئی دنیاوی غرض اور مقصد پیش نظر
نہ ہو تو یہ ظاہر و باطن کی مخلصانہ اصلاح
دنیا میں اس کے لیے باعث عزت و
شہرت ہے - اور مرنے کے بعد ذخیرۂ
آخرت ہے کہ جس وقت انسان اعمال
صالحہ کا غایت درجہ کا محتاج ہوگا اور
خلاف تقویٰ امور کے متعلق اس دن یہ
تمنا کرے گا - کاش میرے اور اس کے
درمیان مسافت بعیدہ حائل ہوتی - اور
اللہ تعالیٰ تم کو اپنی عظمت و جلال سے
ڈراتا ہے اور یہ ڈرانا اس وجہ سے ہے کہ
اللہ تعالیٰ بندوں پہ نہایت ہی مہربان
ہے - اللہ اپنے قول میں سچا ہے اور وعدہ
وفا کرنے والا ہے - اس کے قول اور وعدہ
میں خلف نہیں وہ فرماتا ہے میرے ہاں
بات بدلی نہیں جاتی اور نہ ہی میں بندوں
پر ظلم کرتا ہوں - پس دنیا و آخرت میں
ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرو بیشک
جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس
کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے اور جو

marfat.com

ویخشی من خشی عن بیّنة ولا قوة الا بالله فاکثروا ذکر الله واعلموا لما بعد الیوم فانه مایصلح ما بینه وبین الله یکفه الله۔ مابینه و بین الناس ذالك بان الله یقضی علی الناس ولا یقضون علیه و یملك من الناس ولا یملکون منه اکبر۔ ولا قوة اِلّا بالله العظیم

(تاریخ طبری ج۲، ص۲۵۵)

(البدایۃ والنہایۃ ج۳، ص۲۱۳)

(سیرۃ المصطفٰے ج۱ ص۳۰۲)

شخص اللہ سے ڈرے بیشک وہ بڑا کامیاب ہے اور تحقیق اللہ کا ڈر ایسی شے ہے کہ اللہ کے غضب۔ اس کی عقوبت اور سزا اور ناراضگی سے بچاتا ہے اور تقویٰ قیامت کے دن چہروں کو روشن بنا دیگا۔ اور رضائے خداوندی ارفع درجات کا سبب ہوگی تقویٰ میں سے جس قدر حصہ لے سکتے ہو لو اس میں کمی نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ نے تمہاری تعلیم کے لیے کتاب اتاری ہے اور ہدایت کا راستہ تمہارے لیے واضح کیا تاکہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے پس جس طرح اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی تم بھی اس کے ساتھ بھلائی کرو اور خوبی کے ساتھ اس کی اطاعت بجا لاؤ اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھو اور اس کی راہ میں کما حقہ جہاد کرو۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اپنے لیے مخصوص کیا ہے تمہارا نام اور لقب مسلمان رکھا ہے۔

پس اس نام کی لاج رکھو جس کو ہلاک و برباد ہونا ہے وہ قیام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ ہے وہ قیام حجت کے بعد بصیرت سے زندہ ہے کوئی بچاؤ اور کوئی قوت وطاقت اللہ کے سوا ممکن نہیں۔ پس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔ اور

marfat.com

آخرت کے لیے عمل کرو۔ جو شخص اپنا معاملہ خدا سے درست کر لے گا کوئی شخص اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ کا حکم تو لوگوں پر چلتا ہے اور لوگ اللہ پر حکم نہیں چلا سکتے۔ اللہ ہی تمام لوگوں کا مالک ہے اور لوگ اللہ کی کسی چیز کے مالک نہیں۔ لہذا تم اپنا معاملہ اللہ سے درست کر لو۔ لوگوں کی فکر میں مت پڑو۔ اللہ تعالیٰ سب کی کفایت کرے گا۔ اللہ اکبر و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خُطبۃ الرسولؐ کے اہم اِقتباسات

اوصیکم بتقوی اللہ : اس ارشاد گرامی میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کے لفظ کو کم و بیش آٹھ مرتبہ بیان فرمایا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کے اندر روحانی انقلاب کے لیے تقویٰ کو کتنا بڑا اہم دخل ہے اور تقویٰ کو روحانی مدارج میں کتنا بڑا مقام حاصل ہے، جس قدر اس خطبہ مقدسہ میں تقوی اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس خطبہ کا نام خطبۃ التقویٰ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

تقویٰ کے درجے

- دائمی عذاب سے بچنا اس لحاظ سے ہر مومن متقی ہے۔
- عام گناہوں سے بچنا انہیں معنوں میں استعمال ہوتا ہے
- ہر اس چیز سے رُکنا جو اللہ تعالیٰ سے روکے یہ درجہ انبیاء و اولیاء کا ہے۔

قرآن مقدس نے تقویٰ کے متعلق فرمایا۔

آیت ۱۱ ○ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں وہی زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

آیت ۱۲ ○ اِنَّ اللّٰہَ مع الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے

marfat.com

آیت ۱۳ ○ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔
جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت سے نجات دے گا
اور اس طرح رزق عطا کرے گا کہ اس کے خیال میں نہ آئے۔

تقویٰ کی علامتیں

○ متقی وہ ہے جو گناہ پر قائم نہ رہے اور عبادت پر غرور نہ کرے۔
(سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

○ متقی وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے مقابلے میں غیر اللہ کو اختیار نہ کرے اور ساری
چیزیں اللہ تعالےٰ کے قبضے میں جانے۔ (حسن بصریؒ)

○ تقویٰ یہ ہے کہ مخلوق تیری زبان میں۔ ملائکہ تیرے کاموں میں اور رب تعالیٰ
تیرے دل میں عیب نہ پائے۔ (ابراہیم بن ادہم)

○ تقویٰ یہ ہے کہ جس طرح تو اپنے بدن کو مخلوق کے لیے آراستہ کرتا ہے ایسے ہی
اپنے دل کو حق تعالیٰ کے لیے آراستہ کرے۔

○ متقی وہ ہے جو شبہ کی چیزوں سے بچے۔

ابن سیرین کا تقویٰ

آپ کے پاس گھی کے چالیس ٹین بھرے ہوئے تھے۔ خادم نے عرض کی
حضور ایک ٹین سے مرا ہوا چوہا نکلا ہے۔ فرمایا۔ کس سے۔ عرض کی یاد نہیں رہا۔ فرمایا
چالیس کے چالیس ہی ضائع کر دو۔ حالانکہ ان کا شرعی حل نکل سکتا تھا

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

آپ نے کسی سے قرض لینا تھا اس کے مکان پر گئے۔ دھوپ کا وقت تھا۔ اس

marfat.com

کی دیوار کا سایہ موجود تھا مگر سائے میں کھڑے نہ ہوئے۔ صاحب مکان نے عرض کی حضرت دیوار کے سائے میں کھڑے ہو جاتے۔ فرمایا ڈر لگا کہیں یہ سائے سے فائدہ اٹھانا سود نہ بن جائے۔ روح البیان بحوالہ تفسیر نعیمی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

آیت ۱۴ اس ارشاد گرامی میں جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مقدس ارشاد فرماتا ہے۔

من جاهد وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

جو کوئی ہم میں آنے کی کوشش کرتا ہے ہم اسے راہیں دکھا دیتے ہیں۔

ملک و مال اور دولت کے حصول کے لیے نہیں بلکہ اعلاء کلمۃ الحق کے لیے لڑنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اگر عصبیت، قومیت، وطنیت کے پیش نظر لڑائی ہے تو جہاد نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے وفادار بندوں کا اس کے باغی اور سرکش بندوں سے محض ان کے باغی اور سرکش ہونے کی وجہ سے لڑنا جہاد ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جہاد دفاعی ہی جائز ہے یعنی اگر دشمن حملہ کرے تو بچاؤ کرو۔ پہل نہ کرو، حالانکہ اسلام میں اب ابتدائی اور دفاعی دونوں طرح کا حکم ہے۔ غیر مسلم پریس نے جہاد کے لفظ پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ حالانکہ بائیبل میں انبیاء سابقین کی جنگوں کا ذکر موجود ہے، مگر اس پر اعتراض نہیں۔

جہاد کی مثال

جس طرح پھوڑے پھنسی کا پہلا علاج مرہم ہے اس سے بھی نہ بچے تو نشتر ہے کہ فاسد مادہ نکل جائے۔ اب بھی ٹھیک نہ ہو تو پھر وہ عضو ہی کاٹ دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ہاتھ کٹ جائے تو ڈاکٹر کو کوئی بھی ظالم نہیں کہتا۔ اسی طرح کفر کے

marfat.com

پھوڑے کو اولاً تو وعظ و نصیحت کا مرہم لگایا جاتے گا۔ اس سے ٹھیک نہ ہو تو پھر جو یہ کا ٹیکہ لگایا جائے گا۔ اگر اس ٹیکہ سے بھی اصلاح نہیں ہوئی تو پھر اس ردی اور خراب عضو کو کاٹ دیا جائے گا تاکہ ملت کے باقی افراد اس مہلک مرض سے بچے رہیں۔ اگر کوئی حکومت مال کے چوروں، ڈاکوؤں کی سرکوبی نہ کرے تو ملک کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر اسلامی ریاست ایمان کے لٹیروں اور ڈاکوؤں کی سرکوبی نہ کرے تو یہ نظام بھی نہ چل سکے گا۔ لفظ جہاد سے مراد گناہوں سے جہاد۔ نفس سے جہاد۔ عاداتِ قبیحہ سے جہاد۔ دشمنان اسلام سے جہاد سبھی شامل ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم۔

فاکثروا ذکر اللہ

اس خطبہ تقویٰ کے اندر تیسری بڑی اہم چیز جس کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ ذکر اللہ ہے۔ نماز، روزہ، حج۔ زکوٰۃ۔ اعمالِ صالحہ، اوراد و وظائف، تلاوت، انبیاء علیہم السلام کے واقعات، اولیاء اللہ کے قصص، حق و انصاف پر گامزن رہنا، عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا یہ سبھی امور ذکر اللہ میں شامل ہیں۔ ذکر اللہ ہی ایسی چیز ہے جس سے سکون قلب ملتا ہے۔ قرآن مقدس فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آیت ۲۸ آگاہ ہو جاؤ خدا کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

۷۹۔ ○ اللہ کا ذکر بہترین عبادت ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ انہیں فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں گھیر لیتی ہے۔ (مسلم شریف)

۸۰۔ ○ بہترین عمل یہ ہے کہ انسان کی زبان ذکر اللہ سے تر رہے۔ اور اسی حال پر دنیا سے جائے۔ (احمد و ترمذی)

marfat.com

۸۱۔ ○ شیطان انسان کے دل پر چپٹتا ہے اور اللہ کے ذکر سے بھاگتا ہے۔
(بخاری شریف)

۸۲۔ ○ ہر گھر کی زینت ہوتی ہے اور مسجدوں کی زینت اللہ کا ذکر اور ذاکرین ہیں۔
(در منثور)

۸۳۔ ○ غافلوں میں ذاکر ایسا ہے جیسے بھاگے ہوئے لشکر میں جہاد کرنے والا۔ اور خشک درخت میں ہری شاخ اور اندھیرے گھر میں چراغ۔ (رزین)

۸۴ ○ قیامت کے دن کچھ نورانی لوگ نور کے ممبروں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو مل کر اللہ اللہ کرتے ہیں۔
(طبرانی، درمنثور، تفسیر نعیمی، ج ۲، ص ۳۷)

۸۵ ○ کچھ ملائکہ ذکر کے حلقوں کو ڈھونڈتے ہیں جہاں پاتے ہیں انہیں گھیر لیتے ہیں۔ پھر رب تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں، ہم ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو تیری کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور نبی پاک پر درود پڑھ رہے تھے۔ رب فرماتا ہے مَیں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں ان میں بعض اتفاقیہ آ گئے تھے فرمایا انہیں بھی بخش دیا۔ (درمنثور۔ نعیمی)

○ اللہ کا ذکر مصائب و مشکلات کو ٹالتا ہے۔

○ ذکر اللہ سے روح کو سکون ملتا ہے۔

اونچی آواز سے ذکر اللہ کرنے والے ہوں یا آہستہ آہستہ سبھی اللہ کو محبوب ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیا محمد وعلیٰ آلہ وسلم

عادوا اعداءہ

اس مقدس خطبہ میں یہ بھی ایمان کا حصہ قرار دیا کہ "خدا کے دشمنوں سے دشمنی رکھو"

marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آج کل کے صلح کلی کے قائل لوگوں کو تازیانہ ہے جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگر کوئی خدا و رسول کی مخالفت کر رہا ہے تو ہمیں کیا ہے ہمارے ساتھ تو اچھا ہے۔ معاذ اللہ) جو شخص خدا و رسولؐ کا وفادار نہیں وہ کسی کا وفادار کیسے ہو سکے گا۔ نہایت ضروری ہے کہ خدا و رسولؐ کے باغیوں اور ان کی بغاوت و سرکشی سے نفرت کی جائے۔ اور ایسے لوگوں سے قلبی تعلقات وابستہ نہ کیے جائیں عادوا و اعداہ کے ارشاد کو بار بار پڑھیئے غور کیجئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں مگر خدائے قدوس جل مجدہ کے باغیوں کے سامنے صف آرا بھی ہیں جب اپنی ذات کا مسئلہ ہے تو رحمت ہی رحمت ہیں مگر جب دین کا مسئلہ آیا تو میدان بدر میں تلوار لے کر بھی نکلے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و الہ و صحبہ اجمعین

مسجد جُمعہ

محلہ بنی سالم کی یہ مقدس مسجد جس میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ پڑھائی ہے مسجد عاتکہ کے نام سے مشہور تھی۔ حضور علیہ السلام کے نماز جمعہ پڑھانے پر مسجد جمعہ ہوئی (خلاصۃ الوفاء ص۲۶۶ اخبار مدینۃ الرسول ص۶۸)

اس مسجد شریف کی دیوار پر یہ کندہ تھا امر ببناء ھذا المسجد امیر المومنین ملک مظفر۔ اس مسجد کی جدید تعمیر ملک مظفر نے کرائی۔ خلاصۃ الوفاء کے اسی عنوان مسجد جمعہ کے پڑھنے اور تقدم و تاخر پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ یہ مسجد جمعہ وہی مسجد ہے جس کی امامت کے فرائض سیدنا عتبان بن مالک انجام دیتے رہے۔ یہ وادی۔ وادی رانونار کے نام سے مشہور تھی۔ اس وادی میں جو ٹیلے تھے وہ اطم عتبان بن مالک کے نام سے مشہور تھے۔ دُور سے زیارت تو اس مسجد پاک کی یاد ہا

marfat.com

نصیب ہوئی۔ مگر نوافل اور سجدہ ریزی کا شرف ۱۹۸۰ء کی حاضری میں غزالیٔ وقت سیدی علامہ سید احمد سعید کاظمی کی معیّت میں ملا۔

عتبان بن مالک کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۸۶۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے عشق و محبت کا واقعہ صحیحین میں موجود ہے۔ ان کے رہائشی مکان اور مسجد مبارک کے درمیان سیل بہتی تھی۔ بینائی کمزور ہوگئی۔ مسجد شریف کے آنے جانے میں تکلیف محسوس ہونے لگی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

انی انکرت بصری فوددت انک تاتی فتصلی من بیتی مکانا اتخذہ مصلّی۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۵۸)

حضور بینائی کمزور ہوگئی ہے۔ راستہ میں سیل بہتی ہے۔ مسجد میں حاضر نہیں ہوسکتا۔ چاہتا ہوں میرے گھر تشریف لائیں اور دو رکعت نماز ادا فرمائیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمالیا۔ حسبِ وعدہ عتبان رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا بتاؤ کیا کہتے ہو۔ درخواست کو دھرایا گیا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ سیدنا عتبان بن مالک نے اسی جگہ کو اپنی سجدہ گاہ بنالیا۔[1] (بخاری و مسلم)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

نبی موعود کا بے تابانہ انتظار

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا اور محلہ بنی سالم سے روانگی کی اطلاع ہو

---

[1] تیرا آستاں جو نہ مل سکا تیرے رہگذر پہ جبیں سہی۔ مجھے سجدہ کرنے سے غرض ہے جو وہاں نہیں تو یہیں سہی

marfat.com

چکی تھی۔ مدینۃ الرسولؐ کے باسی اپنے پرائے، بیگانے یگانے، چھوٹے بڑے، مرد و خواتین سبھی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ اپنے تو تشنگی بجھانے اور زیارت کرنے اور یہود و نصاریٰ توراۃ و انجیل کی عبارات کی تصدیق کرنے کے لیے منتظر تھے۔ باوجود اس کے کہ توراۃ و انجیل تحریف کا نشانہ بنیں۔ بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کے دوران توراۃ کے نسخے ایک ایک کر کے جلوا دیے۔ پھر بھی بائبل میں آج تک محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و جلوہ گری کا ذکر موجود ہے۔

مدینۃ الرسولؐ کے یہودی بھی منتظر تھے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری کا توراۃ شریف میں ذکر آچکا تھا۔ اسی لیے یہود و نصاریٰ منتظر تھے۔

پہلی بشارت

کتاب یسعیاہ باب ۴۲ درس ۱۱ میں مدینۃ الرسولؐ کا ذکر اب بھی موجود ہے۔ "سلع کے باشندے گیت گائیں گے۔ مدینۃ الرسولؐ کا نام انبیاء سابقین کی کتب میں سلع ہے۔ مورخ طبری کے بیان سے واضح ہے جنگِ احزاب کے موقع پر جہاں پر خندق کھودی گئی تھی وہاں ایک پہاڑی ہے جس کا نام سلع ہے۔ اسی کتاب کے اسی درس میں ہے "پہاڑوں کی چوٹیوں پہ سے للکاریں گے۔

دوسری بشارت

یسعیاہ کی کتاب ۲۱ میں ہجرت کا ذکر موجود ہے عبارت یہ ہے۔

marfat.com

"عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے اے دوانیوں کے قافلو پانی لے کر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لے کر بھاگنے والے کے لیے نکلو۔ کیونکہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھچی ہوئی کمان اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ مزدوکے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے۔

تشریح

اس درس میں دوانیوں اور تیما والوں کو حکم ہے کہ ان کا استقبال کریں اور روٹی پانی سے ان کی تواضع کریں۔ اس حکم کی تعمیل کے لیے یہودی موجود تھے۔ دوان سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پڑوتے کا نام ہے۔ اوس وخزرج کے قبائل انہیں کی اولاد سے ہیں۔

تیما سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھویں فرزند کا نام ہے ان کی اولاد مدینۃ الرسول کے عقب میں آباد ہوئی۔ ننگی تلواروں کے سامنے سے۔" جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی رات مکہ مکرمہ سے نکلے ہیں تو یہی کیفیت تھی۔

کھنچی ہی رہ گئیں خوں ریز خوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دی ہوں جس طرح کاغذ پہ تصویریں

قیدار سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل سے ہیں۔ ایک سال بعد قیدار کے بہادر تیر انداز گھٹ جائیں گے اور ان کی شان وشوکت ختم ہوجائے گی۔ چنانچہ ہجرت کے ایک ہی سال بعد جنگ بدر کا واقعہ پیش آیا جس میں قریش کے نامی گرامی بہادر مارے گئے اور ان کا رعب داب خاک میں مل گیا۔ آج یہاں توراۃ کے اس حکم کی تعمیل "استقبال کرنے آؤ" میں یہود

marfat.com

نصاریٰ بھی بے تابانہ منتظر تھے۔ یسعیاہ کتاب کا ۲۰، ۲۱ باب غور سے پڑھیں تو اس کا ایک ایک درس ہمارے سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر منطبق نظر آئے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

تیسری بشارت

کتاب استثنا ۱۸ باب ۱۵ درس میں موجود ہے۔ "خداوند تیرا خدا تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ اس باب کے درس ۱۸ میں مزید وضاحت سے بتایا گیا ہے۔

چوتھی بشارت

"مَیں ان کے لیے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ مَیں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا" قرآن حکیم نے اس آخری حصّہ کی اس طرح تصدیق فرمائی۔

آیت ۱۶ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں فرماتے۔

تشریح

انہیں کے بھائیوں میں سے۔ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل ہیں۔ پیدائش باب ۱۶ - ۲۵ - یہ الفاظ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا کھلا اعلان کر رہے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسماعیل سے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید الانبیاء محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

اسی درس کے الفاظ " تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا " اسی درس سے واضح ہے کہ اے موسیٰ تیری مانند نبی بھیجوں گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کی مانند کوئی نبی آیا ہے ؟

کتاب پیدائش باب ۱۶ و ۱۲ و باب ۲۵ میں وضاحت موجود ہے کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کی مانند کوئی نبی نہیں ہوا۔ اس لیے یہ بشارت حضور علیہ السلام کی ہی ہے۔ رہا مسئلہ مانند کا تو وہ بعض اوصاف میں مماثلت دکھائی دیتی ہے، مثلاً دونوں انبیاء علیہم السلام صاحب ہجرت ہیں۔ دونوں انبیاء علیہما السلام صاحب شریعت ہیں۔ دونوں انبیا علیہما السلام صاحبِ جہاد ہیں۔ دونوں انبیاء علیہما السلام نے چالیس سال پورے ہونے پر اعلان نبوت فرمایا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے عیسائی بھی منتظر تھے

یہود کی طرح مدینہ منورہ کے عیسائی بھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر تھے کہ انجیل میں شہنشاہ کونین کی آمد وظہور کی خبر دی جا چکی تھی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آخری خطبہ میں آخری تسلّی دینے والے کی خبر دی تھی جو دنیا کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ اور ان کو سب چیزیں سکھائے گا اور آپ نے عیسائیوں کو ان کے حکم پر چلنے کی تاکید کی تھی۔

پانچویں بشارت

وہ میری بزرگی کرے گا تمہیں سچائی کی راہ بتائے گا۔ (انجیل یوحنا ۱۳، ۱۴، ۱۹ باب) اسی وقت سے عیسائی بھی اس نبی موعود کے منتظر تھے کہ وہ نبی آئیں جو انہیں

marfat.com

یہود کے ظلم وستم سے نجات دلائیں۔ عیسائیوں کے سامنے مسیح کی صداقت کا ذکر کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

چھٹی بشارت

" وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" (یوحنا ۱۴/۱۶-۵)

تشریح: امت کے ساتھ ابد تک رہنے والے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو معراج شریف پر گئے۔ مکان ولامکان کو عبور کیا۔ رب قدوس جل مجدہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ پھر واپس امت کے پاس آگئے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تو کچھ عرصہ زمین پر ٹھہر کر آسمان پر تشریف لے گئے۔ جو یقیناً ابد تک ساتھ رہنے والے قرار نہیں دیے جا سکتے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ساتویں بشارت

" اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہیں آئے گا" یوحنا ۱۶/۷

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے سلسلہ میں کس قدر واضح عبارت ہے جو کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

آٹھویں بشارت

"کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ استثنا ۳۳/۲

تشریح: بائیبل میں جس قدر پہلے انبیاء علیہم السلام کی کتابیں موجود ہیں ان میں مکہ کا نام فاران ہے۔ اس جگہ فاران بن حمیر نے قبضہ کیا تھا۔ کتاب پیدائش ۲۱/۲۱ میں سیدنا

marfat.com

اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق یہ کلمات موجود ہیں" وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

نویں بشارت

" ہمارا علم ناقص اور ہماری نبوتیں ناتمام مگر جب وہ جو کامل ہے آئے گا تو وہ جو ناتمام ہے جاتا رہے گا۔"

تشریح: یہ خطاب واعتراف مسیح علیہ السلام کا ہے۔ معلوم ہوا کہ مسیح کے بعد کوئی آنے والے ہیں جن کی نبوت بھی تمام ہوگی۔ علم بھی کامل ہوگا اور وہ مدینۃ الرسولؐ میں داخل ہونے والے ہمارے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

مدینۃ الرسولؐ میں والہانہ استقبال

مدینہ منورہ میں آپ کی آمد کی خبر پہنچ چکی ہے۔ ہر فرد آفتاب نبوت کے انتظار میں چشم براہ ہے۔ دیدہ ودل فرش راہ کیئے ہوئے ہے۔ صبح ہی سے لوگ مقام حرّہ پر آجاتے ہیں۔ دوپہر کو واپس ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے آپ کو ایک یہودی نے دیکھا اور کہا یا بنی قیلہ ھذا حبدکم، اے بنی قبلہ تمہارا نصیب جاگ
۱۸۷- اٹھا۔ عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وادی بنی سالم میں نماز جمعہ ادا فرمانے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری منگوائی اور مدینہ منورہ کی جانب سفر شروع فرمایا۔ سفر کی کیفیت یہ تھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے دائیں بائیں انصار کے مسلح نوجوان تھے جن میں سے کچھ پیدل چل رہے تھے اور کچھ سوار تھے۔ انصار کا یہ عظیم الشان گروہ نہایت وجدانی کیفیت میں بڑھ رہا ہے۔ سیدنا بریدہ اسلمیؓ جھنڈا لیے آگے آگے چل رہے ہیں۔ (زرقانی، ج ۱ ص ۳۵۴)

marfat.com

ہوا چاروں طرف چرچا اور عالم میں پکار آئی
بہار آئی بہار آئی بہار آئی بہار آئی
فضا میں بس گئیں توحید کی آزاد تکبیریں
یہ تکبیریں تھیں باطل کے گلو پر تیز شمشیریں!
جنوبی سمت اٹھا ایک نورانی غبار آخر
سوار شہر میں داخل ہوا ناقہ سوار آخر

ہر شخص کی خواہش ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں قیام فرمائیں محلہ بنی سالم کے عتبان بن مالک نوفل بن عبداللہ آگے بڑھ کر عرض کرتے ہیں حضور ہمارے ہاں قیام فرمائیں۔ اللہ کے فضل سے باغات ہیں۔ مکانات ہیں۔ خدام ہیں۔ قوت ہے۔ جو شخص ہمارے ہاں آجاتا ہے اور ہم اسے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں پھر اسے کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں "خَلُّوْا سبیلها انها مامورة" راستہ سے ہٹ جاؤ اور اونٹنی کو حکم دے دیا گیا ہے۔ جب محلہ بنی ساعدہ سے شاہی سواری گذری تو سعد بن عبادہؓ منذر بن عمر اور ابو رجانہ راستہ روکتے ہوئے عرض کرتے ہیں حضور ہمارے محلہ کو شرف بخشیے ہمارے گھروں کی رونق بنیئے۔ (ابن ہشام) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرماتے ہوئے راستہ سے ہٹ جانے کا حکم فرمایا۔ ذرا آگے بڑھے تو عبادہ بن صامت نے یہی درخواست کی انہیں بھی راستہ سے ہٹ جانے کا حکم ملا۔ محلہ بنی عدی سے گزر ہوا تو ابو سلیط صرمہ بن انیس سامنے کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں۔ محلہ بنی حارث سے گزر ہوا تو سعد بن ربیع، عبداللہ بن رواح اور بشر بن سعد نے یہی درخواست کی۔ لا تجاوزنا الیٰ غیرنا لیس احدٌ منا اولیٰ بك منا لقرابتنا

حضور آپ کسی اور کے ہاں نہ جائیے۔ پوری قوم میں ہم سے زیادہ کوئی قرابتدار نہیں ہے۔

marfat.com

انہیں بھی دعا سے نوازا اور سفر جاری رکھا۔ محلہ بنو مالک سے گذر ہوا تو اہل محلہ نے یہی درخواست کی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب فرمایا اور دعائے خیر سے نوازتے ہوئے آگے چلے گئے۔ محلہ بنی بیاضہ سے گزر ہوا تو زیاد بن لبید فروہ بن عمر نے یہی درخواست کی اور انہیں بھی وہی جواب ملا۔ غرض مدینہ منورہ کا ذرہ ذرہ وجد اور کیف میں ہے ؎

در و دیوار استادہ ہوئے تعظیم کی خاطر
زمین کیا آسمان بھی جھک گئے تسلیم کی خاطر

۱۸۸۔ سیدنا انس رضؓ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں حبشی نوجوانوں نے نیزہ بازی کے کرتب دکھائے۔ جس دن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر ہوئے ہر شے جگمگا اٹھی۔ (خلاصۃ الوفا ص۱۲۷) جس دن وصال فرمایا تو ہر شے تاریک تھی۔

۱۔ دُور شو اے ظلمت شامِ فراق کافتاب وصل تاباں مے رسد

ترجمہ: اے شام فراق کے اندھیرے دور ہو جا وصل کا درخشندہ آفتاب طلوع ہو گیا ہے۔

۲۔ تازہ باش اے تشنۂ وادیِ غم کہ برایت آب حیواں می رسد

ترجمہ: اے وادی غم کے پیاسے تازہ دم ہو جا کہ تیرے لیے آب حیات آگیا

۳۔ شاد باش اے خستہ ہجران بلا کز پے درد تو درماں می رسد

ترجمہ: اے ہجر کی مصیبتوں میں پسے ہوئے تجھے مبارک ہو تیری بیماری کا علاج آگیا۔

۴۔ زغم و درد مکن نالۂ فریاد کہ دوش زدہ ام فالے رسے می آمد

ترجمہ: غم اور درد سے نالہ و فریاد نہ کر کل رات میں نے فال نکالی ہے فریاد رس

marfat.com

آرہا ہے۔

یسعیاہ نبی کی کتاب درس ۴۲ "سلع کے باشندے گیت گائیں گے۔ اس بشارت کا ظہور آج ہو رہا ہے۔ آج عشق و محبت ذوق و وجد کا عجیب سماں ہے توراۃ کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ جمال نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے خواتین بھی باہر آگئیں اور انتہائی وجد و کیف میں یہ اشعار پڑھے۔ اسی توراۃ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔

۱۔ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

ترجمہ۔ وہ دیکھو ثنیات الوداع کی پہاڑیوں سے چودھویں کا چاند نظر آگیا۔

۲۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ترجمہ: اب ہم پر اس عظیم احسان کا شکر کرنا لازم ہے جب تک اللہ کو کوئی پکارنے والا باقی ہے

۳۔ ایھا المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

ترجمہ اے وہ مقدس ذات جو ہم میں رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ایسے احکام لے کر آئے ہیں جن کی اطاعت لازم ہے۔

۴۔ جئت شرّفت المدینہ مرحبا یاخیر داع

ترجمہ: آپ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مدینہ کو شرف بخشا حق کی طرف بہتر انداز میں بلانے والے آپ کا آنا مبارک جب یہ شاہی سواری محلہ بنو نجار سے گزری تو قبیلہ بنو نجار کی بچیاں دفیں بجا بجا کر یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

۵۔ نحن جوارین من بنی نجار یاحبذا محمد من جار

ترجمہ: ہم بنو نجار کی بچیاں کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو رہا ہے۔

؎ ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

marfat.com

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے
نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

یہاں بھی کشتگان عشق و محبت نے اونٹنی کی مہار پکڑی تو فرمایا دعوھا چھوڑ فانہ بر کت علی باب ابی ایوب ۔ آخر یہ مقدس اونٹنی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر بیٹھ گئی۔ (خلاصہ ص ۱۳۶) سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کا سامان اٹھایا اور گھر لے گئے

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

مبارک منزلے کاں خانہ را ماہ چنیں باشد
ہمایوں کشورے کاں عرصہ را شاہے چنیں باشد

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کسی مقام کا انتخاب نہ فرمایا تاکہ کشتگان تسلیم و رضا ۔ پیکران صدق و صفا کے دلوں میں کوئی ذرہ بھر بھی مناقشہ پیدا نہ ہو۔ مقدس اونٹنی کا بیٹھنا سب کے لیے باعث عشق و محبت ثابت ہوا ؎

رکی یکبارگی ناقہ بحکم حضرت باری
جہاں اِک سمت بستے تھے ابو ایوب انصاری

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا کہ آپ بالاخانہ میں جلوہ افروز ہوں مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نچلی سطح میں رہنا پسند فرمایا کہ ملاقات کرنے والوں کو بھی آرام رہے اور گھر والوں کو بھی تکلیف نہ ہو۔ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کھانا تیار کر کے نیچے بھیج دیا کرتے تھے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تناول فرما لیتے تو جو بچا ہوا کھانا واپس ہوتا ہم کھایا کرتے۔ جس جگہ پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کی مقدس انگلیوں کے نشانات لگے ہوتے ام ایوب تبرکاً وہاں سے کھایا کرتیں۔
مدینہ منورہ کے داخلہ کو علامہ طنطاوی نے اس طرح بیان کیا ہے۔

ولو استطاعت من الحب لفرشت له الطریق بقطع اکبادها
حتی یمشی علی قلوبها (رجال من التاریخ)

ترجمہ: اگر ممکن ہوتا تو اہالیان مدینہ منورہ اپنے دلوں کو نکال کر فرش بچھاتے اور محبوب اس سجی ہوئی راہ پر چلتے۔

مدینۃ الرسولؐ قرآن حکیم کی روشنی میں

آیت ۱۷۔ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝

ترجمہ: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مراد مدینہ منورہ ہے اور مخرج صدق سے مکہ مکرمہ ہے۔ (خلاصہ ص۹)

آیت ۱۸۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

ترجمہ: البلد کی مشہور تفسیر مکہ مکرمہ ہے مگر علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ نے البلد سے مراد مدینہ منورہ بھی لیا ہے۔ (خلاصہ ص۵) وفاء الوفا ص۱۲) واسطی نے عیاض سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

آیت ۱۹۔ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔

ترجمہ: منزل مبارک سے مراد بھی مدینہ منورہ ہے۔ (خلاصۃ الوفا، وفاء الوفا)

آیت ۲۰: اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا۔

ترجمہ: ارض اللہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ (خلاصہ ص۵ وفاء الوفاء ص۱)

آیت ۲۱۔ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ۔

marfat.com

۸۹۔ ترجمہ: ابن زبالہ نے عثمان بن عبدالرحمٰن وعبداللہ بن جعفر سے روایت کی کہ دار اور ایمان سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ (وفاء الوفاء ص۱۱)

آیت ۲۲ ۔ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۔

ترجمہ: یہاں حسنہ سے مراد مدینہ منورہ ہے کہ اس میں حسّی، معنوی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ (وفاء الوفاء ص۱۴) جب حسنہ سے مراد مدینہ منورہ ہوا تو رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدنیا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً کا معنی یہ ہوگا۔ اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی مدینہ منورہ نصیب ہو اور ہماری موت بھی یہیں ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ حبیبہ وسلم

آیت ۲۳۔ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

ترجمہ: یہاں بَيْتِكَ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ (خلاصہ ص۵)

آیت ۲۴ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ ۔

اس آیۃ کریمہ میں واضح طور پر نام ذکر فرمایا گیا۔

مدینۃ الرسولؐ احادیث کی روشنی میں

مدینۃ الرسول افضل ترین خطّہ ہے

۹۰ ابن جوزی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر آپ کے دفن کے سلسلہ میں اختلاف رائے ہوا کہ حضور علیہ السلام کو کس جگہ دفن کیا جائے تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

لَيْسَ فِي الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اکرم علی اللہ من بقعة قبض نفس نبیه صلی اللہ علیہ وسلم۔ (خلاصہ ص۱۲)

ترجمہ: فرمایا وہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ہے۔ اس خطہ سے افضل

marfat.com

کوئی خطہ نہیں ہے۔

جو طور بداماں ہے تیرے فیضِ قدم سے
وہ راہگزر چاند ستاروں سے حسیں ہے

(ثمر زیدانی)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسول محبوب ترین خطہ ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے

لا یقبض النبیّ الا فی احب الامکنۃ الیہ رواہ ابو یعلی

(خلاصۃ الوفا صـ ۱۳)

پیغمبر کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جو اسے زیادہ محبوب ہو۔

شیخ سمہودی فرماتے ہیں جو چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہوگی وہ کیسے افضل ترین نہیں ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

اللّٰھم حبّب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد رزین

(وفاء الوفاء صـ ۳۵۲/۱ بخاری شریف صـ ۲۵۳/۱ خلاصۃ صـ ۱۳)

اے اللہ تعالیٰ ہمیں مدینہ منورہ محبوب بنادے جسطرح مکہ مکرمہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

روئے زمین کا محبوب ترین خطہ۔

ما علی الارض بقعة احبّ الیّ من ان یکون قبری بہا منہا

(خلاصۃ صہ ۱۳ وصہ ۱۷)

میری قبری کی جگہ مجھے روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ سید الانبیاء محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم

خدا کا محبوب ترین خطہ۔

اللّٰھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع الیک (او الحاکم فی المستدرک)۔

(خلاصۃ صہ ۱۳ وفاء الوفا صہ ۳۴)

اے رب قدوس تو نے مجھے اس سرزمین سے ہجرت کا حکم دیا جو مجھے محبوب تھی اب ایسی جگہ پر مجھے ٹھہرا جو تجھے زیادہ محبوب ہو۔
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت آئے گا آدمی اپنے اہل وعیال کو دوسری جگہ بلائے گا حالانکہ مدینہ منورہ اس کیلئے بہتر ہے۔
والمدینہ خیر لہم لو کانوا یعلمون (وفاء الوفا صہ ۲۵)

مدینہ منورہ کا قیام ان کے لیئے بہتر تھا کاش وہ سمجھتے۔ ؎

طیبہ کے ہوتے خلد بریں کو کیا کروں حسن
مجھ کو یہی پسند ہے مجھ کو یہی عزیز

(مولانا حسن رضا)

marfat.com

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

ایمان مدینۃ الرسولؐ میں پناہ لے گا

۹۱ ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۵۲)

ایمان مدینہ منورہ میں پناہ لے گا جیسے سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔

شفاعت کا وعدہ

۹۲ من صبر علی لاوائھا و شدتھا کنت لہ شھیدا وشفیعاً یوم القیامۃ (خلاصۃ ص ۱۳ کنز العمال ص ۱۲۵ ج ۱ صحیحین)

جس شخص نے مدینہ منورہ کی مشکلات پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ و شفیع ہوں گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کی موت شفاعت کی ضامن ہے

۹۳ من مات بالمدینۃ کنت لہ شفیعاً یوم القیامۃ (کنز العمال ص ۱۲۵ ج ۱۶)

جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوا میں اس کا شفیع ہوں گا۔

؎ خاک مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دل ہے جس کو نہ ہو زندگی عزیز

(مولانا حسن رضا خاں)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ میں موت کی کوشش

۹۴ ۱- من استطاع منکم ان یموت فی المدینۃ فلیمت بھا انی اشفع لمن یموت بھا۔ خلاصہ ص۱۶ کنزل العمال ص۱۲۵ ج۱، وفاء الوفا ص۴۹

جس سے ہو سکے کہ اسے مدینہ منورہ میں موت آئے تو ایسا کرے جسے مدینہ منورہ میں موت آئے گی میں اس کی شفاعت کروں گا۔

؎ اس راہ کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے
تخت شہی پہ کس کو نہیں زندگی عزیز (مولانا حسن رضا)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدا لانبیاء محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ مکہ مکرمہ سے افضل ہے

۹۵ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

والمدینہ خیر من مکۃ
مدینہ مکہ سے افضل ہے (وفاء الوفا ص۳۷ ج۱)

اہل مدینہ کا حشر میرے ساتھ ہوگا

۹۶ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اول من تنشق عنہ الارض ثم ابوبکر ثم عمر ثم اتی اھل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اھل مکۃ۔

سب سے پہلے (قیامت کو) میں اٹھوں گا پھر ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا وہ میرے ساتھ اٹھیں گے میں پھر اہلِ مکہ کا

marfat.com

کا انتظار کروں گا

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اہل مدینۃ الرسولؐ کی دشمنی تباہی ہے

۹۷ لایکید اھل المدینۃ احدا الا انماع کما ینماع الملح فی الماء (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۵۳ خلاصہ ص ۱۸)

جو کوئی اہل مدینہ سے مکر و فریب کرے گا وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدا لانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ بھی ہلاکت ہے

۹۸ من اراد اھل ھذہ البلدہ بسوء اذا بہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء

جس شخص نے اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ بھی کیا وہ اس طرح مصائب میں پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں۔

دشمنان مدینۃ الرسولؐ کے لیے بددعا

۹۹ سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

اللھم من ارادنی واھل بلدی بسوء فعجل ھلاکتہ (خلاصہ ص ۱۹)

اے اللہ جس نے میرے ساتھ اور میرے شہر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ

marfat.com

کیا اسے جلد تباہ کر دے۔

دشمنانِ مدینۃ الرسولؐ پر لعنت

۱۰۰۔ من ظلم اهل المدينة واخافهم فاخفه وعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين۔ خلاصة ص۱۹

اے اللہ تعالیٰ جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا اور انہیں ڈرایا تو اسے ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت ہو فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو۔

وصَلَی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

میری قبر مدینہ منوّرہ میں ہوگی

۱۰۱۔ المدينة مهاجري فيها مضجعي ومنها مبعثي حقيق على امتي حفظ جيراني ما اجتنبوا الكبائر۔ خلاصہ ص۱۹-۲۰ وفاء الوفا ص۴۷-۴۸

مدینہ منورہ میرا مقام ہجرت ہے یہیں میری قبر ہوگی۔ یہیں سے قیامت کو اٹھوں گا میری امت پر لازم ہے میرے پڑوسیوں کی حفاظت کریں جب تک کبائر سے بچیں۔

صد غیرت فردوس مدینے کی زمیں ہے
باعث ہے یہی اس کا کہ تو اس کا مکیں ہے (قمر زیدانی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے شوق میں سواری کو تیز فرما دیتے

۱۰۲۔ اذا قدم من سفر فنظر الى جدرانها ان كان على دابة حركها

marfat.com

من حبها ۔ خلاصۃ الوفا ص۲۱ بخاری شریف ص۲۵۳ ج ۱ ۔

جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو شوق مدینہ میں سواری کو تیز ہانک دیتے ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ تسکین دل وجان ہے

۱۰۳ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قدم من سفر من اسفارہ فاقبل علی المدینۃ یسیرا و یقول اللھم اجعل لنا بھا قرارا و رزقاً حسنا ۔ خلاصہ ص۲۱

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے تو مدینہ منورہ کے قریب ہو جاتے اور یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ مدینہ منورہ کو ہمارے لیے تسکین اور رزقِ حسنہ بنا دے ۔

؎ جنت بھی لینے آئے تو چھوڑیں نہ یہ گلی
منہ پھیر بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ میں دوگنا برکت

۱۰۴ ۔ اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکہ من البرکۃ (بخاری و مسلم) خلاصۃ الوفا ص۲۱

اے اللہ کریم مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنا برکت عطا فرما ۔

فائدہ :۔ یہ برکت مال و دولت سے خاص نہیں اعمال صالحہ کا اجر و ثواب بھی شامل ہے کہ مطلقاً برکت کا ذکر ہے لہٰذا مدینہ منورہ میں کی گئی نیکی کا ثواب دوگنا زیادہ ہوگا ۔

marfat.com

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

ہماری موت مکہ مکرمہ میں نہ آئے

۱۰۵ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل مکۃ قال اللھم لا تجعل منایانا بمکۃ حتی تخرجنا۔ (رواہ احمد، خلاصہ ص۱۱)

جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو دعا فرماتے اے اللہ ہماری موت مکہ مکرمہ میں نہ آئے حتیٰ کہ ہمیں یہاں سے نکال لے

توجہ: اس حدیث شریف سے واضح ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ مدینہ منورہ میں موت کا ہے نہ کہ مکہ مکرمہ سے نفرت مراد ہے، معاذ اللہ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ میں تین گنا برکت

۱۰۶- اللھم بارك لنا فی مدینتنا اللھم اجمع مع البرکۃ برکتین۔ (خلاصہ الوفا ص۳۱)

اے اللہ تعالیٰ ہمارے مدینے میں برکت بخش۔ اے اللہ ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں جمع فرما دے۔

فائدہ: مدینہ منورہ میں کی گئی نیکی کا ثواب مکہ مکرمہ میں کی گئی نیکی سے تین گنا زیادہ ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے ماپ تول میں برکت

۱۰۷- اللھم بارک لنا فی مدینتنا اللھم بارك لنا فی صاعنا اللھم

marfat.com

بارك لنا فی مدّنا (بخاری شریف ج ۱، ص۲۵۳)

اے اللہ تعالیٰ ہمارے مدینے میں برکت بخش۔ ہمارے صاع اور پیمانہ میں برکت عطا فرما۔ (صاع اور مُد ماپ کے برتن ہیں)

فائدہ: اس حدیث شریف میں بارك لنا کا ارشاد دو مرتبہ فرما کر ان لوگوں کی غلط فہمی دور کی گئی ہے جو کہتے ہیں کہ برکت سے مراد صرف مال کی برکت ہے۔

مکہ مکرمہ کی موت پر افسوس کا اظہار

۱۰۸۔ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے تو حضور علیہ السلام نے ان کی اس کی موت پر اظہار افسوس فرمایا۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں سعد بن خولہ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکة (بخاری شریف ج ۱ ص۱۷۳)

مدینۃ الرسولؐ کے پھلوں میں برکت

۱۰۹۔ کان الناس اذا راو اول الثمرہ جاء وا به الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاذا اخذہ قال اللھم بارك لنا فی ثمرنا۔ (ترمذی۔ خلاصۃ الوفا ص۲۲)

جب لوگ پہلی مرتبہ پھل پکا دیکھتے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ پیش کرتے آپ اسے پکڑ کر فرماتے اے اللہ ہمارے لیے پھلوں میں برکت عطا فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبه سید الانبیا محمد وآلہٖ وصحبه وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے لیے دوہری دُعا

۱۱۰۔ اللھم ان ابراھیم عبدك وخلیلك ونبیّك وانی عبدك و نبیك وانه دعاك بمكة وانا ادعوك للمدینة بمثل ما

marfat.com

دعا بمکة ومثله معه۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۲۳) کنز العمال ج ۱ صـ۱۲۷-۱۳۴)
اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، نبی اور خلیل ہیں اور مَیں تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے دعا فرمائی۔ مَیں مدینہ کے لیے ویسی دعا کرتا ہوں اور اتنی ہی مزید۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ سے بخار کو نکال دیا

۱۱۶۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل یہ مقدس شہر مختلف بیماریوں کا مرکز مشہور تھا۔ آپ تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ، عامر بن فہیرہ، حضرت بلال، رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بخار ہو گیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرداً فرداً ان کی عیادت فرمائی اور مدینہ منورہ سے بیماریوں کے ختم ہونے کی یہ دعا فرمائی۔

اللھم انقل حماھا الی الجحفۃ۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۲۳)
اے اللہ کریم بخار کو یہاں سے منتقل فرما دے۔

بخار سیاہ عورت کی شکل میں

۱۱۷۔ ابن زبالہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صبح ایک آدمی کو دیکھا جس کے متعلق محسوس ہوا کہ وہ مکہ مکرمہ سے آرہا ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے راستہ میں کوئی ملا اس نے عرض کی ایک سیاہ فام بکھرے بالوں والی عورت دیکھی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تلک الحمّی ولن تعود بعد الیوم ابدا (خلاصۃ الوفاء صـ۲۵)
یہ بخار تھا آج کے بعد واپس نہیں آئے گا۔

marfat.com

فائدہ : مدینہ منوّرہ میں رحمت آئی زحمت بھاگ گئی۔

ع جتھے یار پب دھردا اوتھے اُگدا سرُو دا بوٹا

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہٖ وصحبہ وسلم۔

اسی عنوان کی دوسری حدیث

۱۱۴- اللھم حبب الینا المدینہ وانقل وباءھا الی المہیعہ (خلاصۃ الوفاء ص۲۵)

اے اللہ مدینہ ہمیں محبوب کردے اور اس کی بیماری یہاں سے منتقل کردے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ پر فرشتوں کا پہرہ

۱۱۴- علی انقاب المدینۃ ملائکۃ تحرسونہا لا یدخلہا الطاعون والدجال۔ (خلاصہ ص۲۶ بخاری ج۱ ص۲۵۲)

مدینہ منورہ کے دروازے پر فرشتے مقرر ہیں اس مقدس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکیں گے۔

۱۱۵- دوسری حدیث میں ہے کہ دجال مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا، مگر فرشتے اسے داخل نہیں ہونے دیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہٖ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ پر فرشتوں کی چھاؤں

۱۱۶- المدینۃ ومکۃ محفوفتان بالملئکۃ۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۶)

marfat.com

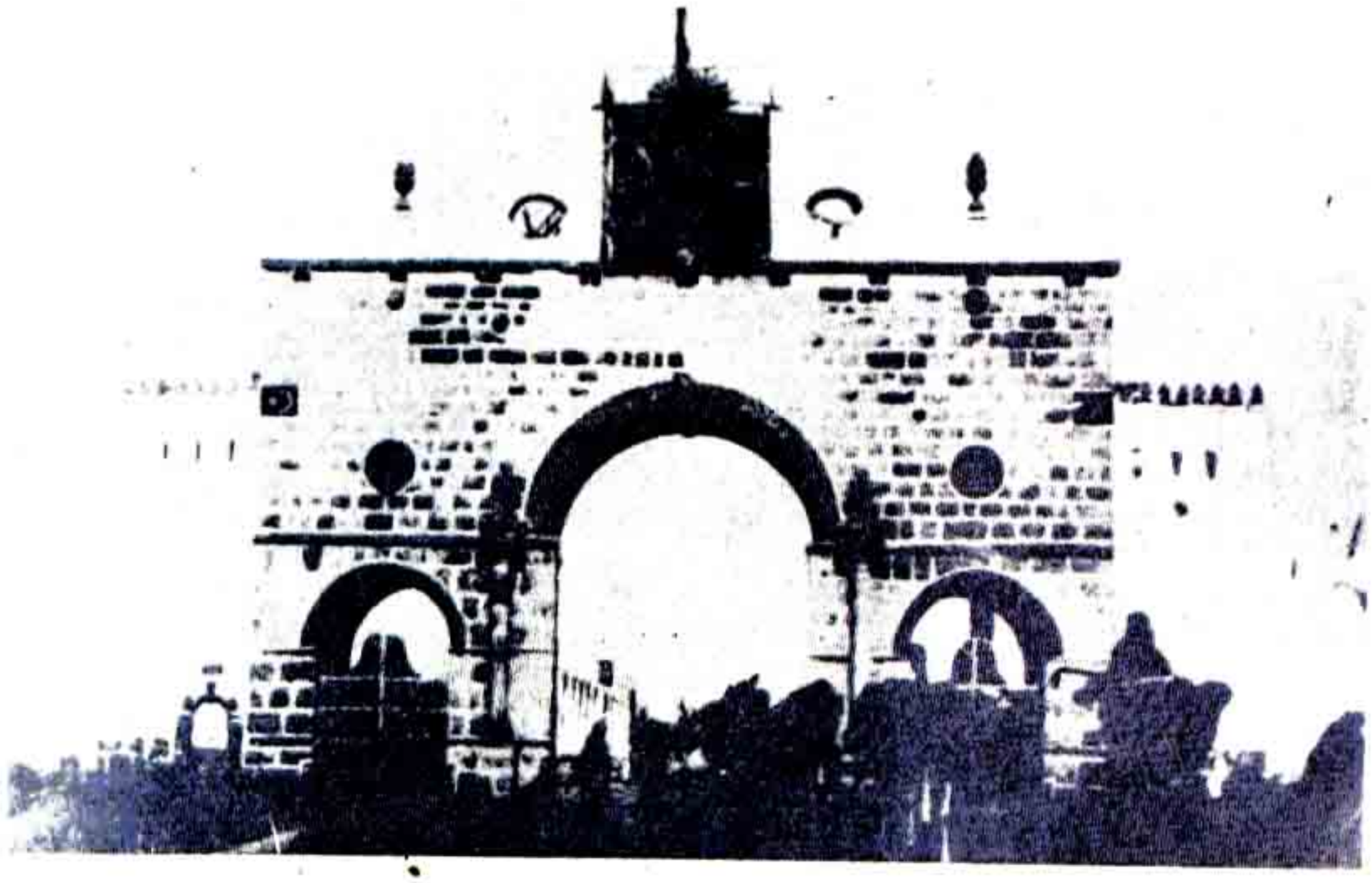

قدیم عنبری دروازہ، اور یہ جدّہ یا مکہ مکرّمہ سے مدینہ منورہ داخل ہونے والے کے لیئے مرکزی دروازہ تھا۔

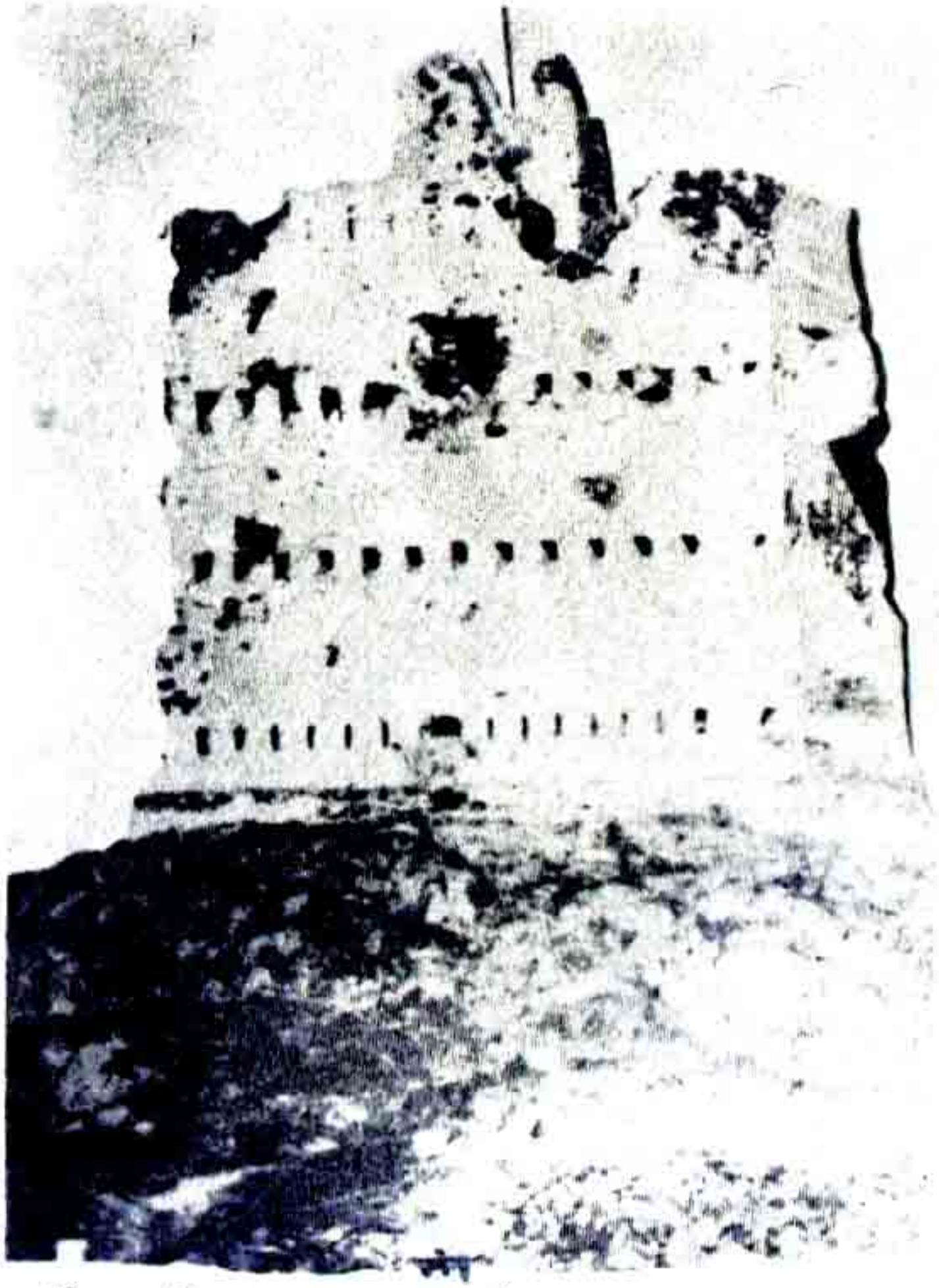

مدینہ منورہ سے مسجد قبار کے راستے میں واقع قلعہ قبار۔

marfat.com

مسجد السقیاء

شامی دروازے میں واقع مسجد السبق

marfat.com

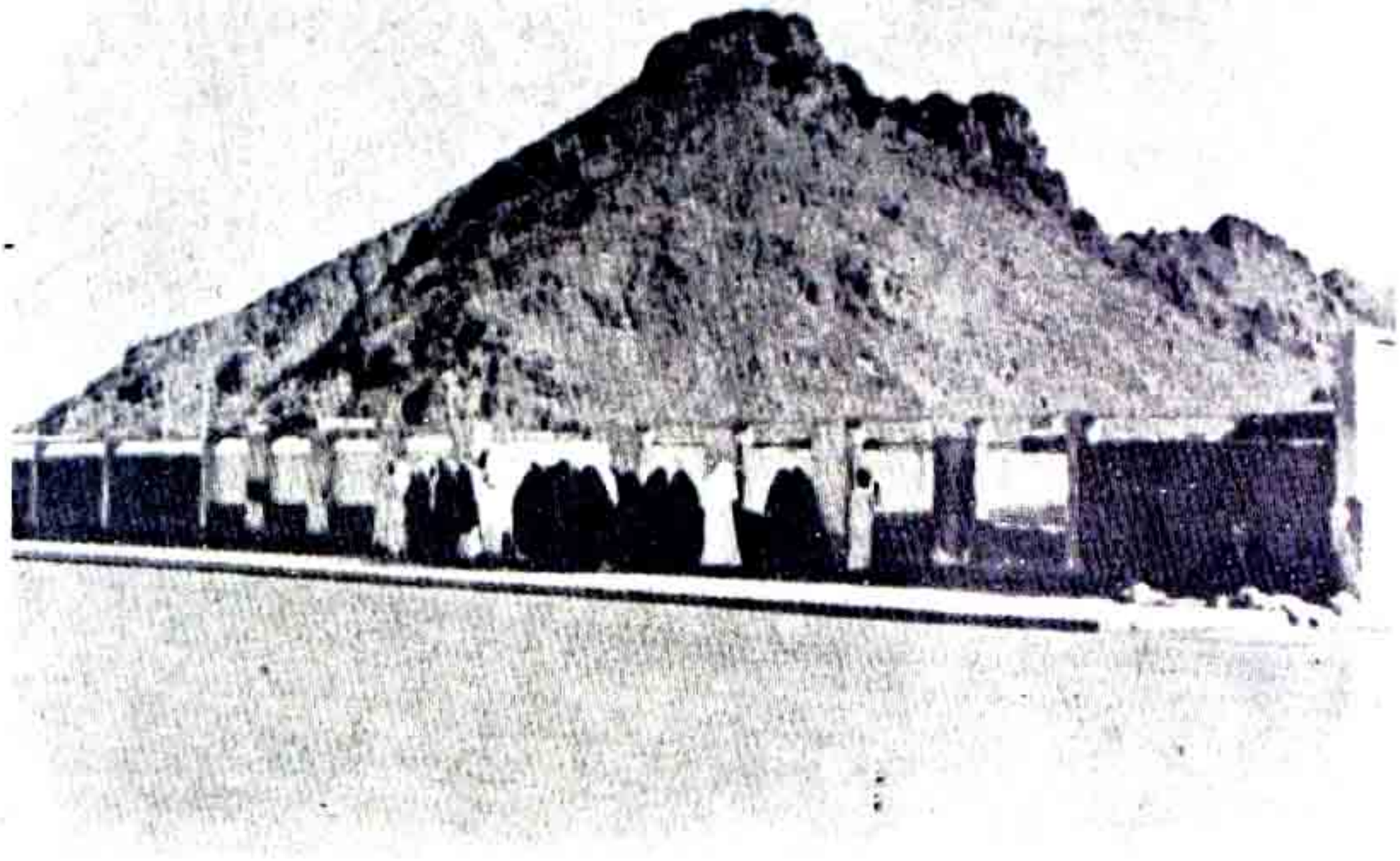

سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مبارک مقبرہ اور اس کی
عقبی جانب احد پہاڑ کا ایک منظر

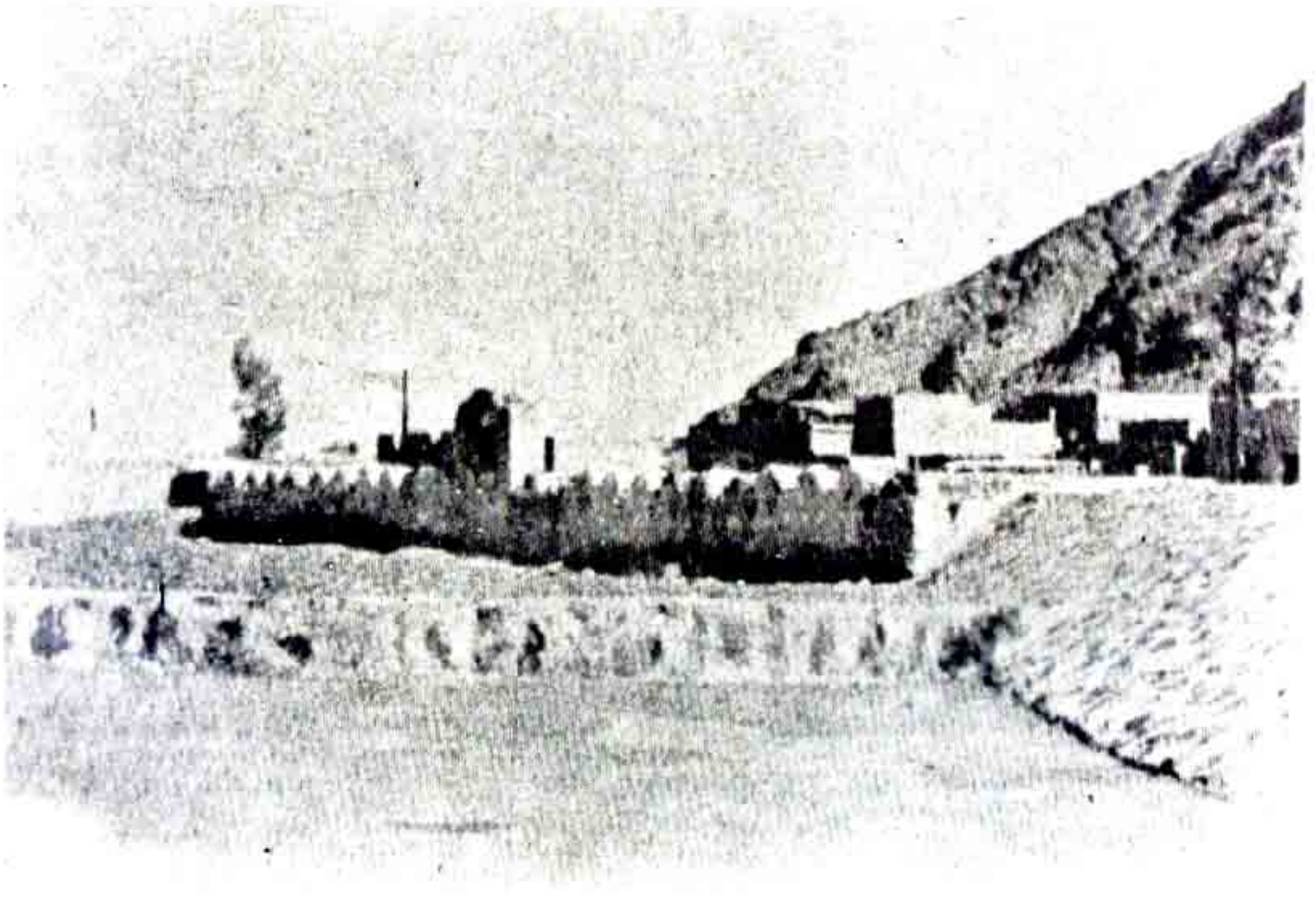

شہداء اُحد کا مقبرہ اور اس کے ایک طرف اُحد پہاڑ کا ایک حصّہ

marfat.com

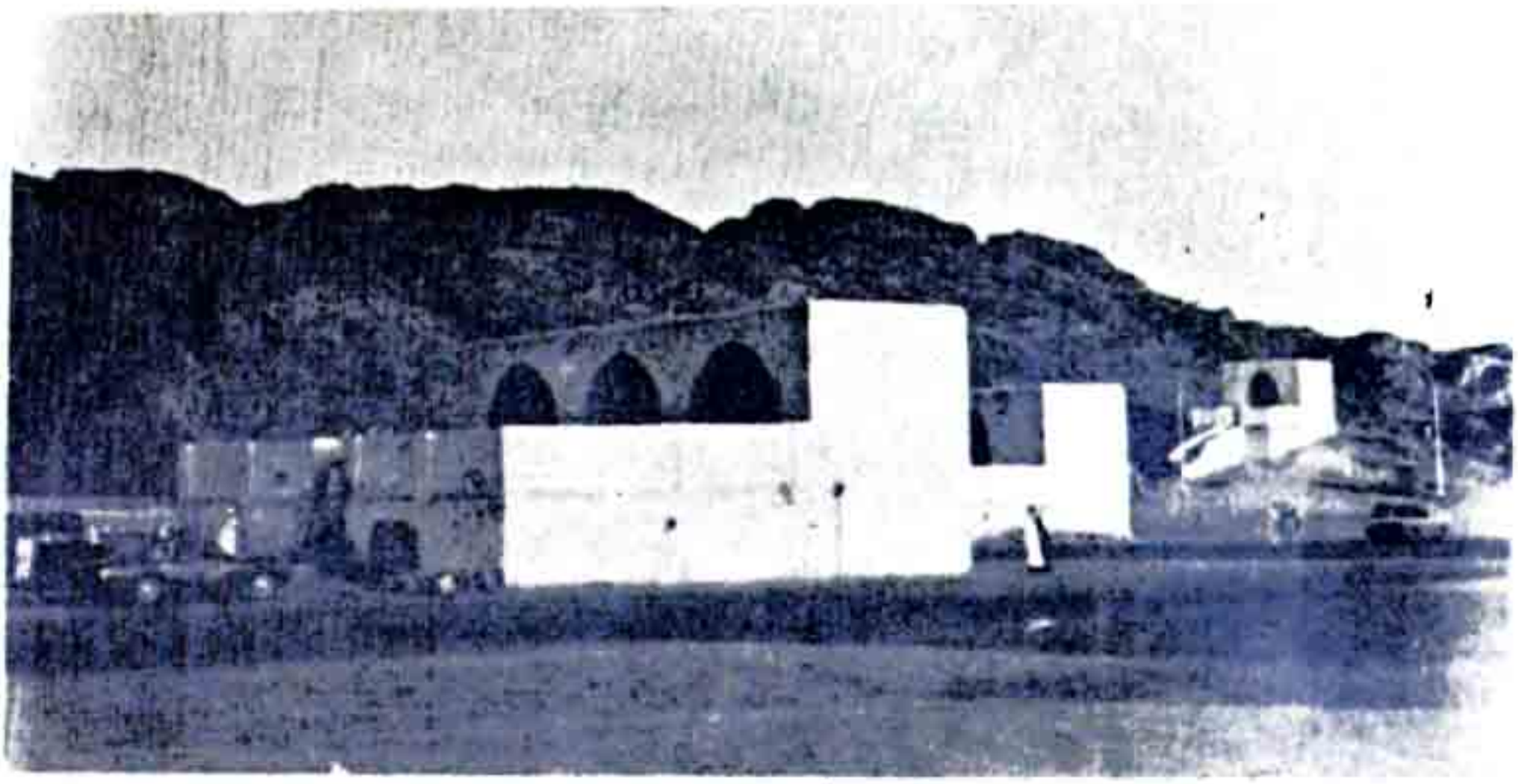

ایک دوسرے کے آگے پیچھے تین مساجد

سیدنا عمر بن الخطاب کی مسجد

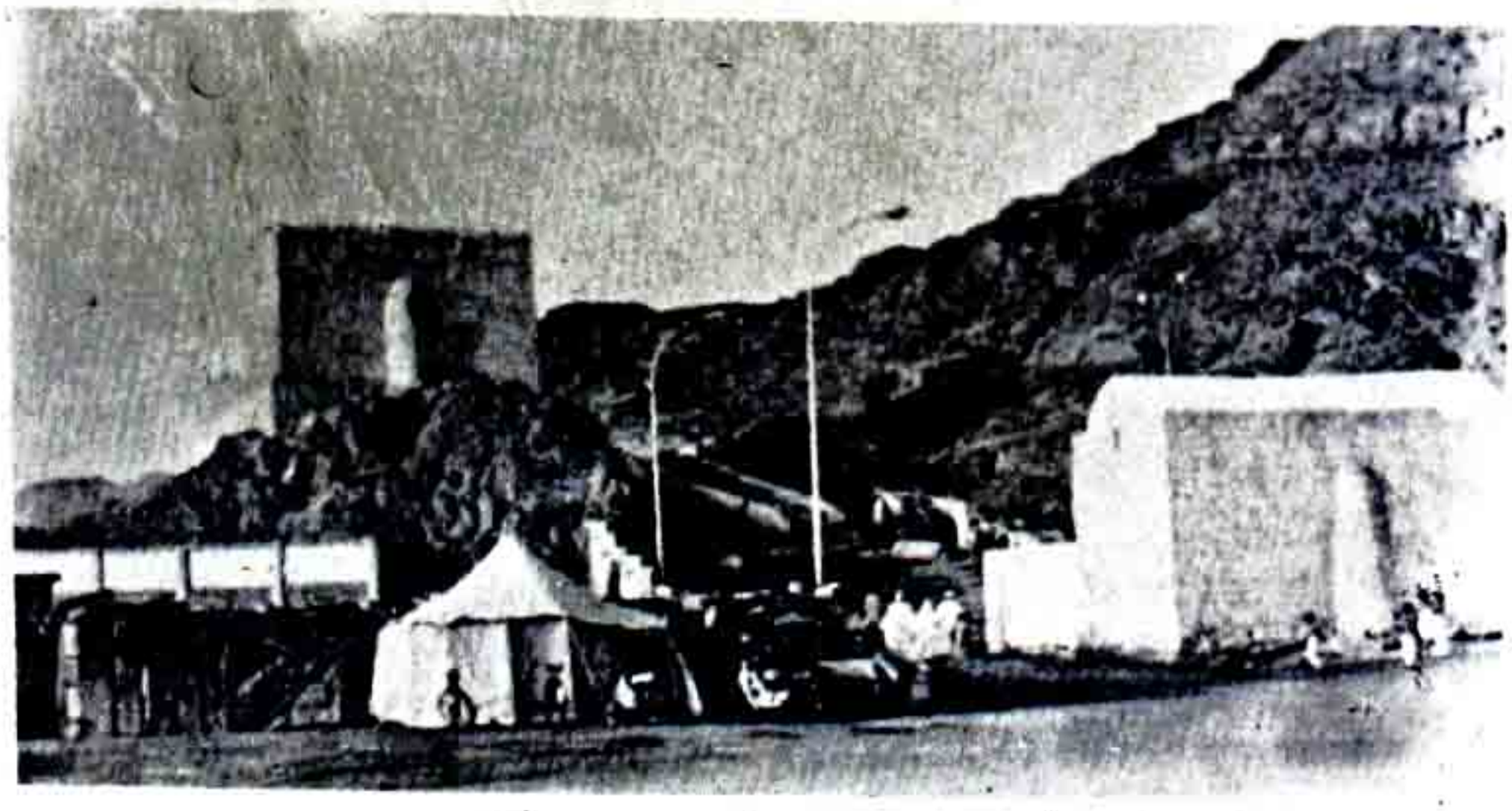

تصویر کی اگلی جانب مسجد الفتح کا عقبی منظر

marfat.com

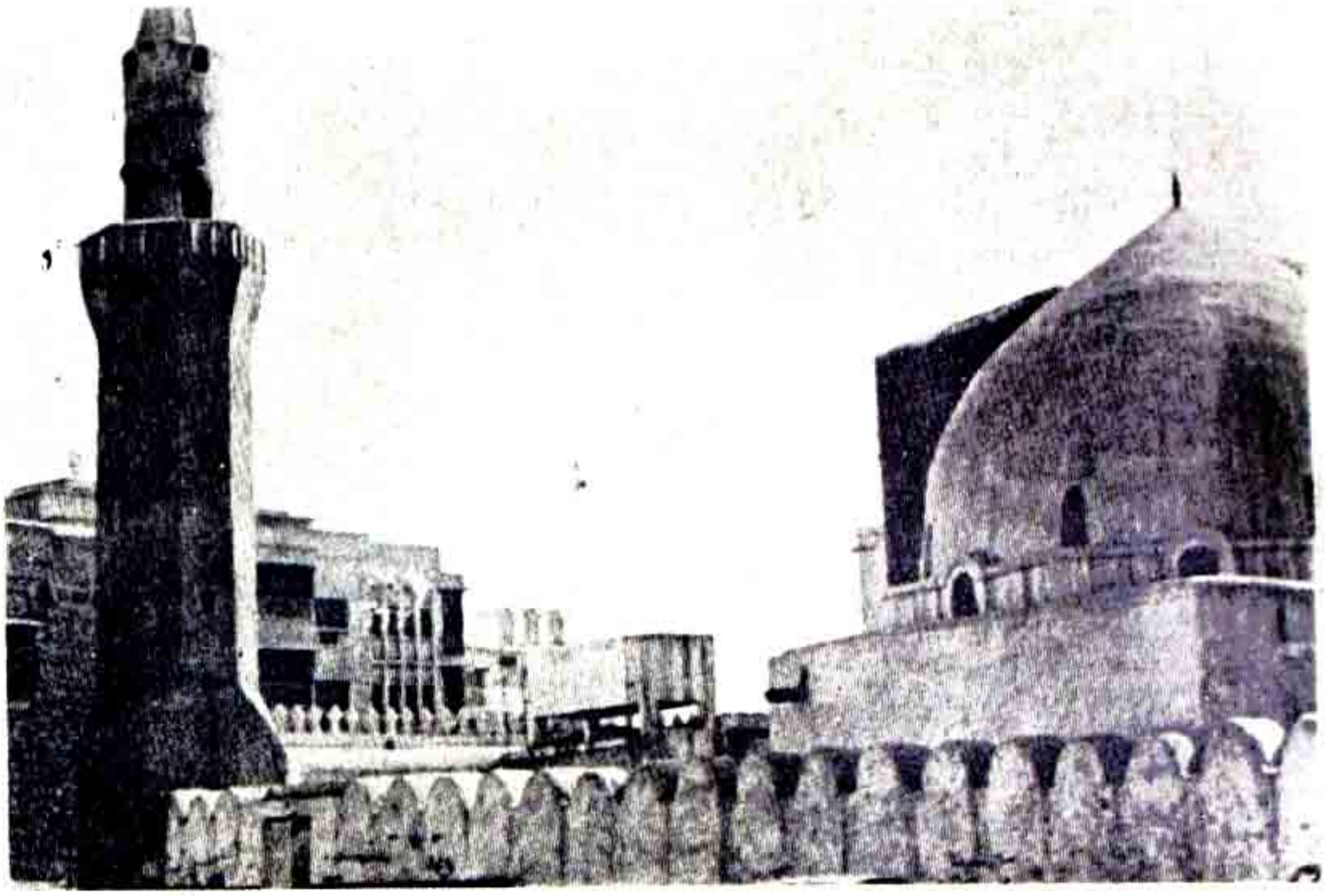

مسجد سیّدنا حضرت عمر رضؓ بن الخطاب

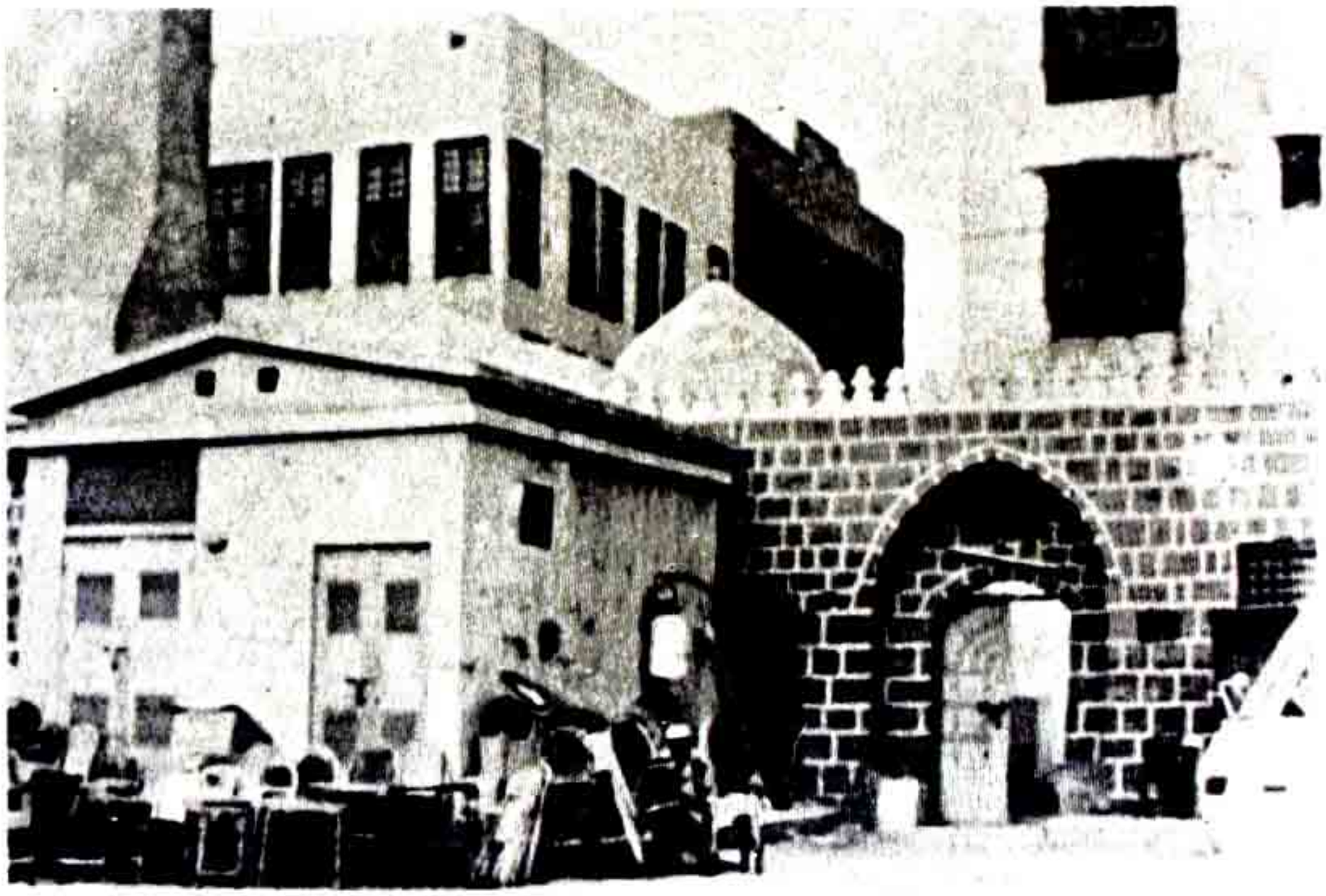

امیر المومنین سیّدنا علی رضؓ بن ابی طالب رضؓ کی مسجد

marfat.com

مسجد المصلّٰی (الغمامہ)

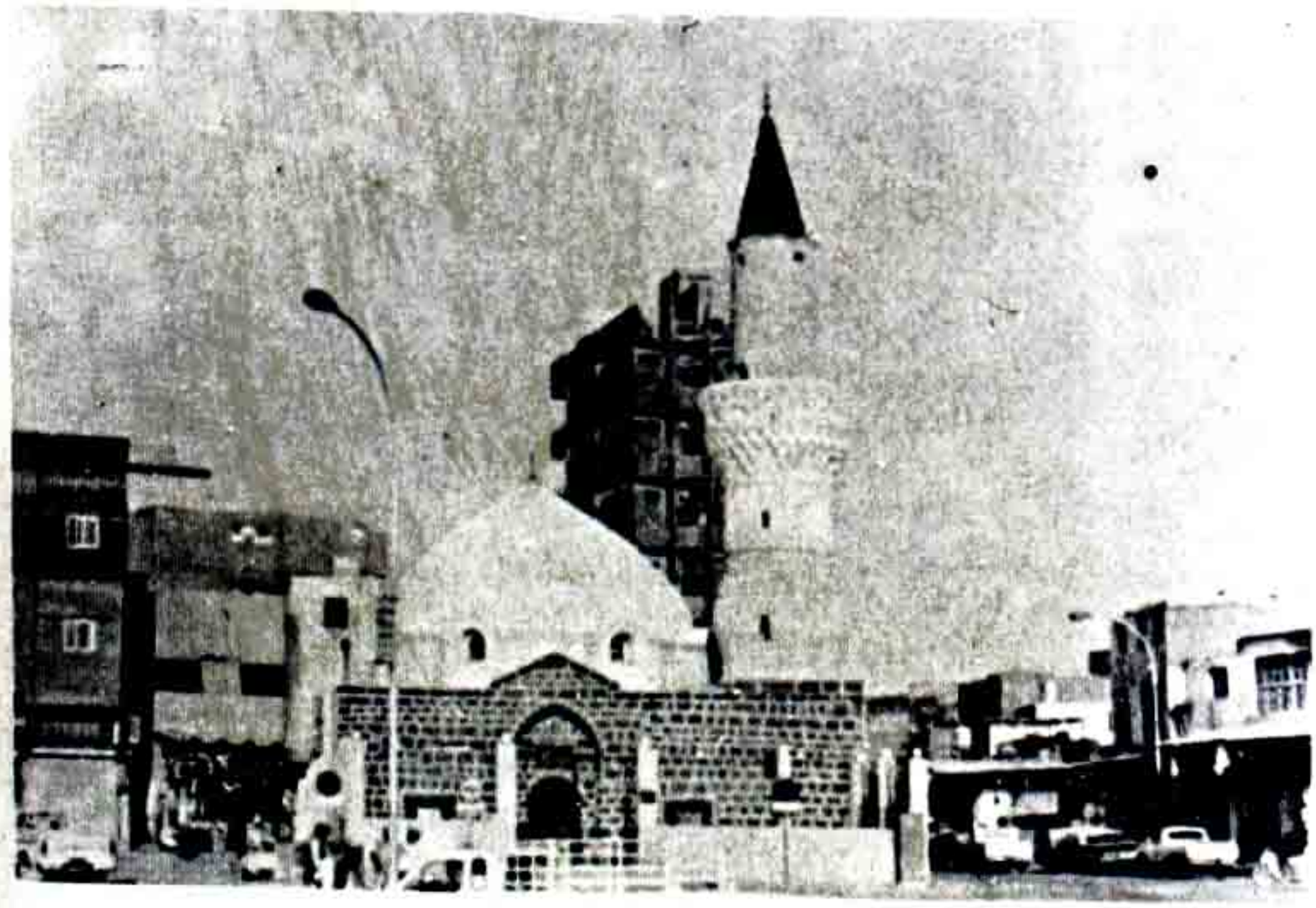

سیّدنا ابوبکر الصدیق رضؓ کی مسجد

marfat.com

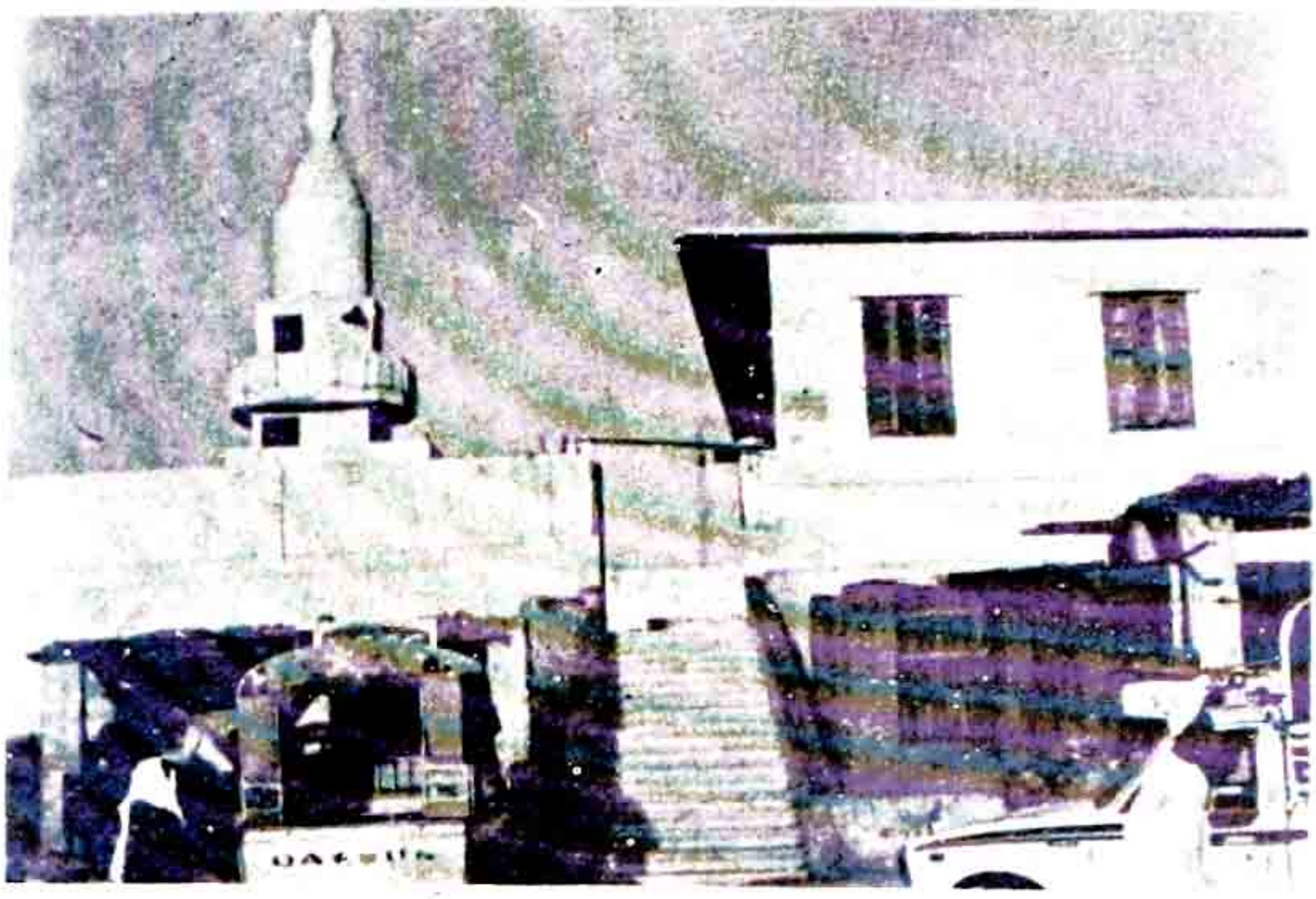

مسجد قبلتین

مسجد اجابہ

marfat.com

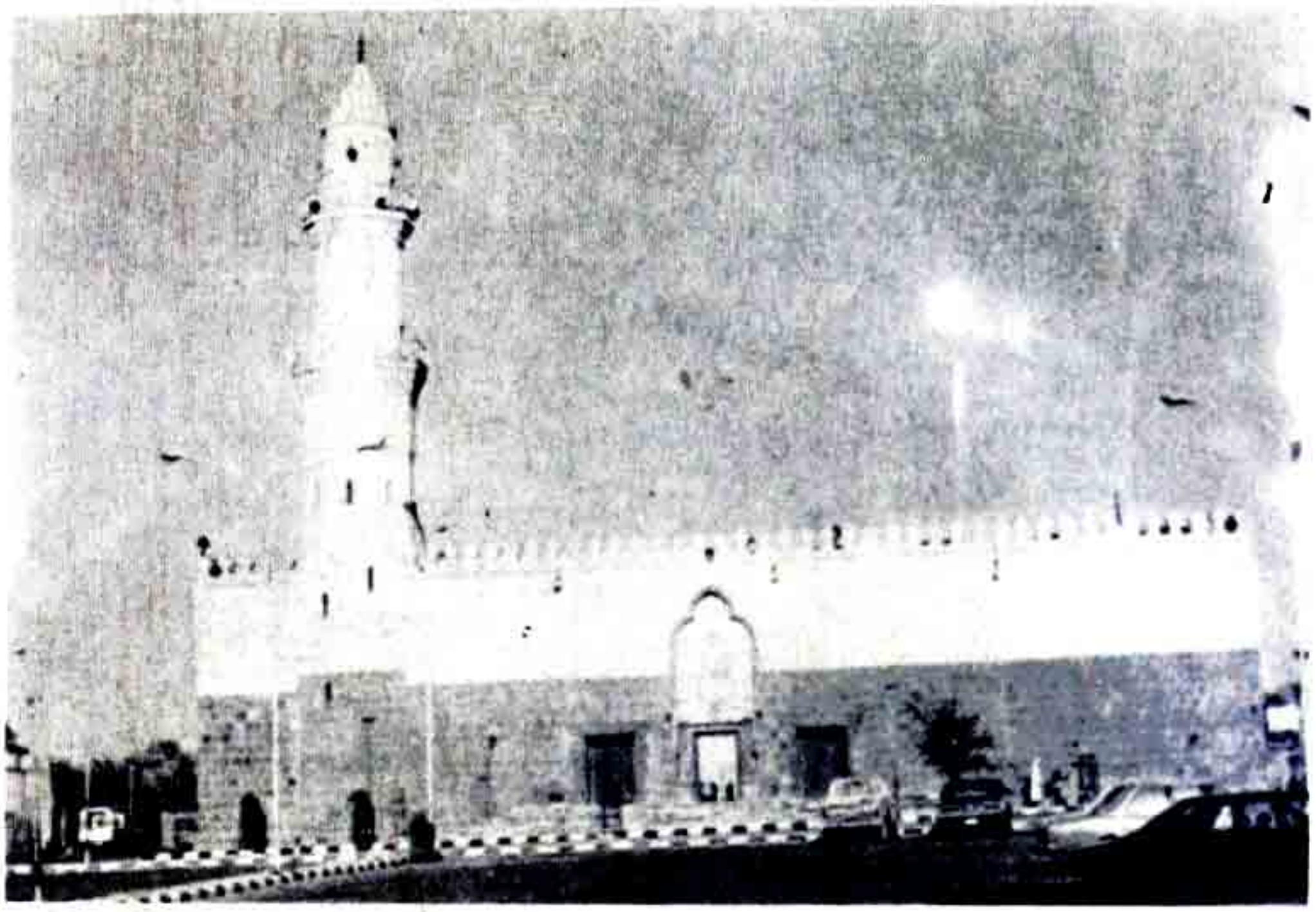

مسجد قبا، جو اسلام میں سب سے پہلے تعمیر ہوئی

مَسجد الجمعة

marfat.com

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کو فرشتوں نے پروں سے ڈھانپ رکھا ہے۔

؎ زہے یہ عز و وقار دیار رسول
خمیدہ سر یہاں دیکھی ہے خواجگی میں نے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسول کی افضلیت

۱۱۷۔عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمرت بقریہ تأکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ۔ (بخاری شریف ص۲۵۲ ج ۱)

ابوہریرہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر حاوی ہوگی تمام سے افضل ہوگی لوگ یثرب کہتے ہیں۔ وہ مدینہ منورہ ہے۔

اس محبوب نگر۔ دیار حبیب، جلوہ گاہ شہنشاہ لامکان صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عروج و فروغ ملا کہ تمام بستیاں اس کے سامنے ماند پڑ گئیں اور افضلیت نمایاں ہوگئی۔

؎ نہ باغ خلد میں ہے نہ فصل نو بہار میں ہے
جو حسن وادی طیبہ کے مرغزار میں ہے (قمر زیدانی)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

مدینہ منورہ کا نام طابہ خدا کے حکم سے رکھا گیا

۱۱۸۔ان اللہ امرنی ان اُسمی المدینۃ طابہ (راحت القلوب وفاء الوفاء بخاری شریف ج ۱ ص۲۵۲

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں مدینہ کا نام طابہ رکھوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے غبار میں شفا ہے

۱۱۹۔ ابن نجار، ابن جوزی، رزیں اور ابن اثیر نے اس حدیث شریف کو بیان کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو حاضرین میں سے کسی نے مدینہ منورہ کے غبار سے منہ ڈھانپا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

والذی نفسی بیدہ ان فی غبارھا شفاء من کل داء (خلاصۃ الوفاء ص۲۸)

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہے۔

؎ میری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب روز خاک مزار مدینہ (مولانا حسن رضا)

۱۲۰۔ عن سلمۃ رضی اللہ عنہا بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غبار المدینۃ یطفی الجذام۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۸)

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا مدینے کا غبار کوڑھ پن کو ختم کر دیتا ہے۔

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے (اعلیٰحضرت)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

بنو حارث کی شفایابی

۱۲۱۔ ابن جعفر علوی اور ابن نجار دونوں نے ابن زبالہ کے طریق سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنو حارث کے ہاں تشریف لائے اور ان کی خیریت پوچھی بنو حارث نے عرض کی حضور آج کل سبھی بخار کی لپیٹ میں ہیں تو آپ نے فرمایا۔

تاخذون من ترابہ فتجعلونہ فی ماء ثم یتفل علیہ احدکم ففعلوا فترکھم الحمّٰی (خلاصۃ الوفاء ص۲۸)

اس کی مٹی لے کر پانی میں حل کر دو پھر وہ پانی چھڑک دو انہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بخار سے نجات دی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

۱۲۲۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے فرمایا کرتے تھے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لِلمریض بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا۔

یہ کلمات فرما کر مریض کو دعا دیتے اس میں خاک مدینہ کا ذکر ہے۔

؎ واللّیل ان کے گیسوئے خمدار کی قسم
کھائی ہے حق نے خاکِ دیار کی قسم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

شیخ مجدالدّین کا مشاہدہ

شیخ مجدالدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ ان کا ایک غلام مسلسل ایک سال بخار

marfat.com

میں مبتلا رہا تو انہوں نے ایک دن خاکِ شفالی اور پانی میں حل کر کے پلا دی۔ اسی دن صحت یاب ہو گیا۔ (راحت القلوب ص۲۵)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ان کے پاؤں میں ورم ہوا اطباء نے لاعلاج قرار دیا۔ آپ نے خاک شفا استعمال کی صحت یاب ہو گئے (راحت القلوب ص۲۵)

خاکِ شفا کا طریقۂ استعمال

بنو حارث کی شفایابی والی حدیث میں طریقہ بتا دیا گیا ہے۔ پانی میں ڈال کر پانی مریض پر چھڑک دیا جائے۔ پھر وہ تبرک سمجھتے ہوئے وہ پانی پی لے۔ زخم ہو تو خاکِ شفا زخم پر لگائی جائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی امید ہے شفا نصیب ہو گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیا محمد و آلہ وصحبہ وسلم

ذاتی تجربہ

غالباً ۱۹۶۵ء کی بات ہے۔ ان دنوں میں شدید بیمار تھا۔ داڑھی کے بال گر رہے تھے۔ سر کے بال اکھڑ چکے تھے۔ تمام رات درد، کھجلی میں گزر جاتی۔ خارش کی شدت سے نڈھال رہتا۔ تمام رات جاگتے گزر جاتی۔ نیند کا تصور ہی نہ تھا۔ نیند کے لیے دعائیں کرتا۔ جس رات نیند آتی میری عید ہوتی۔ سجدۂ شکر بجالاتا۔ پاکستانی معالجین کو آزمایا۔ علاج میں کوئی کمی نہ رہی۔ میری بساط سے زیادہ رقم خرچ ہو گئی۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ کھجلی سے خون بہہ نکلتا۔ قدرت کا کرم ہوا۔ اس سال اسی حال میں مجھے سرزمین طیبہ پاک میں حاضری نصیب ہوئی۔ یوں تو مدینہ منورہ کی خاک پاک جہاں سے لی جائے۔ خاکِ شفا ہی ہے، تاہم ایک خاص میدان بھی ہے جو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے باغ کے قریب ہے۔ میں اس مقدس میدان میں حاضر ہوا۔ مٹی پاک اٹھائی۔

marfat.com

پانی میں بھگو کر تمام جسم پر مل لی۔ میرے ساتھی میرے اس انداز پر حیران تھے مگر مجھے یقین کامل تھا کہ آج رنج و آلام کے بادل چھٹ جائیں گے کہ اسی خاک پاک کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاکِ شفا فرمایا ہے۔ اس مقدس مٹی کا لگنا تھا کہ مجھے اپنے زخموں پر ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ آج بیس برس گزر گئے ہیں مگر یہ واقعہ لکھتے ہوئے بھی مَیں وہی ٹھنڈک آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔ چند لمحات بعد مَیں نے غسل کر لیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ پھر کبھی یہ دکھ محسوس نہیں ہوا۔ (وللہ الحمد)

؎ مریضوں کو نسخہ، طبیبوں کو مژدہ ہے خاک شفا خاک کوئے مدینہ
تیرے پاؤں اور خاک صحرائے طیبہ میرا سر ہو اور خاک کوئے مدینہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

تُرکی مریض کا علاج

ساہیوال کے میرے ایک دوست حاجی محمد حسین صاحب نے اپنے سفر حج کا واقعہ سنایا کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کو دیکھا گیا جو زخموں سے چُور تھا۔ معلوم ہوا وہ ترکی کا باشندہ ہے جو ۱۵ سال سے بیمار ہے۔ ترکی میں علاج ناکام رہا، کسی نے بتایا کہ مدینہ منورہ کی خاک شفا استعمال کرو شفا ہوگی۔ ترکی مریض نے ہدایت پر عمل کیا جو مرض پندرہ سال میں ختم نہ ہوا وہ ایک سال میں دو حصہ ختم ہو گیا۔ وہ ترکی اپنا دردناک واقعہ رو رو کر سنایا کرتا اور خاک طیبہ سے شفایابی کے گن گایا کرتا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ بھی حرم ہے

جس طرح مکہ مکرمہ کے حرم ہونے میں واضح دلائل و ارشادات موجود ہیں۔ اسی

marfat.com

طرح مدینہ منوّرہ کے حرم ہونے میں بھی شواہد وارشادات ملتے ہیں کہ مدینہ منورہ حرم ہے۔
(خلاصۃ الوفاء ص۳۷، بخاری شریف ج ۱ ص۲۵۱)

۱۲۳۔ ان ابراھیم حرم مکۃ و دعالھا وانی حرمت المدینۃ کما حرم ابراھیم مکۃ (خلاصۃ الوفاء ص۳۰)

ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اس کے لیے دعا کی میں نے مدینہ منوّرہ کو اسی طرح حرم بنایا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو۔

۱۲۴۔ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۳۰، بخاری شریف ج ۱ ص۲۵۱)

اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے مدینہ کو دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم بنایا ہے۔

مدینۃ الرسولؐ مکہ کی طرح حرم ہے

۱۲۵۔ اللھم انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم ابراھیم مکۃ۔ (خلاصۃ الوفاء ص۳۱)

اے اللہ تعالیٰ میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا۔

مدینۃ الرسولؐ میں خونریزی حرام ہے

۱۲۶۔ وانی حرمت المدینۃ حراماً ما بین مازیھا ان لا یھراق فیھا دم ولا یحمل فیھا سلاح لقتال۔ (خلاصۃ الوفاء ص۳۱)

میں نے مدینہ کو دونوں پہاڑوں کے درمیان حرام قرار دے دیا ہے۔

marfat.com

نہ اس میں خون بہایا جائے اور نہ لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں۔
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ عیر سے ثور تک حرم ہے

۱۲۷۔ عن علی رضی اللہ عنہ المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور۔

(خلاصۃ الوفاء ص۳۱)

سیدنا علی المرتضیٰ سے ہے مدینہ شریف عیر و ثور کے درمیان حرم ہے۔
(عیر و ثور دو پہاڑ ہیں)

مدینۃ الرسولؐ میں شکار نہ کیا جائے

۱۲۸۔ ولابی داود مثلہ و زاد۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۱ و وفاء الوفا ص۳۱)

ابوداؤد نے اس طرح بیان کیا اور مزید کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہاں کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے۔ شکار کو نہ بھگایا جائے۔ جیسا کہ حرم کعبہ کے لیے ہے۔
وصلی اللہ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

سیدنا ابوہریرہؓ کا فرمان

۱۲۹۔ سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں حرم مدینہ منورہ میں کسی ہرنی کو چرتے دیکھ لوں تو اس کا شکار نہ کروں۔ آپ فرماتے ہیں مدینہ منورہ کے چاروں طرف بارہ میل تک حرم ہے۔ (خلاصہ ص۳۱)

marfat.com

تشریح احادیث حرم

گذشتہ دو احادیث حرم کے سلسلے میں دو مختلف الفاظ لابیتھا و بین جبلیھا آئے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کے ارشاد لا بیتھا سے مراد حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ کا درمیانی حصہ ہے یہ حد شرقاً اور غرباً فرمائی۔

اور جس حدیث پاک میں جبلیھا کے الفاظ ہیں اس سے مراد عیر و ثور کا درمیانی حصہ ہے یہ حد جنوباً اور شمالاً بیان فرمائی (عیر و ثور مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے۔

۱۳۰۔ عن عبداللہ بن سلام قال ما بین عیر و احد حرام حرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت لاقطع بہ شجر ولا اقتل بہ طائر (خلاصہ ص۳۶)

عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں احد و عیر کا درمیانی حصہ حضور علیہ السلام نے حرام قرار دیا۔ میں نے کبھی مدینہ منورہ کا درخت نہیں کاٹا اور نہ پرندہ مارا۔

مدینۃ الرسولؐ کا درخت کاٹنے سے روک دیا

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ وادی عقیق سے گزر کر اپنے گھر کی طرف آرہے تھے ایک آدمی کو درخت کاٹتے دیکھا تو اس سے اس کا سامان چھین لیا لوگ اس کی سفارش کے لیے آئے کہ اس کا سامان واپس کر دیا جائے تو آپ نے فرمایا

۱۳۱ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان یقطع من شجر المدینہ شئ قال من قطع شیئا فمن اخذہ سلبہ (خلاصہ ص۳۶)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے مدینۃ الرسولؐ کا درخت کاٹنے سے منع فرمایا جو کاٹنے والے کا سامان لے وہ اسی کا ہے جس نے لیا۔

یہ سامان تو نہیں ملے گا اگر تم چاہتے ہو تو اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و آلہٖ وصحبہ وسلم

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ کے شکار پہ گوشمالی

عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں۔

۱۳۲۔ اصطدت طیرا فلقی ابی عبدالرحمٰن فحرك اذنی ثم اخذہ منی فارسلہ۔ (خلاصہ ص۳۸)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے مدینۃ الرسولؐ میں ایک پرندہ شکار کیا ابوعبدالرحمٰن ملے تو انہوں نے میرے اس فعل پر میری گوشمالی کی اور پرندہ مجھ سے لے کر آزاد کر دیا۔

مَدِینَۃُ الرَّسُوْلؐ بارہ میل تک حرم ہے

۱۳۳۔ حمیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ناحیۃ من المدینۃ بریدا بریدا۔ (ابوداؤد بحوالہ خلاصہ ص۳۱، وفاء الوفاء ج۱ ص۸۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہر طرف سے ایک برید حمیٰ (حرم) فرمایا۔

نوٹ: ایک برید چار فرسخ کا اور ایک فرسخ ۳ میل کا ہوتا ہے۔ (وفاء ج۱ ص۱۰۳ خلاصہ ص۲۷)

مدینۃ الرسولؐ کی کھجوروں میں سلامتی

۱۳۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کی ہے۔

من اکل سبع تمرات عجوۃ مما بین لابتیھا حین یصبح لم یضرہ شیئ حتیٰ یمسی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۹)

جو شخص (مدینہ منورہ) کی سات عجوہ کھجوریں کھالے اُسے اس دن کوئی شئے نقصان

marfat.com

نہیں پہنچا سکے گی ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم ۔

عجوہ کھجور زہر اور جادو کا علاج ہے

بخاری و مسلم دونوں نے روایت کی ہے ۔

۱۳۵- من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذالک الیوم سم ولا سحر ۔ (خلاصۃ الوفا ص ۲۹)
جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجور کھالے اسے اس دن کسی قسم کی زہر اور جادو اثر نہیں کریں گے ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

عجوہ کھجور جنت کا ثمر ہے

عجوۃ مدینہ منورہ کی سب سے قیمتی کھجور ہے ۔

۱۳۶- واعلموا ان الکماۃ دواء العین والعجوۃ من فاکھۃ الجنۃ وھو مما غرسہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ "(خلاصۃ الوفا ص ۲۹)
یقین کر لو کہ کماۃ آنکھوں کی دوا ہے اور عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے ۔ اس کا پودا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

سعد بن وقاصؓ کا علاج عجوہ کھجور سے فرمایا

۱۳۷- عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یدہ بین ثدی حتی وجدت بردھا علی فؤادی فقال فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ ۔ (ابوداؤد شریف وخلاصہ ص ۲۹)

marfat.com

سیدنا سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو میری بیمار پرسی کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنا مقدس ہاتھ میرے سینے پر رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک دل پر محسوس کی فرمایا سات عجوہ کھجور لو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدا لانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

قلبِ حزیں کی تمنّا

سعد بن وقاص کی اس سعادت پر کروڑوں سعادتیں نثار کی جاسکتی ہیں کہ ان کی بیمار پرسی کے لیے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اگر کسی بیمار کے سرہانے آپؐ خود تشریف لائیں تو کون ہے جو ایسی صحت کی تمنا کرے گا جس میں کرم سے محروم رہے خدا کرے ہماری جان کنی کے وقت یہی جمال جہاں آرا سے نوازیں تاکہ جان کنی کا مشکل مرحلہ آسان ہو جائے۔

پائے رسول پر ہو میرا سر جھکا ہوا
ایسے میں آ اجل تو کہاں جا کے مر گئی

محبوب ترین کھجور عجوہ ہے

۱۳۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کان احب التمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجوۃ۔ (ابن حبان بحوالہ خلاصۃ الوفاء ص۳۰)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری کھجور عجوہ تھی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم۔

برنی کھجور

مدینہ منورہ کی کھجوروں میں ایک مشہور قسم برنی بھی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

اپنی زبانِ فیض ترجمان سے اس کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

۱۳۹ خیر تمرکم البرنی یخرج الداء ولا داء فیہ (خلاصۃ الوفا ص۳)

تمہاری کھجوروں میں بہتر کھجور برنی ہے۔ یہ مرض کو دُور کرتی ہے اس میں کوئی مرض نہیں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدا لانبیا محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

صیحانی کھجور نے رسالت کی گواہی دی

۱۴۰ مدینہ منورہ کی بے شمار اقسام کی کھجوروں میں سے صیحانی کھجور بھی مشہور ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوماً فی بعض حیطان المدینہ ویدعلی فی یدہ۔ قال فمررنا بنخل فصاح الفحل ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ علی فقال لہ سمہ الصیحانی (خلاصۃ الوفا ص۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا فرمایا ہم ایک کھجور کے قریب سے گزرے تو اس نے چیخ کر کہا کہ یہ محمد سید الانبیاء ہیں اور یہ سید الاولیاء علی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید الاولیاء علی رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹ کر دیکھا اور فرمایا اس کا نام صیحانی رکھ دو۔

آج تک یہ کھجور صیحانی کے نام سے مشہور ہے اس کھجور کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا نام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمایا اور سید الاولیاء رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد والہ وصحبہ وسلم

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ کے پھلوں کی عظمت

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مقدس شہر کے پھلوں سے کس قدر پیار تھا۔ حدیث پاک سے ظاہر ہے۔

طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے

۱۴۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالباکورۃ من الثمار قبلھا وجعلھا علی عینیہ۔ (طبرانی بحوالہ خلاصہ ص۳)

حضور سید عالم صلی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں جب پہلا پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اُسے چومتے آنکھوں پر لگاتے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سید الانبیا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

قبر انور کی زیارت شفاعت کی سند

۱۴۲۔ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔

(دارقطنی۔ بیہقی، خلاصۃ الوفاء ص۵، راحت القلوب ص۲۰۴)

حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت لازم ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

میرا زائر میرے ذمہ ہے

۱۴۳۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما من جاءنی زائرا لا تعمدہ حاجۃ الا زیارتی

marfat.com

کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیٰمۃ۔ (دارقطنی بحوالہ خلاصہ ص۶۰، راحت القلوب ص۲۰۵)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا جو خالصتہً میری زیارت کے لیے میرے پاس آیا اسے کوئی اور کام نہ تھا تو مجھ پر لازم ہے کہ قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

میری قبر کی زیارت میری زیارت ہے

۱۲۴۔ عن مجاھد عن ابن عمر من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ (طبرانی۔ خلاصۃ الوفاء ص۶۰ راحت القلوب ص۲۰۶۔

حضرت مجاہدؒ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

میری مسجد میں حاضری میری زیارت ہے

اسی عنوان کی دوسری حدیث شریف میں ہے۔

۱۲۵۔ من حج فزارنی فی مسجدی بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی (خلاصۃ الوفاء ص۶۰)

جس نے حج کیا اور میری مسجد میں میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں ہی میری زیارت کی۔

marfat.com

مدینہ منوّرہ حاضری نہ دینا مجھ پر ظلم ہے

۱۴۶۔ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی ۔ (خلاصۃ ص۶ راحت القلوب ص۲۰۶)

حضرت نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (استغفراللہ)

اس حدیث شریف سے وہ لوگ سبق سیکھیں جو بڑی بے نیازی سے کہہ دیتے ہیں جی کیا ہوگیا اگر مدینہ حاضری نہ ہوئی یہ کونسا حج کا رُکن ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدا لانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

میرا زائر میرا پڑوسی ہوگا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینۃ الرسولؐ کی حاضری کے لیے کئی قسم کے ارشادات سے توجہ دلائی ہے ۔

۱۴۷۔ من زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیٰمۃ (خلاصۃ ص۶۱)

جو ارادتاً میری زیارت کیلئے آیا وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہٖ وصحبہٖ وسلم

میری موت و حیات یکساں ہیں

۱۴۸۔ عن سعید المقبری سمعت ابا ھریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً من زارنی بعد موتی فکانما زارنی و اناحیٌ ۔ (خلاصۃ الوفا، ص۶۱)

سعید مقبری فرماتے ہیں میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے

marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے مجھے بقید حیات دیکھا۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں لا فرق بین موتہٖ وحیاتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت وحیات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ استاذ ابو منصور بغدادی اور محققین کی ایک بڑی جماعت نے برملا اسی عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور اپنی امت کے حالات پر مطلع ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ عام اہلِ قبور کو بھی ادراک۔ علم۔ سماع حاصل ہے۔ (خلاصہ ص۶۵)

معذرت قبول نہ کی جائے گی

۱۴۹۔ عن سمعان بن مہدی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر۔ (خلاصہ ص۶۲)

سمعان بن مہدی سیدنا حضرت انسؓ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو میری امت سے طاقت ہو اور پھر میری زیارت کو نہ آئے اس کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

میری زیارت حج مبرور ہے

۱۵۰۔ عن عباس رضی اللہ عنہما من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی کتبت لہ حجتان مبرورتان۔ (خلاصہ ص۶۲)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے حج پڑھا پھر مجھے ملنے آیا میری مسجد میں تو اس کے لیے دو مقبول حج لکھ دیے جاتے ہیں۔

marfat.com

فائدہ: لفظ قصدنی پر غور کریں "جس نے میرا قصد کیا" جس سے ثابت ہے حاضری کی جان یہ ہے کہ غلام آقا کا قصد کر کے گھر سے چلے باقی تمام معاملات اسی قصد کے تحت ہی ہو جائیں گے۔

اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمہ

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا — پوچھا اگر کسی نے کہ نہضت کدھر کی ہے
ان کے طفیل رب نے حج بھی کرا دیے ہیں — اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلّی کا ایک ظلّ — روشن انہیں کے نور سے پتلی حجر کی ہے
سرکار ہم گنوار ہیں طرز ادب کہاں — ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
اُف بے حیائیاں اور یہ منہ تیرے حضور — ہاں تو کریم ہے تیری خو درگزر کی ہے
مجرم بلائے آئے ہیں جاؤوکَ ہے گواہ — پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

سیدنا علی المرتضیٰؓ کا ارشاد

۱۵۱۔ من زار قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خلاصۃ الوفاء ص۶۲)

جس نے حضور علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی وہ حضور علیہ السلام کے پڑوس میں ہے۔

قبر انور کی زیارت کعبہ سے افضل ہے

۱۵۲۔ عن العبدی من المالکیہ۔ المشی الی المدینۃ لزیارہ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الکعبۃ۔ (خلاصۃ الوفاء ص۴۴)

عبدی مالکی فرماتے ہیں کہ قبر انور کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرنا

marfat.com

(زیارت) کعبہ سے افضل ہے۔

؎ گریبان میں منہ ڈال کے اپنا دیکھے ہے فردوس کیا روبروئے مدینہ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدالانبیاء محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ میں موت کی تمنا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دعا کی۔

۱۵۳ اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد حبیبکؐ۔

(راحت القلوب صـ۲۳، بخاری شریف ج ۱ صـ۲۵۳)

اے بارالٰہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے حبیبِ پاک کے شہر میں موت عطا فرما۔

آپ کی اس دعا کو کس طرح شرفِ قبولیت سے نوازا گیا کہ ایک شقی القلب نے مسجد شریف کے اندر شہید کیا اور پھر کرم بالائے کرم یہ کہ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ نصیب ہوئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

ستر ہزار فرشتوں کی حاضری

۱۵۴۔ ابن نجار کعب احبار سے نقل کرتے ہیں ما من فجر

یطلع الا نزل سبعون الفا من الملئکۃ حتی یحفون القبر ویصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مسوعرجوا وھبط مثلھم تضعوا مثل ذالک۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۱۲۰)

ہر فجر کو ستر ہزار فرشتے اتر کر قبر انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور درود شریف

marfat.com

پڑھتے ہیں، شام کے وقت یہ چلے جاتے ہیں اتنے ہی اور آجاتے ہیں
اور درود شریف پڑھتے ہیں۔

واضح ہوا کہ ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے روزانہ دربار نبویؐ میں حاضر ہوتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مسجد قبا اور مسجد جمعہ کا ذکر پہلے صفحات میں گزر چکا ہے۔

مسجد نبوی شریف

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام فرمانے کے بعد پہلا کام جو فرمایا وہ اس مقدس مسجد مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر ہے۔ زمین کا یہ قطعہ جہاں اب یہ مسجد شریف موجود ہے۔ یہ دو یتیم بچوں سہلؓ اور سہیلؓ کی ملکیت تھا۔ یہاں مشرکین کی قبریں تھیں۔ زمین ناہموار تھی۔ یہ دونوں بچے سیدنا اسعد بن زرارہؓ کے زیرِ کفالت تھے۔ اس قطعہ میں کھجوریں خشک کی جایا کرتی تھیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں سے فرمایا یہ قطعہ اراضی ہمیں فروخت کردو، تاکہ یہاں مسجد تعمیر کی جا سکے۔ بچوں نے بصد ادب و نیاز عرض کی آقا یہ اراضی ہماری طرف سے بطور نذرانہ قبول فرمائیے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس پیش کش کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ بالآخر قیمت ادا کر کے یہ قطعہ خرید لیا گیا۔ دس ہزار دنانیر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ادا کیے اور ربیع الاوّل ۱ھ مطابق اکتوبر ۶۲۲ء میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

فائدہ

یتیم بچوں کے ہدیہ کو قبول نہ فرمایا جس سے مندرجہ ذیل امور مستنبط ہیں۔

۱۔ یتیموں سے کمال ہمدردی و محبت کا مظاہرہ

۲۔ نابالغ مالک تو ہو سکتا ہے مگر اس کا ہبہ یا بیع کرنا جائز نہیں۔

marfat.com

۲۔ قطعہ اراضی خرید کر مسجد تعمیر کرنا سُنتِ نبویہ ہے۔

اس قطعہ اراضی سے کھجوروں کے درخت کٹوا دیے گئے۔ قبریں اکھڑوا دی گئیں اور تعمیر شروع کر دی گئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۵۵ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ بھی فرماتے۔ اللھم انّ الاجر اجر الاخرۃ۔ فارحم الانصار والمھاجرۃ ۔ ترجمہ: اے رب قدوس آخرت کا بدلہ ہی بہتر ہے تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۱۴۶)

۱۵۶۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ جگہ بنو نجار کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ جگہ قیمتاً دینے کو فرمایا تو انہوں نے جواباً عرض کی کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

خلاصہ ص ۱۴۶ و تاریخ الحرمین ص ۱۳۱)

فائدہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان نہایت عمدہ اشعار کے فرمانے سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ نبی امی کا معنی جن لوگوں نے (جاہل اور ان پڑھ) کیا (معاذ اللہ) وہ قطعی غلط ہے۔ ورنہ جاہل ان پڑھ کس طرح اور ارتجالاً علمی شعر کہہ سکتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

تعمیر مسجد سے لگاؤ

۱۵۷۔ جذب القلوب شریف میں سیدنا ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ اینٹیں مجھے دیجئے میں لے جاتا ہوں فرمایا اینٹیں اور بہت پڑی ہیں اٹھالاؤ یہ میں لے جا رہا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

کچّی اینٹوں کی تعمیر

یہ مسجد مقدس انتہائی سادگی سے تعمیر کی گئی۔ کچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ وسلم کے مقدس دور میں اس کی یہ صورت تھی۔

کان المسجد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبنیا باللبن وسقفہ الجریدہ وعمدہ خشب النخل۔ (خلاصۃ الوفاء ص۱۲۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ مسجد مقدس کچی اینٹوں سے تعمیر کی گئی اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں سے تھی اور اس کے ستون کھجور کے تنے تھے۔

وصلی اللہ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی کی حاضری جہاد کا ثواب ہے

۱۵۹۔ من دخل مسجدی ھذا للصلوۃ أولذکر اللہ او یتعلم خیرا و یعلمہ کان بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ۔

(وفاء الوفاء ج ۱ ص ۴۲۵۔ اخبار مدینۃ الرسول ص۴۱)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اس مسجد میں بہتری سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے داخل ہو اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ ہے۔

مسجد نبوی میں خضر علیہ السلام کی حاضری

۱۶۰ وھو یصلی فی کل جمعۃ فی خمسۃ مساجد المسجد الحرام والمسجد المدینۃ ومسجد بیت المقدس ومسجد قبا وفی مسجد طور و یشرب

marfat.com

من ماء زمزم و یغسل من عین سلوان ۔ (اخبار مدینۃ الرسول ص۱۴۲)

عبدالواحد بن زید راوی ہیں آپ نے فرمایا خضر علیہ السلام ہر جمعہ کو مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد قدس، مسجد قبا اور مسجد طور میں نماز پڑھتے ہیں۔ زمزم سے پانی پیتے ہیں چشمہ سلوان پر غسل کرتے ہیں۔

فائدہ

اخبار المدینہ کے مؤلف حافظ محمد بن محمد اس واقعہ کے بعد فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کاملین کے لیے دُور دراز کی مسافت لمحات میں طے کرنا ان کے ادنیٰ کمالات میں سے ایک ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں

۱۶۱۔ من صلی فیہ اربعین صلوٰۃ لا تفوتہ صلوٰۃ کتب لہ براءۃ من النار و براءۃ من العذاب و بریٔ من النفاق راحت القلوب۔

(خلاصہ ص۴۳، وفاء الوفاء ج ۱ ص۴۳ و ج ۱ ص۴۲۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں متواتر ادا کیں اس کے لیے جہنم، عذاب اور نفاق سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

؎ صد غیرت فردوس بمینے کی زمیں ہے باعث ہے یہی اس کا کہ تو اسمیں مکیں ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی میں نماز حج کے برابر

۱۶۲۔ عن سہل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من

marfat.com

خرج علی طھُر لا یرید الا الصلوٰۃ فی مسجدی حتی یصلی فیہ کان بمنزلۃ الحج (اخبار مدینۃ الرسول ص۹۲، وفاء الوفا ج ۱ ص۲۰۰)

سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاک صاف ہو کر صرف میری مسجد میں نماز کی ادائیگی کے ارادے سے نکلا یہاں تک کہ اس میں نماز ادا کی تو اس کا ثواب حج کے برابر ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی کی نماز ہزار نماز سے افضل ہے

۱۶۳۔ صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من ألف صلوٰۃ فیما سواہ (بخاری ج ۱ ص۱۵۹)

میری اس مسجد میں نماز دوسری کسی مسجد میں ہزار نماز سے افضل ہے۔

مسجد نبوی کی سب سے بڑی فضیلت

مسجد نبوی شریف کے بے شمار فضائل و کمالات ہیں جو اپنی جگہ پر مسلم ہیں اور ہر مومن کے لیے قابل یقین ہیں مگر کبھی یہ بھی خیال فرمایا کہ اکبر العظم الفضائل کونسی فضیلت ہے وہ ہے اس مسجد مقدس میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا آرام فرما ہونا۔ مسجد نبوی شریف کے تمام تر فضائل و کمالات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود کے گرد گھومتے ہیں اور اس حقیقت سے انکار ظلم ہوگا کہ مسجد نبوی شریف کی فضیلت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مسجد نبوی سے" مسجد نبوی کے الفاظ میرے اس مؤقف کی واضح ترجمانی کر رہے ہیں

صد غیرت فردوس مدینے کی زمیں ہے
باعث ہے یہی اس کا کہ تو اس میں مکین ہے

marfat.com

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی کی نماز ۵۰ ہزار نمازوں سے افضل ہے

۱۶۴۔ وصلوٰۃ فی مسجدی خمسین الف صلوٰۃ ۔ (مشکوٰۃ ص۴۲)

میری اس مسجد کی نماز پچاس ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

مسجد نبوی بیت المقدس سے افضل ہے

۱۶۵۔ بزار نے ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی کو جاتے دیکھا فرمایا کہاں جا رہے ہو عرض کی بیت المقدس، فرمایا

الصلوٰۃ ھھنا افضل من الصلوٰۃ ھناک الف مرۃ (تاریخ الحرمین)

میری اس مسجد کی نماز وہاں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد تقویٰ

۱۶۶۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی کا ارشاد گرامی کس مسجد شریف کے لیے ہے فرمایا اسی مسجد کے حق میں۔ (تاریخ الحرمین)

۱۶۷۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت کریمہ مسجد قبا شریف کے حق میں نازل ہوئی کیا بعید یہ اعزاز دونوں مساجد مقدسہ کو حاصل ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

سمت قبلہ دیکھتے ہوئے متعین فرمائی

۱۹۴۸۔ عن الخلیل بن عبد اللہ الازدی عن رجل من الانصار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام رھطاً علی زوایا المسجد لیعدل القبلہ فاتاہ جبرئیل فقال ضع القبلۃ وانت تنظر الی الکعبۃ۔

(خلاصۃ ص۱۵۶، وفاء الوفا ج ۱، ص۳۶۶)

خلیل بن عبداللہ ازدی انصار کے ایک آدمی سے راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جماعت سے فرمایا مسجد کی سمت قبلہ متعین کرے تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور آپ سمت قبلہ متعین کریں آپ کعبہ تو دیکھ رہے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ وسلم

فائدہ

سبحان اللہ نگاہِ نبوت مدینہ منورہ سے کعبہ مشاہدہ کر رہی ہے یہ تو مسافت ہی کچھ نہیں۔ وہ تو فرشِ زمیں سے لوح محفوظ اور عرشِ عُلا کے مناظر مشاہدہ فرماتی ہے۔ (بخاری شریف ج ۱، ص۱۵۹۔ لقد رأیت فی مقامی ھذا کل شئی ترجمہ: میں نے یہاں پہ کائنات کا مشاہدہ کیا۔

مسجد نبوی شریف کی پہلی حد

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حد متعین فرمائی تھی ترک حکومت نے اس کا نشان قائم رکھا ہے۔ حرم شریف کے اندر کا سرخ حصّہ ترکوں کا تعمیر کردہ ہے۔ سرخ ستونوں کی ایک لائن کے اوپر کے حصہ پر جو جنوباً، شمالاً، واقع ہے۔ سنہری قسم کا ہار بنا

marfat.com

دیا گیا ہے۔ یہ لائن حد بندی کی نشاندہی کرتی ہے۔ حرم شریف کے اس درمیانی برآمدہ میں بیٹھیں جہاں سے گنبد خضریٰ کی زیارت نمایاں ہوتی ہے۔ ستونوں کے اوپر کے حصہ کو دیکھیں گے تو یہ نشان نمایاں نظر آئے گا۔ سفید ستونوں کی عمارت سعودی حکومت کی تیار کردہ ہے۔

مسجد نبوی کا دردناک پہلو

۱۰۹۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے دادا سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتقدم الساعة حتی یغلب علی مسجدی هذا الکلاب والذباب فیمن رجل من بابہ فیرید ان یصلی فیه فمایقدر علیه (اخبار مدینۃ الرسول ص۸۲)

علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ بھی بتائی کہ میری اس مسجد پر کتوں اور مکھیوں کا غلبہ ہوگا گزرنے والا چاہے گا نماز پڑھے مگر ایسا نہ کر سکے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی شریف کی اونچائی

۱۱۰۔ عن الحسن رضی اللہ عنہ لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبی مسجد المدینة اتاہ جبریل فقال ابنه سبعة اذرع طولا فی السماء ولاتزخرفه ولاتنقشه (خلاصة الوفا ص۱۴۹)

حضرت حسن سے ہے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد نبوی شریف کی تعمیر کا ارادہ فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور اس کی اونچائی سات ہاتھ رکھیے اس کی تزئین میں تکلف نہ ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد و الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

مسجد نبوی شریف میں باب صدیق رضؓ

۱۷۱۔ لا یبقین فی المسجد باب الا سدّ الا باب أبی بکر ۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد نبوی شریف کے (اندر کھلنے والے) تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے دروازہ صدیق اکبرؓ کے۔

مسلم شریف کی روایت میں لفظ خوخہ وارد ہے۔ تمام خوخے بند کر دیے جائیں گے مگر صدیق اکبر کا خوخہ بند نہ کیا جائے۔ اسی حدیث شریف کا ابتدائی حصہ اس طرح ہے۔

ان امن الناس علی فی صحبته ومالہ ابوبکر ولوکنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ۔

رفاقت اور مال میں میرے لیے امین ترین آدمی ابوبکر صدیق ہیں اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو وہ ابوبکر ہوتے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدا لانبیا محمد وٰالہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی شریف میں باب علیؓ

۱۷۲۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابواب المسجد سدت الا باب علی ۔ (خلاصہ ص۱۷)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے تمام دروازے بند کرانے کا حکم دیتے سوائے باب علیؓ کے۔

میرا ہر کام وحی کے مطابق ہوتا ہے

۱۷۳۔ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف میں

marfat.com

کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ رہنے دیا۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے ہیں اور علی المرتضےٰ کا دروازہ رہنے دیا۔ آپ نے فرمایا۔

واللہ ما سددت شیئا ولا فتحتہ ولکن امرت بشی فاتبعتہ ۔

(خلاصۃ الوفاء ص۱۷۷)

اللہ کی قسم مَیں اپنی طرف سے نہ کچھ بند کرتا ہوں نہ کھولتا ہوں مگر اللہ تعالےٰ کے حکم سے۔

باب صدیق کے مقام پہ دروازۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آج بھی موجود ہے۔ مسجد شریف کے اندر کے حصہ سے نمایاں لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ ھذا خوخۃ الصدیق' باب علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پتہ نہ چل سکا۔ کہ یہ باب مقدس کس جگہ واقع تھا۔ غالباً یہ دروازہ حجرۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی دیوار میں ہوگا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا دروازہ بھی مسجد شریف میں کُھلتا تھا جو حکم کے بعد بند کر دیا گیا۔ ایک دن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے دربار گوہر بار میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو نکال دیا (یعنی دروازہ بند کر دیا) اور اپنے (دوسرے) چچا ابوطالب کے بیٹے علی المرتضےٰ کو ٹھہرایا۔ (دروازہ بند نہیں کیا) فرمایا نہ مَیں نے آپ کو نکالا ہے نہ علی کو ٹھہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرایا ہے۔

مسجد نبوی شریف میں اشعار کیلئے چبوترہ

۴۷۱ عن سالم بن عبد اللہ ان عمر بن الخطاب بنی فی ناحیۃ المسجد رھبۃ تدعی البطیحا ثم قال من اراد ان یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوتاً فلیخرج الیٰ ھٰذہ الرحبۃ۔

marfat.com

(خلاصہ صفا ص۱۸۲، مشکوٰۃ ص۴۷۱، وفاء الوفاء ج۲ ص۴۹۸)

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف کے ایک کونہ میں چبوترہ بنوا دیا تھا جسے بطیحا کہا جاتا تھا پھر فرمایا تم میں سے جس نے کوئی اونچی بات کرنا ہو تو اس چبوترے پر چڑھ جایا کرو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم.

مسجد نبوی شریف میں اونچی آواز کرنے کی ممانعت

۱۷۵۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں مسجد شریف میں لیٹا ہوا تھا تو مجھے کسی نے کنکر مارا میں نے دیکھا تو وہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے مجھے فرمایا ان دو آدمیوں کو میرے پاس بلا لاؤ میں بلا لایا۔ آپ نے ان سے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو اور کون ہو انہوں نے عرض کی طائف سے آپ نے فرمایا۔

لو کنتما من اھل بلدنا لاوجعتکما جلدا ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مشکوٰۃ ص۴۷۱ خلاصہ ص۱۸۲)

اگر تم مدینہ منورہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بہترین سفر مسجد نبوی اور بیت اللہ شریف کا ہے

۱۷۶۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں احمد نے اپنی مسند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

خیر ما رکبت الیہ الرواحل مسجدی ھذا والبیت العتیق۔

(وفاء الوفاء ج۱ ص۴۱۵)

marfat.com

بہترین سفر میری اس مسجد اور بیت اللہ شریف کا ہے۔

فائدہ :حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد عالیہ میں پہلے "مسجدی ھذا" ہے پھر والبیت العتیق ہے[1]۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی شریف آخر المساجد ہے

۱۷۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فانی آخر الانبیاء وان مسجدی اٰخر المساجد (وفاء الوفاء ج۱، ص۲۱۶)

میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی شریف کو بدبو سے بچانے کا حکم

۱۷۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

من اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا۔

(وفاء الوفاء ج۱، ص۲۲۵)

جو شخص لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے (کہ بدبو سے فرشتوں کو، نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں "پیاز" کا ذکر بھی ہے اگر سالن میں پکا کر کھائے جائیں تو مستثنیٰ ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

---

[1] اس ترتیب سے مسجد نبوی شریف کی افضلیت واضح ہے۔

marfat.com

مسجد نبوی شریف کے اُنیس تعمیری مراحل

پہلی مرتبہ: یہ مسجد مبارک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگرانی میں تیار کروائی اور خود بنفسِ نفیس اس میں کام فرماتے رہے۔ تفصیل پہلے اوراق میں گزر چکی ہے۔ یہ رقبہ سو گز مربع کے لگ بھگ تھا۔

دوسری مرتبہ: فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے از سرِ نَو تعمیر کرائی۔ مسجد کے اضافہ کے پیش نظر مسجد کے متصل ایک انصاری کی زمین تھی۔ آپ نے انصاری سے فرمایا یہ زمین جنت کے ایک محل کے عوض ہمیں دے دو۔ وہ کثیر العیالی کے سبب یہ رقبہ نہ دے سکے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم انصاری کو پیش کر دیے اور پھر دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ جو قطعہ آپ انصاری سے جنت میں محل کے عوض خریدنا چاہتے تھے وہ قطعہ مجھ سے خرید فرمائیں چنانچہ وہ قطعہ بمعاوضہ جنت سیدنا عثمان غنی سے خرید کر مسجد میں شامل فرمایا۔ (وفاء الوفاء ج ۱، ص ۳۳۸)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

تیسری مرتبہ: سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اضافہ فرمایا۔ یہ تعمیر ۱۷ھ میں ہوئی (خلاصہ ص ۱۸) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دَور میں اضافہ یا ترمیم کا کوئی پہلو نہیں ملتا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجد کو جنوب شمال مغرب کی جانب وسعت دی۔ ستونوں کو بدلا، کھجور کے تنے کی جگہ لکڑی کے ستون کھڑے کیے۔ شرقی جانب اضافہ نہ کیا کہ امہات المومنین کے حجروں کا تحفظ مطلوب تھا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ اگر حضور علیہ السلام نے مجھے مسجد وسیع کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں یہ کام کرنے کی ہرگز جرأت نہ کرتا (جذب القلوب ص ۱۱۵) اس تعمیر میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا مکان بھی شامل کیا گیا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا مکان یا تو آپ فروخت کر دیں یا پھر مدینہ منورہ میں اپنی پسند کی جگہ

marfat.com

لے لیں۔ یا پھر وقف کر دیں۔ سیدنا عباسؓ نے انکار کر دیا۔ معاملہ بڑھا تو سیدنا ابی بن کعبؓ نے ثالثی کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے حضرت عباسؓ کے حق میں فیصلہ دیا۔ فاروق اعظم خاموش ہو گئے۔ اس پر حضرت عباسؓ نے بخوشی مسجد کو جگہ دے دی۔ (جذب القلوب ص۱۱۵، وفاء الوفا ص۳۴۱، خلاصۃ الوفاء ص۱۸۳)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان اسی مکان کے پرنالہ پر بھی اختلاف رائے ہوا۔ چھت کا پانی مسجد میں گرتا تھا، جس سے نمازوں میں دقت پیدا ہوتی۔ نمازی پریشان ہوتے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ پرنالہ اکھڑوا دیا۔ سیدنا عباسؓ نے دربار فاروقی میں عرض کی اے خلیفۃ المسلمین آپ نے اس پرنالہ کو اکھڑوا دیا ہے جسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے نصب کیا تھا۔ بس یہ سننا تھا کہ خلیفۃ المسلمین پر رقت طاری ہو گئی۔ لرزہ براندام ہو گئے اور فرمایا اے عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری پیٹھ پر کھڑے ہو کر اس پرنالہ کو اسی جگہ لگا دیں کہ میری غلطی کی تلافی ہو سکے۔

چوتھی مرتبہ: جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی۔ لوگوں نے مسجد شریف کی تنگی کی شکایت کی۔ آپ نے جلیل القدر صحابہ سے مسجد کے شہید کرنے اور از سر نو بنانے کا مشورہ لیا، سب نے متفقہ طور پر تجدید کا مشورہ دیا۔ ۲۹ھ میں پتھر چونا اور لوہے سے مضبوط فرمایا۔ آپ نے بھی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح مسجد کا اضافہ جنوب اور شمال مغرب میں فرمایا۔ مشرقی جانب حجرات کے تحفظ کے پیش نظر اقدام نہ فرمایا۔ اس اضافہ کی چوڑائی ۲۲۵ فٹ اور لمبائی ۲۴۰ فٹ تھی۔ یہ کام دس ماہ میں مکمل ہوا۔ (وفاء الوفا ص۳۵۶، آثار المدینہ ص۱۰۴)

پانچویں مرتبہ: ولید بن عبدالملک نے ۸۸ھ میں کام شروع کیا اور ۹۱ھ میں اتمام کیا اور امہات المومنین کے حجرات مقدسہ کو مسجد مبارک میں داخل کیا۔ ولید بن عبدالملک

marfat.com

نے عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا تھا کہ مسجد کے قرب وجوار کے مکانات خرید کر مسجد کی توسیع کی جائے۔ حجرات مقدسہ کو منہدم کیا جانے لگا تو اہلِ مدینہ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ لوگوں کی چیخ و پکار سے کہرام بپا تھا۔ لوگوں کی خواہش تھی کاش یہ حجراتِ مقدسہ اپنی حالت پر چھوڑے جاتے۔ (وفاء الوفاء، خلاصۃ الوفاء ص۱۸۷، راحت القلوب ص۱۲۳)

ولید بن عبدالملک نے روم کے بادشاہ کو لکھا کہ وہ مسجد نبوی شریف کی جدید تعمیر میں حصہ لے چنانچہ اس نے چالیس استادِ فن چالیس قبطی اسی ہزار دینار چاندی کی زنجیریں اور بہترین قسم کے معمار۔ مزدور، نقدی، چاندی اور سونا سے تعاون کیا۔ (خلاصۃ الوفاء ص۱۹۵) مسجد شریف میں عمدہ کام کرنے والے کو عمر بن عبدالعزیز مزدوری کے علاوہ مزید انعام دیتے۔ مسجد شریف کی تکمیل پر ولید بن عبدالملک نے تعمیر کا جائزہ لیا تو بہت خوش ہوا۔ ولید بن عبدالملک کے دور میں تعمیر کا کام ۸۸ھ میں شروع ہوا اور ۹۱ھ میں مکمل ہوا۔ کفایت کے باوجود پچاسی ہزار دینار خرچ ہوا۔ اسی دورِ تعمیر میں عمر بن عبدالعزیز نے مسجد شریف کے چار مینار بنوائے جن کی اونچائی اٹھاسی۔ اٹھاسی فٹ تھی۔ جب سلیمان بن عبدالملک حج کے لیے آیا تو مروان کے مکان میں ٹھہرا۔ مؤذن مینارہ پر چڑھا تو اس نے مؤذن کو دیکھا گھر والوں کی بے پردگی کے پیش نظر اس مینار کو گروا دیا۔ (خلاصۃ الوفاء ص۹۱، راحت القلوب ص۱۲۴) یہ تعمیر منقش پتھروں سے کی گئی۔ عمدہ میناکاری کی گئی۔ ساگوان کی لکڑی لگی۔ مرمر کے ستون بنائے گئے۔ چاندی کی زنجیریں آویزاں کی گئیں۔ گرمی سے بچنے کے لیے دروازوں پر پردے لٹکائے گئے۔ (وفاء الوفاء ص۳۷)

گستاخی کی سزا

اسی دور میں رومی معمار نے چاہا کہ حجرہ شریف میں پیشاب کرے یہ ارادہ کرتے ہی گرا اور سر پاش پاش ہوگیا۔ ایک نے دیوار پر خنزیر کی تصویر بنائی تو اسے قتل کر دیا گیا۔

marfat.com

(راحت القلوب ص۱۲۳)

چھٹی مرتبہ : خلفائے عباسی میں عباس مہدی نے ۱۶۱ھ میں تعمیری کام شروع کیا جو ۱۶۵ھ میں مکمل ہوا۔

ساتویں مرتبہ : خلیفہ عباسی المستعصم نے تعمیری کام کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات اونی چادر، تہبند، جبہ طیالسیہ، غلاف کعبہ کا ٹکڑا، مصلّے، جھنڈا اور ہتھیاروں کے دستے۔ مصحف عثمانی کی حفاظت کے لیے قبہ بنوایا (تاریخ المدینہ ص۲۲۵) پھر ۶۵۴ھ میں مسجد شریف کے اندر آگ لگنے کا جو حادثہ پیش آیا تو یہ بے بہا خزانہ ضائع ہو گیا۔ تبرکات نہ بچ سکے

آٹھویں مرتبہ : ملک ناصر محمد بن قلاوون نے ۷۰۵ھ، ۷۰۶ھ میں تعمیر کی اور پھر ۷۲۹ھ میں برآمدوں کا اضافہ کیا۔

نویں مرتبہ : ۸۳۱ھ میں ملک اشرف قائتبائی نے مسجد شریف کی تعمیر میں کام کیا۔

دسویں مرتبہ : خلیفہ ظاہر نے چھتوں کی مرمت میں حصہ لیا یہ کام ۸۵۳ھ میں مکمل ہوا۔

گیارھویں مرتبہ : ملک اشرف قائتبائی نے ۸۷۹ھ میں تعمیری کام کیا آگ لگنے کے واقعہ کے بعد محراب عثمانی کو وسیع کیا۔ باب جبرئیل کی جانب دیوار تعمیر کرائی۔ اذان کے لیے جگہ بنوائی۔ سنقر الجمالی مدینہ منورہ آیا۔ ایک سو انجینئر اس کے ساتھ تھے اس تعمیر پر ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ ہوئے۔ حجرہ مبارک کی دیواروں پر گنبد بھی بنوایا مزید دو گنبد باب السلام کے سامنے اندر کی جگہ بنوائے۔ باب الرحمت کا مینار تعمیر کیا۔ (تاریخ الحرمین ص۱۰۵)

بارھویں مرتبہ : سلطان سلمان نے ۹۷۴ھ میں دیواریں منقش کرائیں، تزئین مسجد میں حصہ لیا۔

marfat.com

تیرھویں مرتبہ: سلطان سلیم ثانی نے ۹۸۰ھ میں کام شروع کیا۔ حجرہ انور کا گنبد بنوایا۔ آبِ زر سے گل کاری کرائی گئی۔

چودھویں مرتبہ: سلطان محمود نے از سرِ نو قبر انور پر قبہ شریف بنوایا۔ سبز رنگ کرایا۔ اسی وقت سے قبہ خضرا کہلایا۔

پندرھویں مرتبہ: سلطان عبدالمجید نے ۱۲۶۵ھ میں کام شروع کیا اور ۱۲۷۷ھ میں ختم کیا۔ باب مجیدی انہیں کے نام سے مشہور ہے۔ مجھے قطب الوقت مولانا ضیاء الدینؒ نے فرمایا کہ تعمیر مسجد کے وقت ادب کو خاص ملحوظ رکھا گیا۔ ستون دور تیار کیے جاتے کہ قریب آواز پیدا نہ ہو۔ ان کا اضافہ قابلِ قدر رہا۔ سورہ احزاب۔ سورہ فتح۔ سورہ حجرات کی تحریر اپنی مثال آپ ہے۔ ہر ستون کے نچلے حصے پر سونے کے کڑے چڑھائے قریباً ۲۹۶ ستونوں پر عمارت مشتمل ہے۔

سولھویں مرتبہ: فخری پاشا نے تعمیر میں حصہ لیا۔ محراب نبوی اور محرابِ سلمانی پر کام کیا۔ مسجد کے صحن والا کنواں بند کیا لوگ اس کنوئیں کے پانی کو آب کوثر کے نام سے یاد کرتے تھے۔

سترھویں مرتبہ: ملک عبدالعزیز (سعودی حکومت نے) کڑے چڑھائے۔

اٹھارھویں مرتبہ: ۱۳۵۲ھ میں مصر کی حکومت نے ترمیم و تجدید کا کچھ کام اپنے ذمہ لیا، مصر میں اس کام کے لیے فنڈ قائم کیا۔

انیسویں مرتبہ: سعودی حکومت نے ۱۳۶۸ھ میں توسیع مسجد کا اعلان کیا۔ ۵ شوال ۱۳۷۰ھ کو دیواریں منہدم کیں۔ ۱۳۷۳ھ میں جدید سنگ بنیاد رکھا گیا۔

خلاصۃ الوفاء۔ وفاء الوفاء۔ مرأۃ الحرمین ص ۴۶۵ ج ۱۔ الرحلۃ الحجاد ص ۲۴۵۔ آثار المدینہ ص ۱۰۶۔

(بالفاظ متقاربہ) وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد والہ وصحبہ وسلم

marfat.com

کِس دَور میں کتنا اضافہ ہوا

- حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی شریف ۲۴۷۵ مربع میٹر۔
- عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۱۱۰۵ میٹر کا اضافہ ہوا۔
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۴۹۶ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔
- ولید بن عبدالملک اموی کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۲۳۶۹ میٹر کا اضافہ ہوا۔
- خلیفہ مہدی عباسی کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۲۴۵۰ میٹر کا اضافہ ہوا۔
- ملک اشرف قاٴتبائی کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۱۲۰ میٹر کا اضافہ ہوا۔
- سلطان عبدالمجید عثمانی کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۱۲۹۳ میٹر کا اضافہ ہوا۔
- سعودی حکومت کے دَور میں مسجد نبوی شریف میں ۶۰۲۴ میٹر کا اضافہ ہوا۔
- اس وقت مسجد نبوی شریف کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر ہے۔

نوٹ: غربی سمت کا جدید حرم اس میں شامل نہیں ہے۔ (آثار المدینہ ص ۱۱۰، ۱۱۱

اللھم زد فزد مسجد النّبی الامی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لو نبی ھذا المسجد الی صنعاء کان مسجدی (وفاء الوفاء ص ۲۹۷)

ترجمہ: اگر یہ مسجد مقام صنعاء تک بھی چلی گئی تو میری مسجد ہی ہے۔

دربارِ گوہر بار میں آدابِ حاضری

- خلوص نیت عجز و انکساری سے حاضری دے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے ۱۲۔
- حدیث پاک میں فرمایا۔ انما الاعمال بالنّیات اعمال کا مدار نیّتوں پر ہے۔
- آیت ۲۵ دربار گوہر بار میں شور و غوغا اونچی آواز سے نہ کرے۔ رب قدوس فرماتا ہے۔

marfat.com

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اپنی آوازوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت کرو۔ رب قدوس نے بارگاہ محبوب کے آداب خود متعین فرمائے ہیں رب قدوس جل مجدہ نے بارگاہ محبوبیت میں آہستہ آواز کرنے والوں کی مدح میں ارشاد آیت ۲۶ فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور ان لوگوں کی مذمت آیت ۲۷ فرمائی جو اونچی آواز سے پکارتے تھے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف متوجہ ہو کر سلام عرض کرے اور دعا مانگے حضرت جعفر نے ابو عبداللہ سے پوچھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضری ہو تو قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ نور کی طرف، آپ نے فرمایا:

استقبل رسول الله ولا تصرف وجهك عنه وهو وسيلتك و وسيلة ابيك آدم۔ (خلاصۃ الوفاء ص۷۵)

حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو ان سے چہرہ نہ پھیر وہ تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں۔

۱۸۰۔ ابو عبداللہ الحنبلی جب بھی روضۂ انور پر حاضری دیتے تو قبر انور کو رُخ کے سامنے رکھتے اور قبلہ شریف پس پشت ہوتا، منبر شریف بائیں جانب ہوتا پھر سلام کہتے، دعا مانگتے۔ (خلاصۃ الوفاء ص۷۴)

۱۸۱ عیاضؒ فرماتے ہیں ابن وہب جب بھی حاضری دیتے تو اپنے چہرے کو قبر انور کی طرف رکھتے، پھر سلام عرض کرتے اور دعا مانگتے۔ (خلاصۃ الوفاء ص۷۶)

۱۸۲۔ ابو موسیٰ اصفہانی مالک سے روایت کرتے ہیں جب کوئی قبر انور پر حاضری دے تو قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور قبر انور کی طرف چہرہ۔ پھر صلوٰۃ وسلام پیش کرے۔ اور دعا مانگے۔ (خلاصۃ الوفاء)

marfat.com

۱۸۳- ابن یونس ابن حبیب سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام کے سامنے وقار واطمینان سے کھڑا ہو وہ تیرا کھڑا ہونا جانتے ہیں تیرا سلام سنتے ہیں۔ (خلاصہ ص۷۶)

۱۸۴- ابن مبارک کہتے ہیں میں نے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے سُنا ابوایوب سجستانی مدینہ منورہ حاضر ہوئے میں بھی وہاں حاضر تھا میں نے خیال کیا دیکھئے آج کیسے کرتے ہیں تو انہوں نے اپنی پیٹھ قبلہ کی سمت کر دی اور منہ حضور علیہ السلام کی طرف۔ (خلاصہ ص۷۶)

فائدہ

بعض حجاج لاعلمی کی بنا پر یا غلط رہنما کی وجہ سے قبر انور کو پیٹھ کر کے دعا مانگتے ہیں یہ انتہائی خلاف ادب ہے سختی سے بچا جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق ادب دے۔

گھر سے چلتے وقت توبہ استغفار کر کے چلے۔ وصیت کر کے چلے۔ گھر میں دو رکعت نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ کسی کا مقروض ہو تو ادائیگی کرے۔

دوران سفر صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرے۔ احکام شرع کی اتباع کا خاص خیال رکھے جوں جوں حرم انور کے قریب ہوتا جائے خشوع وخضوع میں اضافہ کرے اگر سواری پر ہے تو شوق میں تیز کر دے۔ ہو سکے تو ننگے پاؤں چلے

جب حرم شریف میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم ان ھذا ھو الحرم الذی حرمتہ علیٰ لسان حبیبک و رسولک صلی اللہ علیہ وسلم و دعاک ان تجعل فیہ من الخیر والبرکۃ مثلی ما ھو بحرم بیتک الحرام فحرمنی علی النار۔

اے رب قدوس یہ وہ حرم پاک ہے جسے تو نے اپنے نبی کریم کی زبان سے حرام قرار دیا اور انہوں نے تجھ سے خیر وبرکت کی دعا کی کہ اس میں حرم کعبہ سے دوگنا برکتیں عطا فرما۔ مجھے دوزخ پر حرام قرار دے دے۔

روضہ انور پر نظر پڑے تو صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرے۔ اللہ کا شکر کرے کہ عظیم نعمت مل گئی

marfat.com

روضۂ شریف میں داخل ہونے سے پہلے مدینہ منورہ کے فقراء کو حسبِ استطاعت خیرات دے۔ مسجد شریف داخل ہوتے ہوئے اس یقین سے چلے کہ یہ جگہ مہبطِ جبرئیل ہے آہستہ آہستہ قدم رکھ کر چلے۔ مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر کے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ اس یقین کامل سے حاضری دے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی حیاتِ طیبہ کے ساتھ جلوہ فرما ہیں اور آنے والوں کے سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔ ہو سکے تو ان آیات کی تلاوت کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الخ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ

اپنی دعا میں حضور علیہ السلام کو وسیلہ کے طور پر پیش کرے۔

قبر انور کی طرف پیٹھ کرنے کو اسی طرح معیوب جانے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں اسے معیوب جانا جاتا تھا۔ ہو سکے تو روزانہ دربار پاک میں صلوٰۃ و سلام پیش کرے۔ جنت البقیع میں حاضری دے۔ ہو سکے تو مدینۃ الرسول میں ننگے پاؤں چلے کہ سنت مالکی ادا ہو سکے۔ مجھے ۱۹۶۴ء میں اس سنت پر عمل نصیب ہوا ہے۔ وللہ الحمد شدت کی گرمی میں بھی مجھے راحت نصیب ہوتی تھی۔ ایک ماہ دس دن تک یہ سعادت نصیب رہی افسوس پھر یہ نعمت آج تک نہ مل سکی۔

مسجد نبوی شریف کے بیس دروازے

پہلا دروازہ : دار مروان کی طرف تھا جس سے صرف امراء ہی داخل ہوتے تھے۔

دوسرا دروازہ : قبلہ شریف کی سمت تھا جسے باب زیت القادیل کہتے ہیں۔

تیسرا دروازہ : قبلہ شریف سے بائیں جانب تھا

چوتھا دروازہ : خوخۂ آل عمران کے نام سے مشہور تھا۔

marfat.com

پانچواں دروازہ : اسماء بنت حسین کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

چھٹا دروازہ : خالد بن ولید کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

ساتواں دروازہ : مناصع سٹریٹ کے بالمقابل تھا۔

آٹھواں دروازہ : الصورتی کے گھروں کے سامنے کھلتا تھا۔

نواں دروازہ : حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کی حویلی کے سامنے کھلتا تھا۔

دسواں دروازہ : اسی حویلی ملکیہ حمید بن عبدالرحمٰن کے محاذ میں تھا

گیارھواں دروازہ : امیرالمومنین کی آزاد کردہ لونڈی کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

بارھواں دروازہ : یہ بھی خالصہ کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

تیرھواں دروازہ : مستیزہ مولاۃ ام موسیٰ کی حویلی کے سامنے کھلتا تھا

چودھواں دروازہ : یہ بھی مستیزہ مولاۃ ام موسیٰ کے مکان کے سامنے واقع تھا۔

پندرھواں دروازہ : نصیر صاحب المصلیٰ کے مکان کے محاذ میں کھلتا تھا۔

سولھواں دروازہ : جعفر بن خالد بن برمک کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

سترھواں دروازہ : عاتکہ بنت عبداللہ کے مکان کے سامنے تھا۔ اسے باب عاتکہ بھی کہا جاتا تھا۔ اس دروازہ کا نام باب الرحمۃ ہے جو آج تک مشہور ہے اسے باب الرحمت کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے آکر بارش نہ ہونے کی شکایت کی اور دعا کی درخواست کی دعا ہوئی تو مطلع کی طرف سے بدلی اٹھی جو دیکھتے دیکھتے آسمان پر پھیل گئی اور موسلا دھار بارش ہوئی تفصیلی واقعہ کتب احادیث میں موجود ہے۔

اٹھارھواں دروازہ : باب زیاد کے نام سے مشہور تھا جو باب الرحمۃ اور خوخۃ الصدیق کے درمیان واقع ہے۔۔

marfat.com

انیسواں دروازہ : الخوخۃ المجعولہ کے نام سے مشہور رہا۔
بیسواں دروازہ : باب مروان کے نام سے مشہور رہا کہ مروان کے مکان کے سامنے واقع تھا۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۳۹ تا ۲۴۴)۔

موجودہ مسجد شریف کے دروازے

اس وقت یعنی سنہ ۱۴۰۱ھ سنہ ۱۹۸۱ء تک مسجد مبارک کے دروازے دس ہیں۔ شرقی جانب میں باب جبرئیل۔ باب نساء۔ باب عبدالعزیز۔ غربی جانب میں باب السلام۔ باب الصدیق۔ باب الرحمۃ۔ باب مسعود۔ شمالی جانب میں باب عمر۔ باب عثمان۔ باب مجیدی۔

تیرے در کا دربان ہے جبریلِ اعظم
ہے بے تاب جس کے لیے عرشِ اعظم

ترا مداح ہر نبی ہر ولی ہے
وہ اس راہ رو لامکاں کی گلی ہے

فضائلِ منبر شریف

۱۸۵۔ عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔

(خلاصۃ الوفاء ص ۹۹، وفاء الوفاء ج ۲، ص ۴۲۶)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

marfat.com

میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ وسلم

۱۸۶۔ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال منبری علی حوضی۔

(خلاصہ ص۹۹، اخبار مدینۃ الرسول ص۸۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

میرا منبر جنّت کے باغ میں

۱۸۷۔ عن جابر رضی اللہ عنہ وان منبری علیٰ ترعۃ من ترع الجنۃ۔ (خلاصۃ الوفا ص۱۰، اخبار المدینۃ الرسول ص۸۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرا منبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

منبر کے پاس جھوٹی قسم تباہی ہے

۱۸۸۔ من حلف عندہ علی یمین فاجرۃ فلیتبوء مقعدہ من النار

جس شخص نے میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

منبر کے پاس جھوٹی قسم کھانیوالے پر خدا کی لعنت

۱۸۹۔ من حلف عند منبری ھذا یمینا کاذبۃ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین۔ (خلاصہ ص۱۰۱)

marfat.com

جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت۔ تمام انسانوں کی لعنت۔

منبر کا حشر ہوگا

۱۹۰ انہ بعینہ یعاد فی القیٰمۃ کما یعاد الخلائق ۔ (خلاصہ ص۱، اخبار مدینۃ الرسول)

منبر کو قیامت کے دن اسی طرح اٹھایا جائے گا جس طرح دوسری مخلوق کو۔

منبر شریف حوض کوثر پر

۱۹۱ ان المنبر الذی کان فی الدنیا بعینہ یکون علیٰ حوضہ فی ذالک الیوم ۔ (خلاصہ ص۱)

یہی منبر شریف قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگی۔

منبر شریف بنانے کا حکم

۱۹۲ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اِلی جنب خشبۃ مسندا ظھرہ الیھا فلما کثر الناس قال ابتولی منبرا فمبنولہ منبرا۔ (وفاء الوفاء ج ۳ ص ۳۹)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک لکڑی کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے جب لوگ زیادہ ہوگئے تو آپ نے فرمایا میرے لیے منبر بناؤ چنانچہ منبر بنا دیا گیا۔

marfat.com

منبر شریف جھاڑ کی لکڑی سے بنایا گیا

۱۹۳۔ قال سہل رضی اللہ عنہ ولم یکن بالمدینۃ الا نجار واحد فذھبت انا وذالک النجار الی الغابۃ فقطعنا ھذا المنبر من اثلۃ

(وفاء الوفاء ص۳۹۶)

سیدنا سہلؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں صرف ایک بڑھئی تھا میں اور وہ غابہ (جنگل کا نام) گئے اور یہ منبر جھاڑ کے درخت سے کاٹا۔

منبر شریف بنانے کا مشورہ صحابہ نے دیا

۱۹۴۔ ان الصحابۃ قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس قد کثروا فلو اتخذت شیئاً تقوم علیہ اذ خطبت قال صلی اللہ علیہ وسلم ما شئتم (وفاء الوفاء ص۳۹۶)

صحابہ نے عرض کی حضور لوگ زیادہ ہو گئے ہیں اگر مناسب سمجھیں تو کوئی ایسی چیز بنائیں جس پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کریں فرمایا جیسے چاہو۔

منبر شریف کی تین ۳ سیڑھیاں

۱۹۵۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی جزع نخلۃ ثم عمل لہ منبر من خشب الاثل مرکب من ثلث درجات

(تاریخ الحرمین ص۱۴۲ فی صحیح مسلم شریف ھذہ الثلاث درجات وفاء الوفاء ج۲ ص۴۰۲)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ کے لیے منبر بنایا گیا جس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ مسلم شریف میں ہے یہ تین سیڑھیاں تھیں۔

marfat.com

ارباب سیر اور مؤرخین نے اس امر پہ اتفاق کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف کی تین سیڑھیاں تھیں۔ کان درجتین۔ غیر المجلس۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم منبرہ ثلاث درج (وفاء الوفاء ص۴۰۰)

منبر شریف کو لوگ تبرکاً مس کرتے تھے

۱۹۶۔ فیدخل الناس ایدیھم الیہ ویمسحونہ بھا تبرکاً یلمس ذالک المقعد الکریم (وفاء الوفاء ص۴۰۵)

لوگ منبر شریف کو تبرکاً مس کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست گاہ تھی۔

منبر شریف کا وہ کٹڑ جسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پکڑا کرتے تھے صحابہ کرام اس پہ اپنا ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، ج۲، ص ۳۱)

پاسِ ادب

یہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر تین سیڑھیوں والا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری زینے یعنی تیسری سیڑھی پر بیٹھ کر ارشادات سے نوازتے اور دوسرے زینے پر پاؤں مبارک رکھتے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں دوسرے زینے پر بیٹھتے جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پہلے زینے پر بیٹھتے جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قدم اطہر ہوتے تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک عرصہ تک تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھتے رہے پھر اس نظام میں تبدیلی فرمادی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کے زینے کو اختیار فرمایا اور فرمایا کہ پہلے اور دوسرے زینے پر بیٹھنے سے

marfat.com

کسی کو شبہ ہو سکتا ہے کہ میرا یہ عمل شیخین کی برابری ہو مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو برابری کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ کو اختیار کرتا ہوں۔ (وفاء الوفاء ص۲۸۲، جذب القلوب ص۱۰۱، تاریخ المدینہ ص۱۱۷)

منبر شریف لے جانے پر سورج گرہن ہوا

ابن قطن کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ منبر شریف کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں شام میں بھجوا دے۔ مروان کے اس ارادہ پر اس قدر شدید سورج گرہن ہوا کہ ستارے دکھائی دینے لگے۔ زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ تند و تیز آندھی چلی۔ ارادہ ملتوی کیا اور لوگوں سے معذرت کی کہ منبر کو حرکت دینے سے اس کی حفاظت مطلوب تھی۔ اس موقع پر منبر شریف کی سیڑھیوں میں اضافہ کیا گیا یہ تینوں سیڑھیاں اونچی کر دی گئیں۔ اور ان کے نیچے مزید چھ سیڑھیاں بنوا دی گئیں۔ آج بھی منبر شریف ۹ سیڑھیوں پر مشتمل ہے۔ (وفاء الوفاء کے دوسرے مقام پر ایسی ہی عبارت ہے۔

۱۹۷۔ فلما قدم معاویۃ عام حج حرك المنبر واراد ان یخرجه الی الشام فکسفت الشمس یومئذ حتی بدت النجوم فاعتذر معاویۃ الی الناس۔ (وفاء الوفاء ج ۲، ص ۳۹۸

جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج پر آئے تو منبر شریف کو شام لے جانے کا ارادہ کیا (تبرکاً)، تو سورج گرہن اس قدر شدید ہوا کہ ستارے دکھائی دینے لگے تو امیر معاویہ نے لوگوں سے معذرت چاہی۔

منبر شریف کا طول و عرض

اس منبر مقدس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ طول ایک گز اور چوڑائی نصف گز تھی۔ اور ہر

marfat.com

سیڑھی کی چوڑائی نصف بالشت تھی۔ سب سے پہلے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس منبر شریف کو جائزہ قبطیہ اوڑھایا۔ جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تیار کردہ منبر خراب ہونے لگا تو بعض خلفاء عباسیہ نے نیا منبر بنوایا اور منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ حصہ کے بقصد تبرک کنگھے بنوائے۔ اس کے بعد ہر بادشاہ نے منبر شریف کی تجدید کرائی۔ یہاں تک کہ سلطان روم کے حکم سے سلطان مراد خاں نے ۹۹۸ھ میں ایک بلند منبر سنگِ مرمر سے بنوایا۔ (راحت القلوب ص۱۰۲)۔

منبر شریف بزبان حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے منبر شریف کے بارے میں فرمایا۔

وتمحی الآیات من دار حرمة　　بها منبر لهادی الذی کان یصعد

ترجمہ: حرم نبوی کے نشانات نہیں مٹ سکتے وہاں ہادی انور صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف بھی ہے۔ جس پر آپ جلوہ فرما ہوتے تھے۔

نورٌ أضاعلی البریة کلها　　من مهتد للنور المبارک یهتد

ترجمہ: اس مقدس نور نے سارے جہان کو روشن کیا ہے اور جو شخص اس مقدس نور تک پہنچ گیا اس نے ہدایت حاصل کرلی۔

تالله ماحملت انثی ولا وضعت　　مثل الرسول نبی الامة الهادی

ترجمہ: خدائے قدوس جل مجدہ کی قسم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

بها حجرات کان ینزل وسطها　　من الله نور یستضاء ویوقد

ترجمہ: وہاں حجرات مقدسہ بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا نور جلوہ گر رہا۔ اور اس نور سے روشنی حاصل کی جاتی رہی۔

marfat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۹۸- مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ۔(وفاء الوفاء)

ترجمہ: میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک ہے۔

مدینہ منوّرہ

خسرو غریب است گدا افتادہ در شہرِ شما
اِلّا کہ از بہرِ خُدا سوئے غریباں بنگری
(امیر خسرو علیہ الرحمۃ)

سیدنا تمیم داری کی درخواست

۱۹۹- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ شام میں گئے اور وہاں لکڑی کا منبر دیکھا واپس آکر دربار رسالت میں عرض کی یارسول اللہ اجازت فرمائیں تو آپ کے آرام کے لیے منبر بنوالیا جائے اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ لیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسولؐ اللہ میرا ایک غلام ہے جو نہایت اچھا

۲۰۰- کاریگر ہے فرمایا اسے کہو کہ منبر تیار کردے (وفاء الوفاء) ایک حدیث شریف میں ہے، ایک خاتون نے خود عرض کی تھی کہ اسے منبر بنانے کی اجازت دی جائے چنانچہ اجازت ملنے پر اس کے غلام مینا نامی نے منبر تیار کیا۔ (جذب القلوب)

اصحابِ صفہ

صفہ کے معنی، سائبان، سایہ دار جگہ کے ہیں۔ یہی پہلی دینی درسگاہ ہے۔ یہی

marfat.com

پہلی اسلامی یونیورسٹی ہے جس کے معلم اول خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اور مسجد نبوی کا رُخ بیت اللہ شریف کی طرف ہوا۔
تو بیت المقدس کی طرف کی دیوار اور اس سے ملحقہ جگہ ان فقرار و مساکین کے لیے
مختص کر دی گئی جن کے پاس اپنا مکان نہ تھا یہی جگہ صفہ کے نام سے مشہور ہوئی
باب جبرئیل سے حرم انور میں داخل ہوں تو مقام تہجد کے مقابل دائیں طرف یہ جگہ
واقع ہے اس کی پیمائش ۴۰ × ۴۰ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ جماعت دینی تعلیم کے حصول۔ اصلاح
احوال، تزکیہ نفوس، تطہیر قلوب کی خاطر صبح و شام اسی جگہ رہتی۔ دنیوی کاروبار،
کھیتی باڑی، تجارت ایسے مشاغل قطعی نہ تھے۔ اصحاب صفہ کے فقر و فاقہ اور مسکنت
۲۰۱ کا ذکر ایک مقام پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح فرمایا۔ ان لوگوں کے
پاس چادر تک نہ تھی فقط تہبند یا ایک کمبل پر انحصار تھا وہ بھی اس قدر چھوٹا کسی کی نڈلی
تک، کسی کی آدھی پنڈلیوں تک۔ چادر کے دونوں کونوں کو ہاتھ سے تھاما کرتے تھے
کہ شرمگاہ نہ کھل جائے (بخاری شریف ج ۱، ص ۶۳) آپ فرماتے ہیں یہ لوگ اسلام
کے مہمان تھے نہ ان کا گھر تھا نہ ٹھکانہ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب
کہیں سے صدقہ پہنچتا تو آپ اصحابِ صفہ کے ہاں بھجوا دیتے۔ اگر کہیں سے ہدیہ پہنچتا
تو خود بھی کچھ تناول فرماتے اور اصحابِ صفہ کو بھی شریک کر لیتے۔

دُودھ کا پیالہ

۲۰۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ دودھ کا ایک پیالہ آیا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ صفہ کو بلا لانے کا حکم دیا۔ تقاضائے بشری محسوس
ہوا کہ دودھ کے ایک پیالے سے کتنے سیراب ہوں گے مگر تعمیل حکم ضروری تھی۔

marfat.com

اصحابِ صفہ کو بلا لیا گیا مَیں نے آپ کے حکم سے ایک ایک کو پلانا شروع کیا۔ سبھی سیراب ہو گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اب مَیں اور تُو رہ گئے مَیں نے عرض کی حضور درست ہے۔ آپ کے حکم سے مَیں نے پینا شروع کیا اور آپ فرماتے رہے اور پیو اور پیو آخر مَیں نے قسم اٹھا کر عرض کی حضور اب گنجائش نہیں ہے تو آپ نے میرا بچا ہوا دودھ خود نوش فرما لیا۔

(بخاری شریف ص۹۵۵ کتاب الرقاق)

اسی واقعہ مقدسہ کی طرف اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے اشارہ فرمایا ہے ؎

کیوں جناب بو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

۲۰۳۔ سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر فرما دیا کرتے تھے کہ بسا اوقات بھوک کی شدت سے اپنا پیٹ زمین پر لگا لیتا تھا کہ زمین کی نمی سے بھوک میں قدرے افاقہ ہو جائے۔ (سیرۃ المصطفیٰ)

۲۰۴۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں شام کے وقت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اصحابِ صفہ کو صحابہ کرام پر تقسیم فرما دیتے تھے۔ ہر ایک اپنی حیثیت کے مطابق لے جاتا اور انہیں کھانا کھلاتا۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اسی اسی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جاتے اور انہیں کھانا کھلاتے۔

۲۰۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اسی پہلی اسلامی یونیورسٹی کے جلیل القدر متعلم ہیں فرماتے ہیں میں نے ایک دن بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اپنی یادداشت کے کمزور ہونے کی شکایت کی۔ آقا ارشاداتِ عالیہ یاد نہیں رہتے، فرمایا ابسط ردائک۔

marfat.com

اپنی چادر پھیلاؤ، فرماتے ہیں میں نے چادر پھیلادی۔ پھر فرمایا ضمہ بالقلب۔ اب اسے اپنے سینے سے لگالو۔ میں نے چادر سینے سے لگالی اور بھول کا مرض ہمیشہ کے لیے ختم ہوگیا۔ صاحب ثروت حضرات اپنے انگوروں اور کھجوروں کے گچھے لاکر مسجد نبوی شریف میں لٹکا دیتے۔ اصحاب صفہ ان سے توڑ توڑ کر کھایا کرتے تھے۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان مقدس طلبار میں بحیثیت امیر یا رکنِ اعلیٰ خدمات انجام دیا کرتے تھے (وفاء الوفاء ج ۱، ص ۳۳۲)

۲۰۶ فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض اوقات اصحاب صفہ پر یہ حالت بھی طاری ہوجاتی تھی کہ شدت بھوک سے گر جاتے اور نماز بھی صحیح طرح پوری نہ کرپاتے باہر سے آنے والے انہیں دیوانہ سمجھتے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے اور تسلی دیتے۔ فرمایا کرتے اگر تمہیں یہ معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا کس قدر اونچا مقام ہے تو تم اپنے فقر و فاقہ کی تمنا کرو۔ (وفاء الوفاء ج ۱ ص ۳۲۲)

۲۰۷ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن بھوک کی شدت کے سبب سرِ راہ بیٹھ گیا (کہ کوئی کھانا کھلا دے گا) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خاموشی کے ساتھ میرے قریب سے گزر گئے۔ اسی طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی گزر گئے جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اٹھو میرے ساتھ چلو اور مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

۲۰۸۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اصحابِ صفہ میں سے ایک فرد تھا۔ ہماری غربت اور فقر کا یہ عالم تھا کہ کسی کے پاس ایک کپڑا بھی پورا نہ ہوتا تھا۔ پسینہ کے سبب جسم پر میل جم جاتا تھا۔

یاد رہے یہ وہ مقدس نفوس ہیں جو کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اس بات کو پورا فرما دیتا ہے۔

marfat.com

اصحاب صفہ کے مفصّل حالات کا مطالعہ کرنے کے لیے ابن العربی احمد بن محمد البصری المتوفی ۳۵۴ھ کی تالیف نہایت مفید ہے۔ سلمی نے بھی اس عنوان پر مستقل کتاب لکھی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وٰاله وصحبه وسلم

اصحابِ صفہ کی تعداد

یہ تعداد کم و بیش ہوتی رہی ہے۔ چار سو تک بھی پہنچی ہے۔ ان نفوس قدسیہ میں سے بعض کے اسمار گرامی یہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوبشر کعب بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمیر بن عوف رضی اللہ عنہ، حبیب بن سیان رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن أنیس رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ، جنب بن جنادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ثابت دریعہ رضی اللہ عنہ، عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ عدیم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (شادی سے قبل) ابولبابہ رضی اللہ عنہ، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ، سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ صفوان بن بیضاء رضی اللہ عنہ، عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ، ابوعبیس رضی اللہ عنہ حجاج بن عمر رضی اللہ عنہ، جناب بن ارت رضی اللہ عنہ، مسعود بن ربیع رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، مقداد بن عمر رضی اللہ عنہ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، ابوعبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ، زید بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابومرثد رضی اللہ عنہ، ابوکبشہ رضی اللہ عنہ ابوعبس رضی اللہ عنہ، اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ مجذر بن دمار رضی اللہ عنہ، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ابورجانہ رضی اللہ عنہ، ذوالشمالین رضی اللہ عنہ،

marfat.com

ابوالہیثم رضی اللہ عنہ۔ رافع بن معلّیٰ رضی اللہ عنہ، سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ، عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، ابورویحہ رضی اللہ عنہ، عباد بن بشر رضی اللہ عنہ، ابو ایوب خالد بن زید رضی اللہ عنہ، عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، سلامہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ۔

جنت البقیع شریف

یہ مدینۃ الرسولؐ کا مقدس قبرستان ہے اس میں دس ہزار جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ امہات المومنین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں۔ مقدس پھوپھیاں۔ آپ کے صاحبزادہ سیدنا ابراہیم، لاکھوں اغواث، ۲۰۹ اقطاب، اوتاد آرام فرما رہے تھے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے حضور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پچھلے حصہ میں جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور فرمایا کرتے۔

السلام علیکم دار قوم مومنین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔
اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد

اے ایمان والو تم پر سلام ہو انشاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع غرقد والوں کو معاف فرما دے۔

۲۱۰ جنت البقیع میں سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھیں گے جو جنت میں بلاحساب جائیں گے۔ (خصائص ص ۲۸۹)

۲۱۱۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں قیام فرما تھے۔ رات کا کچھ حصہ گزر جانے پر آپ باہر تشریف لائے۔ میں پیچھے

marfat.com

باہر آگئی۔

وانطلقت علی اثرہ حتیٰ جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مراۃ (مسلم شریف، جذب القلوب)

مَیں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلی۔ جنت البقیع آگئی۔ آپ نے وہاں طویل قیام کیا اور تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے دعا مانگی۔

۲۱۲ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور باہر سے آواز دی۔ انہوں نے تم سے راز پوشیدہ رکھا میں نے بھی نہ بتایا۔ جبرئیل علیہ السلام کی عادت ہے جب تم عام لباس اتارتی ہو گھر کے اندر داخل نہیں ہوتے مَیں نے بھی گمان کیا تم سو رہی ہو کیوں بیدار کر کے پریشان کروں جبرئیل علیہ السلام وحی لائے تھے۔ اور رب جلیل کا حکم سنایا کہ اہل بقیع کے لیے دعا کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور میں کیا کہوں فرمایا۔ السلام علیکم اھل الدیار من المومنین۔

۲۱۳ مراغی فرماتے ہیں جنت البقیع میں دعا قبول ہوتی ہے ہر وہ جگہ جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی وہاں قبولیت ہے۔

۲۱۴۔ ابن منکدر نے روایت کی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ستر ہزار چودھویں کے چاند جیسی نورانی شکلیں جنت البقیع سے اٹھیں گی۔ (خصائص کبریٰ ص ۲۸۹)

۲۱۵۔ کعب احبار فرماتے ہیں جنت البقیع شریف پر فرشتے مامور کیے گئے ہیں جب یہ قبرستان فوت ہونے والوں سے بھر جاتا ہے تو فرشتے اس کے کناروں سے پکڑ کر جنت میں الٹا دیتے ہیں۔

جنت البقیع کے درخشندہ ستارے

اس مقدس قبرستان میں سب سے پہلے دفن ہونے کا جنہیں شرف ملا اور

marfat.com

جن سے اس نورانی اقلیم کی آبادی کا آغاز ہوا۔ وہ سیدنا عثمان بن مظعون ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنے مقدس ہاتھوں سے قبر شریف میں اتارا۔ ان کی قبر پہ پتھر رکھ دیا گیا کہ نشان باقی رہ سکے۔ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی صاحبزادہ سیدنا ابراہیم کو دفن کہاں کیا جائے۔ فرمایا عثمان
۲۱۶ بن مظعون کے پہلو میں۔ ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اقربا سے کوئی فوت ہوا تو عثمان بن مظعون کے پاس دفن کروں گا، جب ان کے وصال کی خبر ملی تو حضور تشریف لائے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (جذب القلوب)

سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

آپ بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ فاطمہ نام ہے۔ زہراء اور بتول لقب ہے۔ بتول تبل سے مشتق ہے جس کا معنیٰ علیحدگی اور منقطع ہونے کا ہے کہ آپ ماسوائے اللہ سے الگ تھلگ تھیں۔ آپ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سب سے چھوٹی ہیں ۲ھ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ آپ نے متعدد بار فرمایا فاطمہ تو اس پر راضی نہیں کہ جنتی خواتین کی سردار ہو۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸۔

۲۱۷۔ ایک مرتبہ فرمایا مرحبا یا بنتی "بیٹی جی آیاں نوں" پھر کوئی راز کی بات فرمائی
۲۱۸ ایک بار فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اُسے ناراض کیا مجھے ناراض کیا۔ مشکوٰۃ ص ۵۶۸

سیدہ فاطمۃ الزہراء نے جنگ احد میں عملاً حصہ لیا۔ جب حضور صلی اللہ علی وسلم کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی تو آپ فوراً احد پہنچیں زخموں کو دھویا۔ چٹائی جلا کر زخموں میں راکھ رکھی
۲۱۹ تو خون بند ہو گیا۔ ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے جب سجدہ میں گئے تو عقبہ بن معیط نے اونٹ کی اوجھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک

marfat.com

پہ لاکر رکھ دی سیدہ بچی تھیں بھاگتی ہوئی آئیں ادھر ہٹائی اور عقبہ کو بددعا دی۔

۲۲۰۔ ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا تو تمام عورتوں کی سردار ہے۔ آپ کا معمول تھا سفر پہ تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے ملتے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملتے (زرقانی ج ۲ ص ۲۱۰)

آپ کے مزار شریف کے بارے میں اختلاف رائے ہے۔ راجح اور قوی قول یہی ہے کہ سیدہ کا مزار جنت البقیع میں ہے اس موقف کی تائید میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا وہ قول زبردست دلیل ہے جسے عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا۔ ان الحسن بن علی قال ادفنونی فی المقبرۃ الی جنب امی حسن بن علی نے فرمایا مجھے مقبرہ میں میری ماں کے پہلو میں دفن کرنا۔ مسعودی کہتے ہیں اس قبر انور پر کسی وقت سنگِ مرمر کی تختی

۲۲۱ تھی جس پہ یہ کندہ تھا قبر فاطمہ بنت رسول اللہ۔ سیدنا عبداللہ بن علی فرماتے ہیں جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ قریب الوصال تھے تو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ انہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت دی جائے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ حضور علیہ السلام کے مقبرہ میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے اس پر بنو امیہ اور بنو ہاشم میں جھگڑا ہو گیا۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھگڑا بند کرو مجھے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ کے پہلو میں دفن کر دینا۔ جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ

۲۲۲ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور علیہ السلام کو سب سے پیارا کون تھا۔ آپ نے فرمایا فاطمۃ الزہراء پوچھا مردوں میں تو فرمایا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ۔ (رحمۃ للعلمین ج ۱ ص: ۱۲۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے چھ ماہ بعد حضور سیدہ رضی اللہ عنہا نے

۲۲۳ ۱۱ھ میں وصال فرمایا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور علیہ السلام کے مشابہ بات چیت میں کوئی نہ تھا اور نہ ہی میں نے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کوئی زیادہ سچا پایا۔ (رحمۃ للعلمین ج ۲ ص ۱۲۴)

marfat.com

سیدہ کا وصال ۳ رمضان ۱۱ھ کو ہوا۔ ان کی وصیت کے مطابق صدیق اکبر رضی اللہ عنہا کی اہلیہ اسماء بنتِ عمیس اور سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲۴۔ طبرانی شریف میں ہے جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیہ کو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ آپکی موت پر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا قبر کے کنارے کھڑے ہو کر بہت روئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنسو پونچھ رہے تھے۔ (خلاصۃ الوفا) حضرت رقیہ اولاً عتبہ بن ابی لہب سے منسوب تھیں۔ جب تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ نازل ہوئی تو ابولہب نے بیٹے سے کہا طلاق دو ورنہ تیرا میرا مقاطعہ ہے۔ آپ نے حضرت رقیہ کا نکاح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت عثمان نے جب حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رقیہ ساتھ تھیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت رقیہ بیمار تھیں اسی باعث سیدنا عثمان غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام کے حکم پہ تیمارداری میں مصروف رہے۔ عتبہ فتح مکہ کے وقت مسلمان ہو گیا تھا۔ (جذب القلوب)

فاطمہ بنت اسد

حضور سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بھی اس مقدس آبادی کی رونق ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور ان کے سرہانے بیٹھے اور فرمایا "میری ماں کے بعد میری ماں اللہ تجھ پر رحم فرمائے"

marfat.com

ان کے اوصاف کا ذکر فرمایا۔ اپنی مقدس چادر کا کفن پہنایا۔ قبر کھودنے کا حکم دیا جب قبر لحد تک پہنچی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود قبر میں داخل ہوئے۔ اپنے ہاتھ سے مٹی نکالی اور اس میں لیٹے اور پھر دعا فرمائی۔

۲۲۵- اللہ الذی یحیی ویمیت وھو حی لا یموت اغفر لامی فاطمہ بنت اسد ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیئک والانبیاء الذین من قبلی فانک ارحم الراحمین ۔ (خلاصۃ ص۲۹۳)

اللہ تعالیٰ جل مجدہ زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے وہ حی ہے اسے موت نہیں میری ماں فاطمہ بنت اسد کو معاف فرمائے اس کی قبر کو وسیع فرمادے اپنے نبی کے طفیل اور جو مجھ سے پہلے ہوئے ان کی طفیل تو رحم فرمانے والا ہے۔

۲۲۶- ایک اور روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیض اتار کر دی اور فرمایا یہ فاطمہ بنت اسد کو پہنا دی جائے۔ قبر شریف میں اترے اور قرآن شریف کی تلاوت فرمائی اور فرمایا قبر کی گرفت سے فاطمہ بنت اسد کے بغیر کوئی نہیں بچا۔ (خلاصۃ الوفار ص۲۹۳) جنازہ کا پایہ اپنے مبارک کندھے پر رکھا۔ کبھی جنازہ کے آگے چلتے کبھی پیچھے۔ صحابہ نے عرض کی حضور آپ نے دو کام ایسے کیے جو صرف فاطمہ بنت اسد سے متعلق ہیں۔ کرتہ کفن کے لیے دیا اور قبر میں بھی لیٹے فرمایا کرتہ اس لیے دیا کہ جہنم کی آگ مس نہ کرے قبر میں اس لیے لیٹا کہ قبر کھل جائے۔ (راحت القلوب ص۱۷۹)

ام کلثوم رضی اللہ عنہا

یہ بھی جنت البقیع کے مرغزار میں آرام فرما ہیں یہ اسی کنیت سے ہی مشہور ہیں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ربیع الاول ۳ھ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

marfat.com

کے نکاح میں آئیں۔ چھ سال تک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہیں ان سے کوئی اولادِ نہیں۔ ۹ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھے تھے اور مقدس آنکھوں
۲۲۷ سے آنسو جاری تھے۔ (زرقانی ج ۳، ص ۲۰) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری دس لڑکیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمان کی زوجیت میں دیتا رہتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۲) (سیرۃ المصطفٰے) حضور سیدہ ام کلثوم بھی اولاً ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے منسوب تھیں۔ عتیبہ نے بھی باپ کے کہنے پر طلاق دے دی اور صرف طلاق ہی نہیں دی بلکہ دربار نبوی میں آکر گستاخی کی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا پیراہن چاک کیا۔ استغفراللہ ربی من کل ذنب و اتوب علیہ

گستاخی کی سزا

۲۲۸۔ عتیبہ کی اس گستاخی پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بددعا دی۔ "اے اللہ اس پر اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ مسلط فرما۔ چنانچہ ایک مرتبہ قریش کا تجارتی قافلہ شام کی طرف گیا زرقاء کے مقام پر اُترا۔ ابولہب اور عتیبہ دونوں باپ بیٹا اس قافلے میں شامل تھے۔ رات کے وقت ایک خونخوار شیر آیا جو تمام قافلے والوں کو دیکھتا جاتا تھا اور سونگھتا تھا جب عتیبہ پر پہنچا تو اس کو چبا ڈالا اور یہ شیر ایسا غائب ہوا کہ پھر اس کا پتہ ہی نہ چل سکا کہاں گیا۔ (زرقانی ج ۳، ص ۲۰۰)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

آپ بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ آپ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری بیٹے ہیں۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے۔

marfat.com

ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا گیا بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی گئی اور بال دفن کیے گئے عوالی میں ایک مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے سپرد کیا گیا۔ وقتاً فوقتاً آپ عوالی میں تشریف لے جاتے گود میں لے کر پیار فرمایا کرتے۔ سولہ ماہ زندہ رہ کر آپ نے انتقال فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ص ۲، ص ۵۴۲) ان کے انتقال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا بك لمحزونون

ہم تیرے سبب غمزدہ ہیں

آپ کے انتقال کے موقع پر اتفاق سے سورج گرہن ہو گیا۔ اہل عرب کا نظریہ تھا کہ سورج گرہن کسی بڑے انسان کی موت پر ہوتا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا سورج گرہن کسی کی موت پر نہیں ہوتا۔ یہ نشانات قدرت سے ہے۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھو۔ صدقہ دو (زرقانی۔ سیرۃ المصطفیٰ) ان کی نماز جنازہ خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے قبر میں اتارا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر پانی چھڑکا۔ (تاریخ المدینہ ص ۳۵۸)

عبدالرحمٰن بن عوفؓ

آپ بھی جنت البقیع کے باسی ہیں بوقت وصال ان کی خواہش تھی کہ انہیں جنت البقیع میں عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ (خلاصۃ الوفاء)

سعد بن وقاصؓ

۲۴۹۔ آپ بھی بزم بقیع کی شمع فروزاں ہیں۔ ابن شیبہ نے ابی دہقان سے روایت کی ہے کہ سعد بن وقاص انھیں ساتھ لے کر جنت البقیع میں چلے گئے وہاں انہیں گڑھا کھودنے کا حکم دیا جب گڑھا گہرا ہو گیا تو وہاں ایک لوہے کی میخ گاڑدی اور

marfat.com

وصیّت کی کہ ان کے موت کے بعد انہیں اس مقام پر دفن کیا جائے۔ ابی دہقان فرماتے ہیں ان کی موت کے بعد میں نے صاحبزادہ کو وہ جگہ بتادی چنانچہ وہیں قبر بنائی گئی تو لوہے کی وہ میخ نکلی آپ کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا۔

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ

آپ بھی جنت البقیع کے درخشندہ ستاروں میں سے ایک ہیں۔ آپ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں ۹۳ھ میں پیدا ہوئے ۱۶۹ھ میں وصال ہوا۔ آپ کے متعلق جلیل القدر محدثین کی آراء درج ہیں۔

- اگر یہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا۔ (امام شافعیؒ)
- روئے زمین پر علم حدیث میں ان سے زیادہ کوئی امین نہیں (عبدالرحمٰن بن مہدی)
- علم حدیث میں آپ امیر المومنین ہیں (یحییٰ بن سعید)
- آپ اپنے زمانہ کے سب سے عظیم حافظ الحدیث تھے (ابو قدامہ)
- امام مالک سے زیادہ مَیں نے کوئی عقلمند نہیں دیکھا۔ ابن مہدی)
- علم تین شخصیتوں کے گرد گھومتا ہے۔ مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، لیث بن سعد (امام شافعی)
- لوگ علم کے لیے روئے زمین چھان ماریں تو امام مالک سے زیادہ کوئی عالم نظر نہیں آئے گا۔ (سفیان)
- امام مالک سنت اور حدیث دونوں کے امام ہیں (ابن مہدی)
- امام مالک اصح الاسانید ہیں۔ (امام بخاری)
- مَیں نے امام مالک کو سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ انہیں ہر رات حضور صلی اللہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ (سعید نضری)

marfat.com

- صرف ایک بار حج پر گئے باقی ساری زندگی مدینہ منورہ میں بسر کی۔ آپ مدینہ منورہ میں کبھی سواری پر نہیں چڑھے۔
- آپ نے اپنی بے شمار انمٹ یادوں میں اپنی کتاب موطا امام مالک بھی چھوڑی ہے، یہ اقتباسات میں نے اس مقدس کتاب مطبوعہ مصر کے مقدمہ سے لیے ہیں۔ اے رب قدوس ہمیں بھی ان کے بحر عشق و محبت سے ایک قطرۂ رحمت عطا فرما۔

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ

۲۳۰۔ آپ بھی جنت البقیع کے درخشندہ ستاروں میں سے ایک ہیں اور اپنی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفن ہیں۔ ابوبکر فرماتے ہیں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر پر بیٹھے دیکھا اور امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں جلوہ گر تھے، حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے۔ (مشکوٰۃ)

۲۳۱۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص حضور علیہ السلام کے ہمشکل نہ تھا (مشکوٰۃ ص ۵۶۹)

۲۳۲۔ ایک موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں میں کھیلتے دیکھا تو آپ نے انہیں اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۲)

۲۳۳۔ ایک موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم انی احبہ فاحبہ۔ اے اللہ تعالیٰ میں حسن سے محبت رکھتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۹)

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

آپ کا مزار پُر انوار بھی جنت البقیع میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزار کے

marfat.com

شمالی جانب واقع ہے۔ آپ قبیلہ بنی سعد بن بکر بن ہوازن سے تھیں۔ نام حلیمہ تھا کنیت ام کبشہ۔ کبشہ ان کی لڑکی کا نام تھا۔ (سیرت حلبیہ ص ۱۴۴، ج ۱) بنو سلیم کی تین خواتین کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف ملا ہے، اتفاق سے یہ تینوں خواتین عاتکہ کے نام سے مشہور تھیں۔ اس امر کی طرف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اشارہ فرمایا۔

۲۳۴ انا ابن العواتك من سليم (حلبیہ ص ۱۴۴، ج ۱)

مَیں بنو سلیم کی تین عواتک کا بیٹا ہوں

۲۳۵۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بے شمار سعادتوں میں سے اہم سعادت یہ ہے کہ حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ اسلامها لا شكّ فيه عند جماهير العلماء (حلبیہ ج ۱، ص ۱۶۹) جمہور علماء کے نزدیک سیدہ حلیمہ سعدیہ کے اسلام لانے میں کوئی شک نہیں۔

۲۳۶۔ انا اعربكم انا قرشيٌ واسترضعت في بني سعد (حلبیہ ج ۱ ص ۱۴۶)

مَیں تم میں سے زیادہ فصیح ہوں۔ میں قریشی ہوں۔ مَیں نے بنو سعد میں دودھ پیا ہے۔

یہ حلیمہ سعدیہ کا نصیب تھا کہ سید الانبیاء کی مرضعہ بنیں۔ ورنہ ان سے پہلے دس خواتین اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول میں ناکام رہ گئی تھیں۔ (حلبیہ ج ۱، ص ۱۴۵)

رضاعی رشتوں کا احترام

۲۳۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رضاعی باپ حارث رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ کا خاص احترام فرماتے تھے، ابوداؤد نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے رضاعی باپ آئے تو آپ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنے سامنے بٹھایا، پھر اماں سعدیہ آئیں تو انہیں چادر پر بٹھایا۔ (حلبیہ ج ۱، ص ۱۴۴)

marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس دودھ کی نسبت کا بے حد احترام فرماتے تھے ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثوبیہ کو دودھ پلانے کا شرف بھی ملا ہے۔ آپ انہیں مدینہ منورہ سے کپڑوں کا جوڑا بھیجا کرتے تھے۔ (حلبیہ ج ۱، ص ۱۴۳)

ایک جنگ میں حضرت شیما بنت حارث (حلیمہ سعدیہ کی بیٹی) بھی گرفتار ہو گئیں تو انہوں نے فرمایا۔

واللہ انی لاخت صاحبکم من الرضاعۃ (طبقات ابن سعد، سیرت سید البشر ص۹۰)

اللہ کی قسم میں تمہارے سردار کی رضاعی بہن ہوں۔

حاضرین کو یقین نہ آیا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں لائے۔ حضرت شیما نے اپنی انگلی پر زخم کا نشان دکھایا کہ ایک دفعہ بچپن میں آپ نے میری اس انگلی کو چبایا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں فرط محبت سے آنسو جاری ہو گئے۔ بیٹھنے کے لیے چادر مبارک بچھا دی اور فرمایا اے بہن تم میرے ہاں رہنا چاہو تو تمہارا اپنا گھر ہے۔ واپس جانا چاہو تو وہاں پہنچا دیا جائے۔ حضرت شیما نے واپسی کی خواہش کی تو انہیں چند اونٹ، بکریاں اور سامان کے ساتھ اعزاز و اکرام سے واپس رخصت کیا اور اسی روز مسلمان ہو گئیں (سیرت سید البشر، طبقات ابن سعد)

حضور اماں حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں حضور علیہ السلام ۹ ماہ کی عمر میں فصیح کلام فرماتے تھے اور ۱۰ ماہ کی عمر میں بچوں کے ساتھ تیر اندازی فرمایا کرتے۔ (حلبیہ ج ۱، ص ۱۴۸)

بکری نے سجدہ کیا

حضور اماں حلیمہ فرماتی ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری جھولی میں تھے میری بکریاں قریب سے گزریں۔ ایک بکری نے حضور علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ حضور علیہ السلام کا سر چوما پھر بکریوں میں جا ملی۔ (حلبیہ ج ۱، ص ۱۴۸)

marfat.com

۲۳۸۔ سیدنا حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے باغ میں گئے ابوبکر و عمر ساتھ تھے۔ باغ میں بکریوں نے سجدہ کیا۔ ابوبکر عرض کرتے ہیں کہ ایک دن حضور ہمیں بھی اجازت مرحمت فرمائیں ہم بکریوں سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا میری امت میں کسی کو لائق نہیں کہ سجدہ کرے اگر یہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرتی۔ (حلبیہ ج ۲ ص ۱۴۹)

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے ان گنت حیران کن واقعات کا ملاحظہ فرمایا قریب رہیں مگر حقیقت محمدیہ پھر بھی ان پہ آشکار نہ ہوئی۔

؎ یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں — یہ مقام چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے — تیری بکریاں جو چرا گئے
کہیں حُسن بن کے قبول میں — کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں
کہیں نور بن کے رسول میں — وہ جمال اپنا دکھا گئے

(اکبر وارثی)

marfat.com

اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

جنّت البقیع شریف میں آرام فرمانے والی مقدّس شخصیتوں میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور ایمانداروں کی مائیں بھی شامل ہیں۔ قرآن مقدس فرماتا ہے آیت ۲۸ و ازواجه اُمّهاتُهم۔ پیغمبرؐ کی بیبیاں مومنین کی مائیں ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین میں سے کسی سے بھی اس وقت نکاح نہیں فرمایا جب تک جبرئیل علیہ السلام وحی نہیں لے آئے۔ اس طرح صاحبزادیوں کے نکاح بھی وحی الٰہی سے ہی ہوئے۔

۲۳۹ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ علیہ وسلم ماتزوجت شیئاً من نسائی ولا زوّجت شیئاً من بناتی الا بوحی جاءنی به جبریل عن ربی عزوجل۔ (زرقانی ص۲۲۱، ج۳)

ابو سعید خدری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنا اور اپنی کسی بیٹی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جب تک جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر نہیں آگئے۔

آیت ۲۹ امہات المومنین کے فضائل میں رب قدوس جل مجدہٗ کا یہ ارشاد ہی لاکھوں پر بھاری ہے یٰنساء النبیّ لستن کاحدٍ من النساء اے پیغمبر کی بیویو تم بے مثال ہو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی بیویوں پر نکاح کو حرام فرما دیا گیا۔

آیت ۳۰ ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا۔

یہ جائز نہیں کہ تم پیغمبر کی بیویوں سے نکاح کرو۔

آیہ تطہیر میں امہات المومنین بدرجہ اتم شامل ہیں کہ لفظ اہل کا اطلاق بیویوں پر ہوتا ہے۔ اگرچہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مدفن جنت البقیع میں نہیں

marfat.com

بلکہ مکہ مکرمہ میں حجون (جنت المعلیٰ) ہے تاہم امہات المومنین میں ان کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔ اسی اوّلیّت کی بناپر ہی اس مضمون کو اُنہیں کے اسم گرامی سے شروع کرتا ہوں۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عرب کے شریف خاندان سے وابستہ تھیں۔ نفیسہ بنت منیہ فرماتی ہیں حضرت خدیجہؓ نہایت شریف پاکباز، عفیفہ خاتون تھیں۔ ان کے متعلق قریش کے ہر امیر کا خیال تھا کہ ان سے نکاح کریں مگر سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کسی سے التفات نہ فرمایا۔ آپ کو طاہرہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اقدس ۲۵ سال کو پہنچی اور آپکی دیانت، شرافت۔ اخلاص کا چرچا ہوا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا مال تجارت ملکِ شام لے کر جائیں تو دوسروں کی نسبت آپ کو دوہرا معاوضہ دوں گی آپ نے پسند فرمالیا، اور ان کے غلام میسرہ کے ساتھ سفر فرمایا۔ دوران سفر میسرہ نے آپ کے بہت کمالات مشاہدہ کیے۔

ایک راہب نے کہا "ھوھو نبی" یہ وہی نبی ہے۔ آپ نے کبھی جھوٹی قسم نہ اٹھائی میسرہ کہتے ہیں۔ دوپہر کی شدید دھوپ میں آپ پر فرشتے سایہ کرتے تھے۔ اس مرتبہ بہت نفع ملا۔ واپسی پر میسرہ نے سفر کے تمام واقعات سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سے بیان کیے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے مقررشدہ حصہ سے زیادہ معاوضہ پیش کیا۔

(طبقات ابن سعد ص ۸۳ ج ۱ خصائص کبریٰ ج ۱۔ ص ۹۱)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میسرہ سے سُنے ہوئے تمام واقعات ورقہ بن نوفل کو بیان کیے اس نے کہا اگر یہ تمام باتیں سچی ہیں تو یقیناً یہ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں آپ سے نکاح کا شوق پیدا ہوا اور

marfat.com

آپ نے خود پیغام نکاح بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے مشورہ سے قبول فرمالیا۔ آپ کے چچا ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا الفاظ یہ ہیں۔

اما بعد فان محمدًا ممن لا یوازن به فتی من قریش الا رجح به شرفا ونبلا و فضلاً و عقلاً و ان کان فی المال قلّ فانّه ظلّ زائل وعدیه مسترجعه وله فی خدیجة بنت خویلد رغبة ولها فیه مثل ذالك ۔(سیرت المصطفیٰ ص۸۴)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ جوان ہیں کہ قریش کا کوئی بھی فرد عقل وفضیل وشرف میں ان کے ساتھ تولا جائے تو حضور علیہ السلام کا پلہ بھاری رہے گا۔ کیا ہوا کہ یہ مال میں کم ہیں۔ مال فنا ہونے والی شے ہے۔ یہ خدیجہ بنت خویلد کی طرف راغب ہیں۔ اور خدیجہ ان کی طرف نکاح میں راغب ہے۔

(روض الانف ج ۱، ص۱۲۲)

اس وقت حضور علیہ السلام کی عمر ۲۵ برس تھی اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ (مدارج النبوۃ)

ابوالبشر دولابی نے کہا ہے حق مہر ۱۲ اوقیہ تھی۔ ایک اوقیہ ۴۰ درہم کی تھی کل مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوا۔ (زرقانی ج ۱، ص ۲۰۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ص۸۴)

سیرت ابن ہشام میں ہے حق مہر ۲۰ اونٹ مقرر ہوا۔ ایک روایت میں ہے کہ ۲۹ اونٹ مقرر ہوا بعد میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں گائے ذبح کی گئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص۹۶)

فضائل خدیجۃ الکبریٰ

آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ حضور علیہ السلام کی پہلی بیوی ہیں۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

۲۴۰۔ آپ دورِ جاہلیت کے رسم ورواج سے پاک تھیں اور طاہرہ نام سے مشہور تھیں

(۲۴۱) بخاری ومسلم شریف میں ہے ایک مرتبہ دربار نبوی میں جبریل علیہ السلام حاضر

marfat.com

ہوئے اور عرض کی حضور خدیجۃ الکبریٰ دستر خوان لا رہی ہیں جب آئیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پھر میری طرف سے سلام پہنچا دیجئے۔

(سیرت المصطفےٰ ص ۳۱۲، ج ۲، مدارج النبوۃ ص ۹۸، ج ۲)

آپ کو یہ شرف حاصل ہے تمام امہات المومنین سے زیادہ عرصہ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک حیات رہیں یہ عرصہ ۲۵ یا ۲۴ سال کا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تمام رؤسائے عرب، صاحبِ ثروت و دولت کو چھوڑ کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہونا ان کے صاحبِ علم و عقل ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا کسی کو سلام کھلا بھیجنا۔ یہ وہ فضیلت ہے جس میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ کے فضائل میں یہ ایک بڑی فضیلت ہے کہ سیدہ فاطمہؓ جیسی صاحبزادی ان کے بطن سے پیدا ہوئیں۔

آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح سے قبل خواب دیکھی کہ آسمانی آفتاب ان کے گھر اتر آیا ہے۔ اس کے نور سے گھر روشن ہے۔ ورقہ بن نوفل نے اس کی تعبیر کی کہ سید المرسلین تم سے نکاح کریں گے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۸)

آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ سب سے پہلی وحی قرآنی کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا۔ انہیں یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ راست اور پہلی معاونہ ہیں۔

جب تک حضور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ زندہ رہیں۔ آپ نے دوسرا عقد نہیں فرمایا۔ ۲۵ برس آپ کی زوجیت میں رہنے کے بعد سنہ ۱۰ نبوی میں ہجرۃ سے ۳ سال پہلے مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا اور حجون میں دفن ہوئیں۔ اسی مقام کو اب جنت المعلیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بوقت وصال آپ کی عمر ۶۵ برس تھی۔ (زرقانی ج ۳ ص ۲۲۶) سیرۃ ص ۳۱۲ ج ۳)

marfat.com

آپ کے انتقال پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا۔ اس سال کا نام عام الحزن ہوا (یعنی غم کا سال)

ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ بھی مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں آرام فرما رہی ہیں۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے وصال کے کچھ دن بعد آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع انور پریشان رہتی۔ ایکدن خولہ بنت حکیم نے عرض کی حضور آپ کو پریشان دیکھتی ہوں۔ فرمایا ہاں گھر کا نظم وضبط۔ بچوں کی نگرانی کا مسئلہ خدیجۃ الکبریٰ سے بہت حد تک وابستہ تھا۔ عرض کی اجازت دیں تو آپ کا پیغام سودہ بنت زمعہ کو دے دیں۔ ان کے پہلے شوہر سکران بن عمر فوت ہو چکے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرما دی۔ حضرت خولہ نے پیغام دیا۔ حضرت سودہ نے فوراً قبول فرمالیا۔ اس خبر کے مشہور ہونے پر حضرت سودہ کے بھائی عبداللہ بن زمعہ کو سخت صدمہ ہوا اور سر پر خاک ڈالی کہ سودہ نے پیغام نکاح منظور کیوں کر لیا جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو اس حرکت پر سخت نادم ہوئے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۲۷، سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۲۴)

آپ ازواج مطہرات میں ظریف الطبع تھیں سیدنا عمر فاروق کے آخری ایام خلافت میں وصال فرمایا اور شوال ۵۴ھ میں جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

ایک مرتبہ حضرت سودہ نے خواب دیکھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گردن پر قدم رکھا ہے۔ یہ خواب اپنے پہلے شوہر سکران سے بیان کی تو انہوں نے تعبیر میں کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئے گی۔

(مدارج النبوۃ۔ ص ۸۰۲، ج ۲)

دوسری مرتبہ بھی خواب دیکھی کہ آسمان سے چاند اتر کر ان پر آگرا ہے۔ اپنے

marfat.com

شوہر کو بتایا تو انہوں نے اس کی تعبیر بھی یہی بتائی کہ سودہ تو حضور علیہ السلام کے نکاح میں جائے گی۔ (مدارج النبوۃ ص ۸۰۲، ج ۲)

ایک موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی کہ حضور مجھے طلاق نہ دیجیے، مَیں چاہتی ہوں کہ روزِ قیامت آپ کی ازواج مطہرات کے ساتھ حشر میں جاؤں تو آپ نے طلاق دینے کا ارادہ ترک فرما دیا۔ (مدارج النبوۃ ص ۸۰۲، ج ۲) کتبِ احادیث میں ان سے ۵ احادیث مروی ہیں۔ صحیح بخاری، سنن اربعہ رحمت ص ۱۷۸، ج ۲)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی بزم بقیع کی مکین ہیں۔ آپ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی کنیت اُمِّ عبداللہ ہے۔ آپ کی اولاد نہ تھی آپ اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر کی نسبت سے ام عبداللہ کہلائیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۵۳)

خولہ بنت حکیم نے آپ کی طرف سے سیدنا صدیق اکبر کو پیغام پہنچایا۔ آپ نے حضرت خولہ سے کہہ دیا یہ پیغام مجھے منظور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہیں تشریف لائیں۔ حضرت سودہ کے بعد ۱۰ھ میں نکاح ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کی عمر ۱۸ برس تھی۔ حضور علیہ السلام کے بعد ۴۸ برس رہیں۔ ۶۶ برس کی عمر میں وصال فرمایا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو رات کے وقت جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (زرقانی ص ۲۲۰، ج ۳، مدارج النبوۃ ص ۸۰۴، ج ۳، سیرۃ المصطفٰے) آپ سے اولاد نہیں۔

فضائل

آپ ایک بلند پایہ فقیہہ بھی تھیں۔ جلیل القدر اہل علم صحابہ اکتسابِ فیض کرتے

marfat.com

تھے۔ امیر معاویہ فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ کی فصاحت و بلاغت میں کلام نہیں کیا جاسکتا۔ مَیں نے کسی خطیب کو ایسی فصاحت کا حامل نہیں دیکھا۔ آپ کا زہد مثالی تھا اُمِّ درہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کے پاس دو لاکھ روپیہ پہنچا۔ آپ نے شام تک سارا تقسیم فرما دیا۔ ایک روپیہ بھی نہ بچایا۔ شام کو کھانا منگایا تو روٹی اور زیتون کا تیل تھا۔

۲۴۲۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روزانہ ستر ستر ہزار روپیہ تقسیم فرماتی تھیں۔

(سیرۃ المصطفیٰ)

۲۴۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے انہیں فرمایا عائشہ تجھے جبرئیل سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ نے کہا وعلیکم السلام حضور آپ دیکھ رہے ہیں۔ مَیں نہیں دیکھتی اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مندرجہ ذیل فضائل پر فخر فرمایا کرتی تھیں۔

حضور سیّد عالم کے وصال مبارک کے وقت آپ کا سر انور میری گود میں تھا اور آپ کے وصال کے بعد بھی میرے حجرے میں ہی مدفون ہوئے۔

فرماتی ہیں میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ باقی ازواج میں سے کسی نے نہیں دیکھا بارہا مَیں حضور علیہ السلام کے پاس ہوتی تھی کہ جبریل وحی لے کر آتے تھے۔ میرے بغیر کہیں اور اس طرح وحی نہیں ہوئی۔

فرماتی ہیں کہ مجھ پہ مسطح نے الزام لگایا تو میری براۃ میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے آسمان سے متعدد آیات اتاریں اور فرماتی ہیں مَیں اس کی بیٹی ہوں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

آپ فرماتی ہیں کہ میرے نکاح سے پہلے فرشتہ میری تصویر لے کر حضور علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان سے نکاح فرمالیں فرماتی ہیں کہ میرے سوا کسی باکرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہیں فرمایا۔

۱۸۲۔ سیرۃ المصطفیٰ، مدارج النبوۃ، (مجمع الزوائد ص ۲۴۱، ج ۹)

marfat.com

آپ نے جس قدر دین متین اور امت مسلمہ کی رو ، میں حصہ لیا اُمہات
المومنین میں سے کسی کو یہ مقام نہیں ملا کتب احادیث میں مروی عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی تعداد دو ہزار تین سو بارہ ہے ۔

صرف بخاری شریف میں	۵۴ حدیثیں
بخاری و مسلم میں متفق علیہ	۱۷۴ حدیثیں
صرف صحیح مسلم میں	۶۴ حدیثیں
دیگر کتب معتبرہ میں	۲۰۱۷ حدیثیں
کل	۲۳۱۲ حدیثیں

(رحمت للعالمین، ص ۲، ج ۱۸۸)

یہ اتنی بڑی تعداد ہے کہ بعض جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم سے بھی اتنی روایات نہیں ہیں ۔ امام ابو محمد علی بن احمد بن خرم الظاہر المتوفی ۴۵۶ھ نے لکھا ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ۵۳۷، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ۵۸۶ ۔ عبداللہ بن مسعود سے ۸۰۰ روایات ہیں ۔ (رحمت للعالمین، ص ۱۸۸، ج ۲)

ام المومنین فخر سے فرمایا کرتی تھیں کہ بدر شریف میں جو اسلامی جھنڈا لہرایا گیا جس نشان کے تحت ملائکہ نے خدمت اسلام کی اور جس پہ اللہ تعالیٰ کی فتح نازل ہوئی ۔
وہ نشان میری اوڑھنی کا بنایا گیا تھا ۔ (سیرت حلبیہ ج ۲ ص ۱۴۷)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ وصحبہ وسلم

اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ بھی بزمِ بقیع کی فرد ہیں ۔ آپ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کے پہلے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد حضور

marfat.com

سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم تعالیٰ نے اپنے لیے پیغام دیا۔ سیدنا عمر فاروق نے قبول فرمایا اور اپنی صاحبزادی کا نکاح حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ یہ نکاح ۳ھ میں ہوا۔ (زرقانی صـ۲۳، ج ۲) ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دے دی۔ جبرئیل وحی لے کر حاضر ہوئے۔

ارجع حفصه فانها صوّامة قوّامة وانها زوجتك فِی الجنة

حفصہ سے رجوع کر لیجئے۔ وہ بڑی روزہ دار ہے عبادت گزار ہے اور جنت میں آپ کی بیوی ہے۔

آپ سے کل روایات ۶۰ ہیں

متفق علیہ روایات	۴
صحیح مسلم شریف میں	۶
دیگر کتب احادیث میں	۵۰
کل تعداد روایات	۶۰ ہے

(رحمت للعالمین، ص ۱۹۸، ج ۲)

شعبان معظم ۳ھ میں مدینہ میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وصال کے وقت عمر شریف ۶۰ برس تھی۔

(زرقانی صـ۳۰ ج ۲) (سیرۃ المصطفیٰ، ص ۳۲۳، ج ۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

آپ بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ اُم المساکین کی کنیت سے مشہور تھیں حضور سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے کے ۳ ماہ بعد وصال فرما گئیں۔ انہیں یہ شرف

marfat.com

حاصل ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔ آپ کو قبہ ازواج النبیؐ میں دفن کیا گیا۔ (مدارج النبوۃ) یہ قبہ موجودہ حکومت نے گرا دیا ہے۔ اسی طرح جنت البقیع کے بہت سے قبہ جات گرا دیے گئے ہیں۔ ماں کی طرف سے حضرت زینب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ (زرقانی ص ۲۲۹، سیرۃ المصطفیٰ، مدارج النبوۃ ص ۲۲۸ ج ۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

آپ کا مزار بھی جنت البقیع میں ہے۔ آپ نے ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہو جائے مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے بھائی نے صاف انکار کر دیا کہ عرب کے رواج کے مطابق آزاد کردہ غلاموں سے نکاح عیب سمجھا جاتا تھا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

آیت: وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ ان یکون لھم الخیرۃ۔

کسی ایماندار مرد، عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جس امر میں اللہ اور اس کے رسول فیصلہ دیدیں تو اس پر راضی نہ ہوں۔

چنانچہ اس حکم کے نازل ہونے پر سیدہ زینب اور ان کے بھائی راضی ہو گئے آپ چاہتے تھے کہ کوئی شخص اپنے جائز حقوق انسانیت سے محروم نہ رہے۔ آپ چاہتے تھے کہ حضرت زینب اور حضرت زید کے نکاح سے عظیم مثال قائم کر دیں۔ آپ چاہتے تھے کہ غلامی کے عارضی خطاب کی حقارت ہمیشہ کے لیے دفن فرما دیں۔ آپ چاہتے تھے کہ اس نظام کے ساتھ عالم انسانیت پر واضح ہو جائے کہ اسلام کالے گورے عربی عجمی غلام آقا میں امتیاز کا قائل ہے تو صرف تقویٰ و پرہیزگاری پر ہی ہے۔ یہ نکاح تو

marfat.com

ہوگیا مگر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی نظر میں حضرت زید کا مقام پیدا نہ ہوسکا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہا گاہے بگاہے سیدہ زینب کا شکوہ دربار نبوی میں پیش کر دیا کرتے تھے۔ طلاق دینے کا ارادہ ظاہر کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما دیتے۔ معاملہ چلتا رہا آخر ایک دن حضرت زیدؓ نے سیدہ زینب کو طلاق دے دی۔ ظاہر ہے اس پر سیدہ زینب اور ان کے خاندان کو بہت سخت صدمہ ہوا کہ وہ تو پہلے ہی اس نکاح کے حق میں نہ تھے سیدہ زینب اور ان کے خاندان کی دل جوئی کا اب ایک ہی طریقہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب سے نکاح فرمالیں۔ عدت گزرنے پر آپ نے حضرت زینب کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت زینب نے استخارہ فرمایا اور قبول کر لیا۔ (زرقانی) آسمان سے اعلان ہوگیا۔

آیت ۳۲، فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا۔ جب زید اپنی ضرورت پوری کر چکے اور انہیں طلاق دے دی تو اے محبوب ہم نے تیرا نکاح زینب سے کر دیا۔

یہ نکاح ۵ھ میں ہوا۔ حضرت زینب کی عمر ۳۵ سال تھی۔ ۲۰ھ میں رحلت فرمائی بوقت وصال عمر ۵۰ سال تھی۔

عیسائیوں کا اعتراض

جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح فرمالیا تو عیسائی۔ یہودی چیخ اٹھے کہ زید حضور کا متبنّیٰ تھا۔ (منہ بولا بیٹا) اس کی مطلقہ سے نکاح کر لیا۔ بس اتنی بات پر جو منہ میں آیا کہا۔ (والعیاذ باللہ)

جواب

کیا کوئی پڑھا لکھا مسیحی فاضل یہ بتا سکتا ہے کہ توراۃ انجیل زبور نے کسی مقام پر منہ بولے

marfat.com

بیٹے کو حقیقی بیٹا قرار دیا ہے ؟

کیا کسی مقام پر عیسٰی علیہ السلام نے متبنّیت کو جائز قرار دیا ہے؟ اگر یہ نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وحشت و بربریت کے مظاہرہ کی کیا ضرورت؟ دراصل مسیحیوں کے رنج ہونے کی وجہ دوسری ہے۔ وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کے ساتھ مسیح کے ابن اللہ ہونے کے نظریہ کو باطل ثابت فرمایا اور اس عقیدے پر ضرب کاری لگائی کہ جب ایک انسان کو دوسرے انسان کا بیٹا کہنا اس صورت میں جائز نہیں کہ ان کے درمیان خونی رشتہ نہ ہو تو انسان کو خدا کا بیٹا کہنا کس طرح جائز درست ہوگا۔ فانی انسان باقی رہنے والی ذات جل مجدہ کا بیٹا کس طرح ہو سکتا ہے ؟

فضائل سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

۲۴۴ عن عائشہ انہا قالت کانت زینب بنت جحش تسامینی فی المنزلۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رأیت امراۃً قط خیراً فی الدین من زینب واتقیٰ للہ و اصدق حدیثا و اوصل للرحم و اعظم صدقۃً۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ زینب بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مرتبہ میں میرے مقابل تھیں۔ مَیں نے ان سے زیادہ کسی عورت کو دیندار۔ خداخوف حق گو زیادہ صلہ رحمی کرنے والی نہیں دیکھی۔

(زرقانی۔ سیرۃ المصطفٰے)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

آپ تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کرتیں مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہوں ان کی پھوپھی کی بیٹی ہوں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے میرا نکاح آسمانوں پر فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا انہا واھلہ وہ عجز و انکساری و آہ و زاری والی ہے۔

marfat.com

ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت زینب کے متعلق فرماتی ہیں کانت صالحة صوامه قوامه۔ زینب نیک روزہ دار شب بیدار تھیں۔ اصابہ ص۳۱۳ ج ۴۔ سیّدہ زینب کے زہد کا یہ عالم تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ سالانہ وظیفہ بھیجا تو آپ نے سمجھا یہ تمام ازواج مطہرات کا ہے اور یہ فرمایا اللہ تعالیٰ عمر کی مغفرت فرمائے۔ میری نسبت تقسیم کرنے پر وہ قادر ہے۔

لوگوں نے عرض کی یہ سارا آپ کا ہے تو اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ (غالباً اس بنا پر کہ وہ اجنبی اور نامحرم ہے (سیرۃ المصطفیٰ ص۳۳۸) اور برزہ بنت رافع کو حکم دیا کہ وہ مٹھی بھر بھر کر تقسیم کرتی رہیں۔ برائے نام باقی رہ گیا تو برزہ نے عرض کیا حضور امی کچھ ہمارا بھی حق ہے۔ فرمایا اچھا باقی تم لے لو۔ پچاسی درہم تھے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

اُمّ المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ بھی بزم بقیع کی زینت ہیں، ۵۹ھ میں ۸۴ سال کی عمر میں وصال فرمایا، سیّدنا ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بقیع میں دفن ہوئیں۔ آپ کا نام ہند تھا۔ کنیت اُم سلمہ۔ آپکا پہلا نکاح ابوسلمہ مخزومی سے ہوا تھا۔ انہیں ہجرت حبشہ کا بھی شرف حاصل ہے اور ہجرت مدینہ کا بھی۔ ان کے پہلے شوہر ابوسلمہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں مکہ مکرمہ کے پہلے مہاجر ہیں۔ جب ابوسلمہ اپنی بیوی ام سلمہ اور بچے کو لے کر مدینہ منورہ کے لیے تیار ہوئے تو کفار نے سخت مزاحمت کی۔ اُم سلمہ کے وارثوں نے انہیں روک لیا۔ ابوسلمہ کے وارثوں نے بچہ چھین لیا اور ابوسلمہ سے کہا کہ تم نے جانا ہے تو جاؤ۔ ابوسلمہ تنہا مدینہ پہنچے۔ اُمّ سلمہ اور بچہ سختی سے روک لیے گئے۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ایک سال گزرنے کے بعد مجھے مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی گئی اور بچہ بھی مجھے واپس کر دیا گیا۔

marfat.com

مَیں نے بچہ لیا اور تنہا مدینہ منورہ کی طرف سفر شروع کر دیا۔ مقام تنعیم پر عثمان بن طلحہ ملے اور پوچھا کہاں کا ارادہ ہے تو مَیں نے بتایا کہ مَیں والیٔ بطحا کے حضور جا رہی ہوں میرے شوہر وہاں پہنچ چکے ہیں۔ عثمان بن طلحہ میری اس حالت پر آبدیدہ ہو گئے اور میرے اونٹ کی مہار پکڑ کر آگے آگے چلتے رہے۔ جب منزل آتی تو اونٹ بٹھا کر آپ پیچھے ہٹ جاتے جب مَیں اُتر جاتی تو اونٹ دور لے جاتے۔ اسی طرح جب روانگی کا وقت آتا تو اونٹ لاکر بٹھا دیتے اور خود پیچھے ہٹ جاتے اور مَیں سوار ہو جاتی۔ آپ فرماتی ہیں خدا کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ کسی کو شریف نہیں پایا۔ جب قبا شریف کے مکانات نظر آ گئے تو فرمایا یہ بستی ہے اس میں تمہارے شوہر مقیم ہیں۔ ابن ہشام ج ۱ ص ۱۶۴ زرقانی ص ۳۱۰ ج ۱ ، البدایہ والنہایہ ص ۱۶۹ ج ۳ ، سیرۃ المصطفیٰ ص ۲۶۲) آپ کے شوہر ابو سلمہ کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ غزوہ اُحد میں ان کے بازو پر زخم آیا۔ ایک مرتبہ زخم اچھا ہو گیا۔ پھر ایک مرتبہ امیر لشکر کے طور پر بھیجا گیا۔ واپسی پر زخم پھر ہرا ہو گیا۔ اس زخم سے انتقال فرمایا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نعم البدل ملا

آپ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے شوہر ابو سلمہ نے گھر آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مجھے سنائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

دعا یہ ہے۔ ۱۲۰

اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ احْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ فَاٰجِرْنِیْ فِیْھَا وَاَخْلِفْ لِیْ بِخَیْرٍ مِّنْھَا

اے رب! تیرے ہی پاس میں تجھ سے اس مصیبت میں جزا کی امید رکھتا ہوں مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔

marfat.com

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں۔ مَیں نے یہی دُعا پڑھنی شروع کردی مگر ساتھ ہی ذہن میں یہ بات آجاتی ابو سلمہ سے بہتر شوہر کیسے مِل سکتا ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا پڑھتی رہی۔ عِدت گزرتے ہی مجھے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغامِ نکاح مِلا جو کائنات میں سب سے بہتر افضل اور اعلیٰ ہیں۔ (زرقانی ص۲۳۰، ج۲)

نکاح سے قبل ام المومنین ام سلمہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باتیں عرض کیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابات عطا فرمائے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا	حضور میری عمر زیادہ ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم	میری عمر تم سے بھی زیادہ ہے
ام سلمہ رضی اللہ عنہا	مَیں عیال دار ہوں یتیم بچے بھی میرے ساتھ ہیں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم	تمہاری عیال اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے
ام سلمہ رضی اللہ عنہا	حضور مَیں کچھ غیور ہوں کہیں آپ سے کوئی بات نہ ہو جائے تو آپ کے لیے ملال کا باعث ہو۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم	مَیں دعا کروں گا تمہاری یہ کیفیت نہیں ہوگی۔

آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

سنہ ۴ھ شوال کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ ۸۴ سال کی عمر میں۔ ۵۸ یا ۵۹ ھ میں انتقال فرمایا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی (زرقانی ص۲۸۲ ج۲، سیرۃ المصطفیٰ ص۳۲۵، مدارج النبوۃ ص۸۱۵ ج۲)

آپ نے تمام امہات المومنین کے بعد انتقال فرمایا۔ آپ کے پہلے شوہر سے کل روایات اس طرح ہیں۔

صحیحین	۱۳
صرف بخاری	۳

marfat.com

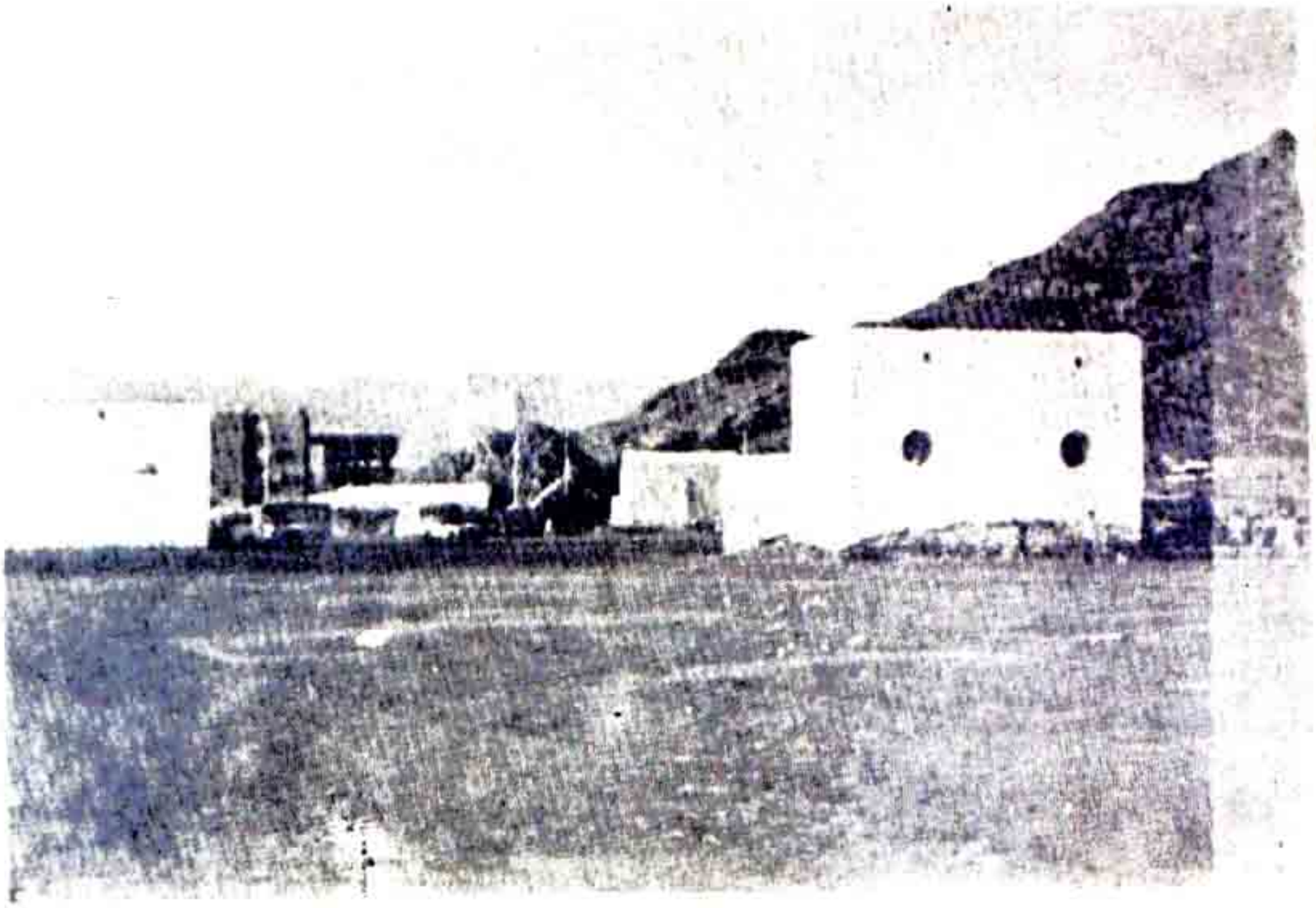

سلمان فارسیؓ کی مسجد کا عقبی منظر

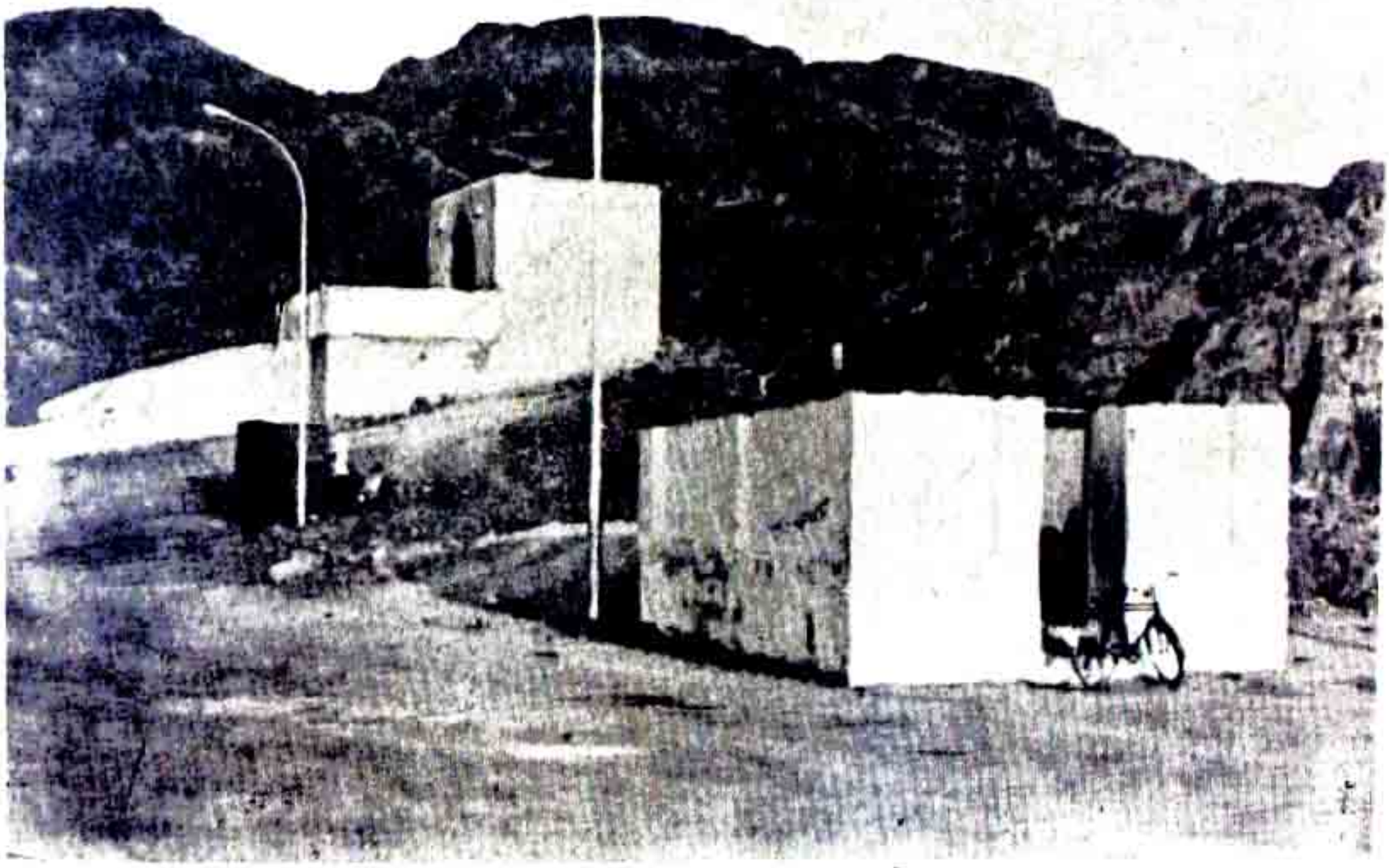

مسجد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

marfat.com

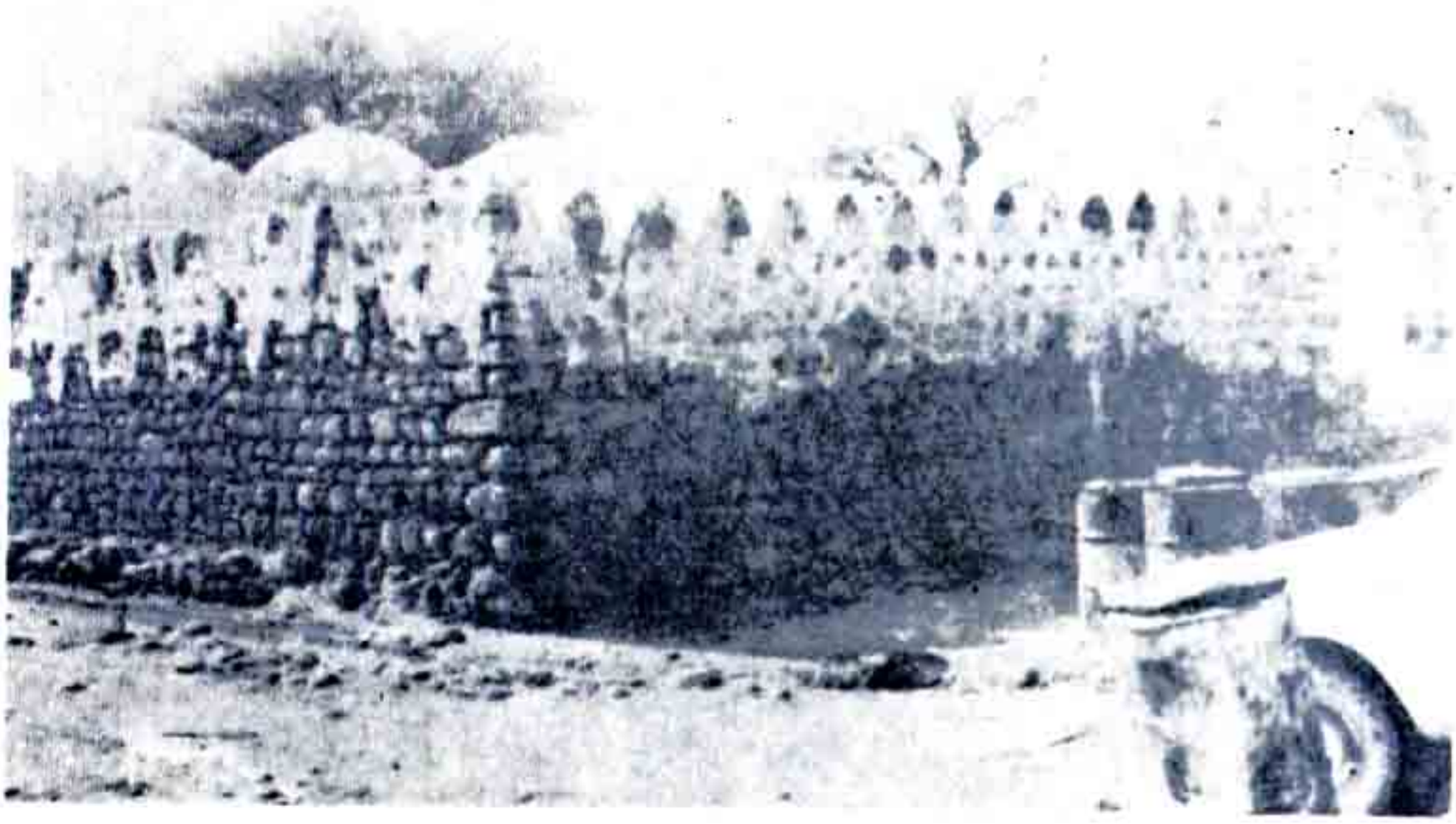

مسجد الفصیخ

قربان گاہ میں واقع مسجد شمس کی قدیم عمارت

marfat.com

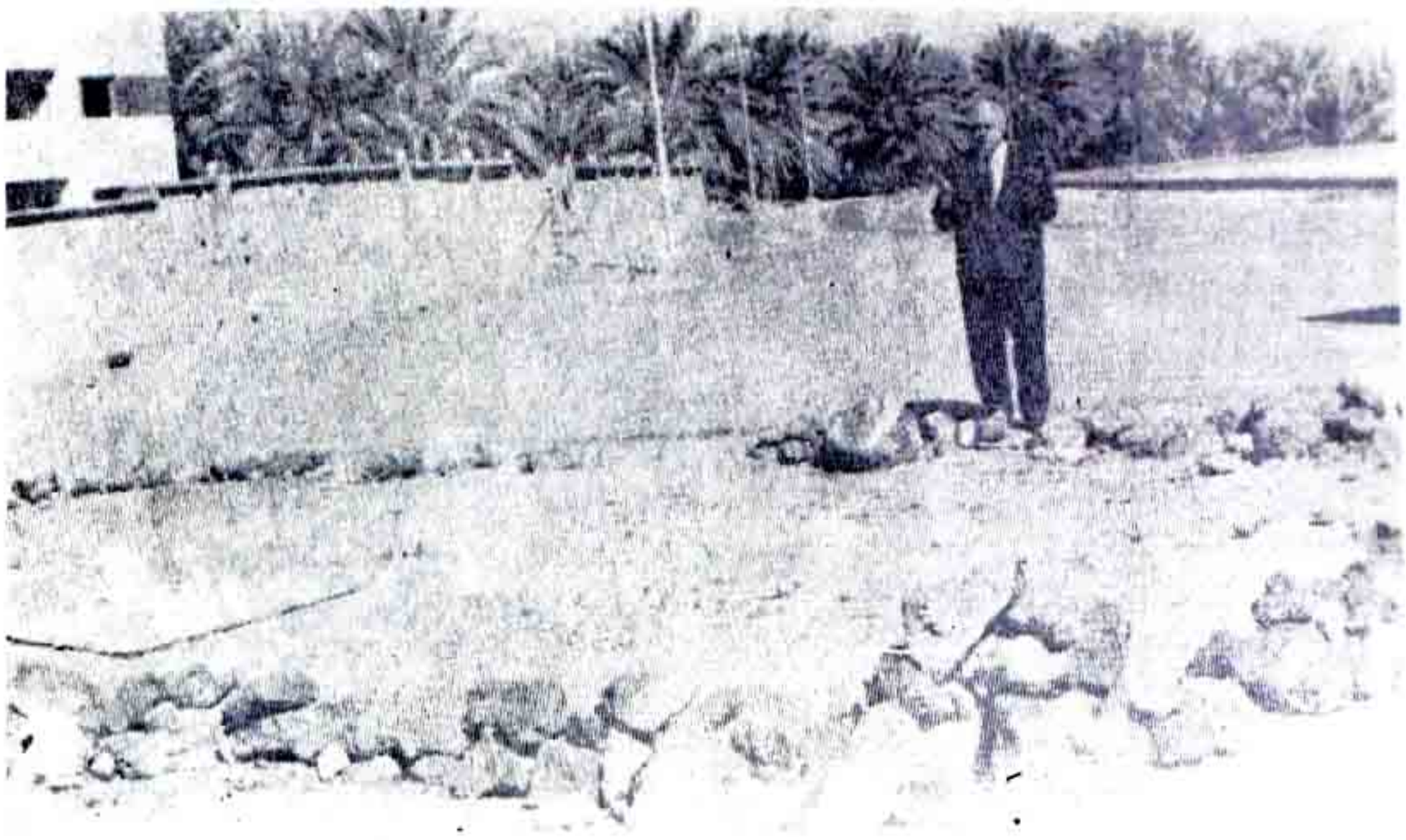

مسجد الشمس کی دوبارہ تعمیر سے قبل کی حدود

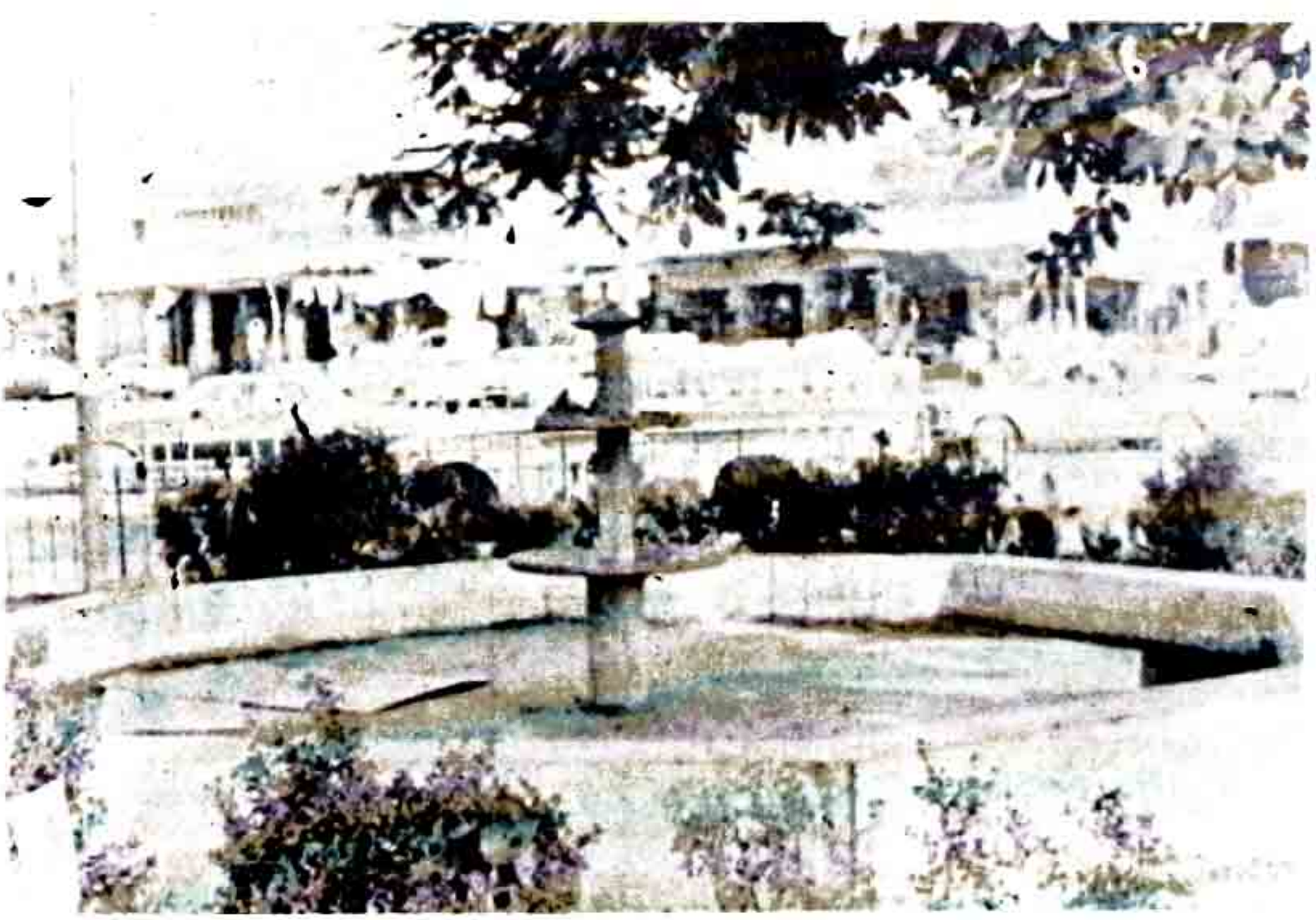

مسجد غمامہ کا سرسبز و شاداب صحن

marfat.com

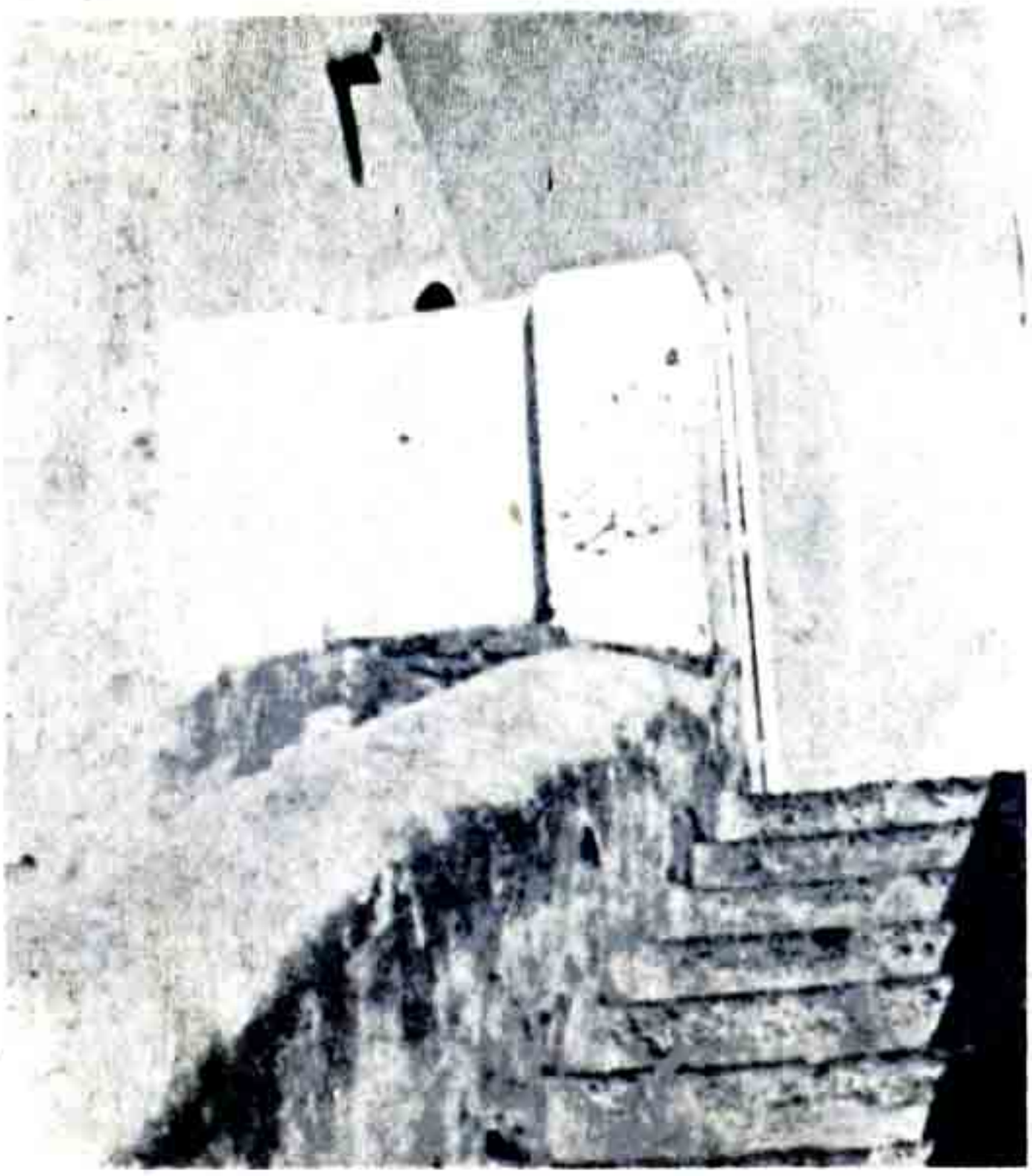

مسجد فتح مقربا

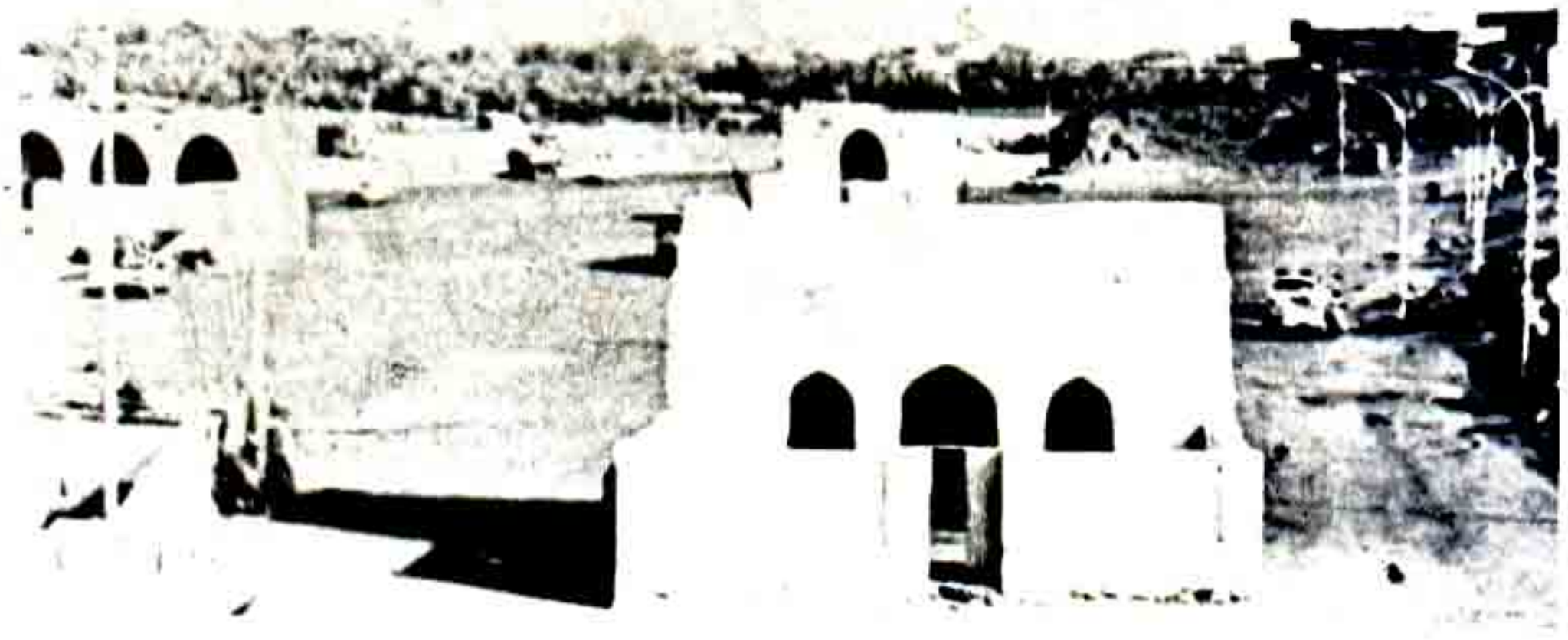

سات مساجد کا منظر عام

marfat.com

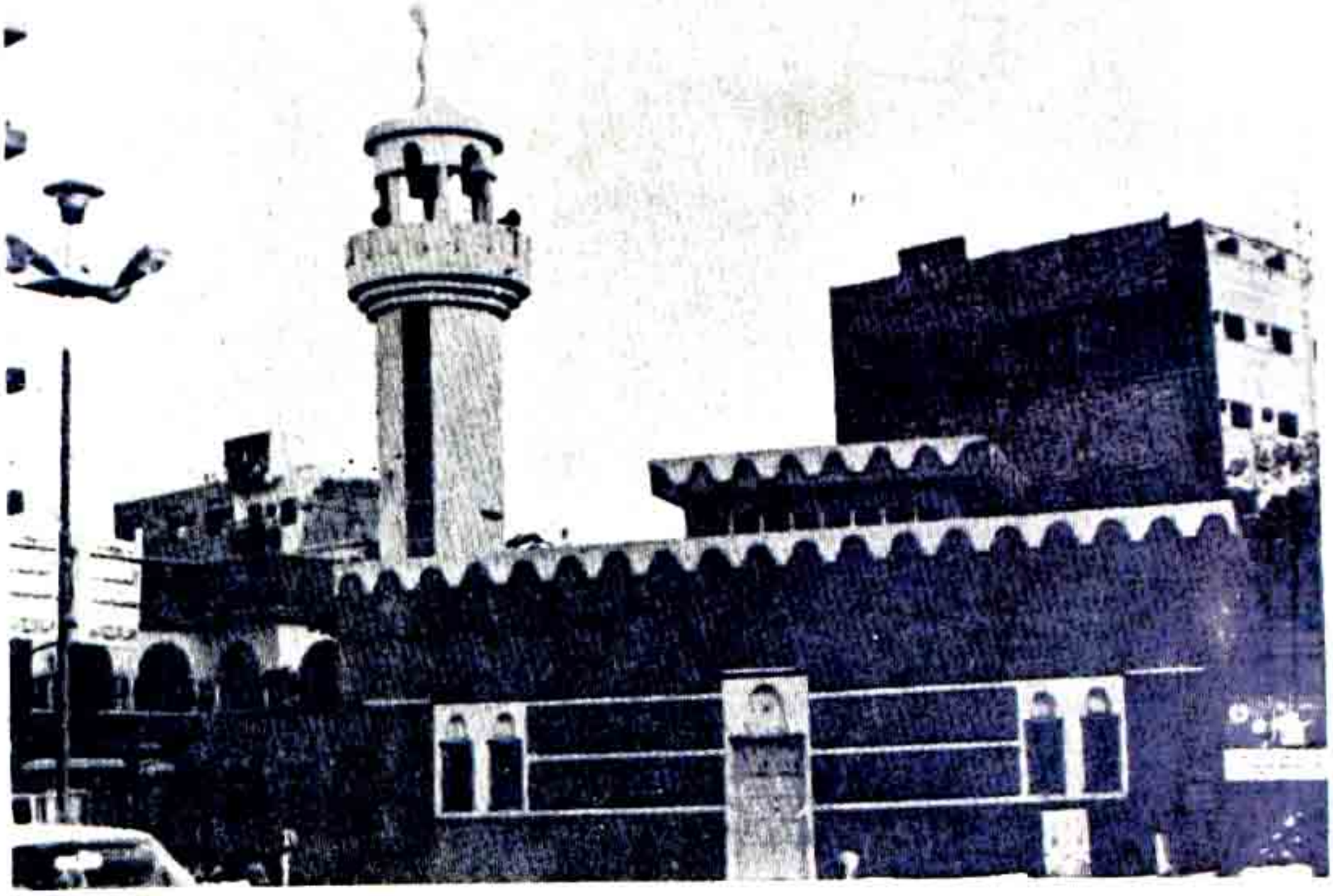

مَسجد اَبُوذر

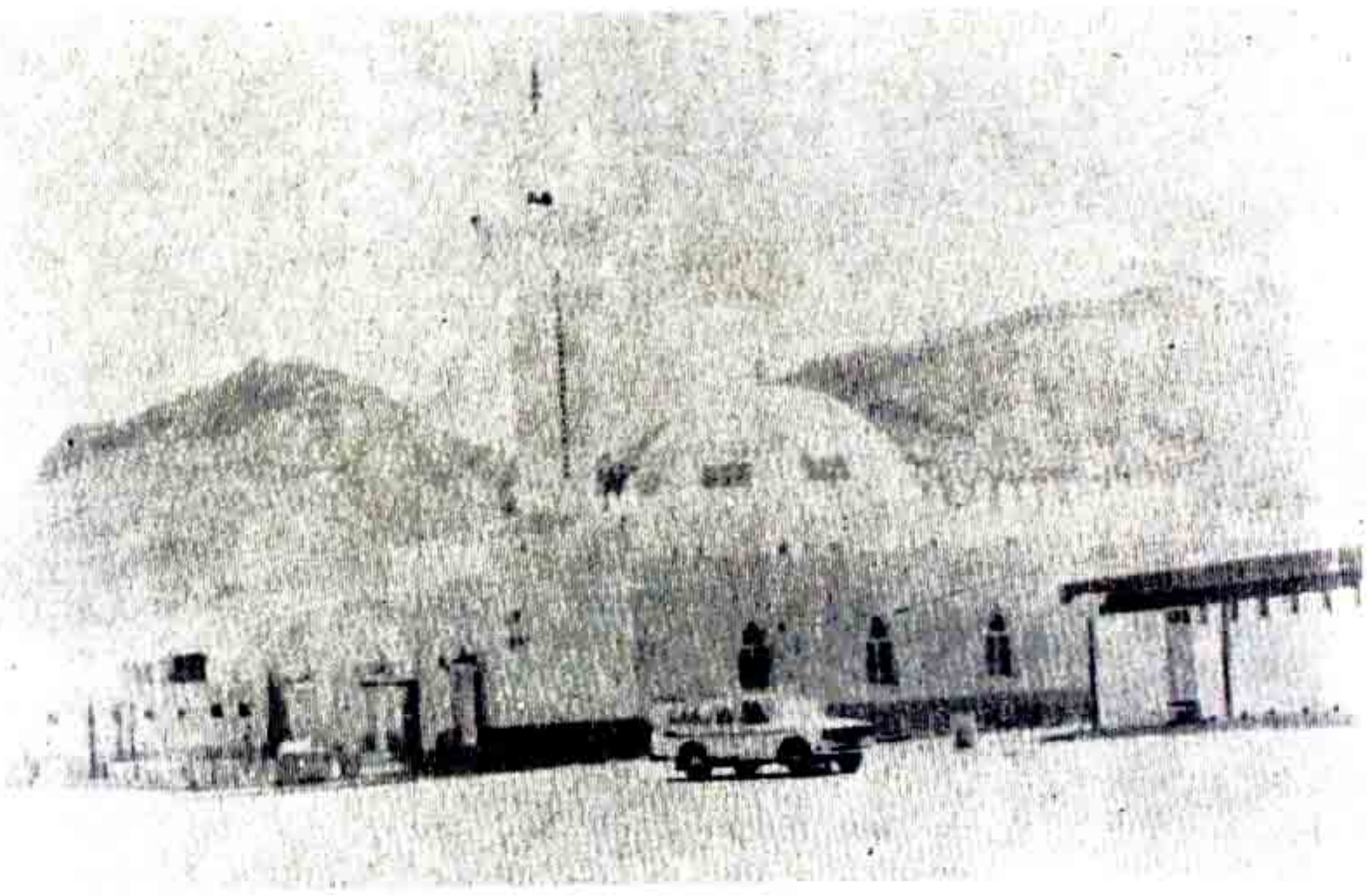

مَسجد ذوالحليفه

marfat.com

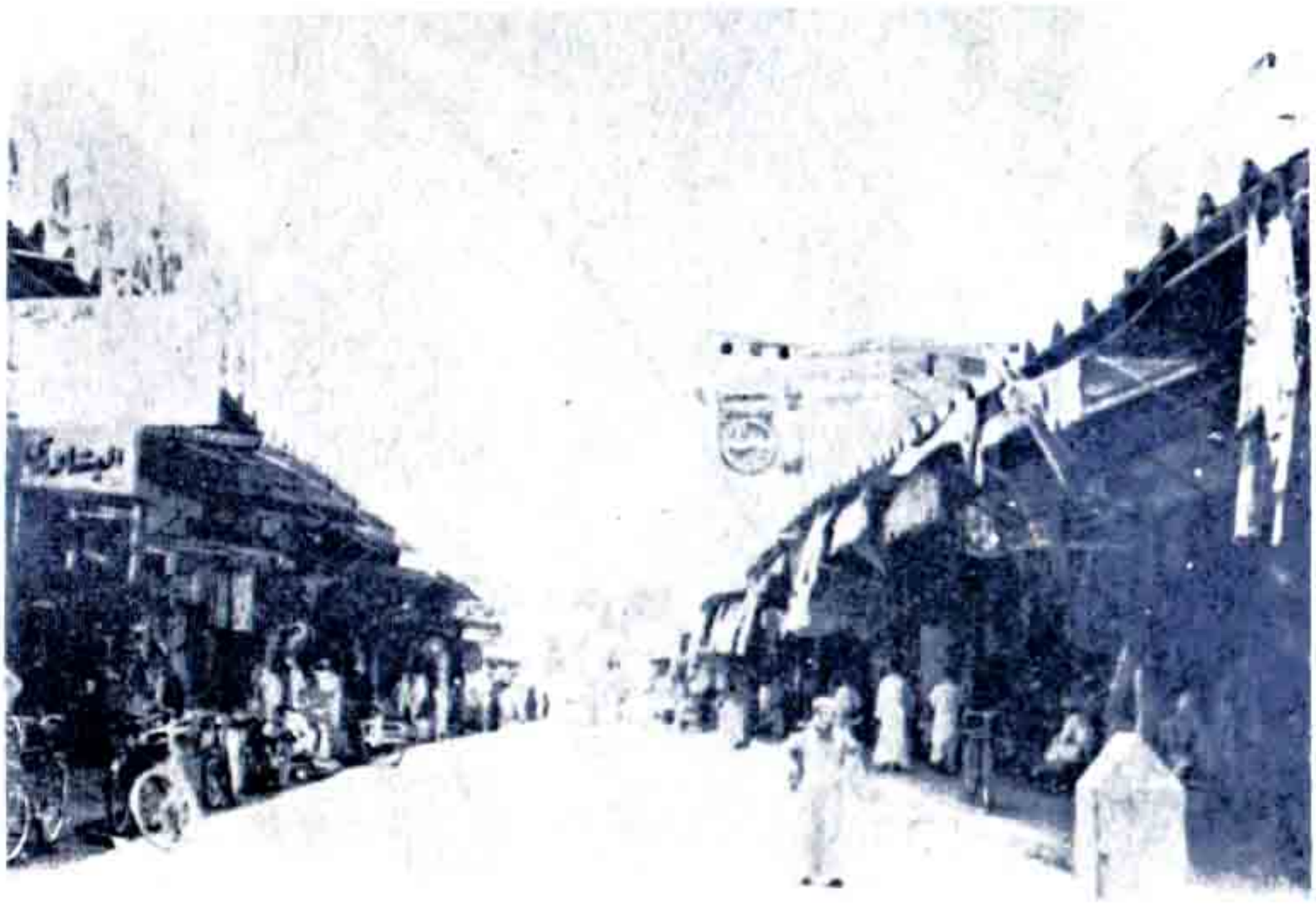

باب السلام کے سامنے سابقہ شارع عینیہ جو دوسری بار مسجد نبوی
کی توسیع کے دوران ختم کر دی گئی

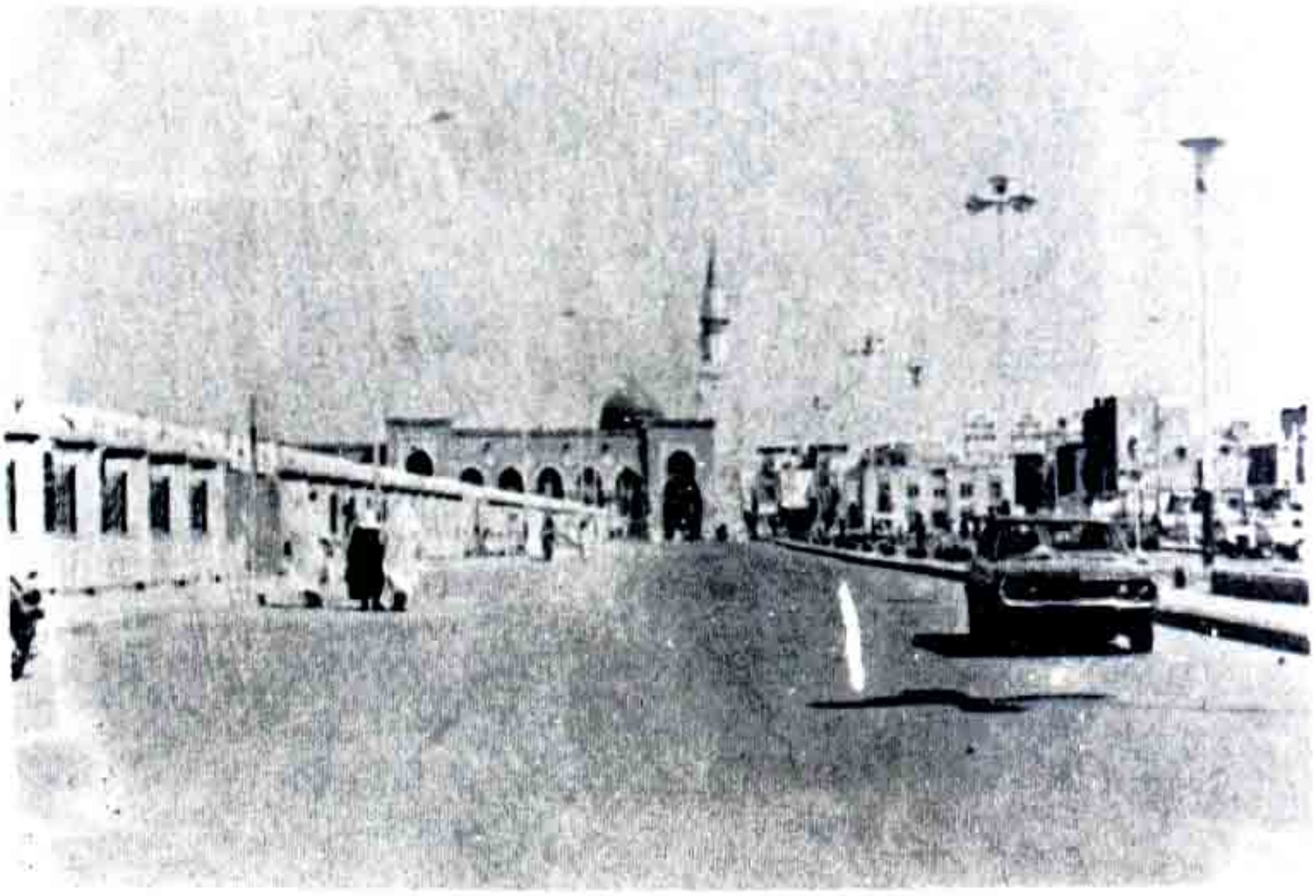

شارع جسے بلدیہ نے شارع عینیہ قدیم کی جگہ تعمیر کیا ہے۔

marfat.com

باب السلام کے سامنے جلی ہوئی عمارات کے ملبے اٹھائے جانے کے منتظر

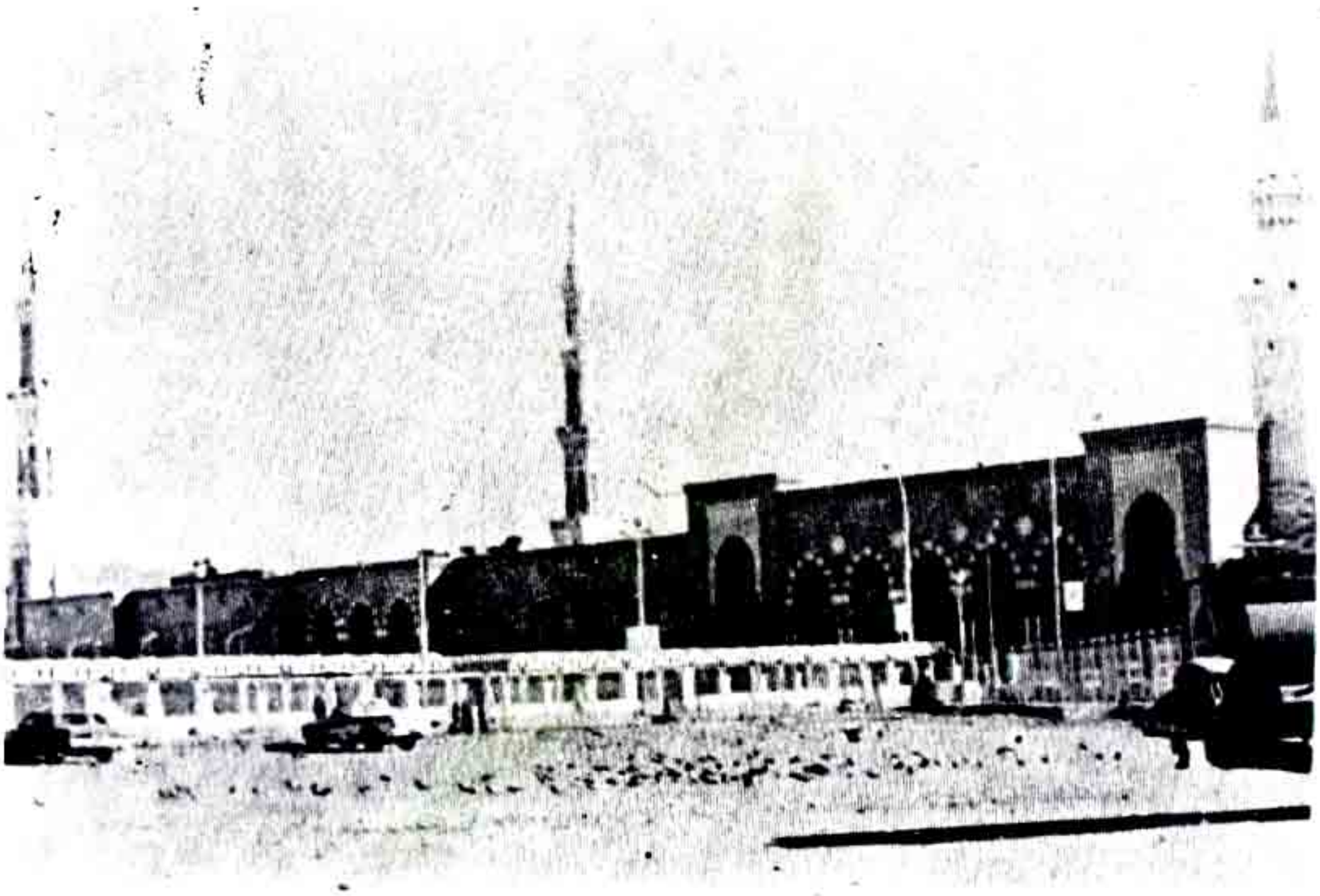

باب السلام سے لے کر بلدیہ تک مناخہ سمیت دو جدید سڑکوں کے وسیع کرنے اور ملبہ اٹھائے جانے کے بعد کا منظر

marfat.com

جامعہ اسلامیہ کا اندرونی حصّہ

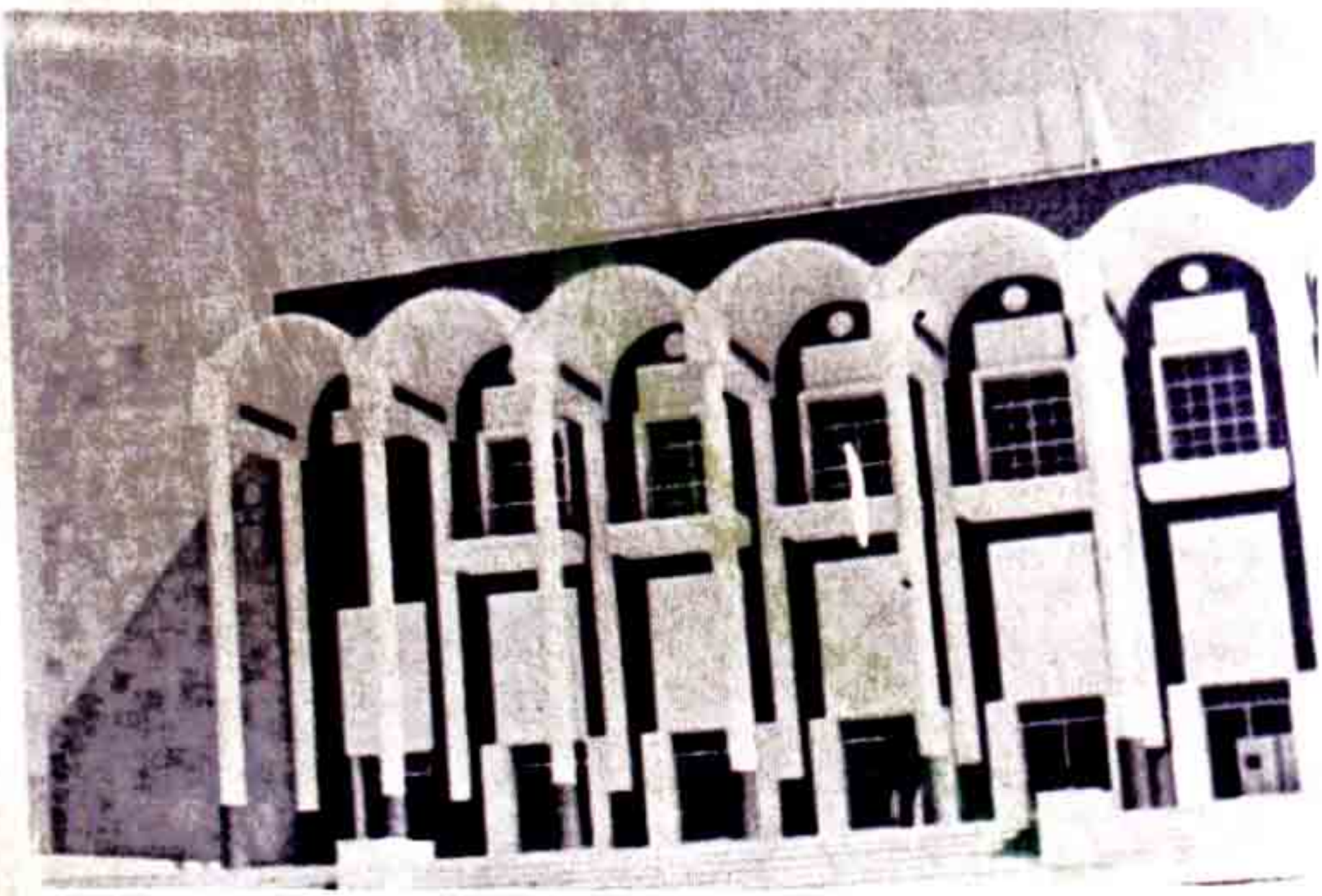

جامعہ اسلامیہ کی مرکزی لائبریری کی عمارت

marfat.com

صرف مسلم	۱۳
دیگر کتب	۲۴۹
کل	۳۷۸

اُمُّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپ بنی مصطلق کے سردار حارث کی صاحبزادی ہیں۔ نکاح مسلح بن صفوان سے ہوا تھا جو غزوہ مریسیع میں مارا گیا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ۵ھ میں زوجیت میں آئیں ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ مروان بن حکم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ (زرقانی ص۲۵۵ ج ۳، سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۵۰، ج ۳، اصابہ ص ۲۶۵، ج ۴)

مدارج النبوۃ ص۸۲۶) آپ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں۔ صبح و شام مصروف عبارت رہتیں۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو انہیں مصروفِ عبادت پایا۔ واپس تشریف لے گئے پھر دوپہر کو آئے تو میں مصروف تھی فرمایا تم اسی وقت سے اس طرح مصروف ہو میں نے عرض کی جی ہاں فرمایا میں تمہیں کچھ کلمات دیتا ہوں پڑھ لیا کرو۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

۲۴۸۔ سبحان اللہ عدد خلقہ ۳ بار۔ سبحان اللہ رضا نفسہ ۳ بار۔ سبحان اللہ زنۃ عرشہ ۳ بار سبحان اللہ مداد کلماتہ ۳ بار۔ (زرقانی ص۵۵ ج ۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص۳۵۱) رحمۃ للعالمین ص۲۱۶ ج ۲، مدارج النبوۃ ص۸۲۳ ج ۲)

ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے کل ۱۷ احادیث مروی ہیں۔

صحیح بخاری شریف	۲
صحیح مسلم شریف	۲
دیگر کتب	۳

marfat.com

عبداللہ بن حارث کا قبول اسلام

عبداللہ بن حارث حضرت جویریہؓ کے بھائی ہیں۔ اپنی قوم کے قیدیوں کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے آئے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فدیہ کے لیے کیا لائے ہو عبداللہ نے عرض کی حضور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا اونٹنیاں کہاں گئیں؟ وہ لونڈی کدھر گئی؟ عبداللہ نے جب یہ غیبی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو حیران ہو گئے فوراً بول اُٹھے۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ (رحمۃ للعالمین ص۲۱۶ ج۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کئی ایسی عورتوں کو نہیں جانتی جو اپنی قوم کے لیے جویریہ سے زیادہ برکت والی ہو۔ (رحمۃ للعالمین ص۲۱۶ ج۲)

اُمّ المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا نام رملہ تھا۔ کنیت اُمّ حبیبہ۔ اُن کا نکاح پہلے عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ اُمّ حبیبہ اور ان کے شوہر کو ہجرت حبشہ کا بھی شرف حاصل ہے۔ دونوں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آخر میں عبیداللہ بن جحش عیسائی ہو گئے اور اُمّ حبیبہ اپنے دین پر قائم رہیں۔ ان کے شوہر عبیداللہ کو شراب نوشی کی شدید لت تھی۔ ام حبیبہ نے اسلام کی خاطر بہن بھائی اور وطن کو ترک کیا۔ پردیس میں سہارا شوہر کا تھا۔ اس کے مرتد ہونے کے بعد یہ سہارا بھی ختم ہو گیا۔ ام حبیبہ پریشان تھیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن امیہ کو شاہِ حبشہ کے پاس بھیجا کہ اُمّ حبیبہ کو نکاح کا پیغام دیں۔ نجاشی نے اپنی باندی ابرہہ کو اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا ذکر کیا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس عظیم خوش نصیبی پر مسرت و خوشی ظاہر کی۔ پیام قبول کیا۔ اس خوشی میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں کنگن، دونوں پازیب۔ انگلیوں کے چھلّے پیغام لانے والی باندی ابرہہ کو دے دیے۔ نجاشی نے محفلِ نکاح منعقد کی حضرت جعفر طیار شریک تھے

marfat.com

نجاشی نے جو حضور علیہ السلام کی طرف سے وکیل تھے خطبہ پڑھا۔
پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل خالد بن سعید اموی نے خطبہ پڑھا۔ اسی طرح جانبین کے وکیلوں میں ایجاب و قبول کے مراحل طے پائے۔ ۴۰۰ دینار حق مہر مقرر ہوا۔

نجاشی شاہ حبشہ کا خطبہ

۲۴۷ الحمد لله الملک القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبار اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدًا عبده و رسوله و انه الذی بشر به عيسىٰ بن مريم صلى الله عليهما اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى ان ازوجه ام حبيبه بنت ابى سفيان فاجبت الىٰ ما دعا اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصدقتها اربع مائة دينارًا : (سیرۃ المصطفےٰ ج ۳)

تمام تعریفیں ہیں اللہ تعالےٰ کے لیے جو بادشاہ ہے۔ قدوس ہے۔ سلام ہے مومن ہے مہیمن ہے۔ عزیز و جبار ہے اس امر کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے بغیر کوئی الٰہ نہیں۔ گواہی دیتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ آپ وہی نبی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اما بعد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو لکھا ہے کہ میں آپ کا نکاح ام حبیبہ سے کر دوں۔ میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کا نکاح ام حبیبہ سے کر دیا اور چار سو دینار حق مہر مقرر کیا۔

خالد بن سعید اموی کا خطبہ

شاہ نجاشی کے اسی خطبہ کے بعد حضرت ام حبیبہ کے وکیل حضرت خالد بن سعید اموی کھڑے ہوئے اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

marfat.com

۲۴۸ الحمد لله احمدهٗ استغفرهٗ واستعینه
واشهد ان لا اِلٰه الّا الله وحده
لا شریك لهٗ واشهد ان محمدًا
عبده ورسوله ارسله بالهدیٰ
ودین الحق لیظهره علی الدین
کله ولو کره المشرکون۔
اما بعد فقد اجبت الیٰ ما دعا
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
و زوجتهٗ ام حبیبه بنت ابی
سفیان فبارك الله لرسول صلی الله
علیه وسلم۔ (رحمۃ للعالمین ص۲۱۹ ج ۲،
مدارج النبوۃ ص۸۲، ج۲، سیرۃ المصطفیٰ ص۳۵۳ ج۲
زرقانی ص۳۴۲، ج۲)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ مَیں
حمد و استغفار کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی
شریک نہیں وہ ایک ہے۔ گواہی دیتا
ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ
بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں۔
انہیں اللہ تعالیٰ نے دین دے کر بھیجا
ہے کہ تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ
مشرکین برا مانیں۔ اما بعد میں نے حضور
علیہ السلام کے پیام کو قبول کیا اور آپ
سے ام حبیبہ کا نکاح کر دیا۔ اللہ تعالےٰ
مبارک فرمائے۔

ابرہہ کا سلام نیاز

۲۴۹ یہ مقدس نکاح ہو گیا لوگ جانے لگے تو نجاشی نے کہا تشریف رکھیئے۔ ضیافت ولیمہ کے بعد جایئے۔ ضیافت سے فراغت کے بعد جب ابرہہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئیں تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ابرہہ کو ۵۰ دینار اور دیے اور کہا آپ یقین کیجیے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع فرمان ہو چکی ہوں۔ آج بادشاہ نجاشی نے اپنی تمام بیگمات سے کہا کہ وہ خوشبو اور عطر کے تحائف آپ کو بھیجیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے تمام عطریات محفوظ کر لیے اور جب حضور علیہ السلام کے ہاں

marfat.com

حاضر ہوئی تو سبھی پیش کر دیے۔ حبشہ سے میری روانگی کے وقت ابرہہ نے کہا دربار گوہر بار سید الانبیاء میں میرا اسلام عرض کیجئے۔ ام حبیبہ دیکھنا بھول نہ جانا۔ انہیں بتانا ان کی تابع فرمان ہو چکی ہوں۔ ام حبیبہ فرماتی ہیں جب میں مدینہ منورہ پہنچی تو تمام حالات و واقعات حضور کے پیش کیے۔ آپ مسکرائے آخر میں ابرہہ کا سلام عرض کیا تو جواباً فرمایا وعلیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (زرقانی ج ۳ ص ۲۴۳، اصابہ ج ۴ ص ۳۰۵)۔

وفات:

۷ھ میں آپ نکاح میں آئیں۔ شرجیل بن حسنہ صحابی آپ کو حبشہ سے مدینہ منورہ لائے۔ ۴۴ھ میں مدینہ منورہ انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں (زرقانی ص ۲۴۵ ج ۳) وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ آپ سے کل روایات یہ ملتی ہیں

متفق علیہ	۲	صحیح مسلم
دیگر کتب احادیث	۶۲	
کل میزان	۶۵	

عشقِ رسولؐ کا مظاہرہ

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے کمالات وفضائل کی ادنیٰ سی جھلک اس واقعہ سے بھی ملتی ہے جب آپ کے باپ ابوسفیان تجدیدِ عہدِ صلح کے لیے مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے اپنی بیٹی کے گھر گئے کہ اپنی بیٹی ام حبیبہ سے مل لیں۔ آخر بیٹی ہے ابوسفیان حضو علیہ السلام کے بستر پر بیٹھنے لگا تو بیٹی نے جھٹ سے یہ بستر لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے کہا بیٹی یہ بستر میرے لیے مناسب نہ تھا کہ جھٹ لپیٹ دیا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یہ بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو مشرک ہے اس پر نہیں بیٹھ سکتا۔ ابوسفیان نے کہا بیٹی تو دور رہ کر بگڑ گئی۔ (رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۲۳۰)۔

marfat.com

صفیہ کا اسلام اچھا ہے

۲۵۲ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جب خیبر سے واپس مدینہ منورہ آئیں تو آپ کو حارثہ بن نعمان کے گھر اتارا گیا۔ مدینہ منورہ کی خواتین زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے آئیں۔ آپ کے حسن و جمال کا چرچا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی نقاب اوڑھ کر دیکھنے آئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا۔ واپس ہوئیں تو حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا عائشہ کیا دیکھا عرض کی جی ہاں ایک یہودیہ کو دیکھ آئی ہوں جواباً فرمایا نہ ایسا نہ کہو اس کا اسلام بہت اچھا ہے۔ (ابن سعد، اصابہ ص۳۴۷ ج ۴)

۲۵۳ **تین نسبتیں:** ایک مرتبہ حضور علیہ السلام گھر تشریف لائے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا۔ سبب پوچھا تو عرض کی حضور عائشہ اور حفصہ مجھے چھیڑتی ہیں اور کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں ہم زیادہ محبوب و محترم ہیں۔ ہم آپ کی بیویاں بھی ہیں اور خاندانی رشتہ بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اس قسم کی بات چھڑ جائے تو کہنا تم میرا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ میرے والد ہارون علیہ السلام (آپ ان کی نسب سے تھیں) میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میرے شوہر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (زرقانی ص۲۶۰ ج ۳)

۲۵۴ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کو صفیہ کافی ہے وہ اتنی ہے اتنی ہے چھوٹا قد ہے۔ آپ نے فرمایا عائشہ تو نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو سمندر کو مکدر کر دے۔ (رواح ترمذی، مدارج النبوۃ ص۸۲۹ ج ۳)

۲۵۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے موقعہ پر تمام ازواج مطہرات اکٹھی حاضر تھیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور میری آرزو ہے یہ تکلیف مجھے ہو جائے اور آپ

marfat.com

شفا پائیں، امہات المؤمنین نے ایک دوسری کی طرف دیکھا۔ آپ نے ازواجِ مطہرات کو دیکھ کر فرمایا۔ واللہ انھا لصادقۃ اللہ کی قسم یہ اپنے قول میں سچی ہے۔

(اصابہ ص۲۴۷ ج ۴، زرقانی ص۲۵۹ ج ۳، مدارج النبوۃ ص۸۳ ج ۲)

۲۵۶ ایک سفر میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے فرمایا ایک اونٹ صفیہ کو دے دو تو بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی "یہودیہ کو۔ آپ کو ان کی یہ بات ناگوار گزری۔ (ص۲۵۹ ج ۳)

احترام و ذہانت

مقام صہبا میں جب ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دربارِ رسالت میں پیش کیا گیا آپ نے خیمہ میں لے جانے کا حکم دیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں تشریف لے گئے تو ام المومنین حضرت صفیہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ آپ کے لیے بستر بچھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پہ بٹھایا اور خود نیچے بیٹھ گئیں دوران گفتگو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیہ تیرا والد مجھ سے عداوت رکھتا تھا۔ حضرت صفیہ نے جھٹ عرض کی حضور اللہ تعالیٰ کسی بندے کے گناہ کے بدلہ میں کسی دوسرے کو نہیں پکڑتا۔ آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے آزاد ہو کر قوم سے جا مل یا اسلام قبول کر لے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اللہ کی قسم وطن اور قوم سے زیادہ محبوب اللہ اور اس کے رسول کو رکھتی ہوں۔ مدارج النبوۃ ص۲۹۸ ج

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمدٍ و الہ وصحبہ وسلم

عقلمندی و حاضر جوابی

۲۵۷ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حاضر جوابی کا ایک واقعہ ابو عمر بن عبد البرّ فرماتے ہیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہا سے جا کر کہہ دیا کہ حضرت صفیہ ہفتہ کے دن کو بہت محبوب رکھتی ہیں (یہود میں ہفتہ کا دن محترم تھا)

marfat.com

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ سیّد الانبیآء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

۲۵۰ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنی نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ غزوۂ خیبر میں ان کا پہلا نکاح سلام بن مشکم سے، اور دوسرا کنانہ سے، کنانہ خیبر میں قتل ہوا۔ آپ گرفتار ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ خیبر سے واپسی پر مقام صہبا پر قیام فرمایا اسی جگہ ضیافت ولیمہ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دستر خوان بچھا دیا اور حکم دیا جس کے پاس جو کچھ ہے لے آئے چنانچہ جو کچھ کسی کے پاس تھا پیش کیا کوئی کھجور لایا ہے تو کوئی ستو کسی نے پنیر پیش کیا کسی نے گھی۔ سامان جمع ہونے پر صحابہ نے اکٹھے بیٹھ کر تناول فرمایا۔ (بخاری (عامہ کتب سیرۃ) یہ تھی دعوت ولیمہ مقام صہبا میں تین دن قیام فرمانے کے بعد واپسی ہوئی۔

شاہ یثرب کی تمنا

۲۵۱ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ پر ایک سبز نشان دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا صفیہ یہ سبزی کیسی ہے۔ آپ نے جواباً عرض کی آقا ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ چاند میری گود میں آگرا ہے میں نے یہ خواب اپنے شوہر کنانہ سے بیان کیا اس نے زوردار تھپڑ میرے یہاں مارا اور کہا اچھا تو شاہ یثرب کی تمنا رکھتی ہے اس کا یہ اشارہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ حضور اسی وقت سے یہ نشان چلا آرہا ہے۔

(زرقانی ص۲۵۸ ج ۳ - سیرۃ المصطفےٰ ص۳۵۵ ج ۳)

marfat.com

آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرایا کہ یہ بات کہاں تک درست ہے آپ ہفتہ کے دن کو بہت محبوب جانتی ہیں۔ حضرت صفیہ نے فوراً جواب فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہفتہ کے بدلہ میں جمعہ کا دن عطا فرمایا ہے اسی روز سے ہفتہ کو کبھی پسند نہیں کیا۔ شکایت کرنے والی باندی کو بلایا گیا اور فرمایا تم سچ سچ بتاؤ تمہیں شکایت لگانے پر کس نے اکسایا تھا باندی نے عرض کی شیطان نے۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس کی سچ کلامی پر اسے آزاد کر دیا۔ (اصابہ ص۳۴۷ ج ۴، سیرۃ المصطفٰے)

وفات آپ نے رمضان المبارک ۵۰ھ میں وصال فرمایا جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ (زرقانی ص۳۵۹ ج ۲)

آپ سے دس حدیثیں روایت ہیں۔ متفق علیہ اکتب احادیث ۹ کل ۱۰۔

(رحمۃ للعالمین ص۲۲۳ ج ۲)

اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ ذی قعدہ ۷ھ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ حضرت میمونہؓ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں، پانچ درہم حق مہر مقرر فرمایا جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ کو پیغام نکاح بھیجا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل مقرر کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے خصائص نکاح میں ایک بات یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ نے یہ نکاح بحالت احرام فرمایا، امام بخاری علیہ الرحمہ کا یہی موقف ہے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کل ۷۶ حدیثیں روایت ہیں

متفق علیہ ۷ صحیح مسلم ۱، صحیح بخاری ۱، دیگر کتب احادیث ۶۷ کل میزان ۷۶

آپ نے ۵۱ ہجری میں مکہ مکرمہ سے واپسی پر مقام سرف میں انتقال فرمایا وہیں دفن ہوئیں سیدنا عبداللہ ابن عباس نے نماز جنازہ پڑھائی زرقانی ص۲۵۳ عبداللہ ابن اسلام یزید بن اصم عبداللہ ابن شداد عبیداللہ خولانی نے قبر میں اتارا استیعاب ص۴۰۸ ج۴ سیرت ص۳۵۸

marfat.com

اجمالی خاکہ بسلسلہ اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ عنہنّ

نمبر شمار	اسم زوجۂ مطہرہ	سِن نکاح	ام المومنین کی عمر وقت نکاح	کل عمر	سن وفات	مقبرہ	مدتِ خدمت حضور علیہ السلام	حضورؐ کی عمر بوقت نکاح
۱	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ	۲۵ سنہ	۴۰ سال	۶۵ سال	سنہ نبوت	مکہ مکرمہ	۲۵ سال	۲۵ سال
۲	حضرت سودہ رضؓ	سنہ ۱۰ نبوت	۵۰ سال	۷۲ سال	۱۹ ھ	مدینہ منورہ	۱۴ سال قریباً	۵۰ سال
۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ	سنہ ۱ نبوت	۹ ″	۶۳ ″	۵۷ ھ	″	۹ ″	۵۴ ″
۴	حضرت حفصہ رضؓ	سنہ ۳ ھ	۲۲ ″	۵۹ ″	سنہ ۴۱ ھ	″	۸ ″	۵۵ ″
۵	حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ	سنہ ۳ ھ	۳۰ ″	۳۰ ″	سنہ ۳ ھ	″	۳ ماہ	۵۵ ″
۶	حضرت ام سلمہ رضؓ	سنہ ۴ ھ	۲۶ ″	۸۰ ″	سنہ ۵۹ ھ	″	۷ سال	۵۶ ″
۷	حضرت زینب بنت جحش رضؓ	سنہ ۵ ھ	۳۶ ″	۵۱ ″	سنہ ۲۰ ھ	″	۶ ″	۵۷ ″
۸	حضرت جویریہ رضؓ	سنہ ۵ ھ	۲۰ ″	۷۱ ″	سنہ ۵۶ ھ	″	۶ ″	۵۷ ″
۹	حضرت ام حبیبہ رضؓ	سنہ ۶ ھ	۳۶ ″	۷۲ ″	سنہ ۴۴ ھ	″	۶ ″	۵۷ ″
۱۰	حضرت صفیہ رضؓ	سنہ ۷ ھ	۱۷ ″	۵۰ ″	سنہ ۵۰ ھ	″	۳ ¾ ″	۵۶ ″
۱۱	حضرت میمونہ رضؓ	سنہ ۷ ھ	۳۶ ″	۸۰ ″	سنہ ۵۱ ھ	مقام سرف	۳ ¾ ″	۵۹ ″

رحمۃ للعالمین
ص ۲۲۵ ج ۲

marfat.com

تعدادِ ازواج پر نقلی دلائل

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد ازواج مطہرات کے ذکر سے ہندو، عیسائی، یہودی شدت سے اعتراض کرتے ہیں۔ راجپال ہندو جسے ایک نوعمر جوان کشتۂ عشق مصطفےٰ فنافی المحبۃ، غازی علم الدین شہید علیہ الرحمۃ نے جہنم رسید کیا۔ اس نے اپنی کتاب "رنگیلا رسول" میں سب سے بڑا اعتراض یہی کیا تھا کہ آپ کی گیارہ بیویاں تھیں۔ درج ذیل سطور میں ہم تینوں مذاہب کے رہنماؤں کی بیویوں کا ذکر کرتے ہیں کہ اعتراض سے پہلے ہر مذہب والا اپنے گھر کا بھی جائزہ لے سکے۔

ہندو مذہب

سری رام چندر جی کے مہاراجہ دسرت کی تین بیویاں تھیں! پٹرانی کوشلیا، ۲ رانی سمترا، ۳ رانی کیکی۔

سری کرشن جی کی سینکڑوں بیویاں تھیں، لالہ جیت والے نے اپنی کتاب کرشن چرتر میں ۱۸ رانیاں تسلیم کی ہیں۔ ہمارے مدعا کے لیے یہ تعداد بھی کافی ہے۔

راجہ شفتن کی ۲ بیویاں: اگر ہندوؤں کو کرشن جی کی ۱۸ بیویوں پر کوئی اعتراض نہیں تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۱ بیویوں پر کیوں؟

یہودی و عیسائی

اب اس تعدادِ ازواج کے مسئلہ کو منہاج نبوت پر دیکھ لینا چاہیئے عیسائی، یہودی، مسلمان سبھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کے قائل بلکہ ہندو بھی ابراہیم علیہ السلام کو اپنا راہنما تسلیم کرتے ہیں "برہمن" کا لفظ ابراہیم سے ہی لیتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ مانتے ہیں۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی عظمت کے دونوں گروہ قائل ہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ ان کی مانند کوئی نہیں ہے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کے متعلق عیسائی مانتے ہیں۔ خدا نے ان کے متعلق فرمایا" وہ میرا بیٹا ہوگا میں اس کا باپ۔ التواریخ ۲۲/۱۰ "

marfat.com

اب درج ذیل سطور پڑھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ۲ بیویاں

۱۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا	کتاب پیدائش	۱۶/۴
۲۔ سیدہ سائرہ رضی اللہ عنہا	" "	۱۸/۵
۳۔ قنتورہ خاتون رضی اللہ عنہا	" "	۲۵/۱

حضرت یعقوب علیہ السلام کی ۴ بیویاں

۱۔ لیاہ	کتاب پیدائش	۲۹/۲۳
۲۔ زلفہ	" "	۲۹/۲۳
۳۔ راحیل	" "	۲۹/۲۸
۴۔ بلہ	" "	۲۹/۲۹

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ۲ بیویاں

۱۔ صفورہ خاتون	خروج	۲/۲۱
۲۔ جیشہ		
۳۔ قینی	قافیوں	۱/۱۲
۴۔ حباب	"	۴/۱۰

حضرت داؤد علیہ السلام کی ۴۰۰ بیویاں

۱۔ اخنوعم	سموئیل	۲۵/۲۲
۲۔ ابی جیل	"	۲۵/۲۳
۳۔ میکل	"	۱۸/۲۵
۴۔ مکلہ	۲ سموئیل	۳/۰

marfat.com

۵۔ حجیت	۲ سموئیل	۳/۰
۶۔ ایطال	" "	"
۷۔ عجرہ	" "	"
۸۔ بنت سبع	" "	۱۱ / ۲۶-۳
۹۔ ابی شاگ	" "	"

۱۰۔ دس حریں تھیں۔ (باندیاں) داؤد علیہ السلام کی بیویوں اور باندیوں کی تعداد ۱۹ تھی جو بائبل میں مذکور ہیں۔ آپ کی ایک سو بیویوں کا ذکر موجود ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایکہزار بیویاں

بائبل کے حوالہ سے ثابت ہے سلیمان علیہ السلام کی سات سو بیویاں اور تین سو حریں (باندیاں) ان حوالہ جات سے ظاہر ہے انبیاء علیہم السلام کے گھروں میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوتی تھیں اور اس کثرت ازواج کی بنا پر عیسائیوں اور یہودیوں کو ان پر اعتراض کی کبھی نہ سوجھی۔ نہ معلوم غیر مسلموں میں تعصب و شدت کا یہ عالم کیوں۔ ہندو مذہب کو چھوڑیئے کہ ان کا تو مذہب ہی الہامی نہیں ہے۔

عقلی دلائل

توراۃ و انجیل اور زبور میں کسی جگہ بھی تعدد ازواج کی ممانعت کا ادنیٰ اشارہ بھی موجود نہیں۔ انبیاء علیہم السلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام گزرے ہیں جو ازدواجی زندگی سے الگ تھلگ رہے ہیں۔ تعدد ازواج کے جواز پر یہ تھے۔ نقلی دلائل جن دلائل کے بعد عیسائیوں یہودیوں کو سوچنا چاہیئے کہ ان کا یہ اعتراض کہاں تک درست ہے۔

- اسلام نے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے مگر حد مقرر کر دی ہے کہ چار سے زیادہ نہ ہوں۔
- نکاح کی غرض و غایت، پاک دامنی، عفت حفاظت اور اولاد ہے اگر ایک

marfat.com

عورت سے یہ فوائد حاصل نہیں ہو سکے اور مزید عورتیں رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے پر قدرت ہے تو چار تک رکھ لے۔

- اگر کسی صاحب ثروت کے گھر میں چار غریب خواتین نکاح میں آکر آرام کی زندگی بسر کرنے لگ جائیں تو اس میں کون سی عقلی یا شرعی قباحت ہے؟
- اگر ایک بیوی کسی باعث معذور ہو گئی تو گھر کا نظم و ضبط درست رکھنے کے لیے دوسرا تیسرا یا چوتھا نکاح کر لیا تو کیا قباحت ہے۔ بشرطیکہ یہ حق و انصاف کو ہمیشہ پیش نظر رکھے بجائے اس کے معذور بیوی کو طلاق دے کر گھر سے نکال دے پھر دوسرا نکاح کرے اس سے یہ کہیں زیادہ بہتر اور انصاف کے قریب ہے کہ اسے طلاق نہ دے اور دوسری شادی کر لے۔
- یہ بات ظاہر اور تجربہ میں آچکی ہے کہ عورتوں کی تعداد نسبتاً مردوں کے زیادہ ہوتی ہے مرد بہ نسبت عورتوں کے کم پیدا ہوتے ہیں۔ مرتے زیادہ ہیں کہ جنگوں میں یہی زیادہ کام آتے ہیں۔ اسی صورت کے پیش نظر تعدد ازدواج میں کیا قباحت ہے۔
- تعدد ازدواج کے منکرین سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر ملک میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ ہو تو ان کی ضروریات فطری جذبات کی تکمیل کے لیے ان کے پاس کیا حل ہے؟
- جو لوگ تعدد ازدواج پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں وہ سوچیں جو صحیح اور جائز طریقہ سے تو تعدد ازدواج کے مخالف ہیں مگر ان کے ہاں ناجائز طریقہ سے کس قدر ناپاک تعدد ازدواج خدا پناہ جو تمام ملل میں حرام رہا ہے اسی کے مرتکب ہوتے ہیں۔
- برطانیہ میں جو بڑوں کی جنگ سے قبل بارہ لاکھ اہنتر ہزار تین سو پچاس عورتیں ایسی تھیں جن کے لیے ایک مرد کے لیے ایک بیوی کے ضابطہ سے مرد مہیا نہیں

marfat.com

ہوسکتا تھا۔

○ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ ازواج مطہرات سے نکاح میں بے شمار حکمتیں ہیں جن سے اہم اور واضح یہ ہے جس قدر مرد کے اندرونی رازوں سے بیوی واقف ہوسکتی ہے کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر نکاح فرمائے تاکہ آپ کی سیرت طیبہ کے تمام پہلو نہایت وثوق کے ساتھ ایک پوری جماعت کے ذریعہ قوم تک پہنچ جائیں۔ نیز عورتوں کے مسائل ازواج مطہرات کے ذریعہ سے خواتین تک پہنچائے جائیں۔

○ ازواج مطہرات کے قبائل وخاندانوں میں اسلامی تعلیمات کو انہی کے ذریعہ سے پہنچایا جائے۔

حضور علیہ السلام کا متعدد عورتوں سے نکاح فرمانا "معاذ اللہ" حظ نفس کے لیے نہیں سوائے ایک نکاح کے باقی سارے کے سارے بیواؤں سے ہوئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی زندگی پہ عیش وعشرت کا الزام کس قدر جھوٹا اور بے سروپا ہے۔ ان لوگوں کو یہ خبر نہیں کہ شاہ کونین ہوکر بھی کھجوروں اور ستوؤں پہ گذارا ہے کیا تاریخ میں یہ نہیں پڑھا کہ دن جہاد میں، نماز میں، خدمت خلق میں، اطاعت خداوندی میں گزرتا ہے اور رات مصلے پہ پھر قیام اتنا طویل کہ کھڑے کھڑے پاؤں پہ ورم آجاتا ہے۔ کئی کئی دن تک چولہے میں آگ نہیں سلگتی بھلا ایمان سے بتائیں ایسی صورت حال میں مفروضہ عیش وعشرت کا کوئی بھی پہلو نظر آتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

متعدد خاوندوں کی قباحت: تعدد ازواج کے جواز سے ایک گمراہ طبقہ ایک عورت کیلئے متعدد خاوندوں کا استدلال بھی کرتا ہے۔ بعض گمراہ اور آزاد خیال خواتین بھی جواز کی بڑ مارتی رہتی ہیں۔

marfat.com

پہلی قباحت: یہ متعدد خاوندوں میں لڑائی جھگڑا قتل و غارت کا ہونا قرین قیاس ہے۔

دوسری قباحت:۔ یہ کہ ایک مظلوم عورت پر چند حاکم ہوں گے تو اس کی رسوائی اور ذلت اور بڑھ جائے گی۔

تیسری قباحت: یہ کہ متعدد خاوندوں کی فرماں برداری بہت بڑی مصیبت ہوگی۔

چوتھی قباحت: یہ کہ اولاد پر جھگڑا ہو سکتا ہے ہر خاوند لڑکے کا مدعی ہو اور بچیوں اور معذور کو کوئی بھی نہ سنبھالے۔

پانچویں قباحت: یہ کہ اولاد کی حفاظت ناقص رہے گی۔

چھ مقدّس قبریں

یہ مقدس قبریں وہ ہیں جنہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور کو بوسہ دینے کا شرف ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اترے ہیں۔

پہلی قبر:۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے جس میں خود سرکار آرام فرما رہے ہیں۔

دوسری قبر: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ اس میں خود آقائے نامدار اترے تھے۔ یہ قبر انور مکہ مکرمہ جنت المعلی میں ہے۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۹۲)

تیسری قبر: سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادہ کی ہے جو سید کونین کے زیر تربیت تھے۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۹۳)

چوتھی قبر: عبداللہ مزنی کی ہے۔ انہیں ذوالبحارین بھی کہتے ہیں۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۹۳)

marfat.com

عبداللہ مزنی کا عشقِ رسولؐ

۲۵۸ حضرت عبداللہ ابھی بچے ہی تھے۔ والد کا انتقال ہوگیا۔ چچا نے پرورش کی جوان ہوئے تو چچا نے مال دے کر الگ کر دیا۔ حقانیت اسلام سے آگاہی ہوئی۔ فتح مکہ کے بعد چچا سے مسلمان ہونے کی اجازت چاہی۔ چچا ناراض ہوا اور کہا اسلام قبول کرنے کی صورت میں تجھ سے مال و دولت چھین لیے جائیں گے یہ سننا تھا کہ تمام مال دے دیا حتیٰ کہ بدن کے کپڑے بھی اتار دیے اور ماں سے کہا اماں دربار نبوی میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ ستر پوشی کے لیے کپڑا دے دو۔ ماں نے ایک کمبل دیا۔ سیدھے مدینہ منورہ دربار گوہر بار میں حاضر ہوئے۔ مسجد نبوی میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم : تم کون ہو ؟

عبداللہ مزنی : میرا نام عبدالعزیٰ ہے فقیر ہوں، مسافر ہوں، عاشق جمال اور طالب ہدایت ہو کر حاضر ہوا ہوں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم : تمہارا نام عبداللہ ہے ذوالبجادین لقب ہے۔ تم مسجد میں قریب ہی ٹھہرا کرو۔ عبداللہ اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ ایک مرتبہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ اونچی آواز سے تلاوت فرما رہے تھے۔ فاروق اعظمؓ نے کچھ فرمایا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروقؓ سے فرمایا اسے کچھ نہ کہو یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے لیے سب کچھ چھوڑ کر آگیا ہے۔ غزوہ تبوک کے موقعہ پہ یہ عرض کرتے ہیں حضور دعا فرمائیے مَیں بھی شہید ہو جاؤں۔ فرمایا جاؤ کسی درخت کا چھلکا لاؤ۔ عبداللہ چھلکا لائے تو حضور نے ان کے بازو پر باندھ کر فرمایا " ابھی مَیں کفار پہ اس کا خون حرام کرتا ہوں" عرض کی حضور میں تو شہادت کی تمنا رکھتا ہوں فرمایا جب تم جنگ کی نیت سے

marfat.com

نکلو گے تو تپ کے ساتھ موت آئے گی تو بھی شہید ہی ہو گے چنانچہ غزوہ تبوک میں تپ سے انتقال ہوا۔

قابلِ رشک نظارہ

۲۵۹ بلال بن حارث فرماتے ہیں عبداللہ مزنی کے دفن کا منظر عجیب تھا۔ رات کا وقت تھا بلال کے ہاتھ چراغ ابوبکر و عمر عبداللہ مزنی کے جسدِ انور کو قبر میں اتار رہے تھے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے۔ قبر شریف پر اپنے ہاتھ سے اینٹیں رکھیں پھر یہ دعا فرمائی۔ "اے الٰہی آج کی شام تک میں اس سے خوش رہا تو بھی اس سے راضی ہو۔" عبداللہ بن مسعود فرما رہے تھے کاش اس قبر میں میں رکھا جاتا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۱۸۳-۱۸۴ ج-۱)

پانچویں قبر: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ ام رومان کی ہے۔

چھٹی قبر: سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کی ہے۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۹۳، راحت القلوب ص ۱۷۹، ۱۸۰)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۲۶۰ خلیفۃ المسلمین حضور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا مزار پُر انوار بھی جنت البقیع شریف میں ہے۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ آپ کے القاب میں ذوالنورین، ذوالہجرتین، مصلی الی القبلتین ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ص ۵۵، ج ۱)

۲۶۱ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کو جہاد کے لیے خیرات پر توجہ دلائی تو سیدنا عثمان غنی نے ایک سو اونٹ

marfat.com

پیش کیا۔ آپ نے پھر فرمایا تو سیدنا عثمان غنی نے دو سو اونٹ کا اعلان کیا۔ پھر توجہ دلائی تو تین سو اونٹ کا اعلان فرمایا۔ تاریخ الخلفا ص۱۰۷۔

۲۶۲ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بیعت رضوان کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت لی۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بحیثیت سفیر مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے روک لیے گئے خبر مشہور ہوگئی آپ کو شہید کر دیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہے۔ آپ نے اپنے ایک ہاتھ پہ دوسرا ہاتھ رکھا اور فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۰۷)

۲۶۳ ابن عساکر سیدنا علی المرتضٰے سے روایت کرتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر میری بیٹیاں چالیس بھی ہوتیں تو ایک ایک کر کے تیرے نکاح میں دے دیتا۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۰۹۹)

۲۶۴ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن کی آیۂ کریمہ من هو قانت آناء اللیل ساجداً و قائماً سے مراد سیدنا عثمان بن عفان ہیں۔ حلیۃ الاولیاء ص۵۶ ج ۱)

۲۶۵ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے محمد بن سیرین راوی ہیں فانه کان یحیی اللیل کله فی رکعة یجمع فیها القرآن (حلیۃ الاولیاء۔ ص۵۷۔ سیدعثمان رضی اللہ عنہ ساری رات عبادت میں گزار دیتے اور ایک رکعت میں قرآن پاک ختم فرماتے۔

۲۶۶ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان احیا امتی و اکرمها میری امت میں سب سے زیادہ صاحب حیا اور باعزت عثمان غنی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ص۵۶ ج ۱)

وصلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۷ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت

بلوائیوں نے عمر بن حرام کے مکان کی طرف سے سیڑھی لگائی اور اندر چلے گئے۔

marfat.com

محافظوں کو اطلاع نہ ہو سکی۔ متعدد افراد کے اکٹھے ہو جانے پر ظالموں نے حملہ کیا آپ کی اہلیہ نائلہ بنت الفراضہ کے ہاتھ کی انگلیاں آپ کو بچاتے ہوئے دشمن کی تلوار سے کٹ آیت آ گئیں حملہ کے وقت آپ مصروفِ تلاوت تھے خون کا قطرہ قرآن مقدس کی اس آیت پر گرا۔ **فسیکفیکھم اللہ وھوالسمیع العلیم**۔ ظالم حملہ آوروں نے شہید کرنے کے بعد گھر کا سامان لوٹا۔ خواتین سے زیور چھینا۔ بیت المال کو تاراج کیا۔ کنانہ بن بشیر نے تلوار چلائی عمر بن حمق نے نیزہ مارا۔ غمیر نے ٹھوکریں ماریں جس سے پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ ۱۸ ذی الحجہ جمعہ کو شہادت ہوئی۔ جسد اطہر دیر تک بے گور و کفن پڑا رہا۔ مغرب و عشاء کے درمیان جنازہ اٹھایا گیا۔ جبیر بن مطعم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض ظالم نماز جنازہ پڑھانے پر ہنگامہ آرائی پر اُتر آئے تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں سختی سے روکا اس طرح یہ پیکر اخلاص و محبت محبوب حبیب کبریا امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ واصل الی اللہ ہوئے۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ اِنا للہ و انا الیہ راجعون

ان مزارات مقدسہ کے علاوہ بے شمار قبور مقدسہ اسی جگہ ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود۔ حنیس بن حذافہ سہمی۔ حضور علیہ السلام کے عم محترم حضرت عباس۔ آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ، ابوسفیان بن حارث۔ سیدنا سعد بن معاذ، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سب مقدس شخصیتیں جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سید الانبیاء محمد وآلہٖ وسلم

مسجد نبوی کے ستون ہائے مقدسہ

ستون حنانہ: اس مقدس ستون کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے جب منبر شریف تیار ہو گیا اور حضور علیہ السلام اس پر جلوہ فرما ہوئے تو یہ ستون تابِ فرقت نہ لاتے ہوئے رویا۔ رونا اس زور سے

marfat.com

تھا کہ پورے اجتماع صحابہ نے سنا اس مقدس ستون کی درد بھری آواز سن کر حاضرین پر بھی
۲۶۸ رقت طاری ہوگئی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. سمعنا للجذع صوتا کصوت
العشار۔ (بخاری ص ۱۲۵، ج-۱) وفاء الوفا ص ۳۸۸، ج ۲) ہم نے ستون سے ایسی آواز سنی
۲۶۹ جیسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں صاحت النخلة صياح الصبي کہ کھجور کا ستون بچے کی طرح چیخا نیز
۲۷۰ فرماتے ہیں تان انين الصبي کہ بچے کی طرح رویا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵۶، وفاء الوفاء
ص ۳۸۸، ج ۲، خلاصہ ۱۲۲۔

۲۷۱ سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے اضطربت الساریہ کحنین الناقة الخلوج
وفاء الوفا ص ۳۸۸، ج ۲) یہ مقدس ستون اس طرح اضطراب میں ہوا جیسے وہ اونٹنی جس کا
بچہ گم ہو چکا ہو۔

۲۷۲ سیدنا انس فرماتے ہیں فحنت الخشبة حنين الواله۔ وفاء الوفا ص ۳۸۸،
خلاصہ ۶۳۔ کہ ستون ایسے رویا جیسے عشق اور غم کے سبب عقل کھویا روتا ہے۔

۲۷۳ ستون کی اس حالت کو دیکھ کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔
فاتاہ فمسح يده عليه حضور تشریف لائے اور اسے ہاتھ مبارک سے تسلی دی۔

۲۷۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ستون سے دریافت فرمایا اگر تو چاہے تو تجھے اسی جگہ
پر درخت کی شکل دے دی جائے یا چاہے تو تجھے جنت میں لگا دیا جائے اور اولیاء اللہ
تیرے پھل سے استفادہ کریں تو اس نے دار فنا کی بجائے دار بقاء کو پسند کیا یعنی جنت میں
جانا پسند کر لیا۔ (وفاء الوفا ص ۳۹۰، ج ۲)

۲۷۵ فان الحسن اذا حدث بهذا بكى وقال يا عباد الله الخشبة تحن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شوقاً اليه
سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو سنتے تو زار و قطار روتے فرمایا کرتے اے اللہ کے بندو لکڑی فراق محبوب

marfat.com

لمکانہ فانتم احق ان تشاقوا الی لقائہ۔ وفاء الوفا ص ۳۹۰، ج ۲، خلاصۃً

میں رہئے تم زیادہ حقدار ہو کہ ان کی ملاقات کا شوق رکھو۔

سرکار نے نیز فرمایا۔

۲۷۶ لو لم افعل هذا لحن الیٰ یوم القیمة: (وفاء الوفا ص ۳۹۰، ج ۲)

اگر میں اسے چپ نہ کراتا تو قیامت تک ایسے ہی روتا رہتا۔ پھر حضور نے اس ستون کو وہیں دفن کرا دیا۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اس واقعہ کو غریق بحر وحدت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اس طرح بیان فرمایا ہے

استن حنانہ از ہجر رسول — حضور علیہ السلام کے فراق میں ستون حنانہ اس طرح رویا۔

نالہ می زد ہمچوں ارباب عقول — جیسے عقل مند روتے ہیں

درمیان مجلس وعظ آں چناں! — محفل وعظ میں اس طرح رویا کہ

کز وے آگہ گشت ہم پیر و جواں — ہر بچے بوڑھے جوان کو خبر ہو گئی

در تحیر ماند اصحاب رسول — صحابہ کرام متحیر ہو گئے کہ ستون

کہ چہ نالد ستون با عرض و طول — کس طرح رو رہا ہے

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ستون کیا چاہتا ہے؟

گفت جانم در فراقت گشت خوں — عرض کی آقا کے فراق سے جان خون ہو گئی۔

از فراق تو مرا چوں سوخت جاں — آقا تیرے فراق میں جل گیا ہوں۔

چوں نہ نالم بے تو اے جان جہاں — اے جان جہان اب کیسے رونا بند ہو۔

مسندت من بودم از من تا ختی — آقا اب تک آپ کی مسند میں تھا اب

بر سر منبر تو مسند ساختی — آپ نے منبر کو زینت بخشی ہے۔

marfat.com

گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند
شرقی و غربی از تو میوہ چشند

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو تجھے کھجور بنادیں تاکہ شرق و غرب کے لوگ تیرا پھل کھائیں۔

یا وراں عالم حقت سروے کند
تا تر و تازہ بمانی تا ابد

یا پھر تجھے عالم آخرت میں سرو بنادیں کہ کبھی خشک ہی نہ ہو۔

(مثنوی شریف)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ستونِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۲۷۷ اسے ستون قرعہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

انی لاعلم سارية من سواری المسجد لو یعلم النّاس ما فی الصلوۃ الیھا ما صلوا فیھا الا ان تطیر بھم قرعۃ۔

ام المومنین نے حضور علیہ السلام سے روایت کی ہے میری مسجد کے ستونوں میں ایک ستون کے آگے ایک ٹکڑا ہے اگر لوگ اس کی فضیلت سے واقفیت حاصل کرلیں تو یہ مقام قرعہ اندازی سے حاصل کریں۔

(وفاء الوفا ص ۴۲۰، ج ۲)

لوگوں نے اُمّ المومنین سے اس جگہ کا نشان پوچھا تو آپ نے تعین نہ فرمایا حاضرین اُس آگئے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اسی جماعت میں شامل تھے۔ آپ سیدہ عائشہ صدیقہ کے پاس ہی ٹھہرے رہے۔ دوسری جماعت ام المومنین سے پوچھنے کے لیے پھر حاضر ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر ام المومنین کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے اور

marfat.com

اس جگہ پر نماز شروع کر دی۔ لوگوں نے سمجھ لیا جس جگہ کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا یہی ہے

۲۷۸ زید بن اسلم کہتے ہیں میں نے اس جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق، عمر فاروق، رضی اللہ عنہما کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ (خلاصۃ الوفاء ص۱۶۸ جذب القلوب ص۱۰۱ ، راحت القلوب ص۱۰۵، وفاء الوفاء ص۲۴۱، ج ۲)

و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ستون ابی لبابہ رضی اللہ عنہ

۲۷۹ اس کا دوسرا نام ستونِ توبہ ہے۔ سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں ایک موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنو قریضہ سے معاملات طے کرنے اور ان کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا۔ بنو قریضہ نے کہا تھا کہ ابولبابہ کا ہر فیصلہ انہیں منظور ہوگا بنو قریضہ اور سیدنا ابولبابہ کے درمیان دیرینہ مراسم تھے۔ بنو قریضہ کو معلوم تھا کہ ابولبابہ بارگاہِ رسالت کے مقربین سے ہیں۔ انہوں نے اپنے معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا درخواست تو کر دوں گا مگر نتیجہ یہ ہوگا (اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب تھا قتل عام) سیدنا ابولبابہ سے یہ غلطی سرزد ہونے کے فوراً بعد ندامت محسوس ہوئی۔ یہ غلطی محض اس لیے سرزد ہوئی کہ بنو قریضہ کے بچے بوڑھے جوان نہایت عجز و انکساری آہ و زاری سے درخواست کر رہے تھے۔ آپ نے واپس آکر اپنے آپکو ستون سے باندھ لیا۔ دس دن سے زیادہ اس حالت میں رہے۔ گریہ زاری کی کثرت سے سماعت اور بینائی میں سخت کمزوری ہوگئی۔ آپ نے قسم اٹھائی جب تک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کھولیں گے نہ اپنے آپ کو کھولوں گا نہ کھانا کھاؤں گا و حلف لا یحل نفسہ حتی یحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ مرجاؤں گا یا حضور پاک معاف فرمادیں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ میرے پاس آجاتے تو میں استغفار کرتا۔

marfat.com

چونکہ انہوں نے اپنے کو باندھ لیا ہے اب جب تک حکم نازل نہ ہو نہیں کھولا جا سکتا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر یہ حکم نازل ہوا تو لوگ کھولنے کے لیے دوڑے تو آپ نے فرمایا وہی کھولیں گے جن کا مجرم ہوں۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے اور کھول دیا نماز اور حوائج ضروریہ کے موقعہ پر ان کی صاحبزادی کھول دیا کرتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھولنے پر انہوں نے عہد کر لیا اب بنو قریضہ کے ہاں کبھی نہیں جائیں گے کہ وہاں اللہ اور اس کے رسول سے خیانت واقع ہوئی تھی۔ (وفاء الوفاء ص ۴۴۲ ج ۲، راحت القلوب ص ۱۰۵)

اسی موقعہ پر آیہ کریمہ کا نزول ہوا۔

یا ایھا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول

ابن زبالہ فرماتے ہیں۔

۲۸۰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی نوافلہ الی اسطوانۃ التوبۃ و کان صلی الصبح انصرف الیھا وقد سبق الیھا الضعفاء والمساکین وضیفان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیتلوا علیھم ما انزل اللہ علیہ من لیلۃ یحدثونہ ویحدثھم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نفلی نماز ستون توبہ کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ نماز صبح کے بعد اس کی طرف پھر کر بیٹھتے ضعیف، مساکین مہمان بھی گرد بیٹھ جاتے۔ جس قدر آیاتِ احکام کا نزول رات ہو چکا ہوتا۔ ان پر تلاوت فرماتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتے رہتے

(وفاء الوفاء ص ۴۴۲، ج ۲، راحت القلوب ص ۱۰۵)

۲۸۱ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ، و وضع لہ سریراً وراء اسطوانۃ التوبۃ

جب حضور علیہ السلام اعتکاف بیٹھتے تو آپ کا بستر اور چارپائی ستون توبہ کے قریب لگا دیے جاتے۔

(وفاء الوفاء ص ۴۴۷، ج ۲)

marfat.com

ستون سریر

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چارپائی اس ستون کے پاس کبھی ستون ابولبابہ کے پاس جس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۲۸۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

کان اذا اعتکف یطرح له وسادة و یوضع له سریر من جریید۔

اعتکاف کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرش و تکیہ لگا دیے جاتے۔

(وفاء الوفا ص ۴۴۸ ج ۲، خلاصۃ الوفا ص ۱۷۰)

۲۸۳ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے دوران ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کی چھال کی ایک چارپائی تھی جس کو آپ کبھی اعتکاف کی جگہ رکھ لیتے اور رات کو چٹائی اس میں بچھا لیتے اور دن کے وقت پاؤں کے نیچے ڈال لیا کرتے تھے (راحت القلوب ص ۱۰۴ وفاء الوفا ج ۲ ص ۴۴۸)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد و الہ وصحبہ وسلم

ستون حرس

حرس معنی نگرانی، حفاظت، پہرہ کے ہے حضور سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ اس ستون کے پاس بیٹھ کر پہرہ دیا کرتے تھے۔ اسی بنا پر اس کا نام ستون حرس ہوا۔ سیدنا علی المرتضےٰ اکثر نماز بھی یہیں ادا فرماتے۔

۲۸۴ کان علی ابن ابی طالب یجلس فی صفتها ویحرس النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

(وفاء الوفا ص ۴۴۸ ج ۲، راحت القلوب ص ۱۰۶، خلاصہ ص ۱۷۱)

سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ اس کے سامنے بیٹھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے۔

marfat.com

جب حضور تاجدار دو عالم علیہ السلام سیدہ عائشہ کے حجرہ میں تشریف لے جاتے تو اسی جگہ سے گزرتے تھے۔ اسی ستون کا نام ستون عمل بھی ہے۔ روضہ انور کی جالیاں جو ریاض الجنہ کی طرف ہیں ان میں ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

ستونِ وفد

یہ ستون مبارک، ستون وفد اس بنا پر کہلاتا ہے کہ باہر سے جو دین سیکھنے اور معاملات میں راہنمائی لینے وفود آتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اسی مقام پر بیٹھ کر گفتگو فرمایا کرتے۔

۲۸۵ یجلس الیھا لوفود العرب اذا جاءتہ۔ وفود آتے تو آپ اسی جگہ بیٹھتے۔

وفاء الوفا ص ۴۴۹، ج ۲، راحت القلوب ص ۱۰۴

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

ستونِ تہجد

جس مقام پر یہ مقدس ستون موجود ہے اس جگہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔ یہ جگہ صفہ شریف کے بالکل سامنے قبلہ کی سمت ہے۔ جب صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کو نماز تہجد ادا فرماتے دیکھا تو انہوں نے بھی شروع کر دی۔ حضور تاجدار دو عالم علیہ السلام نے صحابہ کرام کے اس اہتمام کو دیکھا تو آپ اندر تشریف لے گئے صحابہ نے عرض کی حضور آپ نماز پڑھتے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ پڑھ لیتے تو فرمایا۔

۲۸۶ انی خشیت ان ینزل علیکم مجھے ڈر لگا کہیں نماز تہجد تم پر فرض ہی نہ

marfat.com

صلوٰۃ اللیل ثم لاتقوّون علیھا۔ ہوجائے اور پھر تم اُسے ادا نہ کرسکو۔
(وفاء الوفاء ص۱۵۱ ج ۲)

ستون جبریل علیہ السلام

یہ مقدس ستون جالی مبارک کے اندر آگیا ہے زیارت مشکل ہے۔ یہ ستون حضور سیدہ فاطمۃ الزہرا کے حجرہ سے متصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پر کھڑے ہوکر اپنی لخت جگر سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے گفتگو فرمایا کرتے تھے کیونکہ جبریل علیہ السلام بھی اسی جگہ آیا کرتے تھے اسی باعث ستونِ جبریل کے نام سے مشہور ہوا۔

۲۸۷ ھذہ الاسطوانہ آخر الاساطین التی ذکر بہا اھل التاریخ فضلاً فضلاً والافجمیع سواری المسجد الشریف لھا فضل۔ (وفاء الوفاء ص۲۵۳ ج ۱)

یہ وہ ستون ہے جو فضیلت میں مشہور ہے ورنہ مسجد نبوی شریف کے تمام ستون مقدس و مبارک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز مغرب کے وقت الگ الگ ستونوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے ان مقدس ستونوں پر یہ اسماء لکھے ہوئے ہیں۔ یہ سبھی کے سبھی مقدس ستون ریاض الجنۃ کے اندر تلاش کرنے میں آسانی سے مل جائیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم

مسجد نبوی شریف میں مقدس محرابیں

۲۸۸ محراب شریف کی تاریخی حیثیت کو علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

ان المسجد الشریف لم یکن لہ محراب فی عھدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد شریف میں محراب کی موجودہ صورت نہ تھی اور نہ ہی

marfat.com

عهد الخلفاء ولا بعده وان اول من احدثه عمر بن عبد العزيز في عمارة الوليد.

(وفاء الوفاء ص۳۷۶ ج ۲)

خلفاء راشدین کے مقدس دَور میں یہ رائج تھی محراب کے پہلے موجد حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں جنہوں نے ولید بن عبدالملک کے حکم کے مطابق ایجاد فرمائی مسجد شریف میں توسیع کے موقع پر محراب بنوائی جو آج تک چلی آرہی ہے۔

پہلی محراب: تحویل قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد متعدد ایام تک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ستون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کھڑے ہوکر امامت فرماتے رہے پھر ستون حنّانہ کی جگہ کو شرف قیام سے نوازا۔ یہ محرابِ مقدس اسی جگہ پہ بنی ہوئی ہے اس کی ابتدا ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں ہوئی جیسا کہ اوپر گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس طرح محفوظ فرمایا کہ آپ کے قدمین شریفین کی جگہ کے علاوہ باقی ساری جگہ دیوار میں دے دی تاکہ آپ کی سجدہ گاہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہ سکے اب اگر وہاں نماز پڑھنا نصیب ہو تو نمازی کا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس قدموں کی جگہ پہ ہوگا۔

اس وقت اس محرابِ مقدس پہ آب زر سے خوبصورت مینا کاری کی گئی ہے۔ بار بار دیکھنے سے بھی زائر کا جی نہیں بھرتا۔ دونوں طرف سرخ سنگ مرمر کے ستون ہیں پیشانی پر یہ آیت کریمہ کندہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

اس محراب مقدس پہ تاریخ تعمیر ۸۸۲ھ مرقوم ہے۔ یہ سلطان اشرف ابوالنصر کے دَور کی تعمیر ہے۔ یہ مقدس محراب "محرابِ نبوی" کے نام سے متعارف ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں نماز کی سعادت نصیب فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہٖ وصحبہ وسلم

دوسری محراب : یہ محراب مقدس مسجد نبوی شریف کی جنوبی دیوار میں ہے اس جگہ کو سیدنا عثمان بن عفان کی مقدس پیشانی چومنے کا شرف حاصل ہے۔ مسجد شریف کے اضافہ کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اسی جگہ کھڑے ہو کر امامت کرواتے۔ یہ مقدس محراب سنگ مرمر سے تیار شدہ ہے۔ اس پر پتھر کی میناکاری کی گئی ہے اسے محراب عثمانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس محراب میں نماز کی سعادت نصیب فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

تیسری محراب : یہ محراب مقدس منبر مبارک سے غربی جانب واقع ہے۔ اس محراب کو سلطان سلیمان نے ۹۳۸ھ میں سنگ موسیٰ سے تعمیر کرایا۔ اسی باعث اس کا نام محراب سلیمانی مشہور ہوا اسے محراب حنفی بھی کہتے ہیں

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہٖ وصحبہ وسلم

چوتھی محراب : یہ مقدس محراب شمالی دیوار سے ملے ہوئے ایک چبوترہ پر بنی ہوئی ہے۔ پیتل کی زنجیر سے گھری ہوئی ہے باب جبرئیل علیہ السلام سے مسجد نبوی شریف میں داخل ہوں تو سامنے یہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔ صفہ شریف پر نماز پڑھیں تو بالکل نگاہوں کے سامنے ہے۔ ۱۹۸۰ء میں زیارت کی تو اس محراب کے آگے ایک بڑی الماری رکھی ہوئی تھی۔ اس مقدس محراب پر یہ آیت مقدسہ کندہ ہے۔

ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودا۔

اسے محراب تہجد بھی کہا جاتا ہے اسی نام سے مشہور ہے۔

marfat.com

پانچویں محراب : یہ مقدس محراب بہت سی نگاہوں سے اوجھل ہے۔ مسجد نبوی شریف کی ترک تعمیر میں موجود ہے۔ مسجد نبوی شریف کے باب النساء سے داخل ہوتے ہی دائیں جانب کی دیوار میں واقع ہے۔ اس مقدس محراب کے متعلق مجھے بتایا گیا یہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی محراب ہے۔ آپ یہاں پہ نماز تہجد ادا فرمایا کرتیں اگر آپ بابِ سیدنا عثمان سے داخل ہوں تو بائیں جانب کے برآمدہ کی آخری دیوار شریف میں اسے دیکھ سکیں گے۔ ۱۹۸۰ھ کی حاضری میں دیکھا تو اس کے آگے بھی الماری رکھی ہوئی تھی۔ بابِ عثمان رضی اللہ عنہ سے خواتین کا داخلہ اور اسی برآمدہ میں ان کا نماز پڑھنا غالباً اسی مناسبت سے ہے کہ حضور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اسی سمت میں نماز ادا فرمایا کرتی تھیں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہٖ وصحبہ وسلم

نمازِ تہجد

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے خاص بندوں کے ذکر میں فرمایا ہے والّذین یبیتون لربھم سجداً و قیاماً وہ بندے جو اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ و قیام کی حالت میں راتیں گزارتے ہیں۔ یہاں نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے۔

۲۸۹ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اشراف امتی حملۃ القران واصحاب اللیل۔

میری امت کے معزز لوگ وہ ہیں جو حافظ و عامل قرآن کریم ہیں اور تہجد گزار ہیں

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۲۹۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ الی ربکم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہجد پڑھا کرو کہ تم سے پہلے صالحین کی عادت اور رب قدوس کے قرب کا ذریعہ ہے

marfat.com

وکفرۃ السیّات ۔ اور گناہوں کا کفارہ بھی

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۲۹۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثہ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفو فی الصلوۃ والقوم اذا صفو فی القتال العدو۔

تین افراد پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے ایک وہ جو تہجد گزار ہے، دوسرا وہ جو نماز کے لیے صف میں ہے۔ تیسرا وہ جو دشمن کے مقابلہ کے لیے صف میں برسرپیکار ہے۔

اور قرآن مجید نے جنتیوں کے لیے غرفات ذکر فرمایا اولئک یجزون الغرفۃ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یہ غرفات کن کے لیے ہوں گے۔ فرمایا۔

۲۹۲ لمن اطاب الکلام وافشی السلام واطعم الطعام وصلی باللیل والناس نیام۔

جو بات اچھی کرے، سلام کہے، غربا کو کھانا کھلائے، تہجد پڑھے۔

تفسیر مظہری سورۃ الفرقان آیہ عباد الرحمٰن، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقدس عبادت نصیب فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

حجرات مقدسہ

تعمیر مسجد کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو ازواج مطہرات سیدہ سودہ بنت زمعہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے حجرات کی تعمیر کروائی اس وقت انہیں دو حجروں کی ضرورت تھی بعد میں حسب ضرورت تعمیر بڑھتی چلی گئی۔ حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد شریف کے پڑوس میں تھا۔ جب آپ کو ضرورت پیش آتی وہ نذر کر دیتے۔ ایک وقت آنے پر سارا مکان پیش کر دیا۔

marfat.com

یہ حجراتِ مقدس سادگی کی مثال تھے۔ اکثر حجرے کھجور کی شاخوں کے تھے بعض کچی اینٹوں کے تھے۔ دروازوں پر کمبل ٹاٹ کے پردے ہوتے۔

راحت القلوب ص۶ خلاصۃ الوفا، ص۱۷۳)

۲۹۴ سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں ذرا بڑا ہو گیا تو کھڑا ہو کر چھت کو ہاتھ لگا لیا کرتا تھا۔ یہ تھی حجرات مقدسہ کی اونچائی یہ تمام حجرات مقدسہ شرقی جانب تھے۔ غربی جانب کوئی حجرہ نہ تھا۔ ان مقدس حجروں میں عموماً رات کو چراغ بھی نہیں جلتے تھے۔ (بخاری شریف ص۵۶، ج ۱) اور ضرورت بھی کیا تھی بھلا جس گھر میں سراج منیر کی جلوہ گری ہو وہاں شمع کی کیا ضرورت؟ جس گھر میں آفتاب ہو تو وہاں چراغ کی کیا حیثیت۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

یا بدیع الدّلِ والغنج　　لك سلطان علی المهج

اے عجیب و غریب اداؤں کے مالک آقا آپ کی حکومت تو دلوں پر ہے

ان بیتًا انت ساکنه　　غیر محتاج الی السرج

جس گھر میں آپ رہتے ہوں وہ گھر چراغ کا محتاج نہیں

وجهك الماء محل حجتنا　　یوم یاتی الناس بالحجج

آپ کا مبارک چہرہ ہمارے لیے کافی دلیل ہے جس دن لوگ اپنی دلیلیں پیش کرینگے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تمام حجرے ولید بن عبدالملک کے حکم سے مسجد نبوی شریف میں شامل کر دیے گئے۔ ولید نے جب حجروں کے گرانے کا حکم بھیجا تو مدینہ منورہ میں کہرام برپا تھا۔ (خلاصۃ الوفاء ص۱۳۷)

۲۹۴ ابو امامہ سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کاش وہ حجرے اسی طرح رہنے دیے جاتے تاکہ آنے والے لوگ دیکھتے کہ شہِ بحر و بر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس قدر سادہ زندگی تھی جسے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا کر دی گئیں

marfat.com

ان کی رہائش کیسے سادہ قسم کے چھپروں میں تھی۔ (زرقانی) صفحہ ۲۷، ج ۱) حجراتِ مقدسہ کی تعمیری ترتیب کچھ اس طرح تھی، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے حجرے کے ساتھ سیدہ سودہ اور سیدہ صفیہ کے حجرے تھے۔ شمالی جانب سیدہ ام سلمہ، ام حبیبہ، سیدہ زینب، سیدہ جویریہ، سیدہ میمونہ، سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن کے حجرات تھے۔ یہ حجرات اس قدر مسجد سے متصل تھے کہ حضور علیہ السلام اعتکاف میں ہوتے تو کھڑکی سے سر مبارک باہر نکال دیتے اور ازواج مطہرات گھر بیٹھے ہی سر پاک دھو دیتیں۔ یہ حجرے چھ سات ہاتھ چوڑے دس ہاتھ لمبے تھے۔

(سیرۃ النبی، ص ۲۰۶، ج ۱)

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حجرہ مقدس بھی مسجد شریف کی شرقی جانب تھا اس مقدس حجرہ کی ایک کھڑکی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف کھلتی تھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہیں کھڑے ہو کر شہزادی خاتون جنت اور بچوں کی خیریت دریافت فرمایا کرتے۔ آپ کا معمول تھا جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اس جگہ مسجد شریف میں داخل ہوتے دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر سیدہ فاطمۃ الزہرا کے ہاں جاتے۔ خیریت دریافت فرمانے کے بعد امہات المومنین کے ہاں تشریف لے جاتے۔ (راحت القلوب صد ۱۱ خلاصۃ الوفاء صد ۱۷۵)

سب سے پہلے کچا حجرہ حضور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ دومۃ الجندل جانے کے بعد اس کی تعمیر کرائی گئی۔ واپسی پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ تعمیر کیسی ہے۔ عرض کی آقا پردہ کا کام دیگی تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد از ضرورت تعمیر مکان بری شئی ہے۔ مسلمان کا مال خرچ ہوتا ہے (وفاء الوفاء ص ۳۲۷، ج)

۲۹۵ عطا خراسانی کہتے ہیں جب ولید بن عبدالملک کا حکم مدینہ منورہ میں پہنچا کہ امہات المومنین

marfat.com

کے حجرات مقدسہ گرا کر مسجد شریف میں شامل کر دیے جائیں تو مَیں اس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حجرے کھجوروں کی شاخوں کے تھے اور ان کے دروازوں پر ٹاٹ تھے۔ مدینۃ الرسول کے لوگ ولید کے اس فیصلہ پر انتہائی پریشان و بے چین تھے اور زار و قطار رو رہے تھے۔

۲۹۶ سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَیں چاہتا تھا حجرات مقدسہ اسی
۲۹۷ حالت پر چھوڑ دیے جائیں۔ عمران بن ابی انس فرماتے ہیں۔ مَیں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو دیکھا ہے جو حجرات مقدسہ کے گرانے کے واقعہ سے سخت نڈھال و پریشان تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ان میں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ابوامامہ بن سہل خارجہ بن زید شامل ہیں۔

۲۹۸ ابوامامہ فرماتے تھے کاش یہ لوگ حجرات کو اپنی حالت پر رہنے دیتے کہ آئندہ نسلیں سادگی کا درس سیکھ سکتیں۔ (وفاء الوفا ص ۳۲۸ ج ۱)

مسجد نبوی شریف میں پہلا حادثہ

یکم رمضان شریف ۶۵۴ھ میں مسجد نبوی شریف میں آگ لگ جانے کا سنگین حادثہ پیش آیا۔ یہ دردناک واقعہ ابوبکر بن اوحد فراش کے ہاتھوں پیش آیا۔ چراغ کا گُل نیچے گرا جس سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے حتیٰ کہ چھت تک پہنچ گئے۔ اس حادثہ کی خبر سُن کر مدینۃ الرسول کا امیر موقع پر پہنچ گیا۔ عوام بھی کثیر تعداد میں جمع ہو گئے مگر آگ پر قابو نہ پایا جا سکا آگ نے ایسی تباہی مچائی کہ چھت، منبر نبوی، دروازے، صندوق، کتابیں، قرآن مجید کے متعدد نسخے، حجرہ مقدسہ کا غلاف سبھی جل گئے۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں ان دنوں حجرہ شریف کے گیارہ غلاف تھے۔ یہ آگ قہر الٰہی کا عجیب نمونہ پیش کر رہی تھی۔ آگ بجھنے پر اہل مدینہ نے سجدہ شکر ادا کیا وہ ڈر رہے تھے کہ اگر آگ کا زور اسی طرح

marfat.com

رہا تو اہل مدینہ کس طرح محفوظ رہ سکیں گے۔ اہل مدینہ منورہ نے اپنے محفوظ رہنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس کی برکت فرمایا۔ پھر یہ واقعہ معتصم باللہ کو لکھا گیا تو اس نے ۶۵۵ھ کے اوائل میں پھر مسجد شریف کی جدید تعمیر کروائی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۲۴)

مسجد نبوی شریف میں دوسرا حادثہ

۱۳ رمضان المبارک ۸۸۰ھ کا واقعہ ہے۔ رئیس الموذنین شمس الدین شرقی مینارہ پر مصروفِ عبادت تھے۔ اس رات شدید گرج چمک تھی۔ اس مینارہ پر آسمانی بجلی گری شعلے بھڑکے مینارہ شہید ہوگیا۔ رئیس المؤذنین کا وہیں انتقال ہوگیا۔ جب آگ لگنے کی خبر مشہور ہوئی تو امیر مدینہ اور بہت سے افراد موقعہ پر جمع ہوگئے۔ آگ بجھانے کی بے شمار کوششوں کے باوجود آگ بجھانے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ اس آگ میں ۱۲ آدمی شہید ہوئے۔ مسجد شریف میں رکھے ہوئے صندوق، کتابیں جل گئیں۔ مسجد شریف آگ کے سمندر کا نقشہ پیش کر رہی تھی۔ حجرہ مقدس کے ساتھ کے ستون بچے رہے۔ اس واقعہ کی خبر سے سلطان اشرف مصر میں شدید غمگین ہوا اور ہمت سے اس خستہ حالی کو سنبھالا۔ جدید تعمیر کے لیے ایک ہزار سے زیادہ کاریگر روانہ کیے۔ ۲۵ ہزار دینار دیے۔ مینارۂ رئیسا گرا کر دوبارہ تعمیر کیا۔ محرابِ عثمانی میں وسعت کی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۳۲۵)

مسجد نبوی شریف میں پہلا چراغ

۲۹۹ قرطبی اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ تمیم داری شام سے قندیلیں لائے اور جمعرات کو مدینہ منورہ پہنچے اپنے غلام ابو براوہ سے فرمایا کہ یہ قندیلیں مسجد شریف میں لٹکا دیں اور ان میں تیل بتی ڈالیں چنانچہ غروب آفتاب کے بعد یہ تمام قنادیل روشن کر دی گئیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مسجد شریف جگمگا رہی تھی فرمایا یہ

marfat.com

جس نے کیا عرض کی گئی تمیم داری نے تو فرمایا اسلام روشن ہو گیا یا تو نے اسلام کو روشن کر دیا۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۳۶)

ریاض الجنۃ

اہل عشق و محبت تو مسجد نبوی شریف کے ایک ایک حصہ کو بلکہ پورے کے پورے مدینہ کو ہی جنت قرار دیتے ہیں تاہم مسجد نبوی شریف کا ایک خاص حصہ بھی ہے جسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاض الجنۃ کے الفاظ سے خاص فرمایا۔ عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۰۰ پہلی حدیث: مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (وفاء الوفا ص ۴۲۶)

میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ ہے

۳۰۱ دوسری حدیث: مَا بین بیتی الیٰ منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (وفاء الوفا ص ۴۲۶)

میرے گھر سے منبر تک کی جگہ جنت ہے

۳۰۲ تیسری حدیث: اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا (وفاء الوفا ص ۴۲۶)

جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو وہاں سے کچھ حاصل کرو

۳۰۳ چوتھی حدیث: ما بین المنبر و بیت عائشہ روضۃ من ریاض الجنۃ (وفاء الوفا ص ۴۲۷ ج ۲)

منبر شریف اور حجرہ صدیقہ کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے

۳۰۴ پانچویں حدیث: اوسط طبرانی میں ابو سعید خدری سے ہے۔

منبری علی ترعۃ من ترعۃ الجنۃ (وفاء الوفا ص ۴۲۷، ج ۲)

میری قبر جنت کے زینوں میں سے ایک زینہ ہے۔

۳۰۵ چھٹی حدیث: صحیحین میں ابو عمر سے ہے۔

ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (وفاء الوفا ص ۴۲۷ ج ۲)

marfat.com

میری قبر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔

۳۰۶ ساتویں حدیث: ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی۔ (وفاء الوفاء ص۴۲۸ ج۲)

میرے گھر اور قبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۳۰۷ آٹھویں حدیث: سیدنا انس بن مالک سے ہے:

ما بین حجرتی ومصلائی روضة من ریاض الجنة (وفاء الوفاء ص۴۲۸، ج۲)

میرے حجرے اور جائے نماز کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

۳۰۸ نویں حدیث: عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما بین هذه البیوت الی منبری روضة من ریاض الجنة۔

ان سب حجروں اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ ہے۔

ریاض الجنۃ کے معانی

پہلا معنی: حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ حصہ نزول رحمت اور حصول سعادت کی نسبت سے جنت کے باغات میں سے ہے جس طرح جنت میں باغ الٰہیہ ہیں اسی طرح اس حصہ میں بھی۔ (وفاء الوفاء ص۲۴۹، ج۲)

دوسرا معنی: یہاں کی حاضری، عبادت جنت میں حاضری کا پیش خیمہ ثابت ہو گی یہ دونوں معانی کمزور ہیں اسی نسبت سے مسجد نبوی بلکہ پورا مدینہ منورہ تمام روئے زمین کی مساجد شامل ہیں۔

تیسرا معنی: یہ حصہ یعنی جنت کا حصہ ہے جو اس سرزمین پر ہماری بہتری اور مغفرت کا سامان ہے یہ حصہ جنت سے یہاں لایا گیا ہے اور قیامت کو یہ ٹکڑا جنت

marfat.com

میں ہی چلا جائے گا۔ یہی تیسرا قول سب سے قوی ہے۔

صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

علماء کی ایک بڑی جماعت کا بھی اسی پر اتفاق ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے اس کو ترجیح دی ہے۔ ابن حجر مالکی اسی قول کے موید میں فرماتے ہیں یہ خطہ بعینہٖ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے اور جنت سے دنیا میں بھیج دیا گیا ہے جیسے حجر اسود، مقامِ ابراہیم اور رکن یمانی کے بارہ دلائل ہیں۔ تعجب ہے کہ جبل احد کو جنت کا پہاڑ ماننے میں کوئی تاویل نہیں کی جاتی مگر ریاض الجنۃ کو جنت کا ٹکڑا ماننے میں تاویلات ہوتی ہیں۔ معاذ اللہ (وفاء الوفاء ص ۲۲۹ ج ۲، جذب القلوب ص ۱۳۰) راحت القلوب ص ۱۳۰)

مسجد نبوی شریف کا پہلا فرش

۳۰۹ اما تحصیب المسجد و فی سنن ابوداؤد عن ابی الولید قال سئالت ابن عمر عن الحصاد التی فی المسجد فقال مطرنا ذات لیلۃ فاصبحت الارض سنبلۃ فجعل الرجل یأتی بالحصاء فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما احسن ھذا۔

(خلاصۃ الوفاء ص ۳۰۶)

مسجد مبارک میں کنکریوں کے متعلق سنن ابوداؤد میں ابوالولید سے ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کنکریوں کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ایک رات بارش کے سبب زمین بھیگ گئی تو جو آتا اپنے دامن میں کنکریاں لے آتا اور کپڑوں کے نیچے ڈال لیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا یہ کتنا اچھا ہو گیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

مسجد نبوی شریف کی ترکی تعمیر

سلطان عبدالحمید خاں مرحوم اور ترکی حکومت کے دورِ اقتدار کی منہ بولتی تصویر مسجدِ نبوی کی تعمیر ہے جو انتہائی عقیدت و محبت سے تیار کی گئی۔ معماروں پر کڑی نظر تھی کہ بے وضو کام نہ کریں۔ سرخ ستون حرم انور سے باہر تیار کیے جاتے تھے اور مسجد شریف میں لاکر رکھ دیے جاتے۔ اس امر کا خاص خیال رکھا گیا کہ منبر انور کے قرب جوار میں آہٹ پیدا نہ ہو یہ حصہ ۳۲ ستونوں پر مشتمل ہے۔ ۳۱ ستونوں پر سنگ مرمر کے ٹکڑے جڑے ہوئے جو پہلی حد کو واضح کرتے ہیں۔ ستونوں کی ایک لائن پر پھول کندہ دکھائی دیتے ہیں جو مسجد کی حد بندی کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ باب السلام سے ستونوں کی لائنیں دیکھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ پوری سیدھائی میں نہیں ہیں۔ پہلے دالان میں کافی جگہ ہے مگر محراب نبوی کے قریب جاکر یہ جگہ تنگ ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ تھی ترکوں کی تعمیر کے موقعہ پر اہل مدینہ منورہ نے حکومت پر واضح کر دیا تھا کہ مسجد شریف کے جو ستون حضور علیہ السلام کے دور میں تھے انہیں قطعی طور پر اپنی جگہ سے نہ ہلایا جائے ورنہ اہل مدینہ سر کٹانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے چنانچہ ترکی حکومت نے اہل مدینہ کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ان میں کسی قسم کا تقدم تاخر نہ کیا۔ یہ تعمیر ۱۲۶۵ھ میں شروع ہوئی ۱۲۷۷ھ میں مکمل ہوئی۔ ایک کروڑ ساڑھے ۱۲ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔

مسجد نبوی شریف کی سعودی تعمیر

حرم احمر کے باہر کا حصہ جو سفید ستونوں پر مشتمل ہے اور سرخ حصہ سے ذرا اونچا ہے یہ سب حصہ سعودی دور حکومت کی تعمیر ہے اس حصہ کی ۱۶ فٹ گہری بنیادیں کھودی

marfat.com

گئیں۔ میناروں کی بنیادوں کی گہرائی ۵۵ فٹ رکھی گئی اور میناروں کی بلندی ۲۲۰ فٹ اور مغربی اور مشرقی دیواروں کی لمبائی ۴۱۶ فٹ ہے جبکہ شمالی دیوار کا طول ۲۹۶ فٹ ہے۔

(تاریخ الحرمین ص۱۹۴)

اس دور حکومت میں مسجد شریف میں ۶۰۲۴ میٹر کا اضافہ ہوا۔ (آثار المدینہ ص۱۱۱)

۱۲۶۸ھ میں توسیع مسجد کا اعلان ہوا۔ ۵ شوال المکرم ۱۳۷۰ھ کو دیواریں منہدم کی گئیں۔ ۱۳۷۳ھ میں جدید سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مراۃ الحرمین ص۲۶۵، آثار المدینہ ص۱۰۶۔ اس تعمیر پر ۵½ کروڑ ریال تقریباً صرف ہوئے۔

تاریخ الحرمین ص۱۹۵، تاریخ المدینہ ص۲۲

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وسلم

◎

مدینۃ الرسول کی مساجد مقدسہ

مسجد بنی ظفر شریف

یہ مسجد مبارک حرۃ غربیہ کے کنارے واقع تھی۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا فرمائی ہے۔ آپ کے ساتھ عبداللہ ابن مسعود معاذ بن جبل بھی تھے بعد میں اس مسجد مبارک کو عوام نے مسجد نعلہ کہنا شروع کر دیا۔ (راحت القلوب)

marfat.com

۳۱۰ یہ قبا کی شرقی جانب کے راستہ پر واقع ہے۔ ادریس بن محمد بن یونس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی ظفر کے ایک پتھر پر بیٹھے اور قاری کو حکم دیا کہ تلاوت کرے

بیت ۳۴ قاری صاحب اس آیۃ کریمہ پر پہنچے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روئے۔ (راحت القلوب ص۱۴۷، خلاصۃ الوفا ص۲۷) زیاد بن عبید اللہ نے اس مقدس پتھر کو اٹھوا دیا۔ پھر قبیلۂ بنی ظفر کے اکابرین نے زیاد کو اس کی تاریخی حیثیت بتائی تو اس نے یہ پتھر واپس کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

پتھروں میں تاثیر

جس طرح پتھروں کی خاصیتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ رب قدوس جل مجدہٗ نے پتھروں میں بھی خوبیاں رکھ چھوڑی ہیں۔ بعض وہ پتھر ہیں جن سے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔ قرآن مقدس فرماتا ہے:

وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار۔

وہ بھی پتھر ہیں جن سے نہریں بہہ نکلتی ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے۔

وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ

وہ بھی پتھر ہیں جو خدا کے خوف سے گر جاتے ہیں

یحییٰ فرماتے ہیں میں نے مدینہ منورہ کے بہت سے بے اولاد لوگوں کو دیکھا جو یہاں اپنی بیویوں کو لاتے اور اس مبارک پتھر پہ بٹھاتے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ اسی کی برکت سے انہیں اولاد کی نعمت سے نواز دیتا۔

(خلاصۃ الوفا ص۲۷، راحت القلوب ص۱۴۷)

marfat.com

مطری کہتے ہیں اس مسجد شریف کے قرب وجوار میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حجر مبارک کے پاؤں کے نشانات بھی تھے اور لوگ ان نشانات کی برکت حاصل کرتے تھے۔
(خلاصۃ الوفا ص۲۷، راحۃ القلوب ص۱۴۷)

یہ مسجد مبارک اور نبی ظفر کے مکانات وادی حرہ واقم وادی مہروز میں واقع ہیں اس مسجد مبارک کو ابو جعفر مستنصر باللہ نے ۶۳۰ھ میں تعمیر کرایا۔ (آثار المدینہ ص۱۳۲)

مسجد الاجابہ شریف

یہ مسجد مبارک بھی معاویہ بن مالک نے تیار کی اس مسجد مقدس کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی۔ صحیح مسلم شریف میں عامر بن سعد سے ہے۔

۳۱۱ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل ذات یوم من العالیۃ حتی اذ مرّ بمسجد بنی معاویہ دخل فرکع رکعتین وصلینا معہٗ و دعا ربّہ طویلاً ثم انصرف الینا فقال سالت ربی ثلاثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدا (الیٰ آخر الحدیث، خلاصۃ الوفا ص۲۷)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ کی طرف سے تشریف لائے جب مسجد بنی معاویہ سے گزرے تو آپ نے وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ہم نے بھی اقتداء کی آپ نے اپنے رب کریم سے طویل دعا کی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: مَیں نے اپنے رب کریم سے تین دعائیں مانگیں، دو قبول فرمائیں۔ ایک سے روک دیا۔

پہلی دُعا

یا اللہ میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

marfat.com

دُوسری دُعا

یا اللہ تعالیٰ میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

تیسری دُعا

یا اللہ میری امت آپس میں نہ لڑے۔ (منع فرما دیا گیا)

۳۱۲۔ جابر بن عتیک فرماتے ہیں عبداللہ بن عمر بنی معاویہ میں آئے اور فرمایا تمہیں معلوم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری اس مسجد میں نماز کس جگہ ادا فرمائی تھی۔ میں نے اشارہ کر کے وہ جگہ بتا دی پھر فرمایا تمہیں معلوم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر کونسی تین دعائیں مانگی تھیں۔ میں نے کہا جی ہاں معلوم ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

۳۱۳۔ محمد بن طلحہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں محراب شریف کی دائیں جانب نماز ادا فرمائی تھی۔ چونکہ اس مسجد میں دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے اسی

۳۱۴ بنا پر اس کا نام (مسجد اجابہ) ہے۔ محمد بن طلحہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلیٰ محراب شریف کی دائیں جانب دو گز کے فاصلہ پر تھا۔ (جذب القلوب، راحت القلوب ص۱۴۸، خلاصۃ الوفاء ص۲۷۱، آثار المدینہ) اس مسجد شریف کے قرب وجوار میں بہت سے پاکستانی مقیم ہیں خصوصاً ڈیرہ غازی کے مہاجرین یہاں بہت آباد ہیں۔ مجھے ایک مرتبہ اس مسجد شریف میں امامت کرانے کا شرف ملا۔ ابوالنفر فللہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مسجد الغمامہ شریف

مناخہ کے جنوب غربی میں یہ مسجد شریف واقع ہے اس کے قریب میں ہی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مساجد مقدسہ واقع ہیں۔ اس مسجد کی موجودہ تعمیر سلطان عبدالمجید خان کی تیار کردہ ہے۔ اس مسجد کی لمبائی

marfat.com

۲۶ میٹر چوڑائی ۱۳ میٹر بلندی ۱۲ میٹر ہے ۔ دیوار کی چوڑائی ڈیڑھ میٹر ہے ۔ سیرۃ نبویہ سے یہ دلائل ملتے ہیں ۔ اس جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل نے سایہ کیا ۔ اسی بنا پر اس مسجد شریف کو (مسجد غمامہ) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ غمامہ یعنی بادل ۔ آثار المدینہ ص ۱۲۲)

مدینہ منورہ میں آمد پر پہلی نماز عید اسی مسجد شریف میں ادا ہوئی ۔ (راحت القلوب ص ۱۰۱) مکہ مکرمہ سے قافلے یہیں آکر رکا کرتے تھے ۔ احباب تاریخ نے کہا ہے باب السلام سے اس جگہ کا فاصلہ ایک ہزار گز کا ہے ۔ کسی وقت مدینہ منورہ کا بازار بھی اسی جگہ تھا اور حکیم ابن العدا کا مکان بھی اسی جگہ تھا ۔ اس مسجد میں عیدین کی نمازیں نویں صدی ہجری تک تسلسل کے ساتھ ہوتی رہیں لیکن اس کے بعد تواتر کے ساتھ عیدین کی نماز کا ثبوت نہیں ملتا ۔ (آثار المدینہ اردو ص ۶۲)

شیخ المحدثین علامہ سمہودی علیہ الرحمہ نے ابن شیبہ سے ابن شیبہ نے امام مالک کے رفیق خاص غسان سے بیان کیا ہے، یہ عیدگاہ دوسری صدی ہجری میں مسجد کی شکل میں موجود تھی ۔ آثار المدینہ اردو ص ۶۲ ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

مسجد الفتح شریف

۳۱۵ ۔ اسے مسجد احزاب بھی کہتے ہیں ۔ مسجد اعلیٰ بھی ۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے ۔ جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد فتح میں پیر، منگل، بدھ تین دن تک دعا فرماتے رہے ۔

بدھ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے ۔

۳۱۶ ۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی میں کسی مشکل امر میں پھنس جاتا ہوں

marfat.com

وہاں حاضر ہو کر دعا کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ جل مجدہ میری مشکل کو حل فرما دیتا ہے۔ ابن زبالہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد فتح شریف میں گئے اور نماز عصر وہاں ادا فرمائی۔

۳۱۷ جعفر بن محمد فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الفتح میں تشریف لے گئے اور اونچے ہاتھ کر کے رقت کے ساتھ دعا اتنی لمبی فرمائی کہ کندھے مبارک سے چادر سرک گئی۔

۳۱۸ یحییٰ ہارون بن بکیر سے نقل کرتے ہیں کہ میں حسین بن عبداللہ کے ساتھ مسجد الفتح میں داخل ہوا تو انہوں نے مجھے وہ جگہ دکھائی جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تھی۔ اس مقدس مسجد کے قرب وجوار میں یہ مساجد ہیں۔

مسجد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

مسجد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

مسجد سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔ یہ مسجد شریف وہاں متعارف نہیں نہ معلوم کیوں؟

مسجد سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔

اسی باعث انہیں مساجد خمسہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(راحت القلوب ص۱۵۱، آثار المدینہ ص۱۲۵ خلاصۃ الوفا ص۲۷۲)

ان مساجد مقدسہ کی تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کی۔ مرور زمانہ کے بعد سیف الدین حسین ابن ابی الہیجا نے کی۔ مسجد الفتح کو ۵۷۵ھ میں اور دوسری مساجد کو ۵۷۷ھ میں تعمیر کیا۔ مسجد شریف کی لمبائی ۸ میٹر چوڑائی ۲ میٹر اس پر پہنچنے کے لیے تقریباً ۱۲ سیڑھیاں طے کرنا پڑتی ہیں۔

مسجد سیدنا علی المرتضیٰ کی امیر مدینہ زین الدین ضیغم منصوری نے ۸۷۶ھ میں تجدید کی

مسجد سیدنا صدیق اکبر کی تجدید ۹۸۲ھ میں ہوئی۔ (راحت القلوب ص۱۵۴)

انہیں مساجد خمسہ بھی کہا جاتا ہے۔ مساجد فتح بھی (راحت القلوب ص۱۵۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد والہ وصحبہ وسلم

marfat.com

غار سجدہ

انہیں مساجد فتح کے درمیانی راستہ میں سلع پہاڑ کا درّہ ہے۔ اسی درّہ کے قریب ایک غار ہے جو ایام خندق میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے مشرف ہو چکا ہے اور بعض اوقات آپ نے وہاں شب باشی بھی فرمائی ہے۔

۳۱۹۔ طبرانی ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے جب آپ کو حجرات مقدسہ میں نہ پایا تو انہیں راہوں پر چلے جہاں حضور علیہ السلام چلا کرتے تھے۔ آپ سلع پہاڑ کی جانب گئے اور وہاں سے معلومات حاصل کر کے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ دائیں بائیں دیکھا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غار میں سر بسجود ہیں۔ سیدنا معاذ بن جبل اس منظر کو دیکھ کر پہاڑ سے نیچے اُتر آئے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد پھر حاضر ہوئے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حالت میں سر بسجود پایا۔ آپ کو گمان گزرا کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہی نہ ہو گیا ہو۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا جبریل امین آئے تھے اور کہتے تھے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے تمہیں معلوم ہے تمہاری امت کے کیا معاملہ ہوگا؟ میں نے عرض کی اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ خوش ہو جائیے آپ کی امت سے کوئی ایسا سلوک نہیں ہوگا جو آپ کو ناپسند ہو اور دل آزاری کا سبب بنے پھر میں نے سجدہ میں سر رکھ دیا اور شکر بجالایا۔ فرمایا اے معاذ سب سے بہترین حالت جو بندہ کو مولیٰ کے قریب کراتی ہے سجدہ ہے۔ (راحت القلوب ص۱۵۵، خلاصۃ الوفاء ص۲۷۴، وفاء الوفا ج ۲ ص ۵۰)

مجھے ۱۹۷۰ء کی حاضری میں اس مقدس غار کے اندر داخل ہو کر نماز پڑھنے کی سعادت

marfat.com

نصیب ہوئی۔ وللہ الحمد۔ ابوالنصر)

ترکوں نے اپنی عقیدت کے پیش نظر اس غار کو تعمیری نقطۂ نگاہ سے حاضرین کے لیے مزید مزین کر دیا تھا۔ غار کا وہ راستہ بھی رہنے دیا جس کے ذریعہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے تھے اور دوسرا راستہ بھی بنا دیا۔ غالباً ۱۹۷۲ء میں سعودی حکومت نے اسے محکم کر دیا اور سپاہی بٹھا دیا کہ یہاں کوئی شخص نہ آئے۔

غوثِ بحرِ وحدت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اس قصہ غار کو اس طرح بیان کیا ہے کہ صحابہ نے ایک چرواہے سے حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں پوچھا تو اس نے کہا۔

؎ گفت چوپاں مرا معلوم نیست　　من نمیدانم محمد نام کیست

چرواہے نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں اور نہ ہی کسی محمد نامی شخص سے متعارف ہوں۔

؎ ایں قدر دانم کہ اندر تیرۂ غار　　زار می نالد کسے لیل و نہار

بس اتنا معلوم ہے کہ اس غار کے اندر کوئی شخص دن رات زار و قطار رو رہا ہے۔ اس کی زبان پر الفاظ یہ ہیں۔ نالہ یا امتی یا امتی۔

اسی علاقہ میں قبیلہ بنی حرام آباد تھا ان کی مسجد مسجد بنی حرام کے نام سے مشہور تھی۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و الہ وصحبہ وبارک وسلم

غزوہ خندق

۵ھ میں ابوسفیان نے دس ہزار فوجیوں کو لے کر مسلمانوں کے استیصال و تباہ و برباد کرنے کے لیے مدینہ منورہ پر حملہ کی غرض سے روانہ ہوا۔ جب یہ خبر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام سے اس مقابلہ کے سلسلہ میں مشورہ فرمایا سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لڑنے کی بجائے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔

marfat.com

خندق میں محفوظ رہ کر دشمن کا مقابلہ زیادہ اچھا ہو سکے گا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۴ ص ۴۷)
اسی بنا پر ہی اس غزوہ کو غزوہ خندق کہا جاتا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خندق کھودنے کی حدود کا تعیّن فرمایا اور خط کھینچ کر دس دس آدمیوں پہ دس دس گز زمین تقسیم فرما دی۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۳۰۱ (غزوہ الخندق) اس غزوہ کو غزوہ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔ سورۃ الاحزاب میں اس کا ذکر موجود ہے۔

زبان رسالت سے اشعار مقدسہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ خود بھی خندق کھودنے میں مصروف رہے آپ نے پہلی کدال زمین پہ ماری اور کلمات فرمائے۔

بسم اللہ و بہ بدینا
ولو عبدنا غیرہٗ شقینا
حبذا ربّا وحبّذا دینا

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں اگر اس کے سوا کسی اور کی عبادت کی ہو
تو بڑی بدنصیبی ہے کیا اچھا رب ہے اور اس کا دین کس قدر اچھا دین ہے

(فتح الباری، ج ۷، ص ۵۰۴)

۳۲۰۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے۔ سرکار کی زبان پہ یہ اشعارِ مقدسہ تھے۔

واللہ لولا ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

ترجمہ: خدا کی قسم اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

فانزل سکینۃ علینا فثبّت اقدامنا ان لاقینا

اے اللہ ہم پر سکون نازل فرما اور جنگ کے وقت ثابت قدم رکھنا۔

marfat.com

اِنَّ الاولیٰ قد بغوا علینا اذا ارادو فتنۃ ابینا

ترجمہ: لوگوں نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے۔ جب بھی یہ ہمیں فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں ہم نہیں قبول کرتے۔

ابینا ابینا کے الفاظ بلند آواز سے فرماتے۔ (بخاری شریف ص۵۹۰)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

صحابہ کرام کا نعرہ

غزوہ خندق کا واقعہ شدت کی سردیوں میں پیش آیا۔ نہایت ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں فاقہ پہ فاقہ تھا مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انتہائی محنت لگن ذوق و محبت سے خندق کھودنے میں مصروف تھے کام کرتے ہوئے یہ نعرہ زبان پر جاری تھا۔

نحن الذین بایعوا محمدًا علی الجہاد ما بقینا ابدًا

ترجمہ: ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانیں فروخت کردی ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں بک چکے ہیں۔ جب تک ہمارے جسموں میں جان ہے۔ کفار سے لڑتے رہیں گے۔

؎ جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

جوابی نعرہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرما رہے تھے۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ فاغفر الانصار والمہاجرہ

ترجمہ: اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے۔ انصار و مہاجرین کو معاف فرما دے۔

marfat.com

اللّٰھم لاخیرالاخیر الاخـــرۃ فبارك فی الانصار والمھاجـرۃ

اے اللہ بے شک حقیقی اور خیر آخرت ہی کی خیر اور بھلائی ہے۔ برکت دے انصار اور مہاجرین میں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و اٰلہٖ وصحبہ وسلم

شام، فارس اور یمن کی کنجیاں

۳۲۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خندق کھودتے کھودتے ایک سخت چٹان آگئی ہم نے عرض کی تو فرمایا۔ ٹھہرو میں خود اترتا ہوں۔ بھوک کے باعث شکم پہ پتھر بندھا ہوا تھا۔ جب پہلی بار بسم اللہ کہہ کر کدال ماری تو چٹان کی ایک تہائی ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھے شام کی کنجیاں عطا کی گئیں۔ شام کے سُرخ محلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

دوسری بار بسم اللہ پڑھ کر کدال ماری تو دوسرا تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھے فارس کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ خدا کی قسم مدائن کے محلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

تیسری بار بسم اللہ پڑھ کر کدال ماری تو بقیہ چٹان ٹوٹ گئی۔ فرمایا اللہ اکبر یمن کی کنجیاں مجھ کو عطا ہوئیں۔ خدا کی قسم صنعا کے دروازوں کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

(فتح الباری، ج ۷، ص ۲۰۵، سیرۃ المصطفےٰ، ج ۲، ص ۳۰۴)

خزائن ارض کی کنجیاں

۳۲۲۔ بخاری و مسلم نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بینا انا نائمٌ اذ جیئَ بمفاتیح خزائن الارضِ فوضعت فی یدی

marfat.com

میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن ارض کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ (الامن والعلیٰ ص۹۴ اعلیحضرت بریلوی)

۳۲۳ امام احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ سیدنا علی المرتضیٰ سے راوی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا

اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض۔

مجھے وہ کچھ ملا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ رعب سے میری مدد فرمائی گئی۔ اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

(الامن والعلیٰ ص۹۴ اعلیحضرت بریلوی)

۳۲۴ امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان اپنی صحیح اور ابونعیم دلائل النبوۃ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اوتیت بمفاتیح الدنیا علی فرس ابلق جاء به جبریل علیه السلام

دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں۔

(الامن والعلیٰ ص۹۴ اعلیٰ حضرت بریلوی)

جنت و جہنم کی کنجیاں

۳۲۵ ابن عبدربہ کتاب بہجۃ المجالس میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خازن جنت کی بات فرمائی۔

ان الله امرنی ان ادفع مفاتیح الجنه الیٰ محمد

اللہ نے مجھے حکم دیا ہے جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دوں۔

(الامن والعلیٰ ص۹۷) اعلیحضرت بریلوی

حافظ ابوسعید عبدالملک بن عثمان شرف النبوۃ میں عبداللہ بن عباس سے راوی

marfat.com

ہیں خازن جہنم نے کہا مجھے اللہ نے حکم دیا کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دُوں۔
سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۸۵ (الامن والعلیٰ ص ۹۷) اعلیٰ حضرت بریلوی)

نوفل بن عبداللہ کی لاش

۳۲۶۔اس غزوہ میں دشمن کی تعداد دس ہزار تھی جبکہ ایمان داروں کی تعداد تین ہزار تھی دو ہفتہ تک تیروں سے لڑائی ہوتی رہی لشکر قریش کے چند افراد خندق کو پھاند کر مسلمانوں کی طرف جا پہنچے۔ نوفل بن عبداللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا۔ خندق پھاندنے لگا تو گر کر مر گیا۔ مشرکین نے نوفل کی لاش حاصل کرنے کے عوض دس ہزار درہم کی پیش کش کی۔ آپ نے یہ رقم ٹھکرا دی۔ فرمایا نوفل خبیث تھا اس کا معاوضہ بھی ناپاک ہے اس پر خدا کی لعنت ہو ہمیں نہ دس ہزار کی ضرورت ہے نہ اس کی لاش کی چنانچہ لاش بغیر کسی معاوضہ کے ان کے سپرد کر دی گئی۔ (زرقانی) ص ۱۱۴، ج ۲)

سعد بن معاذ کی دُعا

۳۲۷۔اس غزوہ میں سیدنا سعد بن معاذ شامل ہیں۔ سعد بن معاذ وہی ہیں جن کی موت پر فرمایا اھتزّ عرش الرحمٰن علی موت سعد بن معاذ سعد بن معاذ کی موت پر خدا کا عرش بھی کانپ گیا۔ حضرت سعد کی شہ رگ پر دشمن کا تیر لگا تو فوراً یہ دعا کی۔

"اے اللہ تعالیٰ جب تک یہ لڑائی جاری ہے مجھے بھی باقی رکھ مجھے اس سے زیادہ کوئی شے محبوب نہیں کہ میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دیں۔ اور اسے جھٹلایا۔ یا اللہ اگر تو نے یہ لڑائی ختم کر دی ہے تو اس زخم کو میرے لیے شہادت کا سبب بنا۔ اس وقت تک مجھے موت نہ دینا جب تک میں اپنی آنکھوں سے بنی قریضہ کی ذلت نہ دیکھ لوں اور میری آنکھیں ٹھنڈی

marfat.com

نہ ہو جائیں" (طبری ج ۳، ص ۵۰۔ ابن ہشام، ج ۲، ص ۱۴۳۔ سیرۃ المصطفےٰ ص ۳۱۱) لڑائی کا یہ دن انتہائی سخت دن تھا۔ تمام دن تیر اندازی ہوتی رہی۔ اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں قضا ہوئیں۔ (سیرۃ المصطفےٰ ج ۲، ص ۳۱۰)

ابن سعد اور بلاذری کہتے ہیں یہ محاصرہ پندرہ دن رہا۔ سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں چوبیس دن رہا اس غزوہ میں مشرکین کے تین آدمی قتل ہوئے۔

۱۔ نوفل بن عبداللہ۔

۲۔ عمر بن عبدود

۳۔ منبہہ بن عبید۔

حضرت صفیہؓ کی شجاعت

اس غزوہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو ایک قلعہ میں محفوظ کر دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہؓ رضی اللہ عنہا بھی قلعہ میں تھیں حضرت حسّان رضی اللہ عنہ قلعہ کے پہرہ پر مامور تھے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ایک یہودی قلعہ کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ آپ نے حضرت حسّان سے فرمایا اسے قتل کر دو کہیں جاسوس نہ ہو حضرت حسّان رضی اللہ عنہ نے کوئی عذر پیش کیا۔ آپ نے خود لکڑی اٹھا کر ایسا حملہ کیا کہ اسے جہنم رسید کر دیا۔ پھر سیدنا حسان سے فرمایا یہ مرد ہے میں عورت ہوں میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گی تم اس کے ہتھیار اتار لو۔ (سیرۃ المصطفےٰ ج ۲ ص ۳۱۱)

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد و آلہ واصحابہ وسلم

شہداء خندق

اس غزوہ میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کام آئے۔

marfat.com

۱۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
۲۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
۳۔ ثعلبہ بن غنمہ رضی اللہ عنہ
۴۔ انس بن اوس رضی اللہ عنہ
۵۔ طفیل بن نعمان رضی اللہ عنہ
۶۔ کعب بن زید رضی اللہ عنہ
۷۔ قیس بن زید رضی اللہ عنہ
۸۔ عبداللہ بن ابی خالد رضی اللہ عنہ

(زرقانی، ج ۲، ص ۱۲۶)

دعاء مستجاب

۳۲۸۔ مسند احمد میں سیدنا ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم نے سختی و شدت جنگ کا ذکر کر کے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے یہ دعا فرمائی۔

اللھم استر عوراتنا و اٰمن روعاتنا۔ اللھم منزل الکتاب ومجری السحاب و ھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم۔

(بخاری شریف کتاب الجہاد)

اے اللہ ہمارے عیوب کو چھپا اور ہمارے خوف کو دور کر۔ اے اللہ کتاب کے اتارنے والے۔ بادلوں کو چلانے والے لشکروں کو شکست دینے والے ہمارے دشمن کو شکست دے اور ہماری مدد فرما۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول فرمائی۔ قریش و عطفان

marfat.com

پر سخت ہوا مسلط ہوئی جس سے تمام خیمے اکھڑ گئے۔ رسیاں اور طنابیں ٹوٹ گئیں، ہانڈیاں اُلٹ گئیں۔ مٹی آنکھوں میں پڑ گئی۔ کفار کا تمام لشکر گھبرا گیا۔

۳۲۹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ واپسی فرمائی تو زبان مبارک پر یہ کلمات طیبات تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئٍ قدیر ط ائبون۔ تائبون۔ عابدون۔ ساجدون۔ لربنا حامدون۔ صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہٗ۔ (بخاری شریف ص۵۹۱)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

مسجد قبلتین

یہ مسجد مبارک وادی عقیق میں واقع ہے۔ مدینہ منورہ سے قریباً پون میل کی مسافت ہے۔ مساجد فتح یا مساجد خمسہ بھی اس کے قریب ہی واقع ہیں۔ بیر رومہ (سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا کنواں) مدینہ منورہ سے جاتے ہوئے اس مسجد شریف کے دائیں جانب ہے۔ مدینہ یونیورسٹی کی عمارت بھی یہاں سے بالکل سامنے دکھائی دیتی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ظہر ادا فرمائی ہے۔ یہ مسجد مقدس بنو سلم کے نام سے متعارف تھی کہ یہاں قبیلہ بنو سلم آباد تھا۔ ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو گیا۔ باقی دو رکعت بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے ادا فرمائیں اسی وجہ سے اس کا نام مسجد قبلتین ہوا۔ بیت المقدس کی طرف قبلہ کا نشان دیوار میں موجود ہے۔ زائرین اس نشان کو بھی مس کر کے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ تحویلِ قبلہ کا واقعہ اس دن پیش آیا جس دن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ام بشر کی بیمار پرسی کے لیے ان کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے کھانے کا اہتمام کر دیا۔ دوران گفتگو نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ اسی نماز میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔

marfat.com

(وفاء الوفاء ج ۲، ص ۵۰، خلاصۃ الوفاء ص ۲۷۵، آثار المدینہ ص ۱۳۱، اخبار مدینۃ الرسول ص ۱۱۵)

اس مسجد شریف کی لمبائی ۹ میٹر چوڑائی ۴ میٹر بلندی ساڑھے چار میٹر ہے۔ (آثار المدینہ ص ۱۳۱)

شاہین الجمالی نے ۸۹۳ھ میں اس کی تجدید تعمیر میں دل چسپی لی۔ پھر ۹۵۰ھ میں سلطان سلیمان نے اس کی تعمیر کی سعادت حاصل کی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد و آلہ وصحبہ وسلم

تحویلِ قبلہ

مدینۃ الرسولؐ میں سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی رہی۔ یہود نے طعنہ دیا کہ مسلمان ایسے ہی ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ اگر ہم بُرے ہیں تو ہمارا قبلہ کیوں اختیار کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہمارا قبلہ کعبہ ہو جائے۔ فروری ۶۲۴ء اور رجب شریف ۲ھ کی پندرہ تاریخ پیر کے دن ظہر کے وقت جبریل امین دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا جبریل میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کعبہ معظمہ کی جانب پھیر دے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی حضور آپ اللہ تعالےٰ کے حضور بڑی عزت والے ہیں۔ آپ مستجاب الدعوات ہیں۔ دعا فرمائیں یہ کہہ کر جبریل امین علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ آپ آسمانوں کو بار بار دیکھ رہے تھے۔ وحی کا انتظار رہے۔ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

آیت ۳۵ قد نریٰ تقلب وجھك فی السماء فلنولّینّك قبلة ترضٰھا.

(الایۃ بقرہ)

ہم دیکھ رہے ہیں تیرا چہرہ (تحویل قبلہ کے لیے) بار بار وحی کے انتظار میں آسمانوں کی طرف اُٹھتا ہے ہم وہی قبلہ بنا دیں گے جس سے تو راضی ہوگا۔

اس آیہ کریمہ میں آپ کے انداز اور محبوبانہ ناز کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ محبوب پاک کا یہ انداز

marfat.com

آشنا پسند آیا ہے کہ دورانِ نماز ہی تحویلِ قبلہ کا حکم اتار دیا۔ تحویلِ قبلہ کی آیہ کریمہ سے واضح ہو رہا ہے کہ ربِ قدوس جل مجدہ رضا مصطفےٰ کو نوازتا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہو رہا ہے ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ۔ اے حبیب کریم تجھے تیرا رب ایسا عطا کرے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

تحویلِ قبلہ کی حکمتیں

○ اِس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کا اظہار ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔

○ یہودی عیسائی مشرق یا مغرب پر اڑ گئے اس تبدیلی سے معلوم ہوا کہ مسلمان کسی ایک سمت کے پجاری نہیں بلکہ رب کے عابد ہیں۔

○ تحویل قبلہ سے قبلہ کی عزت ہے اور قبلہ کا فخر کہ اس کی سمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کر کے نماز پڑھی۔

○ بعض انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور بعض نے کعبہ کی طرف چونکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات ہیں اس لیے ضروری تھا کہ آپ دونوں طرف نماز پڑھیں۔

○ کتب سماویہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ذوالقبلتین ہے۔ ضروری تھا کہ آپ دونوں سمت کی طرف نماز ادا فرمائیں تاکہ کتب سابقہ کی تصدیق ہو۔

○ کعبہ معظمہ قیامت تک قبلہ قرار پایا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے ہوا ہے

○ کعبہ معظمہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عزت ملی کہ قیامت تک سارے مسلمانوں کی سجدہ گاہ بن گیا۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے افضل ہیں۔ کبھی سجدہ کرنے والا مسجود الیہ سے

marfat.com

اعلیٰ ہوتا ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ حالانکہ یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام سے افضل ہیں۔

ذوق افزا نکتہ

قبلہ کے سلسلہ میں تفسیر روح المعانی میں آیہ کریمہ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا. کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ہر قوم کا قبلہ علیحدہ ہے جدھر اس کی توجہ ہو وہی اس کا قبلہ ہے فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور ہے۔ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔ ارواح کا قبلہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا قبلہ کعبہ ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کا قبلہ رب تعالیٰ ہے اور رب قدوس جل مجدہٗ کی توجہ کا مرکز پیارے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ رب قدوس کی نظر کرم ہمیشہ ان سے وابستہ ہے۔

اس ساری بحث کو مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمویا ہے۔

؎ قبلۂ شاہاں بود تاج و گہر — قبلہ ارباب دنیا سیم و زر

؎ قبلۂ صورت پرستاں آب و گِل — قبلۂ معنی شناساں جان و دل

؎ قبلۂ عاشق وصال بے زوال — قبلۂ عارف جمالِ ذوالجلال

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد واٰلہ وصحبہ وسلم

مسجد السقیا

۳۳۰۔ سیدنا عمر بن عبداللہ دینا وی فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر شریف کو روانہ ہوئے تو آپ نے اس مسجد شریف میں نماز ادا فرمائی اور اہل مدینہ کے لیے دعا فرمائی اور مدینہ منورہ کو مکہ مکرمہ کی طرح حرم قرار دیا۔

ان یبارك لهم فی صاعهم وان یاتیهم بالرزق من هنا وهنا

marfat.com

(خلاصۃ الوفاء ص۲۷۶)

اللہ تعالیٰ ان کے پیمانے میں برکت فرمائے اور انہیں یہاں سے یہاں تک رزق عطا فرمائے۔

۳۳۱۔ السقیاء کنوئیں کا نام تھا، اسی روایت کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اختلاف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے۔ خلاصۃ الوفاء ص۲۷۶۔ یہ مسجد مقدس اور کنواں مبارک باب عنبریہ کے قریب تھے۔ اسی جگہ ترک دورِ حکومت کا ریلوے اسٹیشن تھا جو آج بھی موجود ہے۔ آج کل مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے اسی سڑک سے گزرنا ہوتا ہے۔ (آثار المدینہ ص۱۳۶)

مدینہ منورہ کی تاریخ لکھنے والوں میں کئی ایک نے اس مسجد کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جگہ کا تعین کیا۔ سیدنا سمہودی فرماتے ہیں کہ میں اس مسجد کی تلاش میں مصروف رہا۔ یہاں تک کہ اس کی بنیادیں مل گئیں اور ہر طرف سے نصف نصف ہاتھ دیوار ظاہر ہو گئی۔ اس کے بعد لوگوں نے اس پر تعمیر شروع کر دی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ داخل ہوں تو پہلی متبرک جگہ یہی آتی ہے۔ (راحت القلوب ص۱۵۷)

وصلی اللہ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مسجد الذباب

۳۳۲۔ یہ مسجد مبارک مسجد الرایہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ ثنیۃ الوداع کی پہاڑیوں کے قریب واقع ہے۔ ابن شیبہ عبدالرحمٰن الاعرج سے روایت کرتے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ اس کی مزید تحقیق کے لیے راقم الحروف نے ثنیۃ الوداع کی پہاڑیوں کا محل وقوع دیکھا مگر مسجد الذباب یا مسجد الرایہ کی زیارت نہ ہو سکی البتہ مسجد ثنیۃ الوداع کی زیارت کا شرف ملا۔ ذباب یا ذوباب ایک چھوٹی سی سیاہ

marfat.com

پہاڑی کا نام ہے جب ثنیۃ الوداع سے اتر کر جبل احد شریف کی طرف چلیں تو بائیں جانب واقع ہے۔

شیخ سمہودی فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر یہاں خیمہ بھی لگایا تھا۔ اس مسجد کی بلندی چھ میٹر طول عرض ۴۰.۴ میٹر ہے۔ جانبک البزوزی نے ۸۴۵ھ میں اس کی تعمیر کی تجدید کی۔ (خلاصۃ الوفا، ص۲۷۶، آثار المدینہ ص۱۲۸) اس مسجد کی بنیاد عمر بن عبدالعزیز نے رکھی۔ حارث بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یمن میں مروان بن حکم کا ایک عامل تھا۔ مروان نے اس کو جبل زباب پر دار چڑھایا۔ حضور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے بعد کہلا بھیجا تجھ پر افسوس ہے جس مقام پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تم نے اسی مقدس مقام پر اسے دار پر کھینچا۔ اس کے بعد کئی امرائے مدینہ منورہ نے یہ عمل جاری رکھا۔ آخر زعمار مدینہ منورہ کے روکنے سے رک گئے۔ (خلاصۃ الوفا ص۲۷۶)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و آلہ وصحبہ وسلم

مسجد جبل احد

۳۳۳ زین المراغی کہتے ہیں اسے مسجد الفسح بھی کہا جاتا ہے کہ اس مسجد مقدس میں یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

یاایھا الذین اٰمنو اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم۔

اے ایمان والو جب تمہیں کہا جائے مجالس میں کشادگی پیدا کرو تو ایسا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت بخشے گا۔

۳۳۴ مطری فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد ختم ہو جانے کے بعد اس مسجد میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ ابن شیبہ نے بھی یہ قول نقل کیا ہے مگر وقت کا

marfat.com

کا تعین نہیں کیا۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۷۶، راحت القلوب ص۱۵۶)

یہ مسجد مبارک سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے شمالی جانب واقع ہے۔

وَصَلّی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مسجد عینین

یہ مسجد مبارک سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے جانب قبلہ واقع ہے۔ جس پہاڑ پر یہ واقع ہے اسے جبل الرمات کہتے ہیں۔ جنگ احد کے موقع پر تیر انداز بھی اسی جگہ کھڑے تھے۔ حضور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو وحشی نے اس مقام پر تیر مارا۔ اس کے نشانات منہدم ہو چکے ہیں۔

۳۳۵۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن نماز ظہر پل کے نزدیک جبل عینین پر پڑھی تھی۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت صحابہ کے ساتھ نماز صبح مقام قنطرہ میں ہتھیاروں سمیت ادا فرمائی تھی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۷۷، راحت القلوب ص۱۵۷)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

مسجد الوادی

یہ مسجد جبل عینین کے شمالی کنارہ پر واقع ہے۔ مطری کہتے ہیں یہ مسجد مقدس اسی جگہ پر واقع ہے جہاں حضور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ زخموں کے بعد گرے تھے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد زخمیوں کو اسی مقام پر اکٹھا کیا گیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں اسی جگہ سے اٹھا کر موجودہ قبر کی جگہ پر لایا گیا۔ بعض علماء نے اس مسجد کو مسجد العسکر بھی کہا ہے۔

(خلاصۃ الوفاء ص۲۷۵، راحت القلوب ص۱۵۷، وفاء الوفاء ج ۲ ص۵۰)

marfat.com

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

اس مسجد کو مسجد طریق السافلہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اگر آپ سید الشہدا سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے مدینہ منوّرہ سے چلیں تو یہ مسجد دائیں جانب مل جائیگی۔

۳۳۶۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَیں مسجد شریف کے صحن میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے مَیں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ آپؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وضو فرما کر نوافل ادا کیے پھر ایک طویل سجدہ کیا۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں مجھے خطرہ لاحق ہوگیا کہیں آپ وصال تو نہیں فرما گئے۔ یہ تصور تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن خیر ہے رو کیوں رہے ہو۔ مَیں نے عرض کی حضور آپ کے طویل سجدہ سے مجھے اندیشہ ہوا کہیں آپ کی روح انور پرواز تو نہیں کر گئی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے لیے ایک انعام فرمایا ہے جس کے عوض مَیں نے سجدۂ شکر ادا کیا ہے وہ انعام یہ ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف فرمائے گا جو مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام فرمائے گا۔ اس طویل سجدہ کے مقام پر یہ مسجد تعمیر ہوئی۔ (خلاصۃ الوفا ص۲۷۹، راحت القلوب ص۱۴۹)۔ اس مسجد کا طول و عرض ۸ گز ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

مسجد البقیع

جنت البقیع کے دروازے سے باہر آتے دائیں ہاتھ واقع ہے۔ یہ مسجد مقدس

marfat.com

مزارات امہات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غربی جانب واقع ہے۔ وفاء الوفاء شریف کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس مسجد شریف میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مسجد میں عموماً تشریف لاتے اور نماز ادا فرماتے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا اگر مجھے لوگوں کی واپسی کا خوف نہ ہوتو میں اکثر اوقات نماز یہیں پڑھوں۔ (راحت القلوب ص۱۵۰ خلاصۃ الوفا ص۲۷۹)

مسجد ضرار

۳۳۷۔ یہ مسجد منافقین نے اس غرض سے تیار کی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس میں جمع ہوکر مشورے کیا کریں گے۔ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو عامر نے منافقین سے کہا تم ایک مسجد تیار کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی حیلے سے نگاہ میں رکھو میں قیصر روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے بڑی فوج لاکر مسلمانوں کو یہاں سے نکال دیں گے۔ یہ لوگ تعمیر مسجد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ عرض کی ہماری مسجد میں نماز ادا فرمائیں آپ نے فرمایا اس وقت میں تبوک روانہ ہو رہا ہوں واپسی پر دیکھا جائے گا۔ واپسی پر راستہ میں یہ حکم نازل ہوا۔ لا تقم فیہ ابدا آپ نے دو افراد کو اس کے جلانے کا حکم دے دیا۔ (راحت القلوب ص۱۴۲ سیرۃ المصطفیٰ ج۳ ص۱۳۵)

مسجد بنی جہینہ

۳۳۸۔ ابنِ شیبہ حضرت معاذ بن عبداللہ سے راوی ہیں کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ جہینہ میں نماز ادا فرمائی ہے اور یہ اُن مساجد میں سے ایک ہے جن کا ذکر یحییٰ بن نضر انصاری نے کیا ہے

۳۳۹۔ ابن زبالہ رافعہ بن مکیث سے راوی ہیں کہ ابو مریم جہنی نے

marfat.com

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میری قوم کے لیے مسجد کی نشاندہی فرما دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرما دیا۔ بنی جہینہ کی رہائش اسی مقام پر تھی۔ (خلاصۃ الوفاء صنہ ۲۸۰)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

مسجد بیوت المطر

۳۴۰۔ ابن زبالہ حضرت انس بن عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں بھی نماز ادا فرمائی ہے یہ مسجد قبیلہ بنی غفار کے خیموں کے قریب واقع تھی یہاں مکانات آل ابی دھم کلثوم بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ کے تھے (خلاصۃ صنہ ۲۸۰)

وصلی اللہ عَلٰی حبیبہٖ سید الانبیاء محمد و الہ واصحابہ وسلم

مسجد بنی زریق

۳۴۱۔ ابن شیبہ معاذ بن رفاعہ زرقی سے راوی ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد میں داخل ہوئے ہیں البتہ نماز پڑھنا ثابت نہیں۔ اس مسجد مقدس کو یہ شرف حاصل ہے سب سے پہلے قرآن مقدس کی تلاوت اسی مسجد میں کی گئی جس کی صورت یہ ہوئی رافع بن مالک زرقی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ نے قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں انہیں عطا فرما دیں۔ جب یہ واپس اپنی قوم میں پہنچے تو قوم کو جمع فرمایا، اور ان آیاتِ مقدسہ کی تلاوت فرمائی۔ (خلاصۃ الوفاء صنہ ۲۸۰)

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیّد الانبیاء محمد و الِہٖ و اصحابہ وسلم

marfat.com

مسجد بنی ساعدہ

۳۴۲۔ ابن شیبہ عباس بن سہیل سے راوی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی ساعدہ میں نماز ادا فرمائی۔

۳۴۳۔ عبدالمنعم بن عیاض اپنے والد سے راوی ہیں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سقیفہ بن ساعدہ کے ڈیرے میں بیٹھے ہیں آپ کو سہیل بن سعد نے پیالہ میں دودھ پلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید طلب فرمایا۔ انہوں نے مزید پیش کیا فرمایا پہلا پیالہ اچھا تھا عرض کی گئی حضور ایک ہی شے ہے۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا حدیثِ جونیبہ سے ثابت ہے۔ اسی سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۸۲)

پاکستانی ہوٹل سے سیدھے شارع سیمی پرمین اڈہ کی طرف چلیں تو بائیں ہاتھ خوبصورت باغیچہ ہے۔ مدینہ منورہ کے متعدد باسیوں نے بتایا سقیفہ بنی ساعدہ اسی جگہ پر ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

مسجد رائج

۳۴۴۔ ابن شیبہ نے خالد نے ابن ایاج سے روایت کی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد رائج میں نماز ادا فرمائی ہے اور اسی جگہ پر بئر جاسم سے پانی نوش فرمایا۔ یہ کنواں ابوالہیثم کے قصبہ میں تھا۔ رائج ٹیلوں کا نام ہے اسی مناسبت سے رائج کہلاتی ہے۔ (خلاصہ ص۲۸۲)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

marfat.com

مسجد بنی عبدالاشہل

۳۴۵- اسے مسجد واقم بھی کہا جاتا ہے حضرت کعب بن یحرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی عبدالاشہل میں مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر کی نمازیں یہاں ادا فرمائیں۔ مطری کہتے ہیں بنی عبدالاشہل کے مکانات حرّہ شرقیہ میں بنوظفر کے مکانات سے ملتے جلتے تھے۔

وصلی اللہ علی حبیبہٖ سید الانبیاء محمد والہٖ وصحبہ وسلم

مسجد القرصہ

۳۴۶- رزین نے یحییٰ بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب انصار کی آبادیوں میں تشریف لائے تو ان کے ہاں مساجد میں نماز ادا فرماتے۔ آپ نے مسجد القرصہ میں بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ مراغی فرماتے ہیں یہ جگہ حرّہ شرقیہ کے شمال میں بنی عبدالاشہل کے مکانات سے ملتی جلتی ہے۔ (خلاصۃ الافاء)

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ والہ وصحبہ وسلم

مسجد الشیخین

۳۴۷- ابن شیبہ عبداللہ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں نماز ادا فرمائی جو شیخین کے قریب ہے۔ ایک رات بھی وہاں قیام فرمایا اور صبح کی نماز پڑھ کر احد شریف کی جانب روانہ ہوئے شیخان مدینہ منورہ اور جبل احد کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ مسجد اسی جگہ کے قرب وجوار میں تھی۔ اسی مناسبت سے

marfat.com

اس کا نام مسجد شیخین مشہور ہوا۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۲۸۳)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مسجد بنی دینار

۳۴۸ ابن شیبہ عبداللہ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اسی مسجد میں نماز ادا فرمایا کرتے۔

۳۴۹۔ ابو زبالہ ایوب بن صالح دیناری سے روایت کرتے ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی دینار میں نکاح فرمایا۔ ایک مرتبہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں بیمار ہو گئے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں درخواست کی کہ آپ ہماری مسجد میں نماز ادا فرمائیں آپؐ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور نماز ادا فرمائی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلو

مسجد بنی عدی

۔ ابن شیبہ یحییٰ بن نضر سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی عدی میں نماز ادا فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل بھی فرمایا۔ ابن شیبہ کہتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا مزار بھی اسی جگہ پر ہے۔

الحمد للہ مدینہ منورہ کی حاضری پر ہمیشہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری ہوتی رہی ہے۔ گذشتہ ۲ سالوں سے یہ علاقہ جدید حرم نبوی میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جن دنوں یہ جگہ حرم میں داخل کی گئی تو آپ کے جسدِ انور کو صحیح سالم حالت میں پایا گیا۔

marfat.com

پاکستان بھر کے تمام اخبارات نے اس خبر کو شہ سرخیوں میں شائع کیا تھا۔
(خلاصۃ الوفاء ص۲۸۴)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مسجد بنی مازن

۳۵۱۔ ابن زبالہ یعقوب بن محمد سے راوی ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کے لیے نشاندہی فرمائی مگر نماز ادا نہیں فرمائی۔ نماز بنی مازن میں ام بردہ کے گھر ادا فرمائی ام بردہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے مرضعہ تھیں۔ (دودھ پلانے والی) سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال بھی بنی مازن میں اسی جگہ ہوا۔ آپ یہیں تشریف لائے۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۸۴)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مسجد بنی خطمہ

۳۵۴۔ ہشام بن عروہ عبداللہ بن حارث سے راوی ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی خطمہ کی مسجد میں بھی نماز ادا فرمائی یہ مسجد شریف مبراء بن معرور کی قبر کے قریب واقع تھی۔ ہجرت سے پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی خطمہ کے کنوئیں سے وضو بھی فرمایا تھا۔ یہ مسجد باب العوالی میں مسجد شمس کے قریب واقع تھی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۸۵)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

مسجد الفضیخ

یہ مسجد مبارک مسجد قبا شریف کے شرقی جانب واقع تھی۔ مطری کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام مسجد شمس بھی تھا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کا محاصرہ فرمایا تو اس مسجد کے قریب ہی خیمہ تھا۔ چھ دن رات تک اس مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو ابو ایوب اور ان کے چند انصار ساتھی فضیخ (کھجور کی شراب) پی رہے تھے سنتے ہی انہوں نے مشکیزوں کے منہ کھول دیے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے۔

اسی مناسبت سے ہی اسے مسجد فضیخ کہتے ہیں۔ مسجد شمس اس لیے مشہور ہو گئی۔ یہ اونچی جگہ پر واقع تھی۔ سورج طلوع ہوتا تو پہلے اس پر روشنی پڑتی۔ بعض کہتے ہیں کہ مسجد شمس اس لیے کہا جاتا ہے۔ سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کی نماز عصر جہاں قضا ہوئی اور سورج واپس آیا یہی مسجد تھی۔ یہ بات صحیح نہیں اس لیے کہ رد الشمس کا معجزہ خیبر سے واپسی پر پیش آیا وہ مسجد خیبر کے راستہ میں واقع ہے۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۲۶۸) ہمیں ۱۹۶۷ء میں خیبر شریف کی حاضری و زیارت کا موقع ملا قلعہ خیبر دیکھا اور اس مسجد شریف میں نماز پڑھی۔ وللہ الحمد

چشمۂ علوی

خیبر شریف کی زیارت کے دوران مجھے ایک چشمہ کی زیارت کرائی گئی۔ ایک سعودی دوست راہنمائی کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا یہ چشمہ جنگ خیبر کے وقت سے ہی جاری ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب مرحب کو تیر مارا تو وہ تیر اسے ہلاک کرتے ہوئے زمین پر جا گرا وہیں سے چشمہ اُبل آیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

marfat.com

مسجد مشربہ ام ابراہیم

یہ مسجد شریف بنو قریضہ کے شمالی جانب حرّہ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی نماز ادا کی ہے۔ مشربہ سے مراد باغ ہے۔ ام ابراہیم سے مراد ماریہ قبطیہ ہیں۔ ان کا یہاں پر باغ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش بھی یہیں ہوئی تھی۔

۳۵۴ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں ماریہ قبطیہ کو حارث بن نعمان کے گھر رکھا مجھے ساتھ رہنے میں غیرت آتی تھی تو آپؐ نے عوالی مدینہ میں انہیں ٹھہرایا۔ آپ گاہے بگاہے انکے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔

(خلاصۃ الوفاء صـ۲۶۹، راحت القلوب ۱۴۶)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد والہٖ وصحبہ وسلم

مسجد بنی قریظہ

یہ مسجد حرہ شرقیہ کے نزدیک باغات کی انتہا پر واقع تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو اس جگہ نزول فرمایا۔ نماز ادا فرمائی۔ یہ بھی روایت ہے اس جگہ کے قریب ایک خاتون کا مکان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا فرمائی وحید بن عبدالملک نے مسجد کی تعمیر کے وقت اس مسجد کو بھی مکان کے اندر داخل کر دیا۔ پرانی عمارت میں مسجد قبا کے منارے کی طرز کا ایک منارہ بھی تھا۔ یہ مسجد شریف اپنی تعمیر چھت۔ ستون۔ منارہ کے لحاظ سے مسجد قبا شریف سے ملتی جلتی تھی۔ اس کی پیمائش ۴۳ × ۴۴ گز ہے۔

marfat.com

جبریل علیہ السلام فوجی لباس میں

بنو قریظہ کے محاصرہ کا واقعہ اس طرح ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خندق سے واپس مدینہ تشریف لائے۔ غسل فرمایا۔ شانہ استعمال کیا کہ آرام فرمائیں اور تکان دور کرلیں اچانک جبریل علیہ السلام گھوڑے پر سوار گرد آلود زرہ پہنے حضور علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہو گئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ابھی تک فرشتوں نے ہتھیار نہیں اتارے۔ رب قدوس فرماتا ہے چلئے اور بنی قریظہ پر حملہ کر دیجئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں کہ انہیں ان کے مکانوں سے باہر نکال دیا جائے اور انہیں اچھی طرح جھنجوڑ دیا جائے کہ وہ بزدل ہو جائیں۔ جبریل علیہ السلام یہ خبر پہنچا کر واپس تشریف لے گئے۔

مدینۃ الرسولؐ کی گلیوں میں گھوڑوں کے ٹاپوں سے گرد اٹھتا دکھائی دیتا تھا۔ مگر آدمی کوئی دکھائی نہ دیتا تھا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لوگوں کو اطلاع دیدو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرے وہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں پڑھے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرما کر لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ یہ محاصرہ ۲۵ روز تک رہا آخر یہود عاجز آ گئے اور دلوں پر رعب طاری ہو گیا۔ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر قلعہ سے باہر آ گئے۔

(خلاصۃ الوفاء ص ۲۶۸، راحت القلوب ص ۱۴۵)

مزید مساجد مقدسہ

مدینۃ الرسولؐ میں مندرجہ مساجد میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز ادا فرمانا ثابت ہے

(خلاصۃ الوفاء وفاء الوفاء)

مسجد بنی امیہ، مسجد التوبہ، مسجد فیفا، مسجد بنی حارثہ۔ مسجد بنی وائل، مسجد عتبان بن مالک، مسجد بنی جحجاحہ، مسجد الحزبہ، مسجد بنی واقف، مسجد مثیب، مسجد بنی عمر،

marfat.com

مسجد بنی اثیف ۔ مسجد المنارتین ۔ مسجد صدقۃ الزبیر ۔

مدینۃ الرسول سے باہر کی مساجد مقدسہ

جن میں دوران اسفار وغزوات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ۔
مسجد الشجرہ ۔ مسجد شرف الروحاء ۔ مسجد المنصرف ۔ مسجد المعرس ۔ مسجد عرق الظبیۃ ۔
مسجد الروثیہ ۔ مسجد ثنیۃ رکوبہ ۔ مسجد الاثابہ ۔ مسجد العرج ۔ مسجد القلعہ ۔ مسجد یحی جمل ۔ مسجد سقیا ۔
مسجد مدلجہ ۔ مسجد الرمادہ ۔ مسجد الابواء ۔ مسجد البیضہ ۔ مسجدان بالجحفہ ، مسجد قدیہ ۔ مسجد حرّہ ۔
مسجد خلیص ۔ مسجد بطن الظہران ۔ مسجد سرف ۔ مسجد تنعیم ۔ مسجد ذی طویٰ ۔ مسجد الصہباء ، مساجد
غزوۂ تبوک ، مسجد الحدیبیۃ ، مسجد الجعرانہ ، مسجد بلیّہ ، مسجد الطائف ، مسجد شیمران ۔

(خلاصۃ الوفاء ص ۳۲۵ تا ص ۳۳۵)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید الانبیاء محمد و آلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدّس کنوئیں

وہ مقدس کنوئیں جنہیں یہ شرف ملا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف لے گئے ۔ پانی پیا ، وضو فرمایا یا لعاب دہن ڈالا یا اس کا پانی منگوایا کافی مقدار میں ہیں تاہم مشہور اور تاریخی کنوئیں یہ ہیں ۔

بئر اریس

یہ مقدس کنواں مسجد قبا شریف کے قریب واقع تھا ۔ اس کنوئیں کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف لائے ۔ اس سے پانی پیا اور بقیہ پانی مع لعاب دہن کے اس کنوئیں میں ڈالا پھر رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر

marfat.com

واپس ہو کر یہیں وضو فرمایا۔ موزوں پر مسح فرما کر نماز ادا فرمائی۔ اریس ایک یہودی کا نام تھا یہ کنواں اسی کی ملکیت تھا۔ اسی مناسبت سے بئر اریس کہلایا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

ابو موسیٰ اشعری کی دربانی

۳۵۴۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مَیں ایک مرتبہ گھر سے باوضو ہو کر چلا کہ آج سارا دن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بسر کروں گا۔ مسجد شریف میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو قبا کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ مَیں بھی مقدس قدموں کے نشانات پر پیچھے پیچھے چلا گیا۔

؎ ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی بتاتی ہے تجلی نقشِ پا کی

معلوم ہوا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بئر اریس پر جلوہ فرما ہیں۔ بئر اریس چار دیواری میں گھرا ہوا تھا۔ مَیں داخل ہو کر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ حضور علیہ السلام قضائے حاجت سے فارغ ہوتے وضو فرمایا۔ مَیں نے سلام عرض کیا آپ اس وقت کنوئیں کی منڈیر پر اس حالت میں تشریف فرما تھے کہ پنڈلیوں پر سے کپڑا اونچا تھا اور مقدس پاؤں کنوئیں کے اندر لٹک رہے تھے۔ میں سلام عرض کرنے کے بعد واپس آ کر دروازہ پر دربان کی حیثیت سے بیٹھ گیا۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۰۶، راحت القلوب ص۱۵۹)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

سیدنا ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں مَیں دربانی کے فرائض انجام دے رہا تھا کہ اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا مَیں نے پوچھا کون؟ جواب ملا ابوبکر صدیق۔ میں نے عرض کیا ٹھہریے مَیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر آتا ہوں۔ مَیں نے بارگاہ رسالت

marfat.com

میں عرض کی حضور صدیق اکبر دروازہ پر حاضر ہیں۔ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے اندر بھی بلا لو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ مَیں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنائی تو آپ باغ کے اندر داخل ہو گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۰۰ راحت القلوب ۱۵۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیا محمد و الہ وصحبہ وسلم

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

سیدنا ابو موسیٰ فرماتے ہیں۔ پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا: میں نے پوچھا کون جواب ملا مَیں عمر بن خطاب ہوں۔ مَیں نے عرض کی حضرت ذرا انتظار فرمائیے مَیں آپ کے آنے کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے دیتا ہوں۔ میں دربارِ رسالت میں حاضر ہوا عرض کی عمر بن خطاب دروازہ پر حاضر ہیں۔ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں کیا حکم ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اُسے اندر بھی بلا لو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو مَیں نے واپس آکر سیدنا فاروق اعظم سے یہ بشارت سنا دی۔ آپ اندر تشریف لے آئے حضور کی بائیں جانب کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے (خلاصۃ الوفا ص۳۰۰ راحت القلوب ۱۵۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں مَیں پھر واپس آکر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ کسی نے دستک دی۔ مَیں نے پوچھا کون؟ جواب ملا عثمان بن عفان ہوں۔ اندر آنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ مَیں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ واقعہ عرض کر دیا فرمایا اسے اندر بھی بُلا لو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ اور اُن پر وارد ہونے والے فتنہ و فساد

marfat.com

سے بھی آگاہ کر دو۔ میں نے واپس آکر بشارت سنادی۔ آپؓ اندر داخل ہوئے اور کنوئیں کی منڈیر پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے۔ کہ دائیں بائیں جگہ نہ تھی۔ سیدنا سعید بن مسیب فرماتے ہیں۔ بیئر اریس کی منڈیر پر اس طرح کی نشست گاہوں سے میں نے تاویل کی کہ ان مقدس شخصیتوں کی قبور بھی اس طرح ہوں گی۔

(خلاصۃ الوفا ص۳۰۶، راحت القلوب ۱۵۹، آثار المدینہ ص۲۴۲)

انگوٹھی کی گمشدگی

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی بھی اس بیئر اریس میں گری تھی۔ یہ مقدس انگوٹھی اولاً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رہی۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے پہنا۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنا۔ ایک دن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس بیئر اریس پر بیٹھے انگوٹھی اتار کر پھیر رہے تھے۔ کہ اچانک کنوئیں میں گر گئی۔ مسلسل ۳ دن تک تلاش جاری رہی مگر انگوٹھی نہ مل سکی۔ تمام پانی نکالا گیا۔ مگر ناکامی ہوئی۔ انگوٹھی کا گم ہونا تھا کہ فتنہ و فسادات کا آغاز ہوا۔ اس فقیر راقم الحروف کو جب ۱۹۶۲ء میں حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی تو کنواں موجود تھا۔ البتہ پانی خشک تھا۔ منڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اب یہ مقدس کنواں ختم ہو چکا ہے۔ اس کنواں کا محل وقوع مسجد قبا کے بالکل سامنے ہے۔ آج کل اس جگہ کھلا میدان ہے۔ قبا کے زائرین کی گاڑیاں یہیں رکتی ہیں۔ اسے بیئر خاتم بھی کہا جاتا ہے کہ مقدس انگوٹھی اس میں گم گئی تھی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی اس انگوٹھی پر تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔

marfat.com

فوائد

بیئر اریس کے اس تفصیلی واقعہ سے مندرجہ ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں

(۱) اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت پر بھی اختیار دے رکھا ہے جسے چاہیں سند عطا فرمائیں۔ جیسے عشرہ مبشرہ کو نوازا۔

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا اجازت اندر داخل نہیں ہوا کرتے تھے جو کمال ادب کی دلیل ہے۔

(۳) محبوب کا انداز بھی محبوب ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھتے تو صحابہ کرام نے بھی یہی انداز اختیار کیا۔

(۴) بزرگوں کے حضور گھر سے ہی باوضو جانا چاہیئے۔ ابو موسیٰ اشعری گھر سے ہی باوضو نکلے تھے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدا لانبیا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

بیئر انا

۳۵۵۔ عبدالحمید بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو آپ نے یہاں پر خیمہ لگایا۔ یہاں کی مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۳۰۹)

بیئر سیدنا انس رضی اللہ عنہ

۳۵۶ ابن زبالہ سیدنا انس بن مالک سے راوی ہیں کہ ایک موقعہ پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا تو آپ کے لیے اس کنوئیں سے پانی کا ڈول نکالا گیا اور

marfat.com

دودھ میں شامل کر کے (لسی کی شکل میں) پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا۔

۳۵۷۔ ابو نعیم سیدنا انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنوئیں میں لعاب دہن ڈالا۔ مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ میٹھا کوئی کنواں نہ تھا۔

(خلاصۃ الوفاء ص۳۰۹)

بیئر اعواف

۳۵۸۔ سید عبداللہ بن عمر بن عثمان فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں وضو فرمایا۔ آپ کے وضو کا پانی بہہ کر اس کنوئیں کے اندر چلا گیا اور وضو کا پانی بہنے کی جگہ سبزہ اُگ آیا۔

(خلاصۃ الوفاء ص۳۰۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

بیئر ارہاب یا بیئر زمزم

۳۵۹۔ محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیئر ارہاب پر تشریف لائے۔ یہ کنواں ان دنوں سعد بن عثمان کی ملکیت تھا۔ سعد بن عثمان سے ملاقات تو نہ ہو سکی۔ ان کے صاحبزادے عبادہ بن سعد موجود تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس تشریف لے جانے کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور پوچھا کوئی آیا تو نہیں؟ بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور ان کے متعلق حلیہ کا ذکر کیا تو باپ نے فوراً کہا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جاؤ زیارت کرو۔ بیٹا دربار نبوی میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا اور دعا برکت فرمائی اور کنوئیں میں لعاب مبارک ڈالا۔ حضرت سعد بن عثمان نے بیٹے سے فرمایا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم یہ کنواں نہ بیچو گے نہیں۔ تو میں اپنی قبر اسی میں بننے کو ترجیح دیتا۔ مہری کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب

marfat.com

دہن کی برکت کا یہ عالم تھا کہ تمام اہل مدینہ اس کنوئیں سے تبرک حاصل کرتے تھے۔ بلکہ لوگ دور دور تک اس کنوئیں کا پانی پہنچاتے۔ اسی وجہ سے عوام کی زبان پر یہ پانی بھی زمزم ہی کہلاتا ہے لوگ اس کنوئیں کو بیر زمزم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (خلاصۃ الوفا رص ۳۱)

بیر بصّہ

۳۶۰۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد ان کے بال بچوں کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے تو مجھے فرمایا: تیرے پاس بیری کے پتے ہیں کہ انہیں پانی میں ملا کر سر دھویا جائے۔ عرض کی حضور پتے حاضر ہیں۔ چنانچہ آپ بصّہ کی طرف تشریف لائے۔ سر مبارک دھویا۔ اور سر کا دھون بصّہ میں ڈالا۔ ابن نجار فرماتے ہیں۔ یہ کنواں بقیع شریف کے قریب تھا۔ اس کی چوڑائی چھ یا سات ہاتھ تھی۔ (خلاصۃ الوفا رص ۳۱۱)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم

بیر بضاعہ

۳۶۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ بیر بضاعہ سے گذرا۔ وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے۔

۳۶۲۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لعابِ دہن ڈالا تھا اور اپنے ہاتھ سے مجھے اس کا پانی بھی پلایا تھا۔

۳۶۳۔ ابن زبالہ ابی اسیر سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کے لیے دعاء برکت فرمائی۔ محمد کہتے ہیں اہل مدینہ میں سے جب کوئی بیمار ہو جاتا تو کہتا مجھے بیر بضاعہ سے غسل کرا دو۔ چنانچہ غسل کے بعد وہ صحت یاب ہو جاتا۔ حضرت اسماء

marfat.com

بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم بیماروں کو بیر بضاعہ کے پانی سے مسلسل تین دن نہلاتے تو اللہ کے فضل وکرم سے بیمار صحت یاب ہو جاتے۔ یہ کنواں احد شریف کی طرف جاتے ہوئے شامی دروازہ سے باہر دروازہ کے متصل باغ حبل اللیل میں تھا۔

(خلاصۃ الوفا، ص۲۱۲، راحت القلوب ص۱۶۳)

مدینہ منورہ کے ایک باسی کی وساطت سے مجھے اس جگہ کی حاضری کا شرف نصیب ہوا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم

بیر جاسوم

۳۶۴۔ ابن شیبہ ابن زبالہ خالد بن ریاح سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیر جاسوم سے پانی نوش فرمایا اُسے بیر ابو ہیثم بھی کہا جاتا ہے۔

۳۶۵۔ زید بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ سیدنا صدیق اکبرؓ بھی تھے۔ آپ نے بیر جاسوم سے پانی پیا۔ ہیثم بن نصر اسلمی کہتے ہیں، مجھے عرصہ تک حضور علیہ السلام کی غلامی کرنے کا شرف حاصل رہا۔ میں بیر جاسوم سے پانی لایا کرتا تھا۔

(خلاصۃ الوفا، ص۲۱۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

۳۶۶۔ ابو سعید جو بیر بضاعہ کے مالک تھے ——— فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے باغ میں پھل نہ آیا۔ حضور سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ کمی ہو تو یہ کہو "بسم اللہ اجیبی رسول اللہ" میں نے یہ کلمہ کہا تو آواز آئی۔ خدا کے لیے حضور کے ہاں نہ پہنچایئے۔ آئندہ کبھی تمہارے باغ میں نہیں آؤں گا۔ تم آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ ابو اثیر نے پورا واقعہ حضور سے عرض کیا، فرمایا، جھوٹا سچی بات کر گیا۔ (راحت القلوب ص۱۶۴)

marfat.com

بیر جمل

۳۰۶۷- ابن زبالہ عبداللہ بن رواحہ اور اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں. کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل پر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپؐ نے وضو فرمایا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو سے فارغ ہوئے۔ تو ہم نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کس طرح فرمایا۔ حضرت بلال نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور پاؤں پر مسح کیا۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۳۱۳)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

بیر حاء

"حاء کسی مرد یا عورت کا نام تھا۔ اسی کی طرف منسوب تھا"

۳۰۶۸- سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مدینۃ الرسولؐ کے انصار میں سے مالی لحاظ سے سیدنا ابوطلحہ آگے تھے۔ آپ کا ایک باغ تھا جو انہیں بہت پیارا تھا۔ یہ باغ بیرِ حاء کے نام سے مشہور تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لاتے۔ پانی نوش فرماتے سایہ میں آرام فرماتے۔ جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی تھی۔

آیت ۳۷:۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

ہرگز بہتری نہ پاؤ گے جب تک کوئی محبوب شئے خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو"

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر اس باغ کا صدقہ پیش کر دیا۔ کہ محبوب تھا۔ مجھے ایک مدنی دوست نے بتایا کہ یہ کنواں باب مجیدی کے بالکل سامنے اصطفیٰ منزل کی جگہ پر تھا۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۳۱۴، راحت القلوب صـ۱۶۴)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ الہ وصحبہ وسلم

marfat.com

بیئر زرع

۳۰۶۹۔ ابن زبالہ فرماتے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بنی خطمہ کے ہاں تشریف لائے۔ اور ایک بوڑھی اماں کے گھر نماز ادا فرمائی۔ پھر بنی خطمہ کی مسجد میں تشریف لائے۔ پھر ان کے کنوئیں پر گئے۔ جو مسجد کے صحن میں تھا۔ اس سے وضو فرمایا اور لعاب دہن ڈالا۔ (خلاصۃ الوفاء ص۳۱۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

بیئر رومہ

۳۰۷۰۔ یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمالی جانب وادی عقیق میں واقع ہے۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نعم القلیب قلیب المزنی

بہترین کنواں مزنی کا کنواں ہے

مزنی اور رومہ ایک ہی بات ہے۔ مزنی بنی غفار سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کا پانی قیمتاً بیچا کرتا تھا۔ آج کل یہ کنواں بیئر عثمان رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔ مدینہ منورہ سے قریباً ۳ میل دور ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ تکلیف ہوئی کہ دوسرے کنوؤں کا پانی اچھا نہ تھا۔ اور یہ مالک گراں قیمت پر مسلمانوں کو پانی دیتا تھا۔ حضور سید عالم نے فرمایا، جو شخص بیئر رومہ کو خریدے گا۔ وہ جنت پائے گا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اولاً اس کا نصف بارہ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔ طے ہوا کہ ایک دن مسلمان پانی لیں گے اور دوسرے دن کفار۔ چنانچہ مسلمانوں نے اپنے دن میں دو دن کا پانی لینا شروع

marfat.com

کر دیا۔ تو وہ گھبرا گیا۔ کہ اس طرح سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ باقی حصہ بھی آٹھ ہزار درہم میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو فروخت کر دیا۔

۳۷۸۔ بغوی نے بشیر اسلمی سے ایک دوسری روایت یہ بیان کی ہے۔ کہ یہ کنواں بنی غفار کے ایک شخص کی ملکیت تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: یہ کنواں جنت کے بدلہ میں ہمیں دے دو۔ اس نے معذرت کی کہ میرے بال بچوں کا گذارہ اسی پر ہے جب یہ اطلاع سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر وقف کر دیا۔ جب حملہ آوروں نے حضور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تو آپ نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا تھا تم جانتے ہو۔ میں نے ایک وقت بئر رومہ گراں قیمت پر خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا تھا۔ تمہیں یہ معلوم نہیں میں نے جیش عسرہ کے موقعہ پر بہت ساماں پیش کیا تھا مگر حملہ آوروں کے دلوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ (خلاصۃ الوفا ص ۲۱۵، راحت القلوب ص ۱۶۳)

اس کے بند ہو جانے کے بعد ۸۵۰ھ میں قاضی شہاب الدین احمد نے پھر اس کی تجدید کرائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کا مستحق قرار پایا۔

من حفر بئر رومہ فلہ الجنہ

جو شخص بئر رومہ کو کھودے گا اس کے لیے جنت ہے

اب اس کنوئیں میں پانی خشک ہے۔ کنوئیں کی شکل موجود ہے۔ عوام و خاص زیارت کے لیے حاضری دیتے ہیں۔ اس میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔ کسی وقت یہاں نہایت خوبصورت چڑیا گھر بنا ہوا تھا۔ عمدہ قسم کی گائیں بھی تھیں۔ فارم کی طرز پر خوبصورتی تھی۔ مگر اب وہاں کنوئیں کے سوا کوئی دوسری شئے نہیں ہے۔

باوردی چوب دار خدام

اسی سال ۱۹۸۰ء میں اس مقدس کنوئیں کی زیارت شیخ المحدثین علامہ سید احمد سعید کاظمی

marfat.com

کی معیت میں نصیب ہوئی ۔ دروازہ پر پہنچے تو کھجوروں کے لمبے لمبے درخت جن کی چوٹیاں توہری ہیں مگر جڑوں سے چوٹی تک خشک شاخوں سے تنے ڈھنپے ہوئے ہیں اور عام درختوں کی نسبت یہ پودے مختلف دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی حضرت یہ لمبے لمبے قدآور چوبدار خدام اپنی خاص وردی میں سر پہ سبز ٹوپی پہنے اپنے آقا و مولیٰ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقدس کنوئیں کا پہرہ دے رہے ہیں۔ حضرت میری اس بات پہ بہت خوش ہوئے اور بار بار تحسین فرمائی ۔ وصلی اللہ تعالیٰ حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم ۔

بیر السقیا

۳۷۲۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کنوئیں سے پانی لایا جا رہا تھا۔ اس کنوئیں کا پانی نہایت میٹھا تھا۔ (خلاصۃ الوفا ص ۳۱۶)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

بیر ابی عنبہ

۳۷۳۔ ابن سعد فرماتے ہیں غزوہ بدر کے موقعہ پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر سمیت یہاں مختصر قیام فرمایا۔ اور یہ کنواں مدینہ منورہ سے ایک میل کی مسافت پر ہے۔

(خلاصۃ الوفا ص ۳۱۷)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

بیر العہن

مطری ابن زبالہ مؤرخین مدینہ منورہ نے اس مقدس کنوئیں کا بھی ذکر کیا ہے ۔ خلاصۃ الوفا میں جہاں مقدس کنوؤں کا ذکر ہے وہاں اس مقدس کنوئیں کا بھی ذکر ہے۔ حضور

marfat.com

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں وضو فرمایا۔ یہ قبا کے شرقی جانب باغ میں واقع تھا۔ مطری کہتے ہیں۔ یہ کنواں عوالی میں تھا۔ اس کے قریب بیری کا درخت تھا اس کا پانی بھی میٹھا تھا۔
(خلاصۃ الوفا۔ ص۳۱۷، راحت القلوب ص۱۶۵)

بیئر القراضہ

۴۷۴۔ ابن زبالہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ جب ان کے والد کا وصال ہوگیا تو قرض خواہوں نے اپنے اپنے قرض کا مطالبہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں مَیں نے قرض خواہوں سے کہا، آپ بیر القراضہ لے لیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ (شاید اس کی مالیت کم تھی) یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس جگہ تشریف لائے۔ اس کنوئیں میں لعاب دہن ڈالا۔ اور دعا برکت فرمائی۔ اس سال اس پانی کی برکت سے یہاں کے پھلوں میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ اب ان پھلوں سے قرض خواہوں کو ادائیگی کر دی گئی۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۱۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم

بیئر القریضہ

۴۷۵۔ ابن زبالہ سعد بن حرام حارث بن عبید سے روایت کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں سے وضو فرمایا۔ پانی پیا۔ لعابِ دہن ڈالا۔ یہ کنواں مدینۃ الرسولؐ کی مشرقی جانب واقع تھا۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۱۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بیئر ذروان

یہ وہ مشہور کنواں ہے جس میں لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

marfat.com

بال مبارک لے کر جادو کر کے دبا دیے تھے۔ جس کا اثر طبع انور پر یہ ہوا کہ ایک کام فرما کر دریافت فرماتے۔ فلاں کام کر لیا گیا ہے۔ آپ آرام فرما رہے تھے کہ دو فرشتے حاضر ہوئے۔ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ حضور کی طبیعت کیسی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا۔ لبید بن عاصم کی لڑکیوں نے جادو کیا ہے۔ پہلے نے کہا کیسے اور کہاں؟ دوسرے نے کہا بالوں میں جادو کیا گیا ہے۔ بیر ذروان میں پتھر کے نیچے دبا دیے گئے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ وسلم نے سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ بال نکال لیے گئے بعض لوگوں نے اس روایت کا بھی انکار کر دیا۔ کہ نبی پر جادو ہو ہی نہیں سکتا۔ گویا انہوں نے جادو کو نبوت کے منافی سمجھا اگر بیماری زخم تکلیف نبوت کے منافی نہیں تو جادو کیسے ہو گیا۔ بات یہ تھی لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادوگر کہتے تھے۔ لبید اور اس کی بچیوں نے تجربہ کیا۔ کہ پتہ کریں یہ جادوگر ہے یا نبی۔ تو جادو کیا جادوگر پہ جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ اگر یہ معمولی اثر نہ ہوتا تو وہ سمجھ جاتے۔ یہ جادوگر ہے اثر اس لیے ہو گیا کہ پتہ چل جائے کہ یہ نبی ہے جادوگر نہیں ہے۔

بیر الیسیرہ

۳۷۶ ابن زبالہ سعد بن عمر سے راوی ہیں۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اُمیہ بن زید کے ہاں تشریف لائے۔ اور اُن کے کنوئیں پر ٹھہرے۔ ان سے دریافت فرمایا۔ اس کنوئیں کا نام کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ "عسیرہ" حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا نام عسیرہ نہیں بلکہ یسیرہ ہے۔ عسیرہ عُسر سے ہے جس کا معنی مشکل تنگیٔ وقت کا ہے۔ یسیرہ یُسر سے ہے۔ جس کے معنی آرام و راحت کے ہیں۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۳۱۹) گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تبدیل کر کے ان کی زندگی میں تبدیلی فرما دی۔ ان کی تنگی کو فراخی میں، دُکھ کو سکھ میں پریشانی کو سکون میں بدل دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ نام اچھے

marfat.com

رکھے جائیں۔ کہ ناموں میں بھی تاثیر ہوتی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم

بیئر غُرس

یہ مسجد قبا شریف کی شرقی جانب قریباً آدھ میل کے فاصلے پر ہے۔ غرُس ان مقامات کا نام ہے۔ جو اس کے گرد اگرد ہیں۔ موضع قربان جو مدینہ منورہ کا مشہور مقام ہے وہاں واقع ہے۔ اومنی بسیں تھوڑی دیر بعد موضع قربان قباء کی جانب چلتی رہتی ہیں۔

۳۷۷۔ ایک دن حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے آج رات بہشت کے کنوؤں میں سے ایک پر صبح کی ہے۔ آپ صبح کو بیئر غُرس پر تشریف لے گئے۔ وہاں وضو فرمایا اور لعابِ مبارک ڈالا۔

یہ کنُواں بنی خنطلہ کی قبور کے قریب تھا۔

۳۷۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیئر غُرس سے مجھے پانی لادو۔ آپ فرماتے ہیں۔ مَیں نے خود دیکھا حضورؐ نے اس کنوئیں سے پانی نوش فرمایا ہے۔ اور وضو بھی کیا۔

۳۷۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، میرے انتقال کے بعد مجھے بیئر غُرس کے پانی کے سات مشکیزوں سے جو پورے بھرے ہوں سے
۳۸ غسل دینا۔ یہ کنُواں سعد بن خثیمہ کی ملکیت تھا۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حسبِ وصیت حضور علیہ السلام کو اسی کنوئیں کے پانی سے غسل دیا گیا۔

۳۸۱۔ سعد بن رئیس فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں سے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی اسی کنوئیں میں ڈال دیا۔ ۷۰۰ھ تک یہ کنواں جاری رہا۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۱۸، راحت القلوب ص۱۶۱) مجھے ۱۹۶۹ء میں اس کنوئیں کی زیارت نصیب

marfat.com

ہوئی۔ ان دنوں بارش کا پانی اس میں جمع تھا۔ وہی حاصل کیا۔ اور لطف اٹھایا۔ و للہ الحمد

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کی مقدس وادیاں

یوں تو مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب وجوار میں بہت سی وادیاں ہیں۔ تاہم اس زمانہ سے لے کر آج تک جن کا نام مؤرخین مدینۃ الرسول بیان کرتے آئے ہیں وہ یہ ہیں۔

وادیِ عقیق

۳۸۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے، آپ فرماتے ہیں، کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ رات میرے پاس آنے والا آیا اور اس نے کہا اس وادی مبارک میں ۳۸۳ نماز پڑھیئے۔ ابن شیبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وادی عقیق مبارک ہے۔

۳۸۴ ابن زبالہ عامر بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر وادی عقیق تشریف لے گئے۔ پھر واپس آئے۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ عائشہ ہم وادی عقیق گئے تھے۔ بڑا رمقام ہے اور پانی بڑا ٹھنڈا ہے۔

۳۸۵ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی عقیق گئے۔ تو آپ نے فرمایا انس لوٹا لے۔ اور اس وادی کے پانی کا بھر لے۔ اس وادی کو ہم سے پیار ہے اور ہمیں اس سے۔

۳۸۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں۔ مَیں شکار کیا کرتا تھا۔ اور گوشت بطور ہدیہ حضور علیہ السلام کو پیش کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مَیں دیر سے حاضر ہوا تو فرمایا سلمہ کہاں چلے گئے تھے عرض کی۔ اس بار شکار کے لیے دور نکل گیا تھا۔ تو فرمایا اگر تو وادی عقیق میں شکار کے لیے

marfat.com

جاتا۔ تو میں بھی ساتھ ہولیتا۔ وادیِ عقیق دو حصّوں میں منقسم ہے ۔ وادی عقیق کبیر، وادی عقیق صغیر، مسجد قبلتین، مدینہ یونیورسٹی، بیئر عثمان رضی اللہ عنہ یہ مقامات بھی وادی عقیق میں ہی ہیں۔

وجہ تسمیہ

عقیق ہر اس جگہ کو کہا جاتا ہے۔ جس سے سیل کا گذر ہو اور پانی اس میں شگاف پیدا کر دے۔

بلاد عرب میں چار مشہور وادیاں ہیں۔ ان سب کو عقیق کہا جاتا ہے شیخ سمہودی فرماتے ہیں۔ اس جگہ تبع اول حمیری گذرا تھا تو اس نے کہا۔ هذا عقيق الارض۔

(آثار المدینہ ص۲۲، خلاصۃ الوفاء ص۳۳۶)

نذرانۂ عقیدت

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
اور پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہ جانفزا میرے مولا کے در کی ہے

اعظم نصرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا
خم ہو گئی پشت فلک اس طعن زمین سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

marfat.com

وادیِ بطحان

مسجد غمامہ کی غربی جانب کا بھی علاقہ وادی بطحان کے نام سے متعارف ہے۔ یہ وادی بالشونیہ سے لے کر مساجد فتح کی غربی جانب تک پھیلی ہوئی ہے۔

۳۸۷۔ ابن شیبہ اور بزازہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان بطحان علیٰ ترعۃ من ترع الجنۃ

بطحان جنت کی زمینوں میں سے ایک ہے

وادی بطحان کا کچھ حصہ وادی رانونا سے جا ملتا ہے۔ وادی بطحان کے انتہا سے زغابہ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ خطہ ذی حدرجفار بھی ملتے ہیں۔ (آثار المدینہ ص۲۳۳، خلاصۃ الوفاء ص۲۴۲)

وادی رانونا

اسے وادی رانون بھی کہا جاتا ہے۔ ابن زبالہ کہتے ہیں وادی رانونا سیدنا عبداللہ عثمانی اور حرّہ کا درمیانی علاقہ ہے۔ وادی رانونا اور وادی بطحان دارالشواترہ کے قریب مل جاتی ہے۔ یہ علاقہ قبیلہ بنی زریق سے آباد تھا۔ یہ وادی باغات، سبزیوں، پھلوں، گھاس، ہریاول سے بھری ہوئی تھی۔ (خلاصۃ الوفاء ص۲۴۲)

پوری آبادی بند سے لے کر بنجر تک بلند شاداب زمین سے بھری ہوئی تھی ایسا معلوم ہوتا ہے پوری وادی جنت ارضی میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اس بند کی تجدید ملک مظفر ملکان عبدالعزیز خان اور شیخ حرم خالد پاشا کے عزم و ہمت کی مرہون منت ہے جسے صالح محمد حماد نے ۱۲۸۹ھ میں اپنی نگرانی میں تعمیر کرایا۔ اس بند کو بنانے والے ازمیری ہیں۔

(آثار مدینہ منورہ مولفہ عبدالقدوس انصاری ص۱۳۳)

marfat.com

وادی قناۃ

یہ وادی مدینۃ الرسولؐ کی شرقی جانب واقع ہے۔ اس نام سے اس وقت موسوم ہوئی جب تبع اول حمیری یہاں آیا تو اس نے کہا ھذا قناۃ الارض یہ وادی حرّہ شرقیہ سے گزرتی ہے۔ قناۃ لغت میں گہری زمین ہے جس میں پانی بہتا ہو (جیسے نہر) وادی قناۃ بعض اہل مدینہ کی زبان پر سیل سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی مشہور ہے۔ اس کے قرب وجوار میں کئی ایک سدیں ہیں جو دولت عثمانیہ کی یاد ہیں، سنہ ۶۹۰ھ و سنہ ۷۳۴ھ میں چار مرتبہ شدید طغیانی آئی۔ یہاں تک کہ لوگوں کو ڈوبنے کا خطرہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا۔ مدینہ منوّرہ سے اس وادی کے قریبی مکانات تک پہنچنے کے لیے قریباً آدھ گھنٹہ کا سفر ہے۔

(آثار مدینہ ص۲۳۷، خلاصۃ الوفا ص۳۴۲)

وادی مذینب

مدینۃ الرسولؐ سے قریباً سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جبل اغوات کے سامنے سے شروع ہوتی ہے فرغابہ میں پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ وادی مدینہ منوّرہ کے مشہور یہودی کعب بن اشرف کے قلعہ کے شرقی جانب واقع ہے۔ اس وادی میں بنو نضیر آباد تھے۔ انہوں نے اس وادی کو آباد کیا۔ قوم عمالقہ کے بعد یہی اس وادی میں کھیتی باڑی کا سبب بنے۔ جب بنی نضیر نے غزوہ بدر میں غدر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہیں سے جلاوطنی کا حکم دیا تھا۔ (آثار المدینہ ص۲۲۴)

صاحب خلاصۃ الوفا فرماتے ہیں مذینب وادی بطحان کا ہی حصہ ہے کہ وہ بنی امیہ کے باغ سے ہوتی ہوئی یہیں مدغم ہوتی ہے پھر آگے کئی حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں یہ وادی حرّہ شرقیہ سے نکل کر بنو قریظہ کے مکانات تک جا پہنچی

marfat.com

تھی۔ (خلاصۃ الوفاء صـ۳۴۳)

وادیِ مہروز

یہ آبادی حرّہ واقم سے شروع ہوتی ہے۔ ابن شیبہ کہتے ہیں یہ وادی حرّہ واقم کے شرقی حصہ سے شروع ہوتی ہے۔ بنو قریظہ تک چلتی ہے۔ اس کے دو حصے ہو جاتے ہیں ایک تو وادی مذینب سے جا ملتا ہے دوسرا بنی خطمہ کے علاقہ سے اس کا وہ حصہ جو مذینب سے جا ملتا ہے۔ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ مشربہ ام ابراہیم سے جا ملتے ہیں۔

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس باغات

مدینۃ الرسولؐ میں یوں تو بہت سے باغات ہیں مگر جن باغات کو مدینہ منوّرہ نے اپنے اندر سمو لیا ہے ان میں سرفہرست سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ ہے۔ جو اس دورِ مقدس سے آج تک زیارت گاہ عوام و خواص بنا ہوا ہے۔ اس مقدس باغ کے ساتھ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سیدنا فارسی رضی اللہ عنہ کے عشق و محبت اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت کا بھی ذکر ہو جائے۔ اس ذکر سے قارئین کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ محبوب و مطلوب تک پہنچنے کے لیے کسقدر دشوار گذار وادیوں کو عبور کرنا ہوتا ہے۔

خاندانی تعارف

سلمان آپ کا نام ہے۔ ابو عبداللہ کنیت فارس کے ایک قصبہ جیّ کے رہنے والے تھے۔ خاندانی طور پر شاہان فارسی سے ملتے تھے۔ آپ کی عمر کے بارہ میں مختلف روایات ملتی ہیں اس پر سبھی متفق ہیں کہ اڑھائی سو سال سے بہر حال زیادہ ہے بعض اہل سیر نے تو ساڑھے تین سو سال عمر بتائی ہے اور کہتے ہیں آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں

marfat.com

کا زمانہ پایا ہے۔

اپنی داستان اپنی زبانی

۳۸۸۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی کہانی اپنی زبانی مجھے یوں بیان کی کہ میرا والد بستی جیّ کا نمبردار تھا۔ میری محبت اور نگہداشت میں خاصی حفاظت کرتا تھا۔ فرماتے ہیں ہم مجوسی تھے میرے والد نے مجھے آتش کدہ کی نگرانی سپرد کر رکھی تھی اور حکم تھا کہ یہ آگ بجھنے نہ پائے۔ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجھے باہر کھیتوں کی نگہداشت کے لیے بھیجا گیا اور ساتھ ہی تاکید کی کہ بہت جلد واپس آنا ہے۔ مَیں ایک گرجا کے قریب سے گذرا تو اُن کی دُعا ہو رہی تھی۔ ان دعائیہ کلمات نے میرے دل پر اثر کیا۔ مَیں نے یقین کر لیا کہ یہ عقیدہ ہمارے عقیدہ سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ مَیں نے ان لوگوں سے گفتگو میں دل چسپی لی متعدد سوالات کئے۔ گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی میرے والد نے تلاش کے لیے آدمی دوڑائے۔ گھر پہنچا تو والد نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا۔ مَیں نے صاف صاف بات کہہ دی۔ والد نے مجھے ہر طریقہ سے سمجھایا کہ ہمارا دین صحیح ہے حق ہے باقی ادیان باطل ہیں۔ مَیں سُنتا رہا۔ مگر باپ کی ساری تقریر نے دل پہ اثر نہیں کیا اور کہہ دیا ابا جی سچ تو یہ ہے۔ دین نصرانیت حق ہے۔ بس پھر کیا تھا مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ دکھوں کا آغاز ہو گیا۔

ہجرت سلمان رضی اللہ عنہ

سیدنا سلمان فرماتے ہیں۔ میرے اس فقرہ سے کہ عیسائیت حق ہے۔ میری آزمائش کا دَور شروع ہو گیا۔ مجھے کمرہ میں بند کر دیا گیا۔ گھر سے باہر جانے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئیں۔ اب میرے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا

marfat.com

کہ کسی دکسی طریقہ سے یہاں سے نکل جاؤں۔ مَیں نے خفیہ طور پر عیسائیوں سے رابطہ قائم کر لیا اور انہیں کہا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو پتہ دینا۔ ایک قافلہ کے ساتھ نکل بھاگنے کا اتفاق ہو گیا۔ شام جا کر پوچھا کہ یہاں بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں کے بتانے پر مَیں اس بڑے پادری عالم کے پاس پہنچ گیا اور اپنی ساری داستانِ سرگزشت سنا دی۔ درخواست کی کہ مجھے اپنے پاس رکھ کر دین سکھائیں۔ اس عالم نے مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔ آپ فرماتے ہیں مَیں دیر تک اس کے پاس رہا مگر وہ عالم اچھا ثابت نہ ہوا۔ جو کچھ وہ لوگوں کو کہتا تھا خود نہیں کرتا تھا۔ حریص تھا۔ طماع تھا۔ خائن تھا۔ اس کے مرنے پر لوگوں کو معلوم ہوا۔ اس کے پاس سات مٹکے اشرفیوں سے بھرے ہوئے ہیں، تو لوگوں نے اس کی تجہیز و تکفین سے انکار کر دیا۔ اس کی میت کو سولی پر چڑھا کر سنگسار کیا۔ اس کی جگہ پر دوسرے عالم کو بٹھا دیا۔ جو نہایت عابد، زاہد، متقی تھا۔ شب زندہ دار تھا۔ مجھے اس عالم سے اس قدر محبت ہوئی کہ پہلے کسی سے نہ ہوئی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو مَیں نے اس سے کہا کہ مجھے بتا دو کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں حاضری دوں۔ مذہبی معاملات و مسائل میں کس سے راہنمائی حاصل کروں۔ اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لیے کس چشمہ کی طرف رُخ کروں۔ اس نے کہا موصل کے فلاں عالم کے پاس پہنچ جانا۔ چنانچہ وہاں پہنچا۔ ایک عرصہ وہاں رہا۔ خدمت کی۔ انہوں نے اپنی موت کے موقعہ پر مجھے وصیت کی کہ مَیں ان کے بعد نصیبین کے فلاں عالم کی طرف جاؤں۔ چنانچہ وہاں حاضر ہوا کافی عرصہ رہا۔ خدمت کی۔ آخر آپ کی وصیت کے مطابق شہر عمودیہ کے ایک عالم کی خدمت میں پہنچا۔ جب ان کی موت کا وقت آیا۔ تو مَیں نے اپنی سرگزشت سنا کر پوچھا۔ آپ فرمائیں۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ کہاں جانا چاہیئے؟ کس سے ملوں؟ کون گلے لگائے گا؟ کون پیاس بجھائے گا؟ دیر ہو گئی تھک گیا ہوں۔ مطلوب نہیں مل سکا۔

marfat.com

سرزمین عرب میں نبی کا ظہور

مرتے ہوئے اس عالم نے بتایا میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا راہنما نہیں جو تجھے صحیح راستے پر چلا سکے۔ البتہ میری معلوماتِ تحقیقہ کے پیش نظر آخر الزمان پیغمبر کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ صحرائے عرب میں اس کا ظہور ہوگا۔ اس کا دین دینِ ابراہیمی ہوگا۔ وہ ایک کھجوروں کے علاقہ کی طرف ہجرت کرے گا اگر تم سے ہمت ہو سکے، سفر طے کر سکو، محبوب و مطلوب کے متلاشی ہو تو اس تک پہنچنے کی کوشش کر لینا، وہ تمہارے سبھی دکھوں کی دوا ہے۔ تمہارے سب مرضوں کا علاج ہے۔ تمہاری پریشانیوں کا سکون ہے۔ وہی ہے جو تمہارے غموں کا مداوا ثابت ہوگا۔

علامات

اس پادری نے سیدنا سلمان فارسی سے کہا اگر ان میں یہ علامات پائی جائیں تو یقین کر لینا وہی رسولِ موعود ہیں۔

(۱) وہ صدقہ کا مال نہیں کھائیں گے۔

(۲) وہ ہدیہ قبول کر لیں گے

(۳) نخلستانی علاقہ کی طرف ہجرت کریں گے۔

(۴) دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

جب تم تسلی کر لو کہ یہ چاروں نشانات ان کے اندر پائے جاتے ہیں تو یقین کر لینا کہ یہی وہ نبی موعود ہیں۔ یہی وہ رسولِ آخر ہیں۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پادری مجھے یہ نصیحتیں کرنے کے بعد فوت ہو گیا۔ میں متلاشی رہا کہ مجھے کوئی قافلہ مل جائے جو سرزمین عرب میں لے جائے۔ فرماتے ہیں۔ میرے پاس گائیں بکریاں جمع ہو گئی تھیں

marfat.com

اتفاق سے قافلہ بھی مل گیا۔ مَیں نے کہا یہ سارا مال تمہیں دے دوں گا۔ مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو۔ بات طے ہوگئی۔ مگر میرے ساتھ سلوک یہ ہوا کہ اس قافلہ نے مجھے غلام بنا کر وادی قریٰ کے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا۔ جب اس یہودی کے ساتھ آیا تو مجھے محسوس ہوا۔ شائد یہی وہ سرزمین ہے جس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ اس تذبذب میں تھا کہ یہودی نے بنو قریظہ کے دوسرے یہودی کے ہاتھ بیچ دیا۔ یہ یہودی مجھے سرزمین مدینۃ الرسول میں لے آیا۔ باغات دیکھے۔ کھجوریں مشاہدہ کیں۔ دل نے یقین کرلیا، نخلستان تو پہنچ گیا ہوں۔

؎ بھڑک جاتی ہے جب یہ آگ تو بجھنے نہیں پاتی
چراغِ عشق جل جاتا ہے تو بجھنے نہیں پاتا

حتیٰ قدمت المدینۃ فواللہ ماھو الا ان رایتھا فعرفتھا بصفۃ صاحبی و ایقنت آنھا ھی البلدۃ الٰہی وصفت لی۔

جب میں مدینۃ الرسول پہنچا تو اللہ کی قسم مَیں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ یہ وہی مقدس شہر ہے۔ یہی محبوب نگر ہے جس کے متعلق مجھے بتایا گیا تھا۔

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دیارِ محبوب میں پہنچنے تک میں دس بار بکا اور میرے خریداروں نے بڑی بے رغبتی لاپرواہی سے چند ٹکوں میں خریدا۔

؎ جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا تھا
تو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

کھوٹے سکّوں اور چند درہموں میں خریدنے والوں کو کیا خبر تھی یہ کون ہے اس کی قیمت کیا ہے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ یہ چند دنوں بعد ہی کسی بازارِ عشق و محبت میں خریدا جانے والا ہے۔ انہیں کیا خبر تھی اس کے خریداروں میں سیاح لامکاں حصہ لینے والے ہیں۔ انہیں کیا خبر تھی۔ اس کی قیمت کتنی پڑنے والی ہے۔ سیدنا سلمان فارسی کے ان خریداروں نے

marfat.com

نے وہی منظر پیش کیا۔ جس کا ذکر قرآنِ مقدس فرماتا ہے۔

آیت ۲۰ ر۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ

انہوں نے چند کھوٹے سکوں کے بدلہ میں بیچ دیا

فرماتے ہیں۔ مَیں اپنے یہودی مالک کے باغ میں کام کرتا رہا۔ وقت آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ ہجرت فرما کر مدینۃ الرسولؐ میں پہنچ گئے۔ مَیں درخت پر شاخوں کی کانٹ چھانٹ کر رہا تھا۔ میرا مالک نیچے بیٹھا تھا۔ میرے مالک کا ایک رشتہ دار آیا۔ اس نے کہا۔ اللہ تعالےٰ انصار کو غارت کرے۔ قبا کے اندر کسی شخص کو رسول و نبی مانے بیٹھے ہیں۔ وہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے یہاں آیا ہے۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس یہودی کی آواز میرے کانوں میں پڑی، تو مجھ پر وجد طاری ہو گیا۔ جسم میں اس قدر لرزہ ہوا کہ مجھے خطرہ ہوا کہیں نیچے نہ گر پڑوں۔ یہودی آپ کی اس حالت پر سخت متعجب تھا۔ آپ کی زبان پر بار بار وجدانی کیفیت سے یہ شعر جاری تھا۔

؎ اخلّائی لا واللہ ما انا منکما

اذا علم من آل لیلیٰ بدا لیا

میرے دوستو خدا کی قسم اب مَیں تمہارے کام کا نہیں رہا۔

کہ مجھے دیارِ حبیب کا پہاڑ نظر آ گیا ہے

فرماتے ہیں مَیں نے کام ختم کیا۔ لرزتا کانپتا درخت کے نیچے اُترا۔ اس یہودی سے کہا یار کیا بات کر رہے تھے۔ اب ذرا پھر سناؤ تو سہی۔ میرے مالک نے ناراضگی کے ساتھ مجھے طمانچہ مارا۔ تمہیں ایسی باتوں سے کیا تعلق۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ خبردار آئندہ اگر ایسی بات کی۔

پہلی علامتؐ کی تصدیق

پہلی علامت نخلستان والی تھی جو آپ نے مدینۃ الرسول میں حاضر ہوتے ہی دیکھ لی

marfat.com

تھی کہ علاقہ کھجوروں کا ہے۔ نخلستان کا صحیح مصداق یہی زمین ہے۔ یہ پہلی تصدیق باعثِ اطمینان ہو چکی تھی۔

دوسری علامت کی تصدیق

دوسری علامت یہ بتائی گئی کہ وہ رسول صدقہ قبول نہیں کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں مَیں صدقہ لے کر قبا حاضر ہوا اور عرض کی حضورؐ یہ صدقہ آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام کے لیے لایا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میرے لیے صدقہ جائز نہیں۔ یہ فرمایا اور صدقہ صحابہ کرام کے سپرد کر دیا۔ سیدنا سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ مَیں نے منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہی رسول ہیں۔

تیسری علامت کی تصدیق

آپ فرماتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبا سے چل کر مدینۃ الرسولؐ جلوہ گر ہوئے تو پھر کچھ لے کر حاضر ہوا۔ عرض کی حضور صدقہ تو آپ قبول نہیں کرتے۔ اب ہدیہ لایا ہوں۔ شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آپ نے قبول فرمالیا تو میرا یقین مزید بڑھ گیا کہ میری علامت بھی سچی ثابت ہو گئی۔

چوتھی علامت کی تصدیق

اب سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں اس موقع کا متلاشی تھا کہ آخری علامت دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کو کس طرح دیکھوں۔ ایک دن آپ جنت البقیع میں ایک جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ مَیں نے جھک کر سلام عرض کیا۔ مَیں آگے سے اُٹھ کر پشت مبارک کے پیچھے آکر بیٹھ گیا کہ مہرِ نبوت کی زیارت کر سکوں۔

marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری اس کیفیت کو جان گئے۔ فوراً پشت مبارک سے چادر اٹھا دی۔ مَیں نے مہرِ نبوت کو دیکھا چوما اور رویا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! سامنے آؤ میں سامنے حاضر ہو گیا۔

اِسلام سلمان رضی اللہ عنہ

سیدنا سلمان فرماتے ہیں جب مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے اُٹھ کر سامنے حاضر ہو گیا۔ تو آپ نے اسی وقت مجھے مشرف بہ اسلام فرمایا بس یہ آخری سوال تھا جو حل ہو گیا۔ قربان جائیں سیدنا سلمان آپ کے مقدر پہ کہ آپ کس محبوب کی گود میں پڑے ہیں۔ لاکھوں سلام ہوں آپ کے لمحۂ حیات پر جس میں سید الانبیاء نے آپ کو صدیوں کے دکھوں سے نجات دلائی اور سینۂ نبوت سے لگایا۔ پیار فرمایا۔ سرفراز کیا۔

؎ وہ گوہر مقصود کہ تھی جس کی تمنا
جھولی میں دیا ڈال ترے دست عطا نے

آپ سے جب کوئی پوچھتا۔ آپ کون ہیں اور کس کے بیٹے ہیں تو آپ فرماتے مَیں سلمان ہوں اور اسلام کا بیٹا ہوں۔ (الاستیعاب ط۵۶ سیرۃ المصطفےٰ ص۳۱۳)

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں۔

سلمان کا نام پوچھو تو . . . . . عبداللہ ہے
ان کی نسبت پوچھو تو . . . . . ابن الاسلام ہے
ان کی دولت پوچھو تو . . . . . فقر ہے
ان کی دکان پوچھو تو . . . . . مسجد ہے
ان کا لباس پوچھو تو . . . . . تقویٰ ہے
ان کا ارادہ پوچھو تو . . . . . وہ رضائے الٰہی ہے
ان کی کمائی پوچھو تو . . . . . صبر ہے

marfat.com

اگر یہ پوچھو وہ کہاں جا رہے ہیں . . . تو وہ جنت کی طرف کہتے ہیں۔
اگر یہ پوچھو اُن کا ہادی کون ہے . . . تو وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(سیرۃ المصطفٰے ج ۱ ص ۳۱۳، فوائد ابن قیم ص ۴۱)

ماذا نحن اولجنا وانت امامنا، کفی بالمطایا طیب ذکرك حادیا
وان نحن اضللنا الطریق ولم نجد، دلیلاً کفانا نور وجهك هادیا

اے آقا اگر اندھیری رات میں آپ ہمارے قائد ہوں تو اونٹ چلانے کے لیے بطور حدی تیرا ذکر کافی ہے۔ اگر ہم راستہ بھٹک جائیں اور کوئی راہنما نہ پائیں تو تیرا جمال جہاں آرا ہی کافی ہادی ثابت ہوگا۔

باغ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اے ابنِ عباس جس طرح میں نے ایک سارا واقعہ تمہیں تفصیل سے سنا دیا ہے۔ اسی طرح مَیں نے اپنی ساری روداد صحابہ کرام کے مجمع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔ آپ قبول اسلام کے بعد حسبِ معمول اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے رہے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان اپنے آقا سے کتابت کر لو۔ یعنی اُسے کچھ معاوضہ دے دو۔ وہ تمہیں آزاد کر دے۔ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے آقا سے بات کی۔ اُس نے کہا۔ سلمان اگر کتابت چاہتے ہو تو چالیس اوقیہ سونا ادا کر دو۔ اور تین سو درخت کھجوروں کے لگا دو۔ جب وہ پھل دینے لگ جائیں تو تم آزاد ہو۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ سارا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپؐ نے صحابہ سے فرمایا، سلمان کے لیے پودوں سے امداد کرو۔ کوئی دس لے آیا۔ کوئی بیس۔

marfat.com

یہاں تک کہ تعداد پوری ہوگئی۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ گڑھے بنا کر رکھو۔ پودے میں خود آکر لگاؤں گا۔ گڑھے تیار ہوگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے پودے گڑھوں میں رکھ دیے اور دعاء برکت فرمادی۔ ایک سال نہ گزرنے پایا تھا کہ باغ نے پھل دے دیا۔ تین سو پودوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو خشک ہوگیا۔ یا پھل نہ دیا ہو۔ درختوں کا قرض تو اُتر گیا۔ ۴۰ اوقیہ سونا باقی رہ گیا تھا۔ ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہوکر سونے کی ڈلی پیش کی آپ نے فرمایا سلمان کہاں ہے؟ عرض کی حاضر ہوں۔ فرمایا۔ یہ سونا لے جاؤ۔ اور اپنے مالک کا یہ قرض بھی چکا دو۔ بظاہر وہ تھوڑا معلوم ہوتا تھا۔ مَیں نے عرض کی سونا تھوڑا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا قرض ادا کر دے گا۔ چنانچہ سونا تولا گیا تو وہ ٹھیک چالیس اوقیہ تھا۔ اب آپ آزاد ہوگئے اور غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش کام کرتے رہے۔

(سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۴۱۷، طبقات ابن سعد ص ۵۵)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وسلم

دو کھجوریں

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھوں سے لگائے گئے اس باغ میں کھجور کے دو درخت ۱۹۷۵-۷۶ء تک زیارت گاہ عوام و خواص بنے رہے۔ ان دو درختوں کی کھجوریں تمام کھجوروں سے لمبی، موٹی اور لذیذ محسوس ہوتی تھیں۔ ہر حاضری پر ان پودوں کی زیارت کا موقعہ ملتا رہا۔ وللہ الحمد۔

۱۹۷۶ء میں یہ دونوں درخت کاٹ دیے گئے بلکہ جلا دیے گئے، کہ لوگ ان کا ادب و احترام کرتے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ ان جلے ہوئے تنوں کو دیکھ کر سیدی علامہ احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث ملتان جی بھر کر روئے اور ہم سب کو رُلایا۔ ان پودوں کی کھجوریں

marfat.com

خاصی مہنگی ملتی تھیں۔ لوگ ہاتھوں ہاتھ تبرک لے جاتے، میں بھی دو دانے لایا اور ان کی گٹھلیاں جامعہ فریدیہ کے صحن میں بو دیں۔ اللہ کا کرم ہوا اب یہ دو پودے بڑھنے لگ گئے ہیں۔ اللہ کرے ان کا پھل نصیب ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(۱) باغ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(۲) باغ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

(۳) باغات ابن بکر رضی اللہ عنہ

(۴) باغ مروان رضی اللہ عنہ

(۵) باغ سعید بن وقاص رضی اللہ عنہ

(۶) ثنیۃ الشرید

باغ سلمان فارسی کے علاوہ بھی باغات وادی عقیق میں ہیں۔ (آثار المدینہ ص۲۲۴)

(۷) باغ سیدہ فاطمۃ الزہرا۔ مجھے ایک مدنی بزرگ نے یہ روایت بیان کی کہ ترک دور میں مسجد کے صحن میں مقدس کھجوروں کے چند درخت تھے جسے اہل مدینۃ الرسولؐ باغ فاطمہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ آج سے پچاس برس پہلے کی تصویریں کھجور کے درخت نمایاں نظر بھی آتے ہیں۔ ان کھجوروں کے درختوں کی تعداد پندرہ تھی۔ علامہ سمہودی علیہ الرحمہ نے وفاء الوفاء شریف میں ان کھجوروں کے درختوں کا ذکر کیا ہے۔

(وفاء الوفاء ص۲۸۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے مشہور پہاڑ

یوں تو مدینہ منوّرہ کے قرب وجوار میں پہاڑوں کا طویل سلسلہ موجود ہے تاہم وہ

marfat.com

مقدس پہاڑ جنہیں کسی نہ کسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوازا یا ان کے متعلق کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہیں۔

جبل احد شریف

یہ مدینۃ الرسولؐ کے مقدس پہاڑوں میں سے ایک ہے۔ مدینۃ الرسولؐ کی زیارت میں احد شریف کی بھی زیارت اہم ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هذا جبل يحبنا و نحبه

۳۸۹۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے رکھتے ہیں۔

یہ مقدس پہاڑ مدینہ منورہ سے ۳ میل دور شمال میں واقع ہے۔ (خلاصہ۔ صـ۳۰۲)

۳۹۰۔ ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آتے تو
۳۹۱ اس وقت اس پہاڑ کے متعلق یہی کلمات فرمائے۔ ابن شیبہ فرماتے ہیں۔ ہم حضورؐ کے ساتھ
تھے آپؐ نے اسی طرح فرمایا۔ ابو قلابہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس
۳۹۲ تشریف لائے تو احد کے متعلق یہی کلمات فرمائے۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جب ہم خیبر سے
واپس ہوئے تو حضورؐ نے یہی کلمات فرمائے۔ احد ہم سب سے محبت کرتا ہے۔ ہم اس سے۔
۳۹۳ طبرانی نے کبیر اوسط میں اس روایت کو بیان فرماتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے۔ احد
جنت کے دروازہ پر ہے۔ پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ ہم اسے اچھا نہیں سمجھتے
یہ جہنم کے دروازے پر ہے۔ (وفاء الوفاء ج ۲ صـ۱۱)

نکتہ

ان روایات سے معلوم ہوا اچھائی اور برائی کا پہلو پتھروں میں پایا جاتا ہے۔

marfat.com

۳۹۴ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فاذا مررتم بہ فکلوا من شجرۃ ومن عضاھۃ ۔

(وفاء الوفا شریف ص ۱۰۸ ج ۲، خلاصۃ الوفا ص ۳۰۲)

جب اس کے قریب سے گزرو تو اس کے پھلوں سے کچھ نہ کچھ کھاؤ۔ اگرچہ کوئی عام گھاس ہی کیوں نہ ہو۔

۳۹۵ سیدنا انس بن مالک کی زوجہ حضرت زینب اپنے بچوں سے فرمایا کرتیں تھیں جب تمہارا گذر احد شریف سے ہو تو میرے لیے وہاں سے کچھ نہ کچھ تحفہ لیتے آنا۔ (وفاء الوفا شریف ص ۱۰۸ ج ۲)

یہی مقدس پہاڑ ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ ساتھ تھے۔ جونہی محبوب نے اس پر قدم جمایا اسے وجد آیا۔ حرکت کی۔ آپ نے فرمایا " اُسکن یا احد فلیس علیک الا نبی و صدیق و

۳۹۶ شہیدان۔ (بخاری شریف ص ۵۲۴ ج ۱) ٹھہر جا تجھ پر نبی ہے صدیق ہے دو شہید ہیں) پہاڑ نے فوراً تعمیل ارشاد کی اور رُک گیا۔

مزار ہارون علیہ السلام

اس مقدس پہاڑ پر سیدنا ہارون علیہ السلام کا مزار پُر انوار ہے۔ کتاب کے آغاز میں تفصیلی واقعہ آچکا ہے۔ اس پہاڑ پہ ایک غار بھی ہے جسے شعب ہارون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مجھے ۱۹۶۶ء میں اس مقدس پہاڑ کی مکمل تفصیلی زیارت کا موقعہ نصیب ہوا۔ ان دنوں وہاں جانے میں کوئی خاص رکاوٹ نہ تھی۔ سیدنا ہارون علیہ السلام کے مزار پاک پر حاضری دی

ابن نجار نے احد شریف پر ایک مسجد کا ذکر بھی کیا ہے جس میں حضورؐ نے نماز ادا فرمائی احد شریف کے دامن میں ایک چھوٹی سی غار کی زیارت ہوئی جس کے اوپر والے پتھر میں انسانی

marfat.com

سر کے برابر پتھر کے اندر گول نشان ہے۔ ہمیں بتایا گیا جنگ اُحد کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام کرنے کے لیے بیٹھے تو سر مبارک کے اوپر کا پتھر نرم ہو گیا اور سر مبارک کا نشان پڑ گیا۔ (خلاصۃ الوفا ص۳۰۳)

چار پہاڑ

۳۹۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار پہاڑ جنّت کے پہاڑوں میں سے ہیں۔ عرض کی گئی۔ کون کون سے۔ فرمایا: اُحد، ورقان، طور، لبنان۔

(وفاء الوفا شریف ج ۲ ص ۱۱۰، تاریخ مدینہ ص۳۴۹، خلاصۃ الوفا ص۳۰۲)

چار نہریں

۳۹۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار نہریں جنت کی نہروں میں سے ہیں۔ عرض کی گئی۔ کون کون سی۔ تو فرمایا۔ نیل، فرات، سیحون اور جیحون۔

(وفاء الوفا ص۱۱۰ ج ۲، تاریخ مدینہ ص۳۴۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہٖ وصحبہ وسلم

چار غزوات

۳۹۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار غزوے جنت کے غزوات میں سے ہیں پوچھا گیا کون کون سے۔ تو فرمایا۔ غزوہ اُحد، غزوہ بدر، غزوہ خندق، غزوہ حنین۔

(وفاء الوفا ص۱۱۰، ج ۲، تاریخ مدینۃ المصطفیٰ ص۳۴۹)

marfat.com

طور کے چھ ٹکڑے

۴۰۰ ابن شیبہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جب کوہ طور پر تجلی آئی تو وہ تاب نہ لاسکا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا؛ تین ٹکڑے مکہ مکرمہ میں جا گرے۔ کوہِ حرا، کوہِ ثبیر، کوہِ ثور۔ تین ٹکڑے مدینۃ الرسول میں جا گرے۔ اُحد، ورقان، رضوئی۔ ورقان مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے۔ مدینہ منورہ سے چار منزل کی مسافت ہے اور رضوی بھی اسی قدر فاصلے پر ہے۔

(وفاء الوفا ج۳، ص۱۰۹۔ تاریخ المدینہ ص ۳۰۰)

غزوۂ اُحد

اسی مقدس پہاڑ کے دامن میں ۳ھ کو غزوۂ احد کا واقعہ پیش آیا۔ جنگِ بدر کی انتہائی ذلت آمیز شکست کے بعد ابوسفیان بن حرب، عبداللہ بن ربیعہ، عکرمہ بن ابی جہل، حارث بن ہشام، حویطب بن عبدعزیٰ، صفوان بن امیہ نے مشورہ کر کے اس شکست کا بدلہ لینے کا فیصلہ کر لیا اور جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ تین ہزار سواروں کا لشکر تیار کر لیا۔ عورتیں ساتھ لیں تاکہ مردوں کو غیرت دلائیں۔ رجزیہ اشعار گائیں۔ کفار کے اس لشکر کی قیادت ابوسفیان بن حرب نے خود کی۔ اس فوج میں تین ہزار اونٹ، ۲۰۰ گھوڑے، ۷۰۰ زرہ پوش شامل تھے (طبقات ابن سعد ج۲، ص۲۱۰)

کفار کے اس منصوبہ پر اطلاع پاتے ہی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ مکمل خبر گیری اور حالات کا جائزہ لینے کے لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ سیدنا سعد بن معاذ، اُسید بن حُضیر، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کو رات کے پہرہ پر مقرر فرمایا دوران مشورہ یہ بحث آئی کہ دشمن کا مقابلہ مدینہ منورہ کے اندر کیا جائے یا باہر نکل کر۔ سیدنا

marfat.com

حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

۴۰۱۔ لا اطعم الیوم حتی اقاتلھم بسیفی خارج المدینۃ المنورہ (زرقانی ص۲۳، ج۲ البدایہ والنہایہ ص۱۲ ج۴)

اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک مدینہ منورہ سے باہر نکل کر دشمن کا اپنی تلوار سے مقابلہ نہ کرلوں۔

نعمان بن انصاری کی قسم

۴۰۲۔ حضرت نعمان بن مالک انصاری نے اجتماع شوریٰ میں قسم اٹھا کر یہ بات کہی۔

یارسول اللہ لا تحرمنا الجنۃ فوالذی بعثک بالحق لا دخلن الجنۃ لانی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و انک رسول اللہ ولا افر یوم الزحف۔ (زرقانی۔ البدایہ والنہایہ)

یارسول اللہ ہمیں جنت سے محروم نہ فرمایئے اس خدا کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔ خدا وحدہٗ لاشریک ایک ہے جنگ سے بھاگوں گا نہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انصاری سے فرمایا۔ تو نے سچ کہا۔ القصہ شہر سے باہر جا کر لڑنے کا فیصلہ ہوگیا۔ سیدنا سعد بن عبادہ شوق شہادت میں بے تاب ہیں۔ اُن کی بھی یہی رائے تھی۔ صحابۂ کرام کے مقدس چہرے اس خوشی میں چمک اُٹھے کہ جام شہادت پینے کا وقت قریب آگیا ہے۔ ناموس رسالت پر کٹ جانے والے لمحات سامنے ہیں۔ دُنیا کے قید و بند سے نکل کر عالم بالا کی سیر کی گھڑیاں آگئیں۔

marfat.com

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فوجی لباس میں

نماز عصر پڑھ لی گئی، مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ پر عمل کرنے کا وقت آگیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز گھر تشریف لے گئے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ بھی ساتھ ہیں زرہ پہن کر باہر تشریف لائے۔ بعض صحابہ نے عرض کی۔ حضور آپ کا خیال شہر کے اندر رہ کر جنگ کرانے کا ہے۔ ہم آپؐ کے فیصلہ پر لبیک کہتے ہیں اور اپنی رائے ختم کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی کے لیے جائز نہیں کہ ہتھیار لگا کر اتار دے یہاں تک کہ وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرے۔ اب اللہ کا نام لے کر چلو۔ جو کہوں کرو۔ اور سمجھ لو۔ جب تک تم صابر اور ثابت قدم رہو گے تو نصرتِ خداوندی سے نوازے جاتے رہو گے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد علیٰ اٰلہ و اصحابہ وسلّم

فوج کی قیادت

ایک ہزار جانباز سپاہی دشمن کی مدافعت کے لیے تیار ہیں۔ اس مقدس لشکر کی قیادت خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ مدینۃ الرسولؐ سے یہ لشکر جمعہ کے دن گیارہ شوال کو بعد نماز عصر روانہ ہوا۔ مدینہ منورہ سے باہر شیخین کے مقام پر فوج کا جائزہ لیا۔ شیخین دو ٹیلوں کا نام ہے جو احد شریف اور مدینہ منوّرہ کے درمیان واقع ہیں۔

اس مقام پر جائزہ لینے کے بعد نو عمر ننھے مجاہدوں کو واپس فرما دیا۔ ننھے مجاہدین جنہیں واپس کر دیا گیا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عرابہ بن اوس رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ،

marfat.com

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔

ننھے مجاہدوں کی کشتی

۴۰۳۔ رافع بن خدیجہ رضی اللہ عنہ بھی انہی ننھے مجاہدوں میں شامل تھے۔ تحقیقات کے دوران انہوں نے اپنے کو پاؤں کے اگلے حصہ پر کھڑا کر لیا۔ کہ قد لمبا ثابت ہو اور جنگ میں جانے کی اجازت مل جائے۔ چنانچہ ان کی یہ ترکیب کارآمد ثابت ہوئی۔ اور انہیں ساتھ لے جانے کی اجازت مل گئی۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ جو انہی کے ہم عمر تھے۔ انتہائی حسرت کے ساتھ اپنے والد گرامی سے کہتے ہیں۔ ابو رافع کو اجازت مل گئی میں رہ گیا۔ حالانکہ میں ابو رافع کو پچھاڑ سکتا ہوں۔ اُن کے والد محترم ابن سنان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آقا میرے بیٹے کو اجازت نہیں ملی۔ حالانکہ وہ ابو رافع کو کشتی میں پچھاڑ سکتا ہے۔ اس درخواست پر ابو رافع اور سمرہ بن جندب کی کشتی کرا دی گئی۔ حضرت سمرہ کو رافع نے پچھاڑ دیا۔ آپ نے سمرہ کو بھی اجازت دے دی۔ طبری، ج ۲، ص ۱۲۔

عجیب منظر تھا۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی دربار رسالت میں نذرانہ ہائے دل و جان پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ شوق شہادت سوار ہے۔ اُحد شریف کے قریب پہنچنے پر عبداللہ بن ابی منافق اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر واپس ہو گیا کہ اس کی رائے نہیں مانی گئی تھی۔ اب صرف سات سو صحابہ رہ گئے۔ سارے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے۔ اُحد شریف کے قریب نماز صبح کا وقت ہو گیا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی، تکبیر کہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

صف بندی

صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صف بندی فرمائی۔ سیدنا

marfat.com

۴۰۴ ۔ براء بن عازب فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۰ تیر اندازوں کا ایک دستہ جبل احد شریف کے پیچھے بٹھا دیا اور ہدایت فرمائی کہ کسی حالت میں بھی تم نے یہاں سے نہیں ہٹنا اگر مسلمانوں کو کامیاب بھی دیکھو تو یہیں رہنا ہے اسی طرح اگر مشرکین کو ہم پر غالب دیکھو تو یہ جگہ مت چھوڑنا۔ اور نہ ہی ہماری مدد کو آنا۔

۴۰۵ ۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو اس دستہ کا امیر مقرر فرمایا (فتح الباری ص۲۰) کفار کا لشکر تو پہلے ڈیرہ ڈال چکا تھا۔ اس شیطانی لشکر کے ساتھ مندرجہ ذیل خواتین تھیں جو رجزیہ شعر گا گا کر انہیں غیرت دلا رہی

ہندہ بنت عتبہ، ام حکیم بنت حارث، فاطمہ بنت ولید، برزہ بنت مسعود، ریطہ بنت شیبہ، سلامہ بنت سعد، خناس بنت مالک، عمرہ بنت علقمہ۔

علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔ خناس اور عمرہ کے علاوہ سبھی عورتیں مشرف بہ اسلام ہو گئی تھیں۔ (زرقانی، ج ۲، ص ۲۶)

ابو دجانہ کو تلوار عطا کی

۴۰۶ ۔ صف بندی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار ہاتھ میں لے کر فرمایا۔

من یاخذ هذا السیف بحقه

کون ہے جو اس تلوار کو لے اور اس کا حق ادا کرے، حضرت ابو دجانہ عرض کرتے ہیں حضور اس مقدس تلوار کا حق کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔

پہلا حق یہ ہے، کہ خدا کے دشمنوں کو مارے یہاں تک کہ ٹیڑھی ہو جائے۔

دوسرا حق یہ ہے، مسلمان کو ہلاک نہ کرے۔

تیسرا حق یہ ہے، میدان جنگ سے لے کر بھاگنا نہیں۔

ابو دجانہ نے عرض کی، حضور میں حقوق کے ساتھ میں لیتا ہوں۔

marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلوار ابو دجانہ کو عطا فرمائی۔ زرقانی ج ۴، ص ۲۸۔
سیدنا مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔
سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ رسالے کے افسر مقرر ہوئے۔
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ زرہ پوش فوج کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ (سیرۃ النبیؐ ج ۲، ص ۲۷۳

جنگ کے آغاز میں ایک ایک کے مقابلہ میں آنا شروع ہوا تو نقشہ یہ تھا۔

- طلحہ بن ابی طلحہ کا مقابلہ سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے ہوا طلحہ مارا گیا۔
- عثمان بن ابی طلحہ کا مقابلہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے ہوا عثمان مارا گیا۔
- مسافع بن طلحہ کا مقابلہ سیدنا عاصم بن ثابت سے ہوا مسافع مارا گیا۔
- حارث بن طلحہ کا مقابلہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوا حارث مارا گیا۔
- کلاب بن طلحہ بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مارا گیا۔
- جلّاب بن طلحہ کی ٹکر حضرت طلحہ سے ہوئی جلّاب مارا گیا۔
- ارطاۃ بن شرجیل کی ٹکر سیدنا علی المرتضٰے سے ہوئی ارطاۃ مارا گیا۔
- شریح بن قارظ میدان میں نکلا تو کسی صحابی کے ہاتھوں مارا گیا۔
- صواب نامی بہادر مقابلہ میں آیا تو حضرت سعد کے ہاتھوں مارا گیا۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۸، زرقانی ج ۲ ص ۳۱، تاریخ المصطفٰی ج ۲ ص ۱۹۱)

سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی جان نثاری

سیدنا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی بہادری کا یہ عالم ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تلوار ہاتھ میں لہراتے میدان میں آئے اور مندرجہ ذیل رجزیہ اشعار پڑھے۔

انا الذی عاھدنی خلیلی ونحن بالسفح لدی النخیل

میں وہی ہوں جس سے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت وعدہ لیا جب ہم

marfat.com

ہم نخلستان کے قریب تھے۔

ان لا اقوم الدھر فی الکیول اضرب بسیف اللہ والرسول

(عہدیہ ہے) کبھی بھی پچھلی صف میں کھڑا نہ ہوں گا۔ دشمنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی تلوار سے قتل کرتا رہوں گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو فخر سے چلتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا یہ چال مناسب نہیں مگر ایسے جنگ کے موقع پر۔ ایک موقع پر آپ کی تلوار کی زد میں ہندہ آگئیں تو آپ نے تلوار روک لی۔ فرماتے ہیں میں نے مناسب نہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تلوار ایک بے سہارا خاتون پر آزماؤں۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۹، ابن ہشام ج ۲ ص ۹۰)

آپ جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں ڈھال کا کام دیتے رہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرف سے تیر کا اندیشہ ہوتا فوراً آگے ہو جاتے۔ ان پر آنے والا تیر اپنی پیٹھ پر لیتے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۳)

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

آپ اسی جنگ میں کام آئے۔ آپ کے پے در پے حملوں سے کفار پریشان ہو چکے تھے۔ سباع بن عبدالعزیٰ آپ کے مقابل آیا۔ ہلاک ہو گیا۔ آپ کی ہمت شہ زوری، جنگی مہارت کا سکہ دشمن کے دل پر بیٹھ چکا تھا۔ جنگ بدر میں جبیر کا چچا طعمہ بن عدی سیدنا حمزہ کے ہاتھوں مارا گیا۔ جبیر نے انتقام لینے کے لیے اپنے غلام وحشی بن حرب کو آزادی کا لالچ دیا۔ وحشی پتھر کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ آگے گذر گئے تو وحشی نے نیزہ مارا جو شہادت کا سبب بنا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۸)

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

marfat.com

سید الشہداء عند اللہ یوم القیٰمۃ
حمزہ اللہ کے ہاں سید الشہدا ہیں

حاکم اور مستدرک نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔ مستدرک ص۲۰۰۔ حمزہ کا نام آسمانوں میں اسداللہ و اسدالرسول لکھا گیا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص۴۲)

سیدنا حمزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی ہیں اور رضاعی بھائی بھی ہیں (حلبیہ ص۱۴۲ ج ۱) وحشی کہتے ہیں جب میں مکہ مکرمہ آیا تو آزاد ہو گیا۔ فرماتے ہیں قریش کے ساتھ آنے کا میرا مقصد قتل نہ تھا۔ مجھ سے قتل حمزہ صرف آزاد ہونے کے لالچ میں ہوا نہ کہ دشمنی کی بنا پر (ابن ہشام ج ۲ ص ۸۰)

ہندہ نے حضرت حمزہ کا پیٹ چاک کیا۔ سینہ چیرا۔ دل و جگر کے ٹکڑے کر کے گلے کا ہار بنایا۔ خوشی کی۔ وحشی کو انعام میں زیور دیا۔ (زرقانی ج ۲ ص ۴۴) حضرت جابر رض فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دیکھا تو ہچکی بندھ گئی۔

وحشی کی بارگاہ رسالت میں حاضری

۴۰۷۔ فتح مکہ کے بعد وحشی مدینۃ الرسولؐ میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ صحابہ نے انہیں دیکھ کر حضور علیہ السلام سے عرض کیا آقا یہ ہے وحشی آپ کے عم محترم کا قاتل حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دعوہ فاسلام رجل واحد احب الی من قتل الف کافر

چھوڑو اسے کیا کہنا ہے۔ البتہ ایک آدمی کا قبول اسلام ہزار کافر کے قتل سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

قبول اسلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی سے قتل حمزہؓ کا واقعہ سنا۔ وحشی نے نہایت شرمندگی سے سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہو سکے تو میرے سامنے نہ بیٹھا کرنا

marfat.com

تجھے دیکھنے سے مجھے چچا کا صدمہ تازہ ہو جاتا ہے۔ وحشی ہمیشہ پس پشت بیٹھے رہتے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔ اس تاک میں رہے کہ کسی طرح کفارہ ادا ہو۔ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا جناب وحشی کے ہاتھوں مسیلمہ قتل ہوا۔ حضرت وحشی فرمایا کرتے۔ بہترین انسان (حضرت حمزہؓ) کے قتل کے بعد بدترین انسان (مسیلمہ) کا قتل کر کے کفارہ ادا کیا ہے۔ (ابن ہشام ج ۲ ص ۸۱)

حضرت وحشی یہ بھی فرمایا کرتے۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا کہ حمزہ کے ہاتھوں مارا نہیں گیا ورنہ ذلت کی موت ہوتی کہ کفر کی موت ذلت کی موت ہے۔ وحشی کہتے ہیں۔ مَیں ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ تو نے ہی میرے چچا حضرت حمزہ کو قتل کیا ہے نہ۔ مَیں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ الحمد للہ الذی اکرمہ بیدی ولم یہنی بیدہ۔ الحمد للہ حضرت حمزہ کو میرے ہاتھوں شہادت کی موت نصیب ہوئی۔ اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا۔ اگر وحشی حضرت حمزہ کے ہاتھوں مارے جاتے تو یقیناً ذلت کی موت ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وحشی جاؤ اللہ کی راہ میں لڑو جیسے اس کی راہ سے روکنے کے لیے لڑا کرتا تھا۔

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

آپ بھی اس جنگ میں کام آئے۔ سیدنا حنظلہ اور ابوسفیان کا مقابلہ تھا۔ شداد بن اسود نے چپکے سے پیچھے سے حملہ کیا جس سے آپ شہید ہو گئے۔

۴۰۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں نے دیکھا حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ آپ بحالت جنابت ہی جلدی سے آگئے کہیں تاخیر نہ ہو جائے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۲۱۶، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۱۵)

جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت حنظلہ کی لاش مبارک دیکھی گئی تو سر سے پانی ٹپکتا تھا (روض الانف)

marfat.com

اسی وجہ سے آپ غسیل الملئکۃ کے لقب سے مشہور ہوئے کہ فرشتوں نے غسل دیا۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ وعلیٰ الہ وصحبہ وسلم

سیدنا مصعبؓ بن عمیرؓ کی شہادت

آپ اس سارے لشکر کے علمبردار تھے۔ بے حد جاں نثاری کا مظاہرہ فرمایا۔ مسلمانوں کے دلیرانہ حملوں نے دشمن کے پاؤں اکھاڑ دیے دشمن بھاگنے لگا۔ مسلمانوں نے اس عظیم فتح پہ مال غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ درّہ پہ بٹھائے گئے تیر اندازوں نے کامیابی کے گمان پہ درہ چھوڑ دیا۔ درہ پر صرف عبداللہ بن جبیر اور ان کے ساتھ دس رفقارہ گئے، خالد بن ولید نے جو اس وقت دشمن کی کمان کر رہے تھے اچانک حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں کی صفیں بکھر گئیں۔ پاؤں اکھڑ گئے۔

سیدنا علی المرتضیٰ نے جھنڈا سنبھال لیا۔ سیدنا مصعب بن عمیرؓ شکل وشباہت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے جلتے دکھائی دیتے تھے۔ اسی باعث یہ شہرہ ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ صحابہ کرام متحیر ہو گئے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت میں دوست و دشمن کا امتیاز نہ رہ گیا۔ سیدنا حضرت حذیفہ کے والد گرامی اسی گھبراہٹ میں ہی مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ حضرت حذیفہ نے بار بار پکار کر فرمایا لوگو! یہ میرے والد ہیں، مگر نہ سُنی گئی۔ جب یہ تحقیق ہو گئی کہ وہ مقتول حذیفہ کے والد تھے۔ تو انہیں سخت افسوس ہوا۔

شجاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اس عظیم قسم کی پریشانی میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم ہے کہ مجال ہے پاؤں میں ذرہ بھر بھی لغزش پیدا ہوئی۔ جب ایک نبی کی شجاعت دنیا بھر کے بہادروں کی شجاعت

marfat.com

سے آگے ہوتی ہے۔ تو پھر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

۴۰۹۔ والذی بعثه بالحق مازالت قدمه شبراً واحداً وانه لفی وجهه العدو ویعنی الیه طائفة من اصحابه مره وتفترق مرة فربما رایته قائما یرمی عن قوسه ویرمی بالحجر۔

(زرقانی ج ۲ ص ۳۴) مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۵)

قسم ہے اس ذات کی جس نے انہیں رسول بنا کر بھیجا ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم ایک بالشت بھی ادھر ادھر نہیں ہلا۔ صحابہ کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آتی تھی کبھی جاتی تھی۔ آپ خود تیر اندازی اور سنگ باری فرما رہے ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ رات کے وقت مجھے محسوس ہوا کہ عوالی کی جانب سے کسی نے مدینۃ الرسول پر حملہ کر دیا ہے۔ میں مسلح ہو کر اس طرف نکلا۔ حیرت کی حد نہ رہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نگرانی فرما رہے ہیں۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبه سید الانبیا محمد وآله وصحبه وسلم

حفاظتی دستہ

اس پریشانی کے عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و نگرانی کے لیے مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سایہ کی طرح ساتھ رہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

marfat.com

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ

حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ

نوٹ : اس فہرست میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی نہیں آیا کہ آپ حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت کے بعد جھنڈا سنبھالے ہوئے تھے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ

دشمنوں کے مشہور بہادر عبداللہ ابن قمیئہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کیا جس سے آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا۔ خود کی کڑیاں اندر دھنس گئیں۔ زہری کے پتھر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتھا زخمی ہوگیا۔ خون بہنے لگا۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد گرامی مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے چہرہ مبارک سے بہتے خون کو چوس کر

marfat.com

صاف کر دیا۔ ان کی اس عقیدت و محبت پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لن
۴۱۰ تمسک النار۔ تجھے جہنم کی آگ ہرگز نہ لگے گی۔ عتبہ کے پتھر سے حضور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے نچلے دندان مبارک شہید ہوئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲۲)

سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے پکڑا۔ سیدنا طلحہ
نے کمر مبارک کو سہارا دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ فاطمۃ الزہرا نے خون دھویا آج
آپ نے نماز ظہر بیٹھ کر پڑھائی۔ ضعف کے سبب پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہوا تو حضرت
طلحہ نیچے بیٹھ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر اپنے مقدس پاؤں رکھے اور
اوپر چڑھ گئے۔ سیدنا طلحہ کی اس عقیدت کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۴۱۱ (اوجب طلحہ) طلحہ نے اپنے اوپر جنت لازم کر لی۔ (مدارج النبوۃ)

۴۱۲ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں میں نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو
احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتا بچاتا زخمی ہوا وہ شل ہو چکا تھا۔ اس دن ہاتھ میں
۳۹ زخم آئے تھے مگر حفاظت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں ہٹا تھا۔

(سیرۃ المصطفےٰ ج ۲، ص ۲۰۲)

۴۱۳۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

کان ذالك الیوم کله لطلحه۔ (فتح الباری ج ۷ ص ۲۷۸)

یہ سارا دن تو طلحہ کا دن ہی تھا

۴۱۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر سے روایت فرماتی ہیں کہ ہم نے احد
کے دن سیدنا طلحہ کے جسم انور پر ستر سے زیادہ زخم دیکھے تھے۔ (فتح الباری ج ۷، ص ۶۶)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے علاّتی باپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کو ڈھال سے چھپاتے
رہے۔ آپ نے اس دن دو کمانیں توڑ ڈالیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر
لوگوں کو دیکھنا چاہتے تو حضرت ابوطلحہ عرض کرتے۔

marfat.com

بابی انت و امی لاتشرف تصبك سهم من سهام القوم ۔

۴۱۵ ۔ آقا میرے ماں باپ قربان ہوں سر نہ اٹھایئے کہیں دشمن کا تیر نہ لگ جائے۔

سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ، بڑے تیر انداز تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام تیر ان کے سپرد کر دیے اور فرمایا۔

۴۱۶ ۔ ارم فداك ابی و أمی

(بخاری شریف ج ۱ ص ۸۵۰)

میرے ماں باپ، آپ پر قربان ہوں سعد تیر اندازی کرو

۴۱۷ ۔ سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن وقاص کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے یہ کلمات نہیں فرمائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، تیر اندازی میں مشاق و ماہر تھے۔ احد کے دن آپ نے ایک ہزار تیر چلائے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۴۲) اسی مقدس کمان کی ۱۹۷۹ء تک سیدنا ایوب انصاری رضی اللہ کے مکان میں عوام و خواص کو زیارت ہوتی رہی ۱۹۸۰ء میں حاضر ہوا تو محروم لوٹا۔

قتادہ بن نعمان کی آنکھ

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ عین جنگ کے موقعہ پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو گئے تاکہ دشمن کا تیر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے ان کے چہرے پر لگے۔ دشمن کا تیر آنکھ میں لگا اور ڈیلا ڈیلے باہر لٹک گیا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، اسی طرح ڈھیلے کو ہاتھ میں لیے دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ منظر دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے۔ اور یہ دعا فرمائی۔

۴۱۸ اے اللہ جس طرح قتادہ نے تیرے نبی کے چہرے کی حفاظت کی ہے اسی

marfat.com

طرح تو قتادہ کے چہرہ کی حفاظت فرما اور اس آنکھ کو دوسری سے بھی زیادہ خوبصورت بنا دے؛ دعا کے ساتھ ہی آنکھ کو اسی جگہ رکھ دیا۔ آنکھ پہلے سے زیادہ روشن ہو گئی۔

(خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۲۱۵، البدایہ والنہایہ ج ۴، ص ۳)

صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم

سیدنا انس بن نضر کی شہادت

آپ بھی اسی مقدس جنگ میں کام آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ شدید پریشان تھے کہ محروم کیوں ہو گئے۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی آقا اب کبھی جنگ کا موقعہ ملا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا میں کس طرح اس کی راہ میں جاں نثار کرتا ہوں۔ گھمسان کی جنگ میں آگے آگے جا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔

۴۱۹۔ انی لاجد ریح الجنۃ دون احد۔

میں احد کے پیچھے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اللہ تعالیٰ جل مجدہ اپنے خاص بندوں کو خاص کمالات سے نوازتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں تو زمین پر مگر خوشبو محسوس کر رہے ہیں جنت کی۔ جیسے دنیا میں زکام کا مریض پھول کی خوشبو سے محروم ہے اور تندرست خوشبو محسوس کر لیتا ہے اسی طرح گناہوں کا مریض جنت کی خوشبو نہیں پا سکتا۔ گناہوں کی بیماری سے بچا ہوا آدمی جنت کی مہک پا لیتا ہے۔ سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی کیفیتِ شوق شہادت کو یہ شعر قدرے واضح کر رہا ہے۔

؎ بوئے جاناں سوئے جانم میرسد بوئے یار مہربانم میرسد

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر شہادت نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو

marfat.com

عجیب پریشانی و تحیر میں ڈال دیا۔ اتفاقاً سیدنا کعب بن مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور مسلمانوں کو خوشخبری سنائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ کعب کو پہنا دی۔ ان کی خود پہن لی کفار نے حضرت کعب پر تیر اندازی کی۔ بیس سے زیادہ زخم لگے۔

(سیرۃ المصطفےٰ ج ۲، ص ۲۰۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و الہ وصحبہ وسلم

جوابی گفتگو

اس غزوہ احد میں جانبین سے نعرے بھی لگے۔ اور جوابی گفتگو بھی ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے۔

ابوسفیان نے کہا:۔

اُعل ھبل اعل ھبل

(اے ہبل تو بلند ہو۔ اے ہبل تو بلند ہو (ہبل بُت کا نام ہے)

عمر فاروقؓ نے فرمایا:۔

اللہ اعلی و اجل

اللہ ہی بلند و بالا ہے

ابوسفیان نے کہا:۔

ان لنا عزی ولا عزی لکم

ہمارے پاس عزیٰ ہے تمہارے پاس عزیٰ نہیں

فاروق اعظم نے فرمایا:۔

اللہ مولانا ولا مولا لکم

(اللہ تعالےٰ ہی ہمارا والی ہے۔ مولیٰ ہے۔ تمہارا والی نہیں)

marfat.com

ابوسفیان نے کہا:۔

یوم بیوم بدر والحرب سجال

یہ دن بدر کا جواب ہے جنگ ڈول کی مانند ہے کبھی اوپر کبھی نیچے

فاروق اعظم نے فرمایا:۔

لاسواء قتلانا فی الجنۃ وقتلاکم فی النار

ہم تم برابر نہیں۔ ہمارے مقتول جنت میں ہیں تمہارے جہنم میں۔

ابوسفیان نے کہا:۔

یاعمر قتلنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عمر تجھے قسم ہے سچ بتاؤ ہم نے محمد کو قتل کر دیا ہے۔

فاروق اعظم نے فرمایا:۔

اللھم لا و انہ یسمع کلامك

خدا کی قسم ہرگز نہیں وہ تو تیری باتیں سُن رہے ہیں

(مدارج النبوۃ ص ۲ ج ۲۲۷)

سعد بن ربیع کی وصیت

۴۴۔ سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ اُحد کے مقدس غزوہ میں شہید ہوئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سعد بن ربیع کا پتہ کر دیکھ لو تو اسے میرا سلام پہنچا دینا اور پوچھنا کہ وہ اپنے کو کس حالت میں پا رہا ہے۔ حضرت سعد زخموں سے چُور پڑے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا جسم انور پہ ۷۰ زخم ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا دیا۔ اور پوچھا کیا حال ہے اور اپنے کو کس حالت میں پا رہے ہیں۔ سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے "وعلیک السلام" کہا اور فرمایا

marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا بھی سلام عرض کر دینا اور بتانا کہ میں جنت کی خوشبوئیں پا رہا ہوں پھر فرمایا زید میری قوم سے بھی ایک بات پہنچا دینا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی اور تم میں ایک آنکھ بھی موجود ہو۔ یعنی تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی زندہ ہو تو سمجھ لینا اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا۔ (زرقانی ج ۲، ص ۴۹)

حضرت عبداللہ بن جحش کی انوکھی دعا

۴۲۱ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جنگ شروع ہونے سے قبل مجھے بلایا اور کہا آؤ ہم دونوں مل کر دعا کریں۔ اور ایک دوسرے کی دعا پر آمین کہیں۔ پہلی دعا حضرت سعد بن وقاص رضؓ نے کی اور حضرت عبداللہ بن جحش نے آمین کہی۔ دعا یہ تھی۔

"اے اللہ تعالےٰ آج کسی بہادر، غضبناک دشمن سے ٹکراؤ ہو۔ اور میں جم کر اس کا مقابلہ کروں پھر اس پر مجھے غلبہ نصیب ہو۔ دوسری دعا حضرت عبداللہ بن جحش کی تھی۔ جس پر حضرت سعد بن وقاصؓ نے آمین کہی۔ دعا یہ تھی۔

"اللھم انی اقسم علیك ان القیَ العدو فیقتلونی ثم یبقروا بطنی ویجدعوا انفی و اُذُنی ثم تسالنی بم ذالك فاقول فیك

اے اللہ تعالےٰ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میں تیرے دشمنوں کا مقابلہ کروں اور پھر وہ مجھ کو قتل کریں۔ میرا پیٹ چاک کریں۔ میری ناک اور کان کاٹیں پھر قیامت کے دن تو مجھ سے فرمائے۔ یہ کیوں ہوا۔ تو میں عرض کروں یا اللہ یہ سب کچھ تیرے لیے ہوا۔

حضرت سعید فرماتے ہیں ہم دونوں کی دعائیں قبول ہوئیں۔ میرا مقابلہ شدید دشمن سے ہوا۔ آخر وہ میرے ہاتھوں ہلاک ہوا۔ عبداللہ بن جحش شہید ہوئے۔ ان کی ناک کان

marfat.com

کٹی اور آخری دعا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا یہ کیا ہوا اور کیسے ہوا تو یہ بھی ہوگا۔ قربان جائیں صحابہ کرام کے اس جذبہ شہادت پر۔ اس جاں نثاری پر۔ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن جحش مجذع فی اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ کہ ان کی ناک اللہ کی راہ میں کٹی۔

(اصابہ ج ۲ ص ۲۸۰، زرقانی ج ۲ ص ۵۱، سیرۃ المصطفےٰ ج ۲ ص ۲۱۹)

عبداللہ بن عمر نے خدا سے کلام کیا

۴۲۲۔ عبداللہ بن عمر بھی اسی مقدس غزوہ میں شہید ہوئے۔ کفار نے ان کی لاش کو مثلہ بنایا جبکہ ان کی ناک کٹی۔ لاش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیا گیا تو میں نے منہ دیکھنے کی اجازت چاہی تو منع فرما دیا۔ غالباً اس لیے کہ چہرہ مسخ کیا گیا تھا۔ اور کوئی صدمہ برداشت نہ کرتے ہوئے جزع فزع کرے۔ عبداللہ بن عمر کی بہن فاطمہ روئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی فرمایا اس کے جنازے پر تو فرشتوں کا سایہ تھا۔ یعنی فاطمہ یہ تو خوشی کا مقام ہے کہ فرشتے تیرے بھائی پر سایہ کرتے رہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر کے لڑکے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کے انتقال کے بعد پریشانی کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آقا میرے والد شہید ہو گئے۔ قرض کا بوجھ، اہل وعیال کا بوجھ مجھ پر چھوڑ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جابر میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں۔ میں نے عرض کی حضور فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بغیر پردہ کے بات نہیں کرتا۔ مگر تیرے باپ کو زندہ کیا پھر مشافہت کلام کیا۔ اور پوچھا میرے بندے تیری کوئی اور خواہش ہے تو تیرے والد نے کہا یا اللہ صرف یہی ہے کہ دنیا میں پھر جاؤں۔ پھر لڑوں پھر مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ مقدر ہو چکا ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ واپسی نہیں۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۲۶، ترمذی شریف کتاب التفسیر سورۃ آل عمران)

marfat.com

عمر بن جموح کا شوق شہادت

اسی مقدس غزوہ احد میں حضرت عمر بن جموح رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ان کے پاؤں میں شدید لنگ تھی۔ احد شریف کا موقع آیا تو بیٹوں سے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ بیٹوں نے کہا۔ آپ ٹھہریے۔ آپ معذور ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو رخصت دی ہے مگر آپؓ شوق شہادت میں اس قدر بے تاب ہیں۔ اسی طرح تکلیف سے دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ بچوں کی شکایت کر دی۔ کہ غزوہ احد میں شامل نہیں ہونے دیتے اور پھر ساتھ ہی قسم اٹھا دی۔

۴۲۳ واللہ انی لارجوا ان البطاء بعرجتی هذه فی الجنة ۔

اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں میں اسی لنگ کے ساتھ جنت کو روندوں گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم معذور ہو تم پر جہاد فرض نہیں۔ بیٹوں سے فرمایا اگر تم اسے نہ روکو تو کیا حرج ہے۔ ہو سکتا ہے اسے شہادت نصیب ہو۔ (ابن ہشام ج ۲، ص ۸۸) ان کی شہادت کے بعد ورثا نے کوشش کی کہ انہیں مدینۃ الرسولؐ میں دفن کیا جائے مگر اونٹنی نہ چلتی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی۔ آقا عمر بن جموح کو مدینہ منورہ میں دفنانے کا خیال کرتے ہیں مگر اونٹنی نہیں چلتی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنگ میں آتے وقت انہوں نے کچھ کہا تھا۔ عرض کی ان کی آتے ہوئے یہ دعا تھی۔

اللهم ارزقنی شهادة ولا تردنی الی اهلی ۔

اے اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرما اور گھر والوں میں واپس نہ لوٹا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لقد رایته یطاء بعرجة فی الجنة

میں نے اسے اسی لنگ کے ساتھ جنت میں چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

marfat.com

عبداللہ بن عمر اور عمرو بن جموح کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

(زرقانی ج ۲، ص ۵۰، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۱۵)

ایک خاتون کا عشقِ رسولؐ

۴۲۴۔ اسی مقدس غزوہ احد میں بے شمار لوگوں نے جاں نثاری اور عشقِ رسالت کے عنوان ثبت کیے جو تاریخ کے انمٹ نشان بن گئے۔ انہیں جانبازوں میں خواتین کا بھی حصہ خاصہ ہے۔ غزوہ احد ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام کی واپسی ہوئی۔ اپنے اپنے اقربا و رشتہ دیکھنے کے لیے مرد و عورتیں مدینۃ الرسول سے باہر جمع ہو گئے۔ سعد ابن ابی وقاص فرماتے ہیں۔ واپسی پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری خاتون پر سے ہوا۔ اس مقدس خاتون کا باپ، شوہر، بھائی غزوہ احد میں شہید ہو چکے تھے۔ صحابہ کرام نے اس خاتون کو اس کے باپ، شوہر، بھائی کی شہادت کا واقعہ سنایا۔ یہ خاتون جھٹ بولیں۔ پہلے یہ بتاؤ میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ صحابہ نے بتایا الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ خاتون نے کہا کہ مجھے چہرہ انور کی زیارت کرا دو تاکہ دل مطمئن ہو جائے۔ صحابہ نے اشارے کے ساتھ بتا دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ کھڑے ہیں اس خاتون نے زیارت کی اور ساتھ ہی کہہ دیا۔

کل مصیبۃ بعدک جلل

آپ کے (دیکھ لینے کے) بعد تمام مصائب کوئی معنے نہیں رکھتے۔

(ابن ہشام ج ۱ ص ۲۲ رحمۃ للعالمین غزوہ احد)

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم

غزوہ احد میں خواتین کا کردار

اس جنگ میں جہاں مردوں نے خدمت اور جاں نثاری کے مظاہرے کیے خواتین

marfat.com

۴۲۵ بھی پیچھے نہیں رہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ احد کے دن میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اپنی والدہ ام سلیم کو دیکھا۔ وہ پانی مشک میں بھر بھر لاتی تھیں اور پیاسوں کو پلاتی تھیں۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیط بھی اسی قسم کی خدمات
۴۲۶ انجام دیتی رہیں۔ ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ وہ غزوات میں زخمیوں کی مرہم پٹی کی خدمات انجام دیتیں، پیاسوں کو پانی پلاتیں، زخمیوں اور شہیدوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا اسی قسم کی خدمات سرانجام دیتیں۔ یہ مقدس خواتین تو یہی خدمات انجام دیتی رہیں۔ مگر اُمِ عمارہ رضی اللہ عنہا نے جب ابن قمیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے دیکھا تو آگے بڑھ کر اس کا مقابلہ کیا۔ یہ بھی یاد رہے پوری ملّت اسلامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ جہاد افضل عمل
۴۲۷ ہے۔ ہم خواتین اس میں شامل نہ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جہاد تو حج مبرور ہے۔
۴۲۸ ۔ سُنن ابن ماجہ میں ہے حضور علیہ السلام سے عرض کی گئی عَلَی النِّسَاءِ جِہَاد ؟ عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ہاں۔ لا قتال فیہ الحج والعمرۃ ایسا جہاد جس میں قتال نہیں حج اور عمرہ ہیں عورتوں کا فطری ضعف ان پر جہاد فرض نہ ہونے کی واضح دلیل ہے۔

شہداء احد کی زیارت

اس مقدس غزوہ احد میں ستر جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ، عمر بن ثابت رضی اللہ عنہ ، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ ، عبداللہ بن عمر بن حرام رضی اللہ عنہ ، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ ، سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ، نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ ، سہیل بن قیس رضی اللہ عنہ ، خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ ، حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ ، عمر بن جموح رضی اللہ عنہ ،

marfat.com

بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کفن کے لیے چادر بھی میسر نہ تھی، چادر سے پیر ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں نکل جاتے۔ ایک چادر میں دو کو کفن اور ایک قبر میں دو کو دفن کیا جاتا جس کے متعلق یہ معلوم ہو جاتا کہ زیادہ قرآن کس کو یاد ہے اسے پہلے لحد میں اتارا جاتا۔ انہیں غسل دیے بغیر دفن کیا گیا۔ (بخاری کتاب الجہاد، زیارت قبور)

ہر ایک کو قبر میں رکھتے ہوئے ان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ اشارہ فرماتے۔

۴۲۹ر انا شہید علیٰ ھٰؤلاء یوم القیٰمۃ

قیامت کے دن میں ان کے حق میں گواہی دوں گا

شہداء اُحد کی سالانہ تقریب

عبادہ بن ابی صالح فرماتے ہیں۔

۴۳۰ر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشھدا باحد علی رأس کل حول و یقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ (خلاصہ ص۳۰۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہدا احد کی قبروں پر سالانہ تشریف لے جاتے اور فرماتے تم پر سلام ہو تم نے صبر کیا آخرت کی دار اچھی ہے۔

نکتہ

اس حدیث پاک سے ظاہر ہے باقاعدگی کے ساتھ ہر سال قبور کی زیارت کے لیے جانا شرعاً جائز و درست ہے

سیدہ فاطمہؓ نے قبر حمزہ رضؓ کی مرمت فرمائی

۴۳۱۔ عن ابی جعفر رضی اللہ عنہ ان فاطمہ بنت رسول اللہ

marfat.com

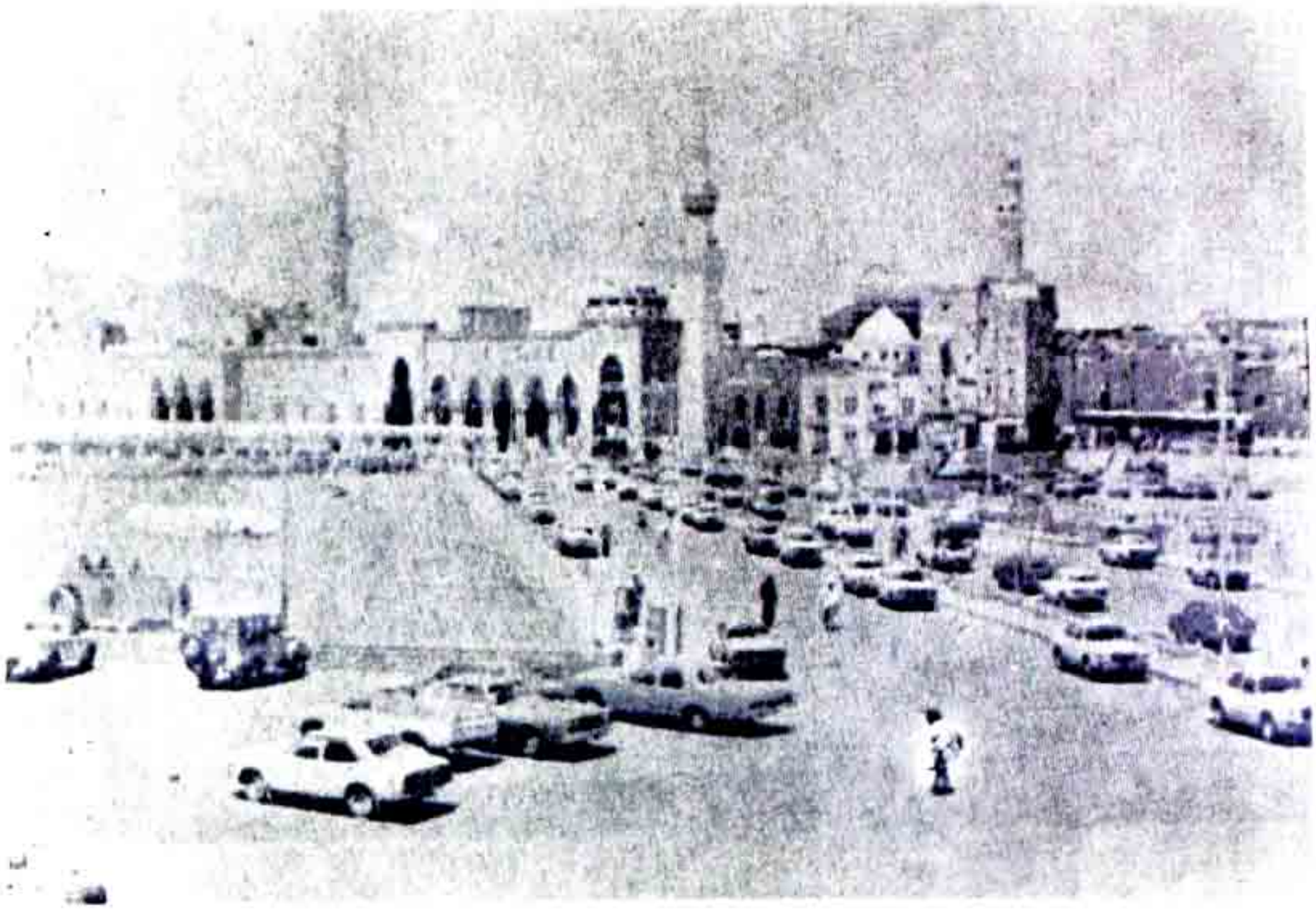

حوش اشراف اور مسجد نبوی شریف کے درمیان شارع موصل، شارع موصل اور شارع عینیہ کے درمیان واقع تکون حج کے دنوں کے بعد موٹروں وغیرہ سے خالی نظر آتی ہے۔

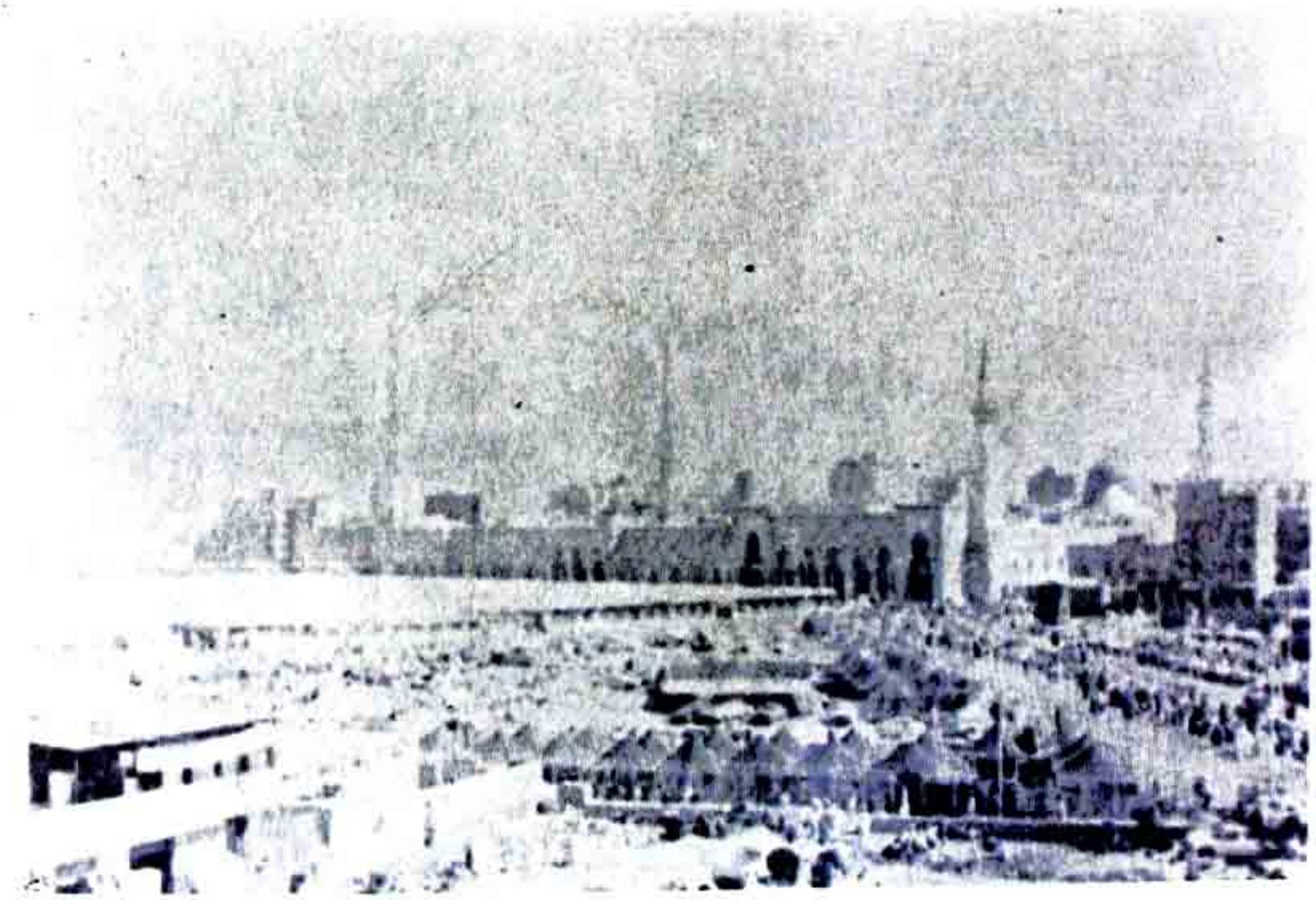

مسجدِ نبوی اور حوش اشراف کے درمیان واقع شارع موصل حج کے دنوں میں یہ تکون موٹروں وغیرہ سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے

marfat.com

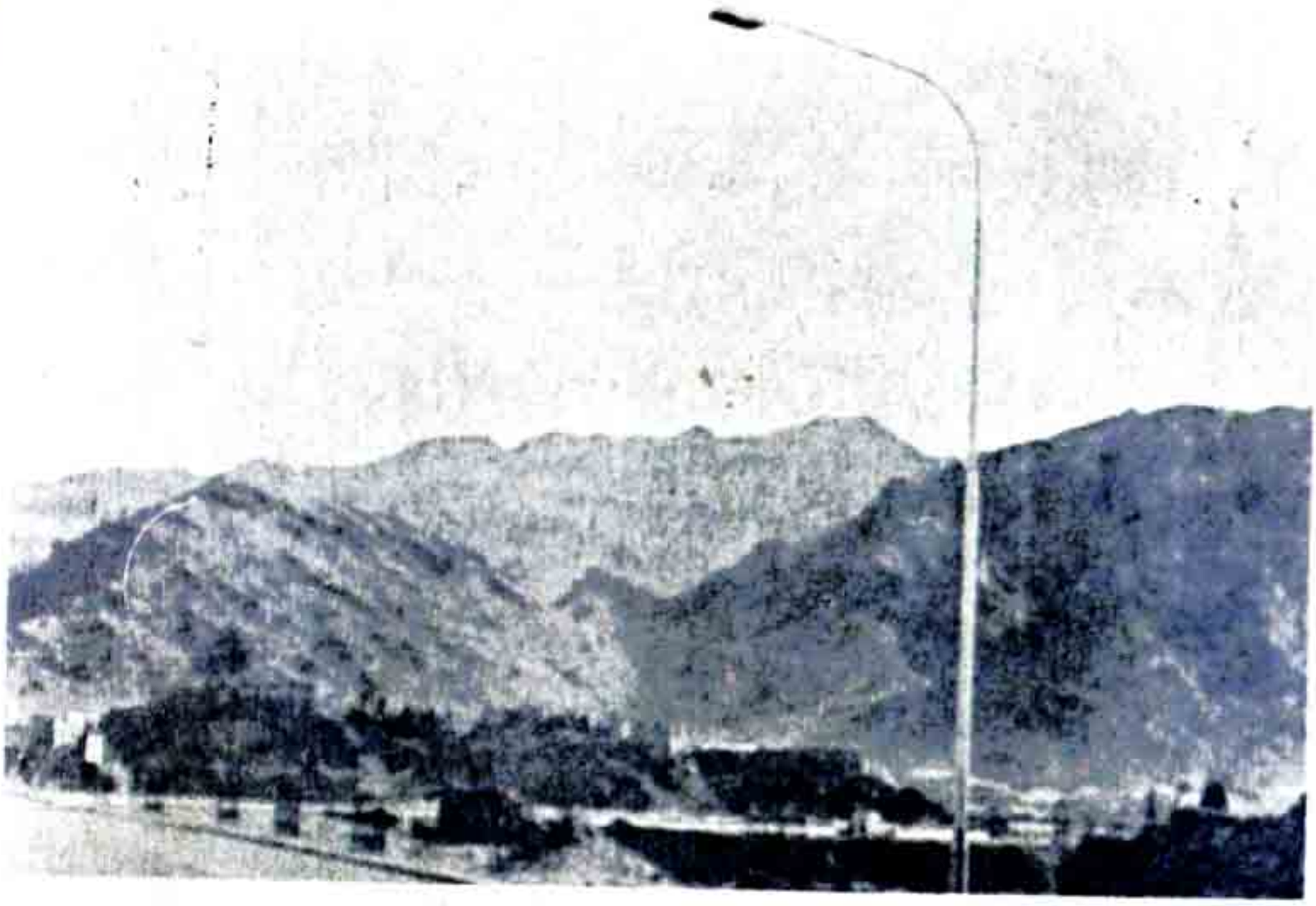

جَبل اُحد کا ایک حِصّہ

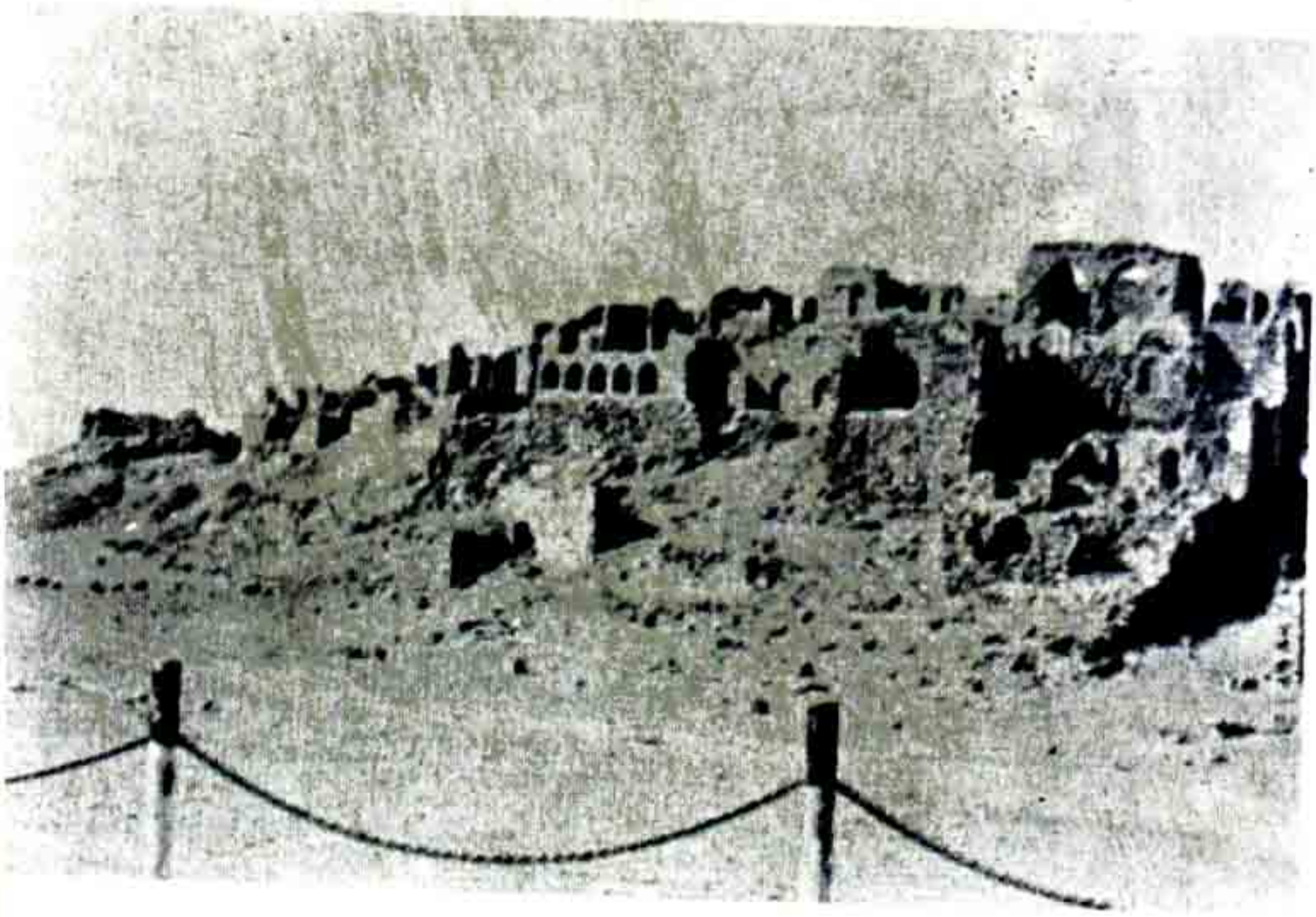

جبل رماۃ

marfat.com

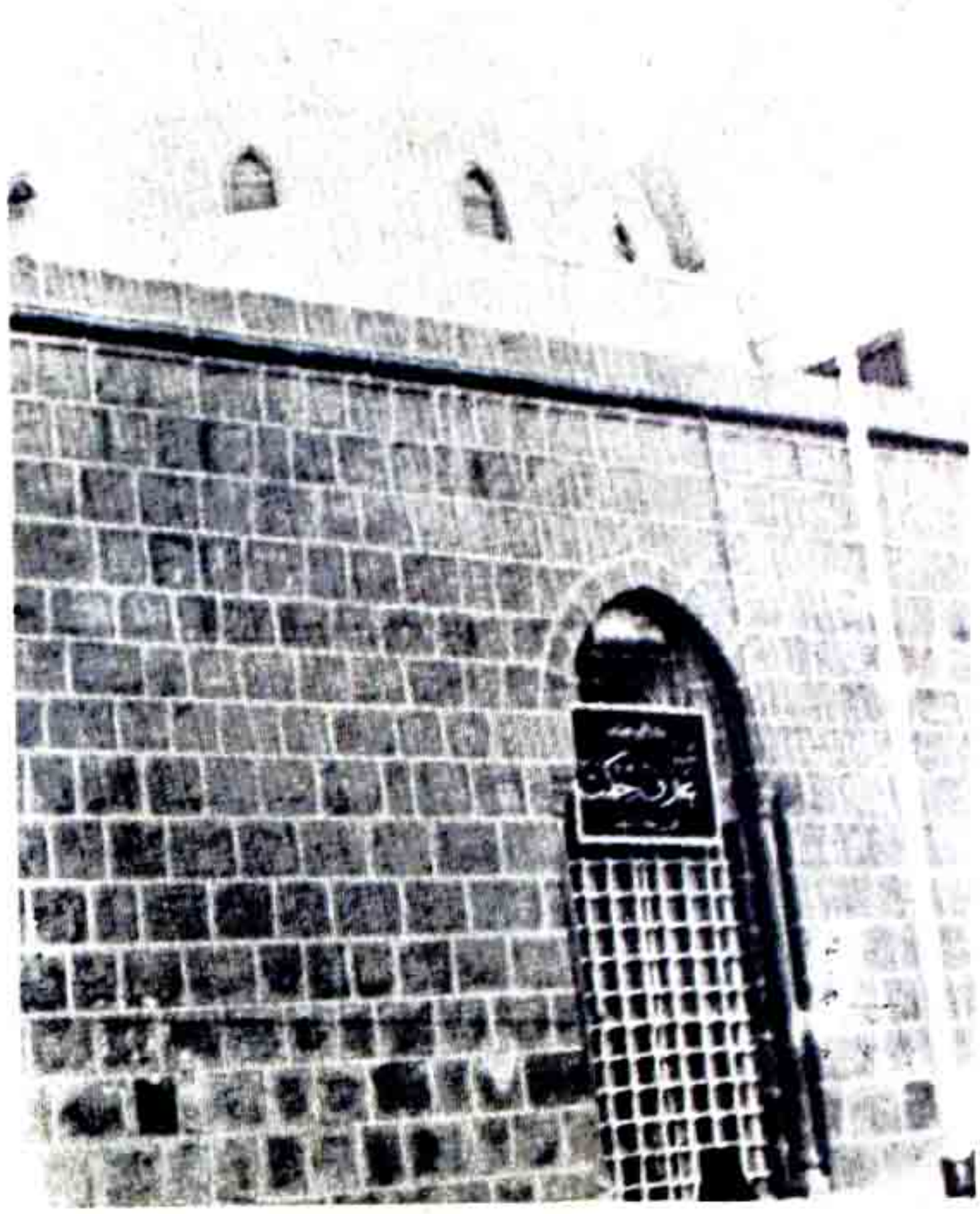

عارف حکمت لائبریری

مدینہ منورہ کے تربیتی کالج کا منظرِ عام

marfat.com

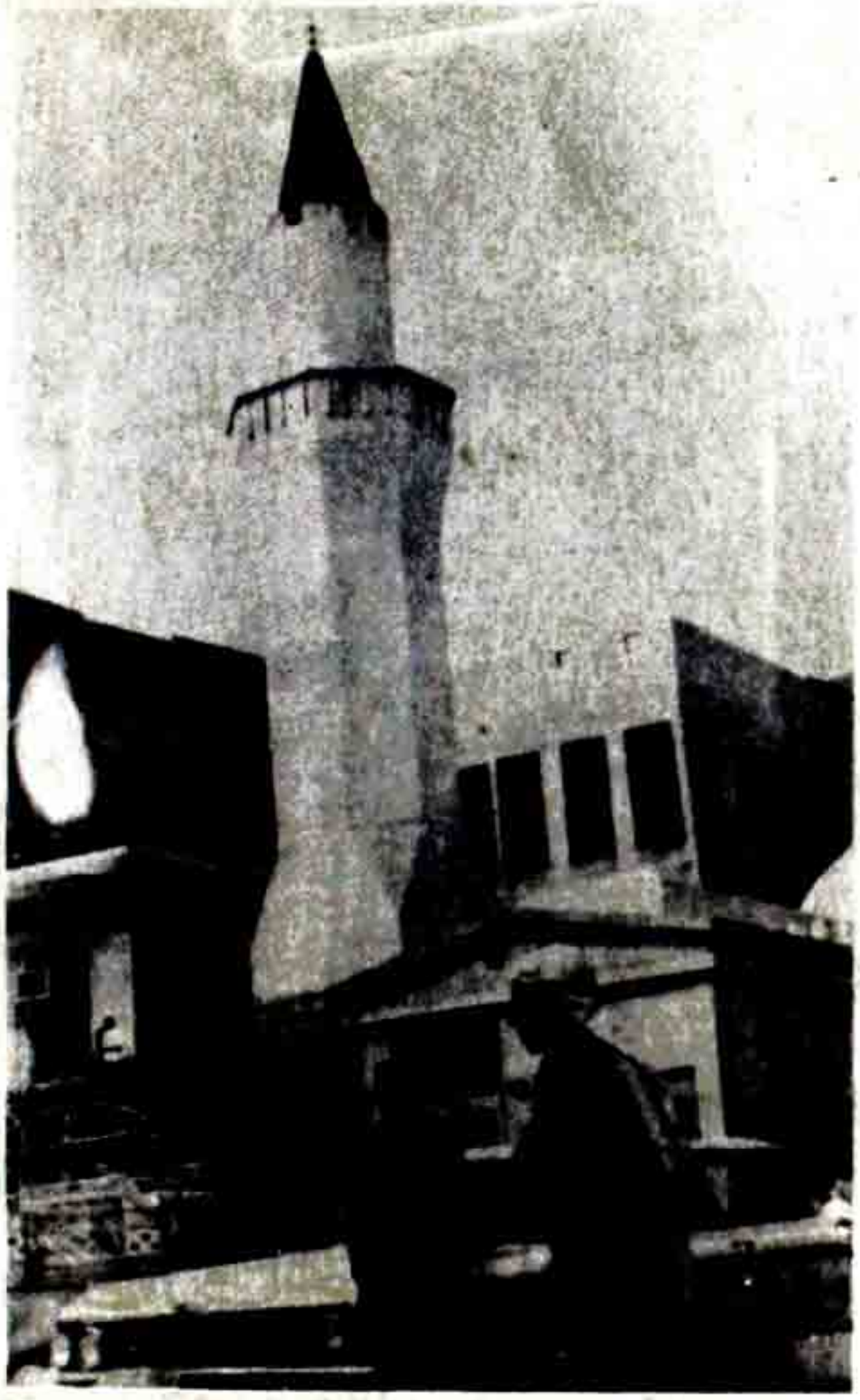

marfat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسجد کا علاقہ

مسجد ابوذرؓ کا ایک منظر

marfat.com

شارع مناخہ پر واقع ملک عبدالعزیز لائبریری

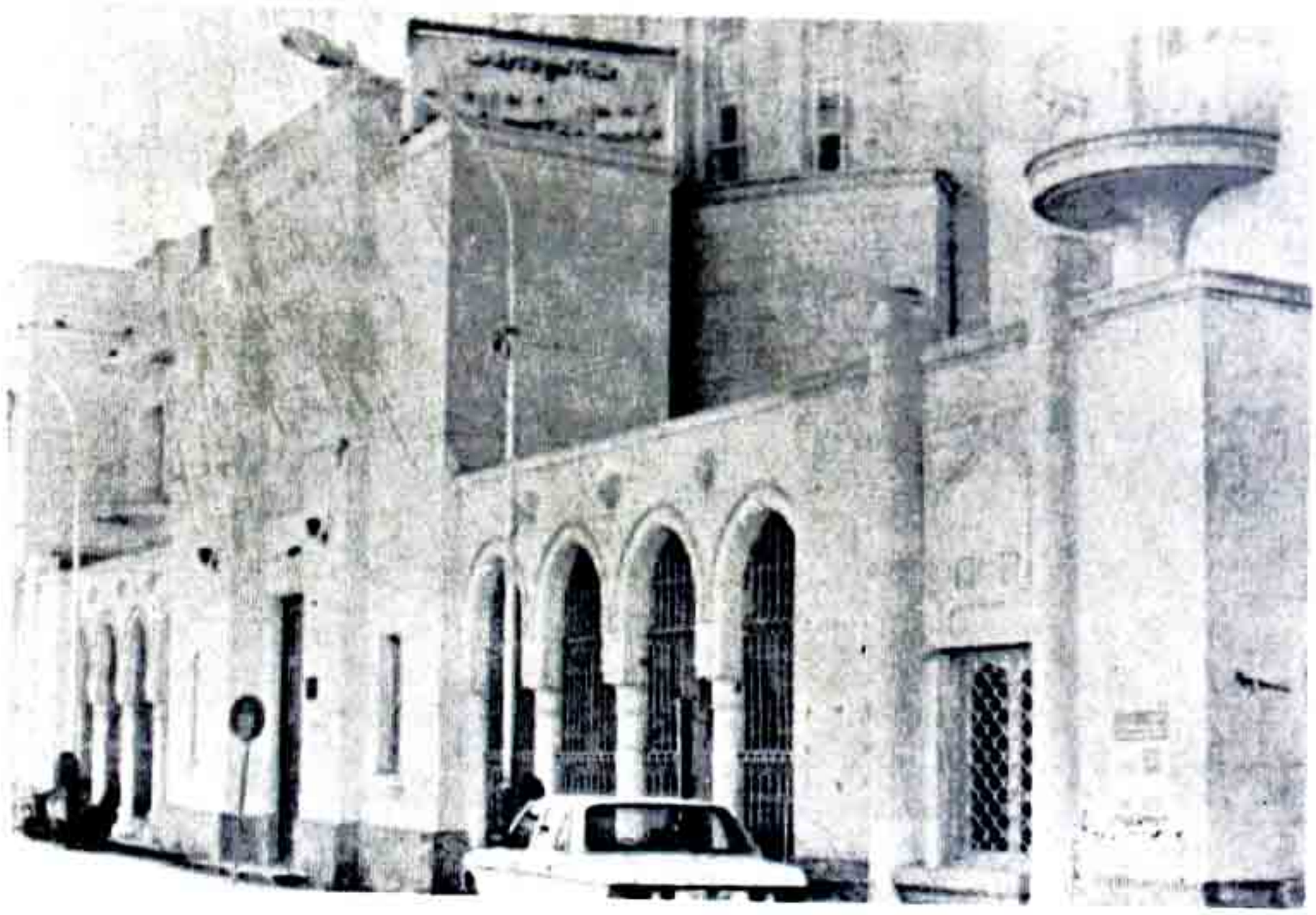

مسجد نبوی شریف کے جنوبی سمت واقع مدینہ منورہ لائبریری

marfat.com

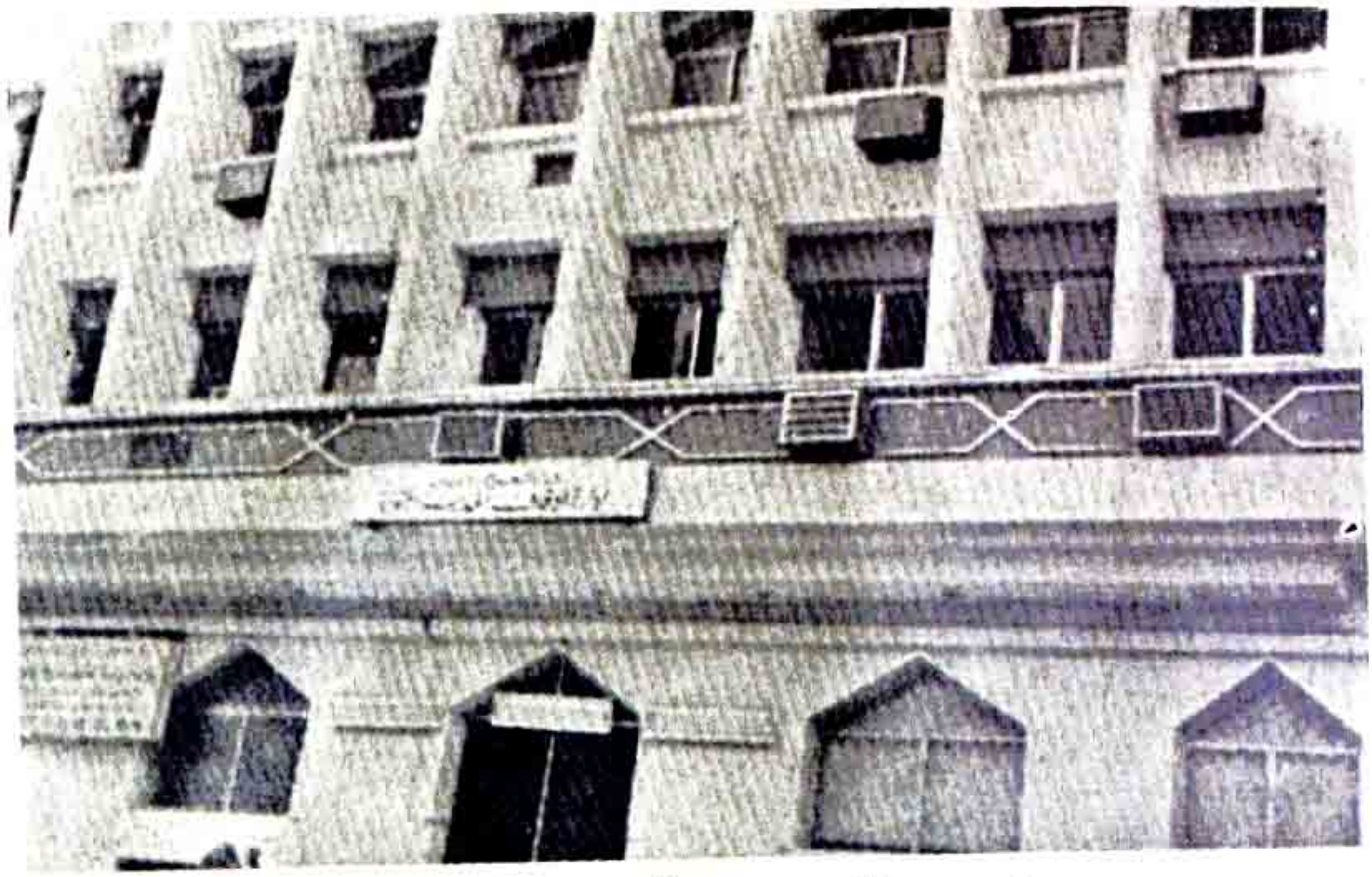

مسجد نبوی شریف کے مشرقی جانب واقع وزارت حج واوقاف کے زیر اہتمام
مدینہ منوّرہ کے اوقاف کے دفاتر کی عمارت

شارع سیحمی پر واقع وزارت حج واوقاف کی شاخ کی عمارت

marfat.com

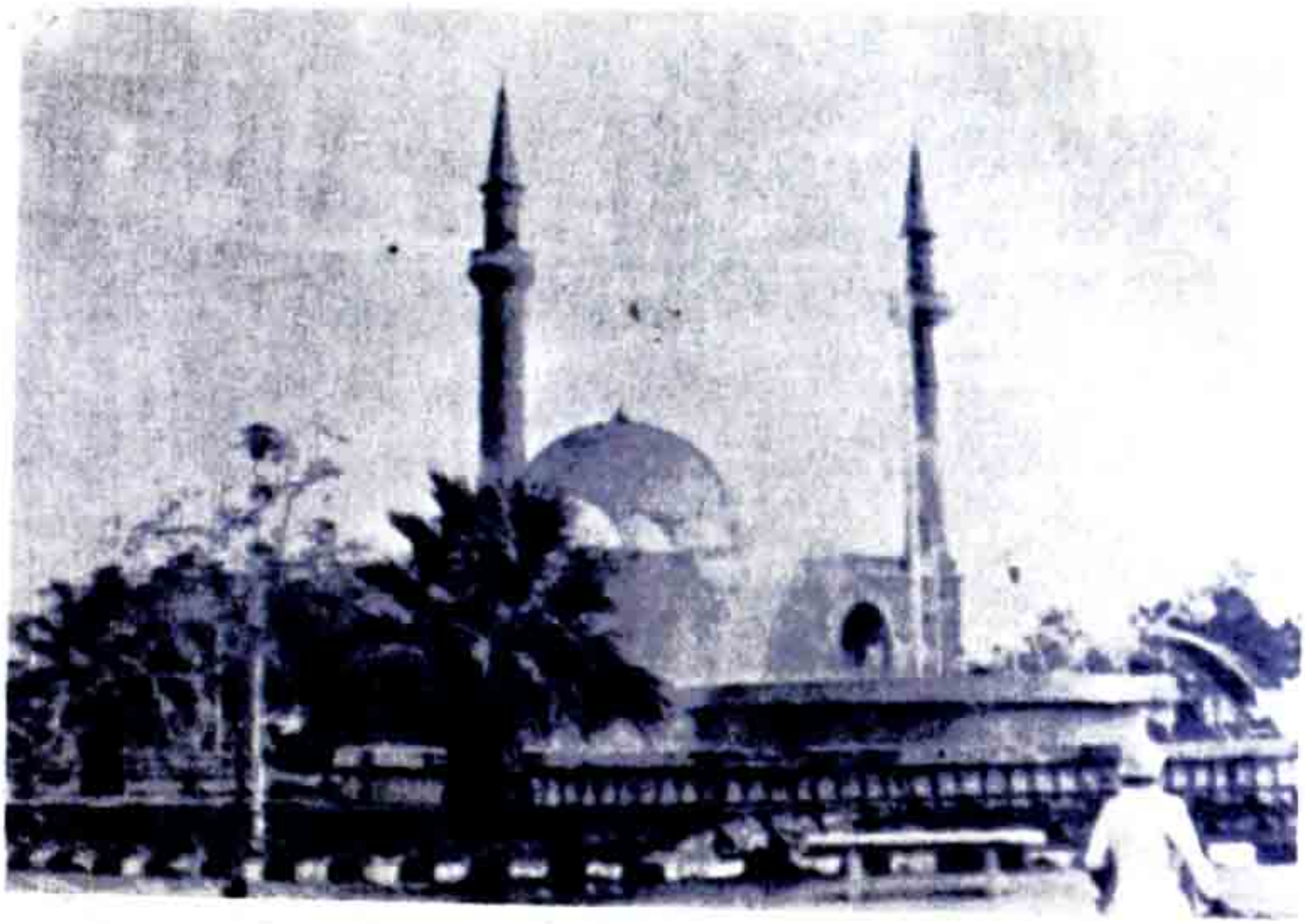

عُنبریہ علاقے کا موجودہ باغیچہ

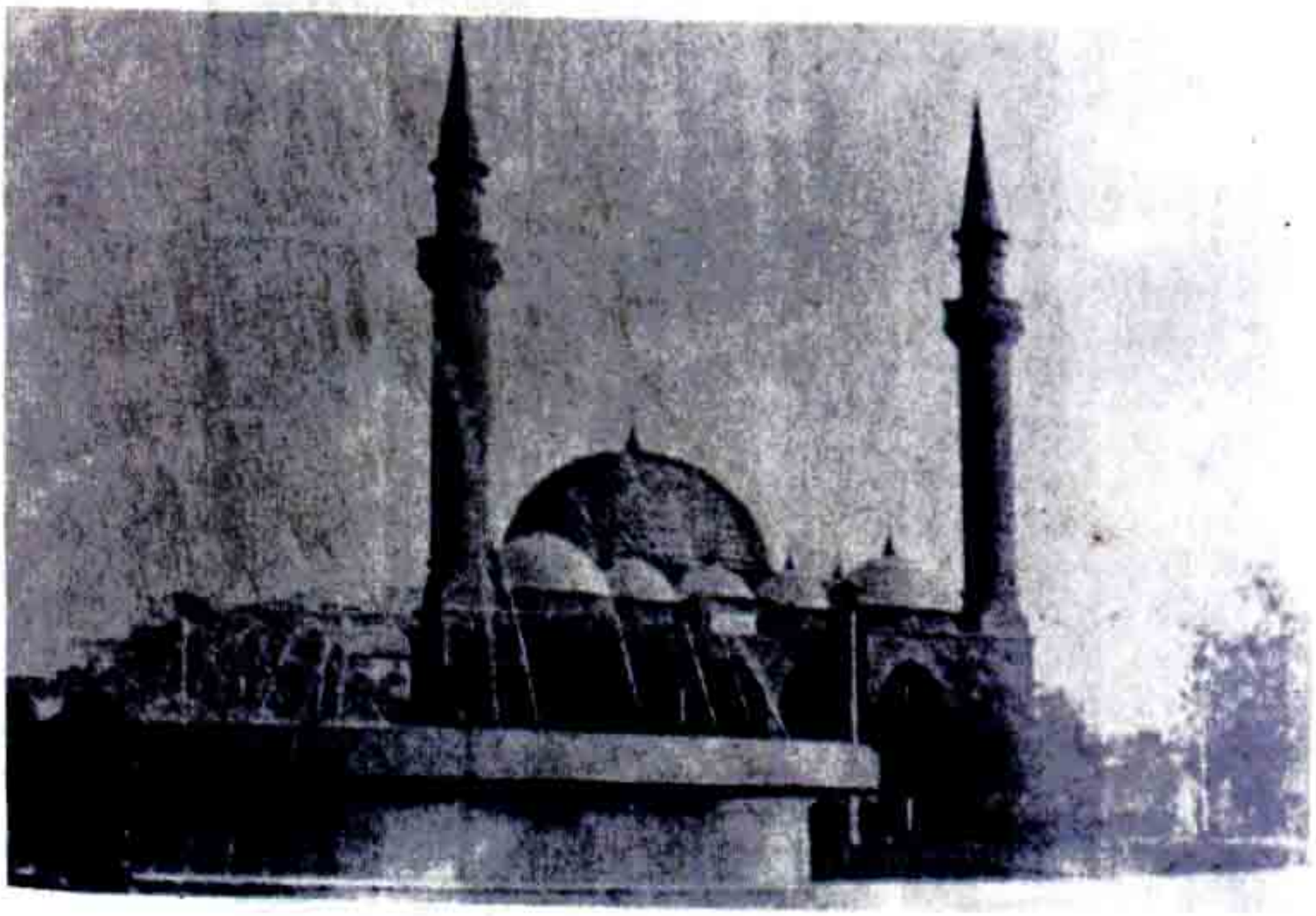

عنبریہ علاقے کا ایک منظر

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کانت تزور قبر حمزۃ رضی اللہ عنہ ترمہ و تصلحہ۔ (خلاصہ ص۳۰۴)

حضرت ابی جعفر روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا حمزہؓ کی قبر پر جاتیں۔ اس کی مرمت اور درستگی فرمایا کرتیں۔ حاکم نے سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۲۔ ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا کانت تزور قبر حمزۃ کل جمعۃ تبکی و تصلی۔ (خلاصہ ص۳۰۴)

سیدہ فاطمۃ الزہرا سیدنا حمزہ کی قبر پر جمعہ کو آتیں وہاں آنسو بہاتیں اور نماز پڑھتیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول آپ کے وصال تک رہا۔ (خلاصہ ص۳۰۴)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قبر حمزہؓ کے قریب نماز ادا کرنا۔ یہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام، صحابہ عظام کی قبور کے نزدیک نماز پڑھنا خیر و برکت کا باعث ہے کہ ان کی قبور پر رحمت الٰہی برستی ہے۔ شہدا احد کی زیارتؔ کا یہ عمل جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شروع فرمایا وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج پر آتے تو آپ بھی حاضر ہوتے۔ (وفاء الوفاء۔ ج ۲ ص۱۱۴)

شہید سلام کا جواب دیتا ہے

۴۳۳۔ عبداللہ بن ابی مروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زار قبور الشہداء باحد فقال اللّٰھم ان عبدک و نبیک لیشھد ان ھؤلاء شہداء و اللّٰھم

marfat.com

من زارهم او سلم علیهم الی یوم القیٰمة ردو علیه۔ (خلاصة ص۳۰۴)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا اے اللہ! تیرا بندہ تیرا نبی گواہی دیتا ہے۔ یہ شہید ہیں۔ قیامت تک ہر سلام کہنے والے کو جواب دیتے رہیں گے۔

۴۳۴ قال العفاف حدثتنی خالتی انها زارت الشهداء فسلمت علیهم فسمعت رد السلام وقالوا والله انا نعرفك كما يعرف بعضنا بعضا (خلاصه ص۳۰۴)

عفاف کہتے ہیں۔ ان کی خالہ نے بتایا۔ شہداء احد کی زیارت کو گئیں۔ اور شہداء کو سلام کیا اور ان سے جواب سنا اور یہ بھی سنا۔ اللہ کی قسم ہم تمہیں ایسے ہی پہچانتے ہیں جیسے ایک دوسرے کو پہچانا جاتا ہے۔

سیدنا حمزہؓ نے قبر سے جواب دیا

۴۳۵ قال الواقدی کانت فاطمة الخزاعیه تقول رایتنی وغابت الشمس بقبور الشهداء معی اخت لی فقلت لها نسلم علی قبر حمزة فوقفنا علی قبره فقلنا السلام علیك یا عم رسول الله فسمعت کلاما رد علینا وعلیکم السلام ورحمة الله وما قربنا احد من الناس۔ (خلاصه ص۳۰۴)

واقدی فاطمہ خزاعیہ سے راوی ہیں۔ فاطمہ اپنی بہن کے ساتھ شہداء احد کی قبور پر گئیں سورج غروب ہو چکا تھا۔ میں نے بہن سے کہا آؤ حضرت حمزہؓ کے مزار پر سلام عرض کریں۔ ہم نے السلام علیکم کہا تو قبر سے جواب ملا وعلیکم السلام

marfat.com

ورحمۃ اللہ اور ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔

۴۳۶۔ عمر بن علی فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی مجھے جمعہ کے روز احد کی زیارت کے لیے لے گئے وہاں پہنچے تو میرے والد گرامی نے بلند آواز سے کہا "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار تم نے صبر کیا تم پر سلام ہو۔ تو جواب ملا۔ وعلیکم السلام یا اباعبد اللہ اے ابوعبداللہ تم پر سلام ہو۔ میرے والد نے مجھے کہا۔ وعلیک السلام تو نے کہا ہے۔ میں نے عرض کی جی نہیں پھر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر کہا السلام علیکم پھر جواب ملا وعلیکم السلام۔ اس پر میرے والد گرامی فوراً سجدہ میں گر گئے اور اس انعام پر سجدۂ شکر ادا کیا۔ (خلاصہ الوفا ص ۳۰۲)

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کے فراق میں

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانہ بلبل
اجاڑا خانہ بے کس بڑا کمال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی
ہماری بے بسی پہ ہی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مر کے جلایا تھا منتوں کا چراغ
ستم کہ عرض رہ صرصر زوال کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جن کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی تو سن لے رضا جیتے جی کہ مولےٰ نے
سگان کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

★

marfat.com

جبل عیر

مدینۃ الرسول کے مشہور پہاڑوں میں سے ایک ہے۔ اس پہاڑ کے متعلق زبانِ رسالت سے یہ الفاظ صادر ہوئے ہیں

۴۳۷۔ ھذا عیر جبل یبغضنا و نبغضہ علی باب من ابواب النار۔

یہ عیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ ہم اس سے ناراض ہیں۔ یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔

یہ پہاڑ کوہ احد کے سامنے مکہ مکرمہ کے راستہ میں واقع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دشمنوں میں شمار فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پتھروں میں بھی دوستی دشمنی پائی جاتی ہے عیر وحشی گدھے کو کہا جاتا ہے۔ (تاریخ المدینہ ص۳۴۴ آثار المدینہ ص۲۰۹)

جبل المستندر

یہ مدینۃ الرسول کے پہاڑوں میں سے ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں مہاجرین بنی وائل کے گھر اس پہاڑ کے قریب واقع تھے۔

(آثار المدینہ ص۲۰۶)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سید الانبیاء محمد و الہٖ وصحبہ وسلم

جبل سلع

یہ پہاڑ شمال مدینۃ الرسول میں واقع ہے۔ اس کے پتھر سیاہی مائل ہیں۔ کہتے ہیں اس کے نیچے سیمنٹ کا ذخیرہ ہے۔ اس کے غربی جانب بنی حرام کا غار واقع ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رآمیں بسر فرماتے تھے۔ اور جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "واللہ

marfat.com

یعصمك من النّاس" تو پھر وہاں کا قیام کم کر دیا گیا۔ اس غار کے شمال میں مسجد الفتح واقع ہے۔ مسجد الفتح اور اس غار کا ذکر پہلے صفحات میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔ اس پہاڑ کی جنوبی بلندی پر صدیق اکبرؓ عمر فاروقؓ کا جانا اور وہاں دعا فرمانا ثابت ہے۔ (آثار المدینہ ص۲۰۵)

جبل سلیع

یہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے جو جبل سلیع کے جنوب میں واقع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں اس پر مہاجرین بنو اسلم کے گھر آباد تھے۔ اس پر ۹۰۰ھ میں گورنر مدینۃ الرسول کا محل بھی رہا۔ اس محل کو ابن الشیخہ نے ۱۰۰۰ھ میں بنوایا کہ قلعہ کا کام دے سکے۔ اور اس پر سے مدینہ منورہ کے قرب وجوار کو دیکھا جا سکے۔

سید جعفر برزنجی اپنی کتاب نزہتہ الناظرین میں لکھتے ہیں۔ یہ مشہور قلعہ باب شامی کے قریب واقع تھا۔ (آثار المدینہ ص۲۰۶)

وصلی اللہ علی حبیبہ سید الانبیا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

جبل رماۃ

یہ چھوٹا سا پہاڑ ہے جو سید الشہدا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کے جنوب میں واقع ہے۔ وادی قنات جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی سامنے واقع ہے۔ اسی جگہ پر سیدنا حمزہ حربہ لگنے کے باعث گرے تھے۔ اس جگہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۰ تیر اندازوں کو جم کر بیٹھنے کا حکم فرمایا تھا۔ اس کا تفصیلی واقعہ احد میں گزر چکا ہے۔ اسی وجہ سے ہی اسے جبل الرماۃ کہا جاتا ہے کہ یہاں تیر اندازوں کا ڈیرہ تھا۔

(آثار المدینہ ص۲۰۸)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ کی مشہور حویلیاں

یوں تو مدینہ منورہ میں بے شمار مقدس مقامات و متبرک حویلیاں ہیں، سرزمین طیبہ کا ذرہ ذرہ رشکِ جنت ہے۔ تاہم مشاہیر صحابہ کے مکانات کو تاریخ نے خصوصاً ضبط کیا ہے۔

سعد اور کلثومؓ کی حویلیاں

آج کل ان کے نشانات مفقود ہیں۔ بلکہ حتمی طور پر اس جگہ کا تعین بھی مشکل ہے البتہ مختلف روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حویلیاں مسجد قبا شریف کے قریب واقع تھیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر آئے تو کلثوم کی حویلی کو محبوب پاکؐ کے مقدس قدم چومنے کا شرف نصیب ہوا۔ اس حویلی کا تفصیلی واقعہ مسجد قبا کے ورود مسعود میں گزر گیا ہے۔ یہ حویلی اور اس سے ملحقہ سعد بن خیثمہ کی حویلی دونوں مشہور تھیں۔ مورخ مطری کے دور میں ششم ہجری میں ان کے نشانات موجود تھے۔ علامہ سمہودی فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حویلیاں مسجد قبا کے جنوب میں واقع ہیں۔ سعد بن خیثمہ کی حویلی تو مسجد قبا کی قبلہ کی سمت تھی۔ کسی وقت لوگ مسجد قبا کی زیارت کے بعد ان مقامات کی بھی زیارت کرتے تھے۔ ترکوں نے ان حویلیوں کے نشانات کو سفید قبوں کی شکل میں باقی رکھا۔ مدینہ منورہ کے باسی لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے۔ ان دنوں دونوں حویلیوں میں مدرسہ قبا (الابتدائیہ، پرائمری) جاری ہے۔ (آثار المدینہ ص۲۸)

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ابو ایوب انصاری کی حویلی

یہ مقدس حویلی باب اسلام سے قبلہ سمت جانے والی گلی کے اندر واقع ہے۔ حضور

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سات مہینے یا بارہ مہینے قیام فرمایا۔ اس کی دو منزلیں تھیں۔ نچلی منزل میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا کہ مُلاقاتیوں کو آرام ہے۔ اس حویلی کا پہلا بانی تو تبع ادل حمیری ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر کتاب کے آغاز میں گزر گیا ہے۔ اِس حویلی کے متعلق سہیلی روضۃ الانف میں نقل کرتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بعد یہ حویلی افلح کے قبضہ میں آئی۔ افلح نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو ایک ہزار دینار میں بیچ دی۔ پھر مرورِ زمانہ کے بعد اس حویلی کو ملک شہاب الدین غازی نے خریدا اور وہاں مدرسہ شہابیہ قائم کیا۔ پھر ایک مرتبہ اس کی تاریخ نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ تیرھویں صدی ہجری میں پھر اسے نمایاں کیا گیا۔ اس کی باہر کی دیوار پر پتھر نصب تھا جس پر لکھا تھا۔ یہ ابو ایوب انصاری کا مکان ہے۔ اس مقدس حویلی میں عرصہ تک کمان کا تبرک موجود رہا۔ (سنہ ۱۹۸۰ھ میں ختم کر دیا گیا۔ (وفار الوفار ج ۲، ص ۷۳۲) (آثار المدینہ ص ۲۵)

جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حویلی

یہ حویلی مسجد نبوی شریف کے جنوب مشرق میں ابو ایوب انصاری کی حویلی سے ملتی تھی۔ آج کل نائب الحرم کی رہائش ہے۔ سب سے پہلے یہ حویلی حارثہ بن نعمان انصاری کے قبضہ میں تھی۔ پھر سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں آئی اور تاریخ نے انہیں کے نام سے ضبط کیا۔ الشجاعی شاہین الجمالی شیخ الحرم بھی یہاں رہے۔ آج کل اوقاف کے قبضہ میں ہے نہ معلوم یہ ملکیتی حویلی وقف املاک کے قبضہ میں کس طرح آگئی۔ ممکن ہے شاہین الجمالی نے وقف کی وصیت کر دی ہو۔

(آثار المدینہ ص ۳۲، وفار الوفار ج ۲، ص ۷۳۳)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

عثمانؓ بن عفان کی حویلی

مدینہ منورہ کی تواریخ مقدسہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان کی دو حویلیاں تھیں جو مسجد نبوی شریف کے مشرقی جانب واقع تھیں۔ ایک کو دار صغریٰ دوسری کو دار کبریٰ کے نام سے یاد سے کیا جاتا تھا۔ یہ دونوں حویلیاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ہی بنائی گئیں۔ علامہ سمہودی فرماتے ہیں۔ دار اولیٰ کی جگہ رباط بنائی گئی۔ جو رباط (سرائے) سیدنا عثمان کے نام سے مشہور رہی۔ یہ سرائے مسجد نبوی شریف کی سعودی توسیع سے پہلے موجود تھی۔ یہاں ایک بہت بڑا مکتبہ تھا۔ یہ سرائے سلطنت عباسیہ کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ تھا۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی اسی جگہ ہوئی۔ یہ بھی ملتا ہے۔ دار کبریٰ کی جگہ سرائے اصفہانی مشہور رہی۔ اسی جگہ اسد الدین شیرکوہ کی قبر تھی۔ یہ جگہ دار مشائخ الخدام کہلائی۔ شیخ سمہودی کی تحریر کے مطابق سرائے اصفہانی سرائے عجم کے نام سے مشہور تھی۔ کہ اس کے بانی نے اسی سرائے کو فقرائے عجم پر وقف کر دیا تھا۔ یہ جگہ دار شیخۃ الحرم کے نام سے مشہور رہی۔ سلطنتِ عثمانیہ کے دور میں یہاں شیخ الحرم کا قیام تھا۔ شیخ الحرم اور شیخۃ الخدام کی اصطلاحیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس حویلی کا محل وقوع کچھ اس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے شمال میں جنت البقیع کا راستہ ہے۔ مغرب میں موضع الجنائز ہے جنوب میں زقاق حبشہ واقع ہے۔ یہ باب جبریل کے سامنے واقع ہے۔ (آثار المدینہ ص۲۰۴)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد و آلہ وصحبہ وسلم

ابوبکر صدیقؓ کی حویلی

شیخ سمہودی کی تحریر کے مطابق یہ حویلی مسجد نبوی کی شرقی جانب دار عثمان سے

marfat.com

ملتی ہے۔ باب جبریل سے جنت البقیع شریف کو جانے والے راستے پر واقع ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق اسی حویلی میں سیدنا صدیق اکبر کا وصال ہوا۔ زاویہ الشمان کے مقابل واقع ہے۔ (آثار المدینہ ص۳۷) وفاء الوفاء شریف اور مختلف تواریخ کے مطالعہ سے یہ بات قرین قیاس ہے کہ دار ابو بکر اور خوخۃ الصدیق دونوں الگ الگ ہیں۔ جیسا کہ آثار المدینہ ص۳۷ اور وفاء الوفاء کی عبارات سے واضح ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ تفصیلی مطالعہ کے لیے یہی کتب انہیں مقامات سے دیکھیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ریطہ کی حویلی

ریطہ ابوالعباس سفاح کی بیٹی ہیں۔ مدینۃ الرسولؐ میں ان کی حویلی بھی کتب تواریخ میں ضبط ہے۔ یہ حویلی مسجد نبوی شریف کے باب النساء کے مقابلہ میں واقع تھی۔ اسی دار ریطہ کے سبب ہی باب النساء کو باب ریطہ کہہ دیتے تھے۔ مورخ مدینہ مطری کا تو یہ نظریہ ہے کہ دار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے مگر علامہ سمہودی نے مطری کے اس نظریہ کی مخالفت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں دار ابو بکر دار ریطہ کے پیچھے شرقی جانب میں واقع ہے۔ ابن شبہ کی دلیل بھی کرتے ہیں کہ وہ دار ابو بکر بقیع شریف کی جگہ میں بتاتے ہیں اور مختلف قرائن بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ مؤلف مراۃ الحرمین بھی اسی نظریہ کے مؤید ہیں۔ فرماتے ہیں باب النساء کے سامنے دار ریطہ واقع ہے اور اس کے شرقی جانب دار ابی بکر آج کل یہاں زاویہ الشمان واقع ہے۔

(آثار المدینہ ص۳۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ وسلم

marfat.com

خالد بن ولید کی حویلی

یہ مقدس حویلی دار خالد بن ولید اور رباط خالد بن ولید کے ناموں سے مشہور رہی ہے سنہ ۹۰۰ھ میں اسے "رباط البتیل" "مسافر سرائے" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس حویلی کے تنگ ہونے کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۳۸ ارفع البناء فی السّما و سل اللہ السّعۃ ۔

اسے دو منزلہ بنالو اور اللہ تعالیٰ جل مجدہ سے فراخی کا سوال کرو۔

پہلی عالمگیر جنگ کے موقع پر فخری پاشا نے اسے گرا دیا۔ قبہ رہنے دیا پھر جب سعودی حکومت نے توسیع کا پروگرام بنایا تو یہ منصوبہ میں آگیا۔ اس حویلی کے پیچھے فاتح مصر عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کی دار بھی تھی۔ رہا اس حویلی کا ملکیت سے نکل کر اوقاف میں آنا تو یہ اولاً خود سیدنا خالد بن ولید نے اسے وقف کیا پھر بطور نگرانی اولاد کی طرف منتقل ہوتی رہی۔ سنہ ۱۲۰۰ھ کے آغاز میں اوقاف اغوات کے نام سے مشہور ہوئی جو آج تک بھی ہے۔

(آثار المدینہ ص ۴۲)

اغوات

مسجد نبوی شریف کے اگلے حصے پر کالے کالے رنگ کے متعدد خدام بیٹھے ہوتے ہیں جنہیں جالی مبارک کے اندر جا کر صفائی کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ لوگ مسجد نبوی شریف کے خاص خدام میں شمار ہوتے ہیں۔ حاجی صاحبان انہیں انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ اسی نسبت سے حضور علیہ السلام نے انہیں نوازا ہے۔ یہ لوگ عربی النسل نہیں۔ حبشیا سوڈان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے قطب العالم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

سے ان کے بارے میں پوچھا یہ لوگ یہاں کب سے ہیں۔ ان کا انتخاب کیسے ہوا تو فرمایا :
دولتِ عثمانیہ کے دَور سے ہیں۔ جالی مقدس کے اندر جانے کے لیے ان کا انتخاب اس لیے کیا گیا کہ یہ نسبت مرد اور عورت کے جنسی لغزشوں سے مبرا ہوتے ہیں کیا بعید کہ یہ لوگ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ کی نسل سے ہوں اور اسی نسبت سے ہی یہ خدمت کا حصّہ ملا ہو۔ عام لوگوں میں یہی مشہور ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وٰالہ وصحبہ وسلم

مروان بن الحکم کی حویلی

مسجد نبوی شریف سے متصل مدرسہ البشیر کی جگہ باب السّلام کی جانب واقع تھی اسی وجہ سے مسجد نبوی شریف کے دروازوں میں سے بابِ مروان بھی تھا۔ اس کی قدرِ تفصیل مسجد نبوی شریف کی تاریخ میں گزر چکی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید الانبیاء محمد وٰالہ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور محلات

مدینہ منورہ کی تاریخ سے جن مشہور محلات و قصور کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہیں۔

محل سعید بن عاص

یہ محل وادی عقیق میں ہے۔ اس کی لمبائی ۳۶ میٹر چوڑائی ۲۷ میٹر اونچائی ۹ میٹر کے لگ بھگ ہے۔ اندر باہر سے خاص قسم کے چونہ سے تیار کیا گیا ہے۔ سعید بن امیہ کے مشہور اہل سخا سے تھا۔ مدینہ منورہ کے مشہور امرا سے تھا۔ بانی محل سعید کو اس محل پر فخر تھا۔

(آثار المدینہ ص ۴۹)

marfat.com

محل عاصم

عاصم بن عمرو بن عمر بن عثمان بن عفان کا یہ محل بھی تاریخ نے ضبط کیا ہے۔ اس کی لمبائی ۲۰ میٹر ہے۔ یہ محل مربع شکل کا ہے۔ اس کے مختلف کمروں کے نشانات تھے۔ قصے کہانیاں سنانے کی جگہ مشہور رہی۔ سطح ارض سے بلند ہے۔

محل عروہ بن زبیر	محل مراجل	محل سکینہ بنت حسین
محل اسحاق بن ایوب	محل بنت رازقی	محلات جعفر بن ابراہیم
محل عبداللہ بن عامر	محل مروان بن حکم	محل عنبر بن سعید
محل جعفر بن سلیمان	محل محمد بن عیسیٰ جعفری	محل یزید بن عبدالملک
محل طاہر بن یحییٰ	محل عبدالعزیز	محل عاصم بن عمر
محل عیسیٰ بن عمر	محل عبداللہ بن ابی بکر	(آثار المدینہ ص ۲۲۳)

یہ سارے محلات قریباً قریباً وادی عقیق میں واقع ہیں۔ اس مقدس دور میں ان محلات کے نقشہ سے وادی عقیق کی آبادی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

مدینۃ الرسول کے مشہور قلعے

ضحیان کا قلعہ

یہ قلعہ سیاہ پتھروں سے تعمیر ہے۔ لمبائی، ۲ میٹر چوڑائی ۱۲ میٹر اور اونچائی ۸ میٹر ہے جنوبی حصہ کے نشانات مٹ رہے ہیں۔ شمالی حصہ دکھائی دے رہا ہے۔ یہ قلعہ بیر شمیلہ کے مغربی حصہ میں ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ یہ قلعہ بھی یہود کا تھا مگر وفاء الوفاء کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ انصار کا تعمیر کردہ ہے اسے رصیحہ ابن الجلال نے بنایا اور ضحیان نام رکھا۔ یہ مسجد قبا کے مغرب میں واقع ہے۔ (آثار المدینہ مترجم ص ۳۹)

marfat.com

کعب بن اشرف کا قلعہ

یہ قلعہ حرہ شرقیہ میں واقع تھا۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۲۳ - ۲۳ میٹر تھی۔ اس کا مرکزی دروازہ غربی جانب واقع تھا۔ یہ قلعہ عظیم برجوں پر مشتمل تھا اور بڑے بڑے سیاہ پتھروں سے تعمیر تھا۔ بنو نضیر کی آبادی میں یہ قلعہ تھا۔

شیخ سمہودی فرماتے ہیں کہ میں نے اس قلعہ کے آثار اور وادی مذنیب میں بستیوں کے نشانات دیکھے ہیں۔ صاحب آثار المدینہ نے اس قلعہ کی تحقیقات کے لیے خاصی دلچسپی سے کام لیا ہے۔ موقع پر پہنچ کر جائزہ لیا۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ یہ قلعہ نصاریٰ کا ہے۔ انہوں نے خود محسوس کر لیا کہ بدوی لوگ یہود و نصاریٰ کے درمیان کوئی امتیاز نہ رکھتے تھے۔ اس بنا پر یہ جواب دیا ہے تاہم ان بدوی لوگوں نے بتایا کہ یہ قلعہ غیر مسلموں کا تھا اور اس جگہ پر غیر مسلم یہود آباد تھے۔ ۱۳۴۸ھ میں صاحب آثار المدینہ اس قلعہ پر گئے۔ وہاں علی نامی زمیندار سے ملاقات ہوئی۔ اس نے بتایا۔ یہ قلعہ ہماری ملکیت ہے۔ اس نے اس قلعہ میں تمام اہم مقامات سے آگاہ کیا اور ایک کنواں دکھایا جس سے قلعہ کے اندر رہنے والوں کے لیے آب رسانی کا نظام چلتا تھا۔ یہ قلعہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ مدینہ منورہ سے قریباً اڑھائی گھنٹہ پیدل کی مسافت پر واقع ہے۔ راستہ یہ ہے۔ باب العوالی طریق قربان ام عشرحرہ

کعب بن اشرف یہودی

۹ ۳۴ ء مدینہ منورہ میں بسنے والے یہود کا سرکردہ تھا۔ میدان بدر میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہونے پر اسے سخت صدمہ پہنچا۔ شاعر تھا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں بہت اشعار لکھتا تھا۔ جگہ جگہ محفلیں جما کر یہ اشعار سناتا۔ بدر میں قتل ہونے والوں کی یاد میں خود کبھی روتا لوگوں کو بھی

marfat.com

رلاتا تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اکساتا تھا۔ ایک مرتبہ قریش کو حرم کعبہ میں لایا۔ غلاف کعبہ تھام کر حلف لیا کہ وہ مسلمانوں سے لڑیں گے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۹۱)

۴۴۰ کعب بن اشرف کی خباثتوں پر کافی دیر تک صبر و تحمل سے کام لیا جاتا رہا۔ جب وہ کسی طرح بھی باز نہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم جاری فرمایا۔

(فتح الباری، ج ۲، ص ۲۵۹)

کعب بن اشرف کی ناکام سازش

کعب بن اشرف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے بناتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی بہانہ سے گھر بلایا اور کچھ آدمی مقرر کر دیے جبکہ آپ تشریف لائیں تو یکبارگی حملہ کر کے شہید کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعوت پر تشریف لے آئے۔ ابھی آ کر بیٹھے ہی تھے کہ جبریل امین علیہ السلام نے کعب بن اشرف کی بدنیتی اور ارادۂ فساد و ظلم سے

۴۴۱ اطلاع عرض کی تو آپ فوراً وہاں سے روح الامین کے پروں کے نیچے سے باہر تشریف لے آئے اور صحابہ کرام سے فرمایا۔ تم میں سے کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔ یہ سنتے ہی محمد بن مسلمہ کھڑے ہو گئے عرض کی حضور یہ کام میرے سپرد فرمایئے۔ میں حاضر ہوں۔ اور ساتھ ہی میری درخواست بھی قبول فرمائیں کہ مجھے اس مہم کو سر کرنے میں ایسے کلمات کہنے کی اجازت فرما دیں جن کے کئی معانی ہوں کہ کعب بن اشرف ان کلمات کو سن کر خوش ہو جائے۔ درحقیقت وہ اس کے لیے موت کا پیغام ہوں۔ حضور نے ذو معنی کلمات استعمال کرنے کی اجازت دیدی

مکالمہ محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف

کعب بن اشرف کے قتل کے منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضرت

marfat.com

محمد بن مسلمہ ایک دِن کعب بن اشرف کے ہاں تشریف لے گئے اور اس طرح گفتگو ہوئی۔

محمد بن مسلمہ :۔ یہ شخص ہم سے زکوٰۃ وصول کرتا ہے۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے۔

کعب بن اشرف :۔ ابھی کیا دیکھا ہے۔ ابھی دیکھو گے۔ تم اس سے اُکتا جاؤ گے۔

محمد بن مسلمہ :۔ اب تو ہم اس کے پیرو ہو چکے ہیں۔ چھوڑنا مشکل ہے۔ انجام کے منتظر ہیں۔ (اسلام کی مکمل فتح کے منتظر ہیں) تو ہمیں کچھ غلہ ادھار دے دے۔

کعب بن اشرف :۔ مجھے کوئی انکار نہیں مگر کوئی چیز رہن رکھ دو۔

محمد بن مسلمہ :۔ آپ کیا چیز رہن رکھوانا چاہتے ہیں۔

کعب بن اشرف :۔ اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ غلہ کی ادائیگی پر چھوڑا لینا۔

محمد بن مسلمہ :۔ بہت مشکل ہے یہ تو ہماری غیرت کو چیلنج ہے۔

کعب بن اشرف : اپنے بچوں کو رہن رکھ دو۔

محمد بن مسلمہ :۔ یہ بھی مشکل ہے۔ بچے بڑے ہو کر مطعون ہوا کریں گے۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں۔

کعب بن اشرف :۔ مجھے منظور ہے۔ جنگی ہتھیار رہن رکھ دو۔

کعب بن اشرف کا قتل

۴۴۲ معاہدہ ہو گیا۔ محمد بن مسلمہ رات کو آ کر غلہ لے جائیں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے اپنے رفقاء کو ساتھ لیا اور کعب کے قلعہ پر پہنچ گئے۔ دستک دی کعب نیچے آیا۔ کعب کو بیوی نے روکا۔ اس وقت قلعہ سے باہر نہ جائے۔ کعب نے نہ مانی۔ بیوی نے کہا آواز میں خون کی بُو محسوس ہوتی ہے۔ کعب نے کہا شریف آدمی کو کیا ڈر ہے۔ شریف آدمی کو اگر رات نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو وہ چلا جاتا ہے۔

marfat.com

محمد بن مسلمہ نے ساتھیوں کو سمجھا دیا تھا جب کعب آئے گا تو میں اس کے سر کی خوشبو کی تعریف کروں گا۔ اور سونگھوں گا۔ جب وہ سر کو قریب کرے گا کہ میں خوشبو لے لوں تو میں سر کے بال پکڑ لوں گا۔ تم نے جلدی سے سر کاٹ دینا ہوگا۔ کعب نیچے اترا۔ خوشبو سے معطر تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہ نے خوشبو سونگھنے کی کہی۔ اس نے سر جھکا دیا۔ محمد بن مسلمہ نے سر کے بال پکڑ لیے۔ ساتھیوں نے سر کاٹ دیا۔

(بخاری شریف ج ۱، ص ۵۷۶، فتح الباری ج ۷، ص ۲۶۵، باب قتل کعب بن اشرف)

کعب بن اشرف کے جرائم

کعب بن اشرف کے وہ جرائم جن کی بنا پر اسے قتل کیا گیا یہ ہیں۔

۱۔ دین اسلام پر طعن و تشنیع کرنا۔

۲۔ دعوت کے بہانہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کرنا۔

۳۔ عوام الناس کو اسلام اور حضور علیہ السلام کے خلاف اکسانا۔

۴۔ ملت اسلامیہ سے فریب اور خلافِ عہد کرنا۔

۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین بھرے اشعار کہنا۔

۶۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا۔

۷۔ لوگوں کو بغاوت پر آمادہ کرنا۔

سقیفہ بنی ساعدہ

مدینۃ الرسولؐ کے اہم مقامات میں سے یہ بھی ایک مقام ہے۔ اسلامی تاریخ کا اہم واقعہ اس سے وابستہ ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لائے ہیں یہ جگہ بنو ساعدہ کی ملکیت تھی۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ جگہ اندرون مدینہ منورہ بنی حسین کے

marfat.com

کے محلّات کے جنوب میں واقع ہے بعض اسے بیر بضاعۃ کے قریب بتاتے ہیں۔ مشہور مؤرخ مطری نے اسے ہی ترجیح دی ہے۔ (آثار المدینہ صنہ) شامی دروازہ کے باہر مشہور شاہراہ السیحی پر واقع ہے (آثار المدینہ) صنہ۔ پاکستانی شفاخانہ اور سفارتخانہ یہیں واقع ہیں۔ اس جگہ پر اب باغیچہ ہے۔

۴۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہ خبر ملی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا مسئلہ درپیش ہے۔ مہاجرین نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ بھی وہاں تشریف لے جائیں۔ چنانچہ آپ مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ سقیفہ میں تشریف لے گئے۔ مہاجرین و انصار کے اس نمائندہ اجتماع نے بالاتفاق سیدنا صدیق اکبر کو خلیفہ و جانشین تسلیم کر لیا کہ مہاجرین و انصار کے اس اجتماع کو اچھی طرح علم تھا کہ حضور علیہ السلام نے مرض الوفات میں صدیق اکبر کو امام مقرر فرمایا تھا۔ یہ واقعہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تاریخ الخلفاء میں اس حدیث کو متواتر فرمایا ہے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زمعہ، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے الگ الگ بیان کیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب صحیح بخاری شریف میں اسے واضح کیا ہے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے صدیق اکبر کی امامت پر فرمایا کہ وہ رقیق القلب ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّیٰ پر بیخودی کے باعث نماز نہ پڑھا سکیں گے مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا "ابوبکرؓ کو حکم دو" وہ نماز پڑھائیں۔

سقیفہ میں اجتماع کی حکمت

سربراہانِ سلطنت کے انتقال پر اہم ترین مسئلہ ملکی سرحدوں کی حفاظت، نظم و ضبط کا قیام اندرون ملک امن و امان قائم رکھنا ہوتا ہے جس تیزی سے اسلام پھیلا بڑھا پروان چڑھا اسی تیزی سے ہی حاسدین کے حسد بڑھے۔ فتنے بڑھے۔ مخالفین چونک اُٹھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر خطرہ تھا کہ کہیں سے یلغار ہو جائے۔ امن کا شیرازہ

بکھر جائے۔ بریں بناسب سے پہلے انصار نے اس امر کی طرف توجہ دی کہ فوراً جانشین کا اعلان ہو جائے کہ کوئی فتنہ سر نہ اٹھا سکے اور ۲۳ سالہ نظام نبوت درہم برہم نہ ہو جائے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو سقیفہ میں اس غرض سے گئے کہ مبادا وہاں کوئی فتنہ ہو جائے۔ انصار اُلجھ جائیں۔ انصار نے جونہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے اندر دیکھا ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے۔ انصار نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبتی تعلق رکھتے ہیں اس لیے ہمیں ان کی سیادت پر کوئی اعتراض نہیں ہم انصار اور خادم بن کر ہی رہیں گے۔ ہمیں خلافت و امارت کی کوئی طلب نہیں فنحن انصار اللہ کما کنا انصار اللہ (ہم پہلے کی طرح انصار ہی رہیں گے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس محفل میں ابو عبیدہ جیسے جرّار عمر فاروق جیسے مدبر جہاندیدہ قریشی موجود ہیں ان میں سے کسی کی بیعت کر لیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس قوم میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے افراد موجود ہوں اس قوم کا سربراہ بننے سے مجھے شرم آتی ہے۔ صدیق اکبر سے بڑھ کر اس منصب جلیل کا کون اہل ہو سکتا ہے۔ فاروق اعظم سب سے پہلے آگے بڑھے ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ آپ کی بیعت کے بعد جلیل القدر صحابہ کرام آگے بڑھے۔ بیعت کی اس طرح سے آپ کا انتخاب عمل میں آگیا۔ اس کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور عوام سے بیعت لی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی مخالفت نہ ہو جائے، الائمۃ من قریش " اگر غیر قریش سے خلیفہ کا انتخاب ہو جاتا تو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ سیدنا فاروق اعظم کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت فرمائی۔ اس طرح حضور سیدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ نے برضا و رغبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵، ص ۲۴۹)

---

marfat.com

نماز جنازہ کیسے ہوئی؟

۴۴۴ ۔ سیدنا عبداللہ بن عباس سے ہے کہ آپ کا جنازہ حجرہ شریف کے اندر قبر اطہر کے کنارہ پر رکھ دیا گیا۔ لوگ جماعت در جماعت حاضر ہوتے۔ صلوۃ وسلام پڑھتے اور دعا مانگ کر واپس ہو جاتے کوئی امام نہ تھا یا یوں کہہ لیجیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی امام تھے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ نماز کس طرح ادا کی جائے فرمایا ایک ایک جماعت حجرہ میں داخل ہو اور صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ دعا کے بعد واپس آجائے آپ کی نماز جنازہ ۳۰ ہزار افراد نے پڑھی۔ (سیرۃ المصطفٰے، ص ۲۱۹ جلد ۳۰)

۴۴۵ ۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی آپ کو غسل کون دے گا۔ فرمایا میرے اقربا کفن کے بارے میں فرمایا چاہو تو سفید مصری کپڑوں میں کفن دے دینا۔ عرض کی گئی نماز جنازہ کیسے پڑھی جائے گی۔ فرمایا تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ اندر رکھ دینا پہلے جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر فرشتوں کے لشکر نماز ادا کریں۔ پھر تم گروہ در گروہ داخل ہونا اور مجھ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا (زرقانی، ص ۲۷۰، ج ۸)

marfat.com

گنبدِ خضرا کے تعمیری مراحل

محبوب ربِ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُر کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

- یہی وہ گنبد پاک ہے جو انوار و تجلیات کا عظیم مرکز ہے۔
- یہی وہ قبۂ انور ہے جہاں صبح و شام ستر ہزار ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔
- یہی وہ مقدس خطہ ہے جس کی عظمت بیت اللہ شریف اور عرش الٰہی سے بھی زیادہ ہے۔
- یہی وہ پاک آستانہ ہے جس کے تصور کے ساتھ ہی مومن کی آنکھیں بہہ جاتی ہیں۔
- یہی وہ زیارت گاہ ہے جس کے شوق میں مومن ساری زندگی آہ و فغاں میں گذار دیتا ہے۔
- یہی وہ مقدس حصہ ہے جس کے ذکرِ پاک سے دل کی مرجھائی کلیاں کھل جاتی ہیں۔
- اسی خطۂ ارضی کے طفیل ہی سارا مدینہ، منورہ کہلایا، اسی کے صدقے ہی اس کی غبار خاکِ شفا بن گئی۔
- اسی حصۂ ارضی کو حجرۂ عائشہ صدیقہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
- یہی وہ مقدس جگہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے۔

ع ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید مسیحا و کلیم ایں جا (عزت بخاری)

یہ گنبد پاک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مقدسہ پر ہے۔

marfat.com

یادِ مدینہ

بُلبُل کی نوا یاد نہ کوئل کی صدا یاد
آتی ہے مدینہ کے مؤذّن کی ندا یاد
گلشن کی ہوا یاد نہ جنّت کی فضا یاد
دیکھا جو مدینہ تو مجھے کچھ نہ رہا یاد
زرتار عبارات سے لپٹی ہوئی کرنیں
پردوں میں وہ سمٹی ہوئی رحمت کی گھٹا یاد
مَیں نے جو سُنا گوش تخیّل سے لگا تار
اب تک وہی نغمۂ بے ساز صدا یاد

(حافظ بصیرپوری)

پہلا مرحلہ

واستمر ذالك الى سنه ثمان وسبعين فى ايام الملك المنصور قلاوون الصالحى فعملت تلك القبه وهى مربعة من اسفلها مثمنة من اعلاها باخشاب اقيمت على روس السوارى ومن فوقها الواح الرصاص۔

وفاء الوفاء ص ۶۰۵ ج ۲

سب سے پہلے تعمیر قبہ کی سعادت ملک منصور قلاوون صالحی کو ملی۔ یہ ۶۷۸ھ میں ہوا۔ قبہ شریف نیچے سے مربع تھا اوپر سے آٹھ کونہ دیواروں پر لکڑی کے تختے قائم کیے گئے ان پر لکڑی کی تختیاں اور ان پر سیسہ کی پلیٹیں لگائی گئیں۔

دوسرا مرحلہ

و قد جددت هذه القبة فى ايام

ملک ناصر حسن بن محمد بن قلاوون نے

marfat.com

الملك الناصر حسن بن محمد بن قلاوون ۔ وفاء الوفا ص ۶۰۹، ج ۲ ۔

نے تجدید کی پھر ملک اشرف شعبان بن حسین نے اسے مضبوط بنایا۔

واحکمت فی ایام الملك الاشرف شعبان بن حسین (وفاء الوفا ص ۶۱۰، ص ۲ ۔

یہ ۷۶۵ھ میں واقع ہوا۔

تیسرا مرحلہ

ملک عادل زین الدین نے مقصورہ شریف میں جالی دار کھڑکیاں بنوا کر اس کو مسجد شریف کی چھت تک اونچا کیا یہ ۶۹۶ھ میں ہوا۔

چوتھا مرحلہ

ریاض الجنۃ کی طرف بھی روضہ انور کا ایک دروازہ کھلتا تھا جو آج بھی نمایاں محسوس ہو رہا ہے اس دروازہ کو تالا لگا ہوا ہے ۔ ۶۲۸ھ میں جب قاضی النجم ابن الحجی نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے یہ دروازہ بند کرا دیا جو آج تک بند ہے۔ انہوں نے اپنے حج کے موقع پر ریاض الجنۃ میں بھیڑ دیکھی تو فیصلہ کیا کہ یہ دروازہ بند کر دیا جائے تاکہ مسجد شریف کا تقدس قائم رہ سکے ۔ (تاریخ المدینہ ص ۲۶۸)

پانچواں مرحلہ

سنہ ۸۳۰ھ میں ملک اشرف برسبائی نے مقصورہ شریف کے دروازوں کو کیل لگا کر بند کرا دیا کہ بعض لوگ حجرۂ انور کی دیوار کے ساتھ تبرک حاصل کرنے کی غرض سے پیٹھ لگا لیا کرتے تھے دروازہ بند ہو جانے کے بعد لوگ مقدس جالیوں ہی سے زیارت کر لیا کرتے تھے۔

(تاریخ المدینہ ص ۲۶۹)

چھٹا مرحلہ

وقد ظهر فی بعض الخشابها فی سنة احدی وثمانین وثمان مائة فعضد ها

خلل

سنہ ۸۸۱ھ میں لکڑیوں میں کچھ خلل واقع ہوا تو متولی عمارہ شمس بن زین نے نئی لکڑیاں بدل کر

marfat.com

متولی العمارۃ الشمس من الذین باخشاب تجدید کی۔
سمرت معھا۔ (وفاء الوفاء ص۶۱)

بارش کے پانی کی وجہ سے حجرہ مقدسہ کی چھت کا پردہ متاثر ہوگیا تھا تو مذکورہ متولی نے مرمت کرائی اس تعمیری مرحلہ سے فارغ ہوکر متولی مذکور نے مدینہ منورہ کے اکابرین سے حجرہ شریف کے ستونوں اور دیوار میں پڑے ہوئے شگافوں کے متعلق مشورہ کیا کہ کس طرح درستگی کی جائے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ تعمیر کی توڑ پھوڑ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آوازوں کے باعث بے ادبی نہ ہو جائے چنانچہ مشورہ کے بعد ۸۸۱ھ میں مشرقی جانب کی شکستہ دیوار کے منہدم حصہ کو صاف کرنے کا فیصلہ ہوا اس موقع پر شیخ سعید کو بھی مدعو کیا گیا آپ باہر کھڑے ہی تلاوت کرتے رہے۔ اندر جانے کی کسی کو ہمت نہ ہوئی چنانچہ ۲۵ شعبان ۸۸۱ھ کو یہ حصہ مکمل ہوگیا۔ (تاریخ المدینہ ص۲۷۰)۔

ساتواں مرحلہ

۸۸۶ھ میں روضہ انور کے قریبی مینار پر بجلی گرنے سے شدید نقصان ہوا تو ملک اشرف قائت بائی نے سنقر الجمالی کو مدینہ منورہ روانہ کیا۔ تعمیراتی سامان اور ایک سو انجینئر ساتھ بھیجے۔ حجرہ مقدسہ کی دیواروں پہ ایک گنبد بنایا پھر اس پر دوسرا گنبد پھر اس پر تیسرا بڑا گنبد بنایا جس نے تینوں کو گھیر رکھا تھا۔ قائت بائی کی اس تعمیر و تجدید پر ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ ہوئے۔ (تاریخ الحرمین ص۱۷۴) اس وقت روضہ اطہر کا رنگ سفید تھا اور قبۃ البیضاء کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

آٹھواں مرحلہ

۹۸۵ھ میں سلطان سلیم ثانی نے جہاں مسجد نبوی شریف کی تعمیر میں دل چسپی لی وہاں حجرہ انور کا گنبدِ پاک بھی بنوایا جو بے حد خوبصورت تھا اسے منقش کیا رنگین پتھروں سے مزین کیا۔ آبِ زر سے گلکاری کرائی اور ایک کونہ پر اپنا نام بھی کندہ کرایا۔

marfat.com

نواں مرحلہ

سنہ ۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود غزنوی نے گنبد کو از سرِ نو تعمیر کرایا۔ گنبدِ پاک پر سبز رنگ کرایا، اسی وجہ سے اس گنبدِ پاک کو گنبد خضرا کہا جاتا ہے۔ (تاریخ الحرمین ص ۱۷۶)

ع

یاخیر من رفعت فی الترب اعظمه	فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه	فیه العفاف وفیه الجود والکرم
انت الشفیع الذی ترجی شفاعته	علی الصراط اذا ما زلت القدم
وصاحباک لا انساهما ابدًا	منی السلام علیکم ماجری القلم

دعا میں وسیلہ

۴۴۶۔ عثمان بن حنیف راوی ہیں کہ ایک نابینا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا اس نے عرض کی آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے صحت سے نوازے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کر دیتا ہوں اگر اس پر صبر کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی دعا فرما دیجیے حضور علیہ السلام نے اسے حکم دیا اچھی طرح وضو کر کے اس طرح دعا کر۔

اللّٰھم انی اسئلك واتوجّه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الیٰ ربی فی حاجتی لتقضی اللّٰھم شفعه فی صحه البیهقی و زاد فقام و ابصر۔

(خلاصۃ الوفا ص ۷۳، ج ۱)

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ یارسول اللہ آپ کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اپنی حاجت روائی کے لیے۔ اے اللہ میری درخواست قبول فرما۔ بیہقی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا اور

marfat.com

اور یہ اضافہ کیا وہ آدمی کھڑا ہوا تو بینا تھا۔

اس طرف ہاتھ پھیلائے پہنچے غلام
اس طرف رحمتوں کے خزینے ملے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد و الہ وصحبہ وبارک وسلم

قبرِ انور سے وعلیکم السلام کی آواز

۷۴۴ حضرت ابراہیم بن یسار فرماتے ہیں میں حج کے لیے گیا اور دربار پُر انوار پہ مدینہ منورہ میں حاضری دی۔ قبرِ انور پہ حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ میں نے اپنے سلام کے جواب میں قبر شریف سے سُنا وعلیکم السلام (خلاصۃ الوفاء ص۶۴)

قبرِ انور سے سلام کا جواب

سلیمان بن سحیم فرماتے ہیں مجھے خواب میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے ادباً سوال عرض کیا آقا جو لوگ آپ کے ہاں حاضری دیتے ہیں اور آپ پر سلام پیش کرتے ہیں آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں جواب بھی دیتا ہوں

(خلاصۃ الوفاء، ص۶۴)

قرآن مقدس کے ایک حکم سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہِ قدس سے حکم ہوتا ہے۔

۳۹ آیت اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

جب ایمان دار تیرے حضور حاضر ہوں تو آپ انہیں خود سلام فرمائیں۔

marfat.com

قبر انور سے سلام اور بارش کی دُعا

۸۴۴۔ ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا لوگ پریشان ہو گئے۔ بارش نہ ہوئی تو ایک آدمی پریشانی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پُرانوار میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ امت پریشان ہے۔ باران رحمت کا نزول ہو تو اسے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ عمر فاروق سے میرا سلام کہہ دو اور بارش کی اطلاع بھی دے، وہ آدمی خلیفۃ المسلمین کے حضور خوشی خوشی پہنچا اور سارے واقعہ کی خبر دی تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ محبوب کی طرف سے سلام ملنے پر یادِ حبیب میں جی بھر کر روئے۔ (خلاصۃ الوفا، ص۴۲)

ع تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے (اعلیحضرت علیہ الرحمۃ)

رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم

۸۴۵۔ امام ابوبکر بن مقری فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ خود طبرانی اور ابوالشیخ حرم نبی میں حاضر تھے ابوبکر فرماتے ہیں ہمیں شدت کی بھوک محسوس ہوئی اور اس طرح سارا دن گزر گیا جب عشاء کا وقت ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہو گیا اور اپنی بھوک و پیاس کی شدت کا ذکر کیا اپنی ساری کہانی سُنا کر واپس آیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک علوی جوان پہنچا جس کے ساتھ دو غلام تھے اور ان کے پاس کھانے پینے کا سامان وافر تھا۔ ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ فارغ ہونے پر علوی نوجوان نے کہا تم نے حضور کی بارگاہ میں کھانے کا شکوہ کیا تھا، لہٰذا حضور علیہ السلام نے آپ کے لیے میری ڈیوٹی لگائی ہے کہ یہ سامان آپ تک پہنچاؤں۔
(خلاصۃ الوفا، ص۴۲)

marfat.com

ع دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہیں کا
میں اِک نہیں ریزہ خوار مدینہ

۴۵۰- ابن نفیس فرماتے ہیں مَیں مدینہ منوّرہ میں تین دن بھوکا رہا بالآخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر حاضر ہوا اور بھوک کی شکایت عرض کر دی واپس آکر بھوک سے نڈھال لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بچی نے اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے مجھے جگایا اور اپنے ساتھ گھر چلنے کو کہا، میں ساتھ ہولیا۔ اس نے گھر لے جاکر مجھے گندم کی روٹی، گھی اور کھجور پیش کی۔ ساتھ ہی بتایا خواب میں مجھے میرے نانا جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہیں کھانا کھلایا جائے۔ تمہیں جب بھی بھوک محسوس ہوا کرے آجایا کرو۔ (خلاصۃ الوفاء، ص ۴۷)

غرناطہ کا مریض بچ گیا

۴۵۱- ابو محمد الاشبیلی اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ غرناطہ میں ایک ایسے بیمار کے ہاں ٹھہرے جو لاعلاج قرار دیا جا چکا تھا۔ معالج اور بیمار دونوں مایوس ہو چکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الحصان نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں عریضہ لکھا جس میں اپنے آقا کی بیماری کا ذکر تھا اور درخواست تھی اسے شفا نصیب ہو۔ ابو محمد فرماتے ہیں یونہی یہ قاصد غرناطہ سے مدینہ منوّرہ پہنچا اور یہ خط دربار رسالت میں پڑھا۔ بیمار کو غرناطہ میں شفا مل گئی۔ (خلاصۃ الوفاء، ص ۷۵)

ع دیکھ لینا سب مرادیں مل گئیں جب لپٹ کے روئے انکے در سے ہم

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

marfat.com

افضلیت مدینۃ الرسولؐ کے دلائل

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کی ایک ہلکی سی جھلک تو آپ صفحات گزشتہ میں دیکھ چکے ہیں۔ اب چند سطور افضلیت کے عنوان پر بھی تحریر ہیں فضائل و افضلیت کا عنوان ایک ایسا بحر ناپیدا کنار ہے جسے اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانیں۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مدینۃ الرسول کے پیار کا مدار صرف اور صرف ذات سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور جس قدر مدینۃ الرسول کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب میسر ہوگا اسی قدر اس کی منزلت و مرتبت بڑھتی چلی جائے گی۔

(۱) حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی محبوبیت کے لیے دعا فرمائی ہے پہلے صفحات میں بھی یہ حدیث شریف گذر گئی ہے۔

۴۵۲ اللھم حبب الینا المدینہ کحبنا مکۃ او اشد۔ (خلاصۃ الوفا ص۱۳۔ بخاری شریف ص۲۰۳ ج۱) اے اللہ مدینہ منورہ کو مکہ کی طرح پیارا شہر بنا دے بلکہ مکہ سے بہت زیادہ۔

(۲) حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کی سرزمین کو اپنے لیے ہمیشہ کے لیے منتخب فرما لینا وہ شرف ہے جس کے سامنے تمام فضیلتیں سرنگوں دکھائی دیتی ہیں۔

ع ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آید مسیحا و کلیم ایں جا

۔ دین اسلام کو فروغ یہیں سے ہوا۔ اکمال دین اور اتمام نعمت کی بشارت یہیں سے وابستہ ہے۔ نزول وحی کی تکمیل یہیں ہوئی۔ یہ شرف کسی دوسری جگہ کو حاصل نہیں۔

.. فتح مکہ کے بعد صحابہ کو مغموم دیکھا تو سبب پوچھا عرض کی گئی آقا یہ سرزمین مکہ آپ کا آبائی وطن ہے ڈر ہے کہیں آپ یہیں نہ رہ جائیں فرمایا نہیں۔ میری موت و حیات تم سے وابستہ ہے مدینہ منورہ ہی واپسی ہوگی۔ مدینۃ الرسول سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وابستگی ہی اسے عروج پر لے گئی ہے اور ہمارا بھی نظریہ ہے ومن مذھبی حب الدیار لاھلھا، میرا

marfat.com

عقیدہ ہے۔ مکان سے محبت کی وجہ مکین سے شیفتگی ہے۔

ع پس کدامے شہر زانہا خوش تر است
گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است
مسکن یار است و شہر شاہ من
پیش عاشق ایں بود حب الوطن

۴۵۳۔ طبرانی نے معجم کبیر میں رافع بن خدیج سے روایت کی ہے۔

والمدینۃ خیر من مکۃ — مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے بہتر ہے۔

(وفاء الوفاء ص۳۷، ج۱) (جذب القلوب)

۴۵۴۔ ابنِ جوزی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے موقع پر آپ کے جائے دفن کے سلسلہ میں اختلاف ہوگیا۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس جگہ دفن کیا جائے۔ سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیھا نفس نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم (خلاصۃ الوفاء ص۱۲) — جس خطہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس خطہ سے افضل کوئی خطہ نہیں ہے۔

۴۵۵۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لایقبض النبی الا فی احب الامکنۃ۔ (خلاصۃ الوفاء ص۱۳) — نبی کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جو اسے زیادہ محبوب ہو۔

۴۵۶۔ اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الیّ فاسکنی فی احب البقاع الیک (خلاصۃ الوفاء ص۱۳) — اے اللہ تو نے مجھے میرے محبوب خطّہ سے ہجرت کا حکم دیا ہے اب وہاں ٹھہرا جو خطہ تجھے زیادہ محبوب ہے۔

marfat.com

۵۷ھ۔ اللّٰھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ماجعلت بمکۃ من البرکۃ۔

اے اللہ کریم مدینۃ الرسول میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنا برکت عطا فرما۔

(خلاصۃ الوفاء ص۲۱)

جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا منظور نہیں کی گئی۔ اس وقت تک یہ صاف ظاہر ہے کہ مدینۃ الرسول کی برکتیں مکہ مکرمہ سے زیادہ ہیں اور یہ بات کبھی بھی ثابت نہیں کی جا سکتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول نہیں ہوئی اور نہ ہی اس حدیثِ پاک کے عموم کو غلہ اور پھلوں کے ساتھ تخصیص کیا جا سکتا ہے کہ پھلوں کی برکت کے لیے دوسری جگہ صراحت موجود ہے لہذا اس کہنے میں باک نہیں سمجھتا کہ مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے تو مدینہ منورہ میں دو لاکھ ہوگا۔ منکر کو چاہیئے کہ ایسی دلیل پیش کرے جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا منظور نہیں ہوئی۔

۵۸ھ۔ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ اپنی کتاب موطا شریف میں حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔ ایک دن مروان نے خطبہ دیا اور درمیان خطبہ مکہ مکرمہ کے فضائل و کمالات پر تفصیلی گفتگو کی۔ مدینہ منورہ کے سلسلہ میں کچھ بھی بیان نہ کیا۔ مدینہ منورہ کے بارے میں مروان کے خاموش رہنے پر حضرت رافع بن خدیج مجمع میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا مروان تجھے کیا ہو گیا تم نے مدینہ منورہ کے عنوان سے کچھ کہا ہی نہیں۔ سنو میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۵۹ھ۔ والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون۔ (جواھر البحار ص۲۱)

مدینہ منورہ سب کے لیے بہتر ہے کاش اس کی بہتری کو جان لیتے۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے سیدنا رافع بن خدیج کا عقیدہ تھا مدینہ منورہ افضل ہے مکہ مکرمہ سے۔

۶۰ھ۔ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

marfat.com

مکہ مکرمہ کو مدینہ منورہ پر فضیلت دیتے ہیں چنانچہ آپ اور سیدنا عبداللہ ابن عباس کے درمیان افضلیت مدینۃ الرسول کے عنوان پر مکالمہ ہوا جس کی تفصیل پیش ناظرین ہے۔

امیرالمومنین عمر بن الخطاب :۔ کیا آپ نے کہا ہے کہ مکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے۔

ابن عباس :۔ کیوں نہیں جب کہ اس میں اللہ کا گھر ہے اس کا حرم ہے اس میں سلامتی ہے۔

امیرالمومنین (درشت لہجہ میں)، مَیں اللہ کے گھر اور حرم اور امن وسلامتی کی بات نہیں پوچھتا مَیں تو صرف یہ پوچھتا ہوں آپ نے کہا ہے کہ مکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے۔ سیدنا امیرالمومنین نے تین مرتبہ اس فقرہ کو دہرایا ا انت القائل مکۃ خیر من المدینہ کیا آپ قائل ہیں کہ مکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے۔ صاحب منتقی فرماتے ہیں کہ محمد بن عیسٰے سے مروی ہے اگر ابن عباس مکہ مکرمہ کی افضلیت کا اعتراف کرتے تو امیرالمومنین ازراہ تادیب ان کی سرزنش فرماتے یہ گفتگو صحابہ کرام کے مجمع میں ہوئی کسی نے بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس عقیدہ کا انکار نہیں کیا۔ اس مکالمہ سے ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ کو مکہ مکرمہ پر فضیلت حاصل ہے۔

نوٹ :۔ بعض نے عبداللہ ابن عباس کی جگہ پر عبداللہ بن عیاش مخزومی کا نام ذکر کیا ہے مگر قوی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ عبداللہ ابن عباس ہیں۔

قبرانور کا سفر کعبہ کے سفر سے افضل ہے

۴۶۱۔ وعن العبدی من المالکیۃ المشیٰ الی المدینۃ لزیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الکعبۃ۔ (خلاصۃ الوفاء ص۴۴)

عبدی مالکی فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی قبرانور کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرنا کعبہ سے افضل ہے۔

۴۶۲۔ الحبیب لا یختار لحبیبہ

حبیب اپنے حبیب کے لیے وہی شے

marfat.com

الا ماھو احب واکرم عندہ۔ پسند کرتا ہے جو سب سے زیادہ محترم اور معزز ہو۔

(جذب القلوب ص۲۰-۲۱ خلاصۃ الوفاء)

حضور کے لیے مدینہ منورہ کا انتخاب فرمایا گیا تو یہ اس امر کی دلیل ہے مدینہ منورہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین مقام ہے۔

افضلیت کی بڑی دلیل

مکہ مکرمہ کی سب سے بڑی افضلیت کی یہ دلیل دی جاتی ہے کہ یہاں ایک نیکی کا ثواب لاکھ کے برابر ہے حالانکہ افضلیت کا معیار ثواب کی کمی بیشی پر نہیں جیسا کہ عرفات میں حج کے دن نماز پڑھنا اور منیٰ کے اندر قربانی کے دن ظہر کی نماز ادا کرنا کعبہ میں نماز سے افضل ہے باوجودیکہ حرم کعبہ کے اندر نماز میں ثواب کی زیادتی سبھی کو معلوم ہے۔ معلوم ہوا کسی مقام پر ثواب کا زیادہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ جگہ و مقام افضل ہے۔ حج کے دن فضیلت عرفات کو حاصل ہے مگر ثواب حرم کعبہ میں زیادہ ہے۔ نیز امام مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ اہل مدینۃ الرسول کے عمل کو راہنما اصول کے طور پر اپنایا ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہل مدینہ کا عمل اپنانا اجماع کی حیثیت رکھتا ہے اور اجماع اہلِ علم سے خبر واحد پر زیادتی جائز ہے۔ اہل مدینہ کا اس پر اجماع ہے کہ مسجد نبوی شریف میں نماز کا ثواب مسجد حرام میں نماز سے زیادہ ہے۔ کیفیت کے لحاظ سے حرم کعبہ کی نماز میں زیادتی ہے کیفیت کے اعتبار سے مسجد نبوی میں اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مدینۃ الرسول مکہ مکرمہ سے افضل ہے اور قبر انور عرش و کرسی بلکہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے۔ صاحب وفاء الوفاء علامہ نورالدین سمہودی فرماتے ہیں۔

قد انعقد الاجماع علی تفضیل ما ضم الاعضاء الشریفہ حتیٰ علی الکعبۃ المنیفہ (جذب القلوب باب دوم، وفاء الوفاء ص۳ ج ۱)

مدینہ منورہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن بننے کا شرف حاصل ہے۔

marfat.com

مدینہ منورہ کو شرف حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی۔
یہ خطہ مکرمہ افضل البقاع ہے۔
یہاں بھی مکہ مکرمہ کی طرح قتال حرام ہے۔
یہی مقدس شہر ہے جس میں سب سے زیادہ صحابہ کرام آرام کر رہے ہیں۔
یہی مقدس شہر ہے جس کی خاک پاک دوا کا کام کرتی ہے۔
اسی شہر اطہر میں وہ شہداء موجود ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جانیں دیں۔
اسی زمین انور کو اللہ نے اپنے حبیب کے لیے پسند فرمایا۔
قرآن مقدس کی تلاوت کا آغاز اسی شہر مقدس سے ہوا۔
اسلامی فتوحات کا آغاز اسی شہر مقدس سے ہوا۔
دین کا مظہر یہی شہر پاک قرار پایا۔
فتح مکہ سے قبل ہجرت کا حکم اسی شہر طرابلس کی طرف دیا گیا۔
ایمانداروں کو اسی شہر انور میں قیام کی ترغیب دی گئی۔
اسی شہر انور میں مرنے والوں کو شفاعت کا وعدہ دیا گیا۔
اسی شہر مقدس میں موت کی دعا کو مستحب قرار دیا گیا۔
اسی شہر انور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کو پسند فرمایا۔
اسی شہر کے دکھوں پر صبر کرنے والوں کو جنت کا مژدہ سنایا گیا۔
اسی شہر میں مکہ مکرمہ سے زیادہ برکت کی دعا فرمائی گئی۔
اسی شہر پاک کو محبوب بنانے کے لیے دعا سے نوازا گیا۔
اسی شہر پاک میں قرار اور رزق حسنہ کی دعا فرمائی گئی۔
یہی شہر ہے جسے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوشی میں اپنی سواری تیز کر دیتے۔
یہی شہر ہے جسے دیکھ کر کندھوں سے چادر اتار دیتے کہ مدینہ منورہ کی ہوا لگے۔
یہی شہر ہے جس کے نام تمام شہروں کے ناموں سے زیادہ ہیں۔

marfat.com

اسی شہر کے دشمنوں کے لیے جلد ہلاکت کی بددعا کی گئی۔
اسی شہر کے ظالموں کے لیے سخت وعید ہے۔
اسی شہر میں سب سے پہلے مسجد تعمیر کی گئی۔
احکام اسلام کا اکثر بیشتر حصہ اسی شہر مقدس میں نازل ہوا۔
اسی شہر کی مسجد نبوی میں نماز جمعہ کا پڑھنا حج کا ثواب ہے۔
یہی شہر ہے جس کے پھلوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم چوم لیا کرتے تھے۔
اسی شہر انور میں ریاض الجنۃ اور جنت البقیع کے پاک خطے ہیں۔
یہی شہر ہے جس کے بعض پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں۔
یہی مقدس شہر ہے جس کی تاریخ نوح علیہ السلام سے جا ملتی ہے۔
یہی شہر ہے جس کی حفاظت پر فرشتے مامور ہیں۔
یہی خطہ ہے جو دجال اور طاعون سے بچا رہے گا۔
اسی شہر مقدس میں وہ خطہ طیبہ ہے جس کی زیارت سے زائر کی بخشش لازم ہو جاتی ہے۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ (الحدیث)
افضلیت مدینہ منورہ کے یہی دلائل اس مقدس شہر کی محبوبیت بھی واضح کر رہے ہیں

بعض بزرگوں نے مکہ مکرمہ کی افضلیت کا ذکر فرمایا ہے ان کا ارشاد سر آنکھوں پر مگر حقیقت یہ ہے۔ دل کے تاروں کو ہلا دینے میں جو کام محبوبیت کرتی ہے اس کا جواب نہیں۔

محبوبیّت کی مثال

مثلاً شدید دھوپ میں بیٹا کام کر رہا ہے۔ باپ نے اسے بارہا کام بند کرنے کو کہا مگر بیٹا کام نمٹانے کی غرض سے کام میں مصروف رہا۔ باپ نے بیٹے کو دھوپ سے بچانے کی تجویز کی اپنے معصوم پوتے کو لے کر دھوپ میں آ گیا۔ کام کرنے والے بیٹے نے جب دیکھا کہ

marfat.com

اس کا باپ اس کے بیٹے کو نے کر دھوپ میں کھڑا ہے جھٹ کہا ابا آپ اندر چلیں دھوپ شدید ہے میں آرہا ہوں ۔ باپ نے کہا بیٹے کوئی بات نہیں جب تم آجاؤ گے ہم اکٹھے اندر جائیں گے ۔ بیٹے نے جھٹ کام چھوڑا اور اندر آگیا۔ اب دیکھئے باپ یقیناً افضل ہے مگر اس کا بار بار کہنا بیٹے کو سائے میں نہ لا سکا مگر معصوم بچہ جو یقیناً باپ سے افضل نہیں مگر محبوب ہے دل کے تاروں کو افضلیت نے نہیں بلکہ محبوبیت نے ہلایا ہے ۔ مکہ مکرمہ کی افضلیت کے قائل حضرات سے بھی یہی عرض ہے۔ مومن کا نظریہ تو واضح ہے کسی بھی شئے کا معیار افضلیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ہے اور یہ شرف مدینۃ الرسول کو ہی حاصل ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد وآلہٖ وصحبہ وسلم

مدینۃ الرسولؐ کی چار دیواری

شیخ سمہودی علیہ الرحمہ نے وفاء الوفاء شریف میں علامہ الاقشہری نے مؤلف نور الاقالیم کے حوالہ سے مطری نے ابن خلکان کے حوالے سے اس چار دیواری کا ذکر کیا ہے سب سے پہلے اسحٰق بن محمد جعدی نے مدینہ منورہ کے گرد ۲۶۳ھ میں دیوار بنائی یہ دیوار غزوہ خندق کے واقعہ کے پیشِ نظر بنوائی گئی ۔ پھر جمال الدین بن ابی المنصور الاصفہانی نے اس دیوار کو مضبوط کروایا جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھنا شروع ہوئی اور لوگوں نے دیوار سے باہر تعمیرات شروع کر دیں جب ۵۵۷ھ میں سلطان نور الدین زنگی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو اہلِ مدینہ نے درخواست کی کہ دیوار سے باہر بسنے والے لوگوں کی حفاظت کی جائے تو اس مطالبہ پر مرحوم نے چار دیواری بنوائی پھر بعض سلاطین نے ۸۵۵ھ میں تجدید کی ۹۴۶ھ میں سلطان سلیمان عثمانی نے بنوائی ۔ اس وقت اس دیوار میں یہ دروازے رکھے گئے تھے۔ باب قبا ۔ باب بصری ۔ باب شامی ۔ باب مجیدی ۔ باب الجمعہ ، باب الحمام ۔ باب الجدید۔ ابن اثیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو دیکھا جمعہ کے

marfat.com

بعد جمال الدین بن ابی المنصور کے لیے دعائیں کرتے تھے کہ اس نے مدینہ منورہ کے گرد چار دیواری کرا کے اہل مدینہ منورہ کی حفاظت کی تھی۔

(خلاصۃ الوفاء آثار المدینہ ص۱۷۳، آثار المدینۃ المنورہ ص۷۷)

ابو المنصور اصفہانی کی وصیت

ابو المنصور اصفہانی جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں رباط بنوائی اور فقرار مدینہ منورہ کے لیے وقف کی۔ اپنی قبر کے لیے جگہ بھی اس میں مختص کی کہ موت کے بعد مدینہ منورہ میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ اصفہانی کی وصیت کے مطابق موت پر ان کا جنازہ مصر سے چلا جنازے کے آگے قرآن مقدس کی تلاوت ہو رہی تھی جنازہ مقام حلہ تک گیا۔ وہاں اجتماع ہوا نماز پڑھی گئی۔ پھر یہ جنازہ مدینہ منورہ لایا گیا اور دربار پُر انوار میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ۶۶۶ھ میں رباط اصفہانی میں مدینۃ الرسول میں انہیں دفن کیا گیا، یہ تھا ان لوگوں کا عشق مدینہ منورہ مصر سے مدینہ منورہ لائے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا مدفن مدینہ منورہ بنائے۔

آگ کا ظہور

آنے والے صفحات میں آپ دیکھیں گے کہ مدینہ منورہ کے اندر وقتاً فوقتاً کئی قسم کے حوادثات ظہور پذیر ہوتے رہے۔ ان حوادثات میں ایک اہم حادثہ آگ کا ظہور بھی ہے جس کے متعلق حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی۔ یہ آگ مدینہ منورہ سے شرقی جانب موضع قاع الصیلا میں بھڑکی تھی لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل للبصری۔ (مشکوۃ شریف ص۴۶۸، خلاصۃ الوفاء ص۵۳) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی طرف سے آگ کا ظہور نہ ہو جائے۔ اس آگ کی روشنی میں اونٹوں کی گردنیں بصریٰ میں بھی لوگ دیکھ سکیں گے۔

marfat.com

امام قرطبی فرماتے ہیں اس آگ سے پہلے تین ماہ تک مدینہ منورہ میں زلزلے آتے رہے خوفناک آوازیں پیدا ہوتی رہیں۔ زلزلوں کی شدت کا یہ عالم تھا کہ مسجد نبوی شریف کے مینار بھی ہل گئے۔ اس آگ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ پہاڑوں کو پگھلا دیتی۔ ابو شامہ کہتے ہیں کہ اس دوران سورج اور چاند دونوں کی روشنی ماند پڑ گئی تھی۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں اس آگ کا مشاہدہ تیما اور بصریٰ میں کیا گیا۔ قاضی القضاۃ صدرالدین حنفی اپنے والد گرامی صفی الدین سے نقل کرتے ہیں یہ آگ حجاز میں بھڑکی اس کی روشنی بصریٰ میں دیکھی گئی اور کئی لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم معجزہ کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جس کی خبر عرصہ پہلے فرما دی تھی۔ حجاز کے ان ہیبت ناک شعلوں کو دیکھ کر مدینہ منوّرہ کا امیر عزیزالدین حنیف اہلِ مدینہ کو لے کر دربار گوہر بار میں حاضر ہوا۔ حاضرین کی کیفیت یہ تھی کانوا یتضرعون و یبکون کاشفین رؤسہم مقرین بذنوبہم مستجیرین بینہم (خلاصہ ص۵۵) وہ آہ وزاری کرتے تھے اور روتے تھے کھلے ہوئے سروں کے ساتھ گناہوں کا اعتراف کر رہے تھے اور اپنے پیغمبر کے حضور پناہ لے رہے تھے ع

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرمہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

قانون اور قدرت

قانون تو یہ ہے کہ آگ سے گرمی ہو اور آگ جلائے مگر قدرت یہ ہے خلیل علیہ السلام پر آگ گلزار ہو جاتی ہے۔ قانون تو یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے مگر قدرت یہ ہے کہ آدم علیہ السلام اور ہر پہلے جاندار کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا۔ سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ قانون تو یہ ہے کہ زہر آدمی کو ہلاک کر دے مگر قدرت یہ ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زہر پی کر ہلاک نہیں ہوئے۔ قانون یہ ہے چھری کاٹے مگر قدرت یہ ہے چھری پتھر کو تو چیر دیتی ہے مگر اسماعیل علیہ السلام کا بال نہیں کاٹ سکتی۔ اسی

marfat.com

طرح یہ مہیب شعلے پتھروں کو پگھلا رہے ہیں۔ان کی گرمی سے تباہی ہو رہی ہے مگر جب یہ آگ مدینہ منورہ کے قریب آئی۔

• اس آگ سے اہلِ مدینہ کو ٹھنڈی ہوا آئی • یہ آگ اہلِ مدینہ کے لیے دیوار ثابت ہوئی • اس آگ کے باعث باہر کے بدوں کو مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکی • اس آگ کے ظہور سے مدینہ منورہ کی لڑائیاں جھگڑے رک گئے • یہ آگ بدکرداروں کے لیے تنبیہہ کا سبب ثابت ہوئی • یہ آگ پتھروں کو جلا رہی تھی مگر لکڑی نہ جلاتی تھی • امیر عزیزالدین کہتے ہیں ہم آگ کے قریب گئے مگر گرمی محسوس نہ ہوئی • یہ آگ سمندر کی موجوں کی طرح تھی اس سے سُرخ اور نیلی نہریں نکل رہی تھیں • اس آگ کا طول چار فرسنگ چوڑائی چار میل گہرائی قریباً آٹھ فٹ تھی۔ (مرقاۃ ص۱۷۵ ج ۱، تاریخ المدینہ ص۹۲ • اس آگ کے بعد اسی سال دجلہ میں زبردست طغیانی آئی۔ ہزاروں مکانات زمین بوس ہو گئے • دو سال بعد بغداد میں قیامت کا نقشہ بپا ہوا: تاتاریوں نے یلغار کی بغداد کی تباہی ہوئی۔ عباسی خلیفہ کو ہلاک کر دیا گیا۔ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی • یہ آگ چھ جمادی الثانی ۶۵۴ھ جمعہ کو شروع ہوئی۔ ۲۰ رجب شریف ۶۵۴ھ اتوار تک رہی قریباً ۵۲ دن اس کے شعلے بھڑکتے رہے (خلاصۃ الوفاء، جذب القلوب)

• جمال مطری کہتے ہیں آگ کی شدت کو دیکھتے ہیں تو حیرانی آتی ہے جو پہاڑوں کو بھسم کر رہی ہے مگر حرم مدینہ میں اس کی شدت اثر انداز نہیں۔ اس سے مدینہ منورہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

marfat.com

مدینۃ الرسول پر یزیدی مظالم

یزید کے فسق و فجور اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم و ستم کو دیکھ کر اہل مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا اور عبداللہ بن حنظلہ انصاری کو اپنا امیر منتخب کر لیا جب یزید کو مدینہ منوّرہ کے لوگوں کے اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے مسلم بن عقبہ کو دس ہزار فوج دے کر حجاز روانہ کیا اور کہا کہ مدینہ منوّرہ کے عوام کو اطاعتِ یزید پر مجبور کریں مان لیں تو بہتر ورنہ تلوار چلانے اور لوٹنے سے گریز نہ کیا جائے مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر اہل مدینۃ الرسول کو یزید کی اطاعت کی دعوت دی مگر یزید کے فسق و فجور دین سے بیزاری اہلِ بیت پر مظالم کی تصویر نے مدینہ منورہ کے باسیوں کو یزید کے قریب نہ آنے دیا کہ سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا عظیم کارنامہ یزیدی قوتوں کے خلاف ان کی شجاعت و ہمت ان کے لیے مشعل راہ تھی۔ استقامت اور رضا الٰہی کا درس ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ مدینہ منورہ میں تین دن رات تک خونریز جنگ جاری رہی۔ یزیدی فوج نے اہل مدینہ کو تہ تیغ کیا۔ مدینہ منورہ کی مشہور شخصیتیں سیدنا فضل بن عباس، سیدنا عبداللہ بن حنظلہ، سیدنا عبداللہ بن مطیع ایک ایک کر کے شہید کر دیے گئے۔ یزیدی فوجیں مسلسل تین دن تک مدینہ منوّرہ کو لوٹتی رہیں۔ چوتھے دن امن ہوا۔ (تاریخ اسلام، ص ۳۷۲) مدینہ منوّرہ کے علاقہ حرّہ واقم میں یہ واقعہ پیش آیا۔ ایک ہزار سات سو جلیل القدر مہاجرین و انصار کو شہید کیا گیا۔ دس ہزار مختلف حضرات شہید ہوئے۔ یہ تعداد بچوں اور عورتوں کے علاوہ ہے۔

ابن حزم نے اس خونیں کردار کا پہلو یہ بیان کیا ہے کہ یزیدی فوج کے گھوڑے مسجد نبوی شریف اور ریاض الجنہ کے خطہ میں باندھے گئے جہاں انہوں نے لید کی اور پیشاب کیا۔ (والعیاذ باللہ کتنے مسجد نبوی شریف کے اندر داخل ہو کر مقدس ستونوں کے ساتھ ۴۶۳ پیشاب کرتے انہیں کوئی نکالنے والا نہ تھا۔ (خلاصۃ الوفاء ص ۴۹) سیدنا سعید ابن مسیّب

marfat.com

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان دنوں میں اکیلا مسجد نبوی شریف میں ہوتا تھا۔ ہر نماز کے وقت قبر انور سے اذان سُنتا اور جماعت کے ساتھ مل جاتا (خلاصۃ الوفاء ص۵۱) یزیدی فوج کے مظالم سے سرزمین مکہ بھی محفوظ نہ رہی۔ کعبہ انور پر توپوں سے گولہ باری کی گئی۔ غلاف کعبہ کو جلایا گیا۔ یزیدی دور کے بدترین کارناموں میں یہ تین کام سرفہرست ہیں۔

۱۔ سیدنا امام حسین علیہ السلام کا قتل۔

۲۔ مدینۃ الرسول پر فوج کشی اور قتل و غارت۔

۳۔ کعبہ انور کو جلانا۔ (خلاصۃ الوفاء ص۵۲)

حَرّہ واقم اور حَرّہ شرقیہ ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں۔ مَیں نے اپنے ایک دوست مولانا غلام قادر نعیمی جو کئی سالوں سے مدینۃ الرسولؐ میں ننگے پاؤں زندگی بسر کر رہے ہیں) کے ساتھ حَرّہ شرقیہ کے ٹیلوں پر پہنچا وہاں محفل ذکر شریف ہوئی۔ وہاں کے شہداء کی مقدس ارواح کو نذرانۂ عقیدت پیش کیا گیا اور انہیں اسوۂ حسینی زندہ رکھنے پر خراج عقیدت پیش کیا۔

ع سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسین (خواجہ اجمیریؒ)

تاریخی ناانصافی

اس واقعہ حرہ شرقیہ کو مختلف کتب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو تاریخ اسلام معین الدین ندوی ص۳۷۲ کے الفاظ پڑھ کر تکلیف ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ حرہ شرقیہ کے جرم اور واقعہ قتل و غارت میں مدینہ منورہ والے بھی برابر کے شریک تھے (معاذ اللہ) میرے خیال میں ان کی یہ تحریر نہایت ناانصافی، تاریخ سے انحراف اور حقائق کو چھپانے کے مترادف ہے۔ صاحبِ تاریخ نے لکھا ہے اگر مدینہ منوّرہ کے لوگ یزیدی بیعت قبول کر لیتے تو یہ خون خرابہ کیوں ہوتا (العیاذ باللہ) مؤرخ کا یہ فقرہ یزیدیت نوازی ہے۔

marfat.com

یزید کا فاسق و فاجر اور ظالم ہونا

۴۶۴ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لایکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماءِ۔

(بخاری شریف) خلاصۃ الوفاء ص۱۸

جو شخص مدینہ منورہ والوں سے مکر و فریب کرے گا وہ ایسے پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

۴۶۵۔ دوسری حدیث شریف میں اسی سے ملتا جلتا مضمون اس طرح ہے۔

من اراد اھل المدینۃ ھذا البلدۃ بسوءٍ اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء۔

جو شخص مدینہ منورہ والوں سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں۔

یزید کا مدینہ منورہ والوں کو ڈرانا دھمکانا، قتل و غارت کرنا سبھی چیزیں یزید کے فسق و فجور اور ظالم ہونے کو واضح کر رہی ہیں۔

کیا یزید جنتی ہے؟

یزیدی نظریات کے ہمنوا یزید کو مومن متقی۔ صالح جنتی ہونے کے زبردست قائل ہیں اور یہ امر باعثِ تشویش نہیں کہ ہر دور میں باطل کے پجاری اور اس کے ہمنوا رہے ہیں شیطان نے ہر دور میں اپنے لشکر کو برسرِ پیکار رکھا ہے اور حق سے ٹکر لی ہے۔

پہلا اشکال

یزید کے مغفور اور جنتی ہونے کے متعلق ایک حدیث پاک سے استدلال کیا جاتا ہے جس کی حیثیت محض اشکال کی ہے۔ یزیدی گروہ بخاری شریف کی اس حدیث سے دھوکہ

marfat.com

دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

۴۶۶ اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفور لھم۔ (ب ج ا ص ۳۱۱)

میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے دارالحکومت پر حملہ آور ہوگا وہ جنتی ہوگا۔

کہتے ہیں یزید اس میں شامل تھا لہٰذا جنتی ہوا۔

پہلا جواب :-

اس حدیث شریف میں نہ تو یزید کا نام مذکور ہے نہ دارالخلافہ قسطنطنیہ کا ذکر ہے۔

دوسرا جواب :-

پہلے اسلامی لشکر نے قیصر کے پہلے دارالخلافہ حمص پر حملہ کیا تھا نہ کہ قسطنطنیہ پر۔ حمص پر حملہ کرنے والوں میں یزید شامل نہ تھا۔

تیسرا جواب :-

بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ حدیث شریف میں وارد لفظ مدینہ سے مراد قسطنطنیہ ہے اور اس لشکر میں یزید شامل تھا تو بھی یزید کا جنتی ہونا ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مغفور لھم کا حکم لشکر پر ہے نہ کہ فرد پر اس لیے یہ عام میں سے کسی دلیل کے ساتھ بعض کا استثناء ہوتا رہتا ہے جیسے قرآن مقدس فرماتا ہے۔

۳۹ ولقد خلقنا الانسان من نطفة

اس آیہ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے انسان کی تخلیق نطفہ سے فرمائی گئی ہے۔ اس عموم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر انسان کی تخلیق نطفہ سے ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا وہ اس عموم سے خارج ہیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اس عموم سے خارج ہیں۔ اسی طرح یہ حکم مغفور لھم کا جیش پر ہے اور یزید کا فاسق و فاجر ہونا و ظالم و بدکردار ہونا بے شمار دلائل سے واضح ہے اہلِ بیت پر مظالم، سیدنا امام حسین کا قتل، مدینہ منورہ پر چڑھائی، اہل مدینہ کا قتل و غارت

marfat.com

کعبہ پر حملہ یہ ایسے امور ہیں جو کسی سے مخفی نہیں انہیں تاریخ نے اپنے اندر سمو لیا ہے اور تاریخ کے یہ انمٹ نقوش کبھی بھی نظر انداز نہیں کیے جا سکیں گے۔ لہٰذا یزید اس مغفرت سے مستثنیٰ ہے۔

چوتھا جواب :۔

۴۶۸ جیسے حدیث شریف کا عموم یزید کو مقبولین میں شامل کر رہا ہے ویسے ہی بخاری شریف اور دوسری احادیث کا عموم اسے مقبولین کے زمرے سے الگ کر رہا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

هلكة امتي على ايدي غلیمة من قریش ۔(بخاری کتاب العین)	میری امت کی تباہی چند قریشی چھوکروں کے ہاتھوں ہوگی۔

۴۶۸ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان لڑکوں کو صبیان کے لفظ سے ذکر فرمایا گیا۔ ان لڑکوں کی عملی کیفیت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيّا۔ (الدایہ والنہایہ ص۲۳)	نمازوں کو ضائع کریں گے شہوات کے پیچھے چلیں گے۔ قریب ہی وادی جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔

۴۶۹۔ اسی عنوان کو علی بن معبد اور ابن ابی شیبہ نے سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا ہے۔

اعوذ بالله من امارة الصبيان قالوا وما امارة الصبيان قال ان اطعتموهم هلكتم۔	میں اللہ تعالیٰ سے لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں۔ صحابہ نے عرض کی لڑکوں کی حکومت کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہلاک ہو گے۔

۴۷۰۔ ایک روایت ابن ابی شیبہ سے اس طرح ہے۔

ان ابا هريره رضی الله عنه كان يمشي	سیدنا ابو ہریرہ بازاروں میں چلتے ہوئے

marfat.com

فی الاسواق و یقول اللھم لا تدرکنی سنۃ ستین ولا امارۃ الصبیان

فرمایا کرتے اے اللہ ۶۰ھ کا زمانہ مجھ پر نہ گزرے اور نہ بچوں کی حکومت پائے۔

۴۷۱ حافظ ابن حجر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدنا ابوسعید خدری کی ان روایات کا خلاصہ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

وھذا اشارۃ الی ان اول غلمۃ کان فی سنۃ ستین یزید وھو کذلک۔

اس میں اشارہ ہے اُن نوعمر لڑکوں میں پہلا لڑکا یزید تھا اور وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا۔

علامہ بدرالدین علیہ الرحمۃ اس حدیث امارۃ الصبیان کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

و اوّلھم من یدعلیہ ما یستحق۔

ان بچوں کا پہلا یزید ہے۔ اس پر وہی پڑے جس کا مستحق ہے

۴۷۲ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضور سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

لا یزال امر ھذہ الامۃ قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید۔

میری امت کا حکم ہمیشہ انصاف کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ پہلا وہ شخص جو اس کو تباہ کرے گا بنو امیہ سے ہوگا جسے یزید کہا جائے گا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۳۱)

پانچواں جواب:۔

۴۷۳ حضور سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امتی امۃ مرحومہ میری امت اُمتِ مرحومہ ہے اس اشارہ سے قیامت تک کے تمام کے تمام افراد امت رحمت و مغفرت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ حالانکہ کفار و مشرکین اس سے خارج ہیں معنیٰ یہ ہوگا۔ جب تک امت اجابت میں رہیں گے۔ مرحومہ ہیں اور جب اس سے نکل گئے اور امت دعوت میں چلے گئے تو امتِ اجابت امت مرحومہ سے یقیناً خارج ہوگئی۔ اس طرح مان بھی

marfat.com

لیا جائے کہ یزید مغفور لہم میں شامل رہا مگر وہ اپنے اعمالِ قبیحہ کے پیشِ نظر اس سے خارج ہو گیا۔

چھٹا جواب :۔

مان لیا جائے کہ یزید جہاد قسطنطنیہ میں شامل تھا لہٰذا مغفور لہم میں شامل ہے لیکن اس امر کی بھی کوئی سند ہے کہ اس کے بعد اس سے کوئی جرم و گناہ سرزد نہیں ہوا۔ اس کے بعد کے گناہوں کا حکم الگ ہو گا۔ اس صورت میں مغفور لہم سے یہ استدلال کرنا کہ یزید مرتے دم تک محفوظ ہے تو یہ محض عقلی تخمینہ و ذہنی اختراع ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ساتواں جواب :۔

کسی بھی عمل صالح کی قبولیت اس وقت ہوتی ہے جب خوشی۔ رضا اور قلبی میلان سے کیا جائے۔ یزید اگر جنگ قسطنطنیہ میں شامل بھی تھا تو ایسے دلائل ملتے ہیں کہ وہ مجبوراً شامل ہوا تھا نہ رضا و خوشی سے بلکہ اپنے والد گرامی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے باوجود وہ مختلف حیلے بہانے بناتا رہا۔

سیر معاویۃ جیشاً کثیفاً إلی بلاد الروم للغزاۃ و امر ابنہ یزید بالغزاۃ معہم فتکاثل واعتل فاقسم علیہ لیحلفن بسفیان فی الارض الروم لیصیبہ ما اصاب الناس۔

(ابن کثیر ج ۳ ص ۱۹۷)

امیر معاویہ نے روم کی طرف ایک لشکرِ جرار بھیجا اور اپنے بیٹے یزید کو حکم دیا کہ وہ بھی غزوہ میں شامل ہو تو یزید بیٹھ رہا اور حیلے بہانے بناتا رہا تو آپ نے قسم اٹھائی کہ اسے سفیان کے ساتھ بلاد روم میں جہاد کے لیے ضرور بھیجیں گے کہ اسے بھی مصائب کا حصہ دوسروں کی طرح ملے۔

ابن کثیر کی اس تحریر سے واضح ہے کہ امیر معاویہ نے اسے بطور سزا بھیجا ہے اور یزید اس لشکر میں مجبوراً شامل ہوا ہے جس پر کسی اجر کی توقع نہیں۔ روم میں مجاہدین کی شدت

marfat.com

بھوک پیاس کی جب اطلاع ملی تو یہ شعر کہہ رہا تھا۔ اچھا ہوا میں تو نہیں گیا۔ اس جہاد میں اس کے قدم اٹھے نہیں بلکہ اٹھوائے گئے ہیں کہ اس کی عیش پرستی۔ یزید کی یہ شمولیت بطور سزا تھی نہ کہ رضا تو بشارت میں شمولیت کیسی۔

دوسرا اشکال

یزیدی گروہ کے حامی یہ بھی کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کا یزید کی بیعت نہ کرنا بغاوت ہے۔ (معاذ اللہ)

پہلا جواب

یزید کی بیعت اجماعی نہ تھی۔ مقتدر گروہوں نے اس بیعت کا انکار کیا ان میں سے ایک سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور ایسی بیعت جو اجتماعی نہ ہو اس کی مخالفت قطعی بغاوت نہیں۔

دوسرا جواب

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہنا انتہائی ناانصافی اور ظلم ہے۔ بغاوت تو یہ ہے کہ پہلے حمایت کی تھی پھر آپ نے بغاوت کر دی۔ آپ نے تو سرے سے یزید کی بیعت کی ہی نہیں بغاوت کیسی؟۔

تیسرا جواب

۴۷۴ لا طاعة المخلوق فی معصیة الخالق۔

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔

ایسی صورت میں کسی ایسے امیر کی اطاعت قطعی واجب نہیں جو خود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے ایسے شخص کے خلاف جو قدم اٹھایا جائے وہ باغیانہ نہیں کہلا سکتا۔ اس عنوان پر مزید لکھنے کی بجائے دعا پر اکتفا کرتا ہوں۔

marfat.com

دُعا

اے ربِ کعبہ جو لوگ یزید کے حامی ہیں اور اسے حق پر جانتے ہیں ان کا حشر یزید کے ساتھ ہو اور ہمارا حشر جگر گوشۂ بتول نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کہ ہم حق جانتے اور مانتے ہیں۔

وصلی اللہ علی حبیبہ سید الانبیاء محمد والہ وصحبہ اجمعین

عیسائیوں کی مدینۃ الرسولؐ میں ناپاک سازش

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یزیدی مظالم کے علاوہ بہت سی ناپاک سازشوں نے بھی اہلِ مدینہ منورہ کو سخت پریشان کیا۔ ان لرزہ براندام کر دینے والے واقعات میں ایک واقعہ یہ بھی ہے جسے جمال اسنوی نے اپنی کتاب "منع العلاۃ" میں علامہ نورالدین سمہودی نے وفاء الوفاء اور خلاصۃ الوفاء میں اور شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ شیخ سمہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ انور کی موجودہ دیوار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۵۵۷ھ میں سلطان نورالدین شہید شام میں محوِ خواب تھے ان دنوں شام دارالسلطنت تھا سلطان کا بخت بیدار ہوا قسمت جاگ گئی۔ مقدر چمک گیا۔ ایک رات میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اپنے جمال جہاں آرا سے سلطان نورالدین کو نوازا اور آپ نے اس غلام کو بار بار شرف زیارت بخشا۔

ع جدوں بخت سولڑے آن ہُندے کیت اگدے بُھنیاں دانیاں دے

زیارت سے نوازنے کے ساتھ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مجھے ان سے بچاؤ سلطان فوراً بیدار ہوا وزیر کو بلایا اور اسی رات کے باقی حصہ میں سفر شروع کر دیا۔ صدقہ خیرات کے لیے کافی مقدار میں مال ساتھ لیا اور بیس آدمیوں کی

marfat.com

معیت میں شام سے مدینۃ الرسولؐ کا سفر شروع کیا، ۱۶ دن کی طویل مسافت طے کرنے کے بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ لرزتے کانپتے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ مواجہ شریف میں حاضری دی۔ گورنر مدینہ کو بلایا اور فرمایا تمام اہلِ مدینہ کو بلایا جائے اور انہیں صدقات و خیرات تقسیم کئے جائیں چنانچہ ایسا کیا گیا جب سارے گزر گئے اور صدقات و خیرات تقسیم ہو گئے تو سلطان نے پوچھا کوئی شخص رہ تو نہیں گیا۔ اہالیانِ مدینہ منورہ نے عرض کی جی نہیں صرف دو نیک، صالح، عابد مغربی نہیں آسکے۔ وہ سارا دن جنت البقیع میں مصروف عبادت رہتے ہیں سلطان نے فرمایا انہیں بھی بلایا جائے جب وہ مغربی حاضر ہوئے تو سلطان نے فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ دو آدمی ہیں جن کی طرف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا سلطان نے پوچھا ان کی رہائش کہاں ہے بتایا گیا حجرۂ مقدسہ کے قریب ایک سرائے میں سلطان نے ان دو مغربیوں کو یہیں ٹھہرایا اور خود سرائے میں گئے وہاں سوائے کتابوں کے کچھ نظر نہ آیا چٹائی اٹھائی تو نیچے سرنگ دکھائی دی جو حجرۂ انور تک پہنچ چکی تھی۔ مدینہ منورہ کے لوگ ان کی اس شرارت اور جسارت پر متحیر ہوئے۔ سلطان کے حکم سے جب سرِ عام انہیں سزا دی گئی تو انہوں نے اعترافِ جرم کر لیا۔

اعترافِ جرم

سزا ملنے پر انہوں نے بتایا کہ ایک عیسائی بادشاہ نے حاجیوں کے لباس میں مدینہ منورہ بھیجا تھا کہ سرنگ کے ذریعہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد انور کو نکال کر اس کے ہاں پہنچائیں اُن کے پاس دو تھیلے تھے جن کے ذریعہ سے مٹی کو جنت البقیع تک پہنچاتے تھے جس رات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطان کو زیارت سے نوازا۔ اس رات یہ حجرہ شریف کی دیوار تک پہنچ چکے تھے۔ اس رات مدینہ منورہ میں شدید زلزلہ آیا۔ بادل گرجا بجلی چمکی۔ اس واقعہ پر سلطان نور الدین علیہ الرحمۃ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی ان دونوں ظالموں

marfat.com

کو قتل کروادیا گیا اور آگ میں جلادیا گیا۔ اب سلطان نے حجرہ انور کی حفاظت کے لیے حجرہ شریف کی چاروں طرف پانی کی تہ تک خندق کھدوائی اور لوہا پگھلادیا۔ اس واقعہ کو فقیہہ علم الدین یعقوب بن ابی بکر نے بیان کیا ہے۔

فائدے

- حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قبر قید خانہ نہیں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں جب چاہتے ہیں نوازتے ہیں۔
- سلطان نورالدین شہید کو اعزاز بخشا تھا ورنہ جو مدینہ منورہ سے شام جاسکتے ہیں وہ دشمنوں سے بھی نمٹ سکتے ہیں۔
- مسلمانوں کو چاہیئے کہ یہود و نصاریٰ کی سازشوں سے باخبر رہیں، ان کی ریاضت، عبادت پر اعتماد نہ کریں۔
- عیسائی حکمران اور ان کے حواریوں کو یقین تھا کہ پونے چھ سو سال گزر جانے کے بعد بھی حضور سید عالم کا جسدِ اطہر محفوظ ہے تبھی تو نکالنے کی کوشش کی۔
- افسوس ان لوگوں پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ انور کے مٹی میں مِل جانے کی باتیں کرتے ہیں۔

قوت نبوت کے آگے دور و نزدیک کا کوئی مسئلہ نہیں۔ سلطان نورالدین کو شام میں شیخ بوصیری کو یمن میں نوازا اور آج بھی ہزاروں کو نواز رہے ہیں اور قیام قیامت تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم

marfat.com

مدینۃ الرسولؐ میں رافضیوں کی شرارت

یہ بدترین ناپاک جسارت سنہ ۲۹ھ میں ہوئی۔ علامہ شیخ سمہوری نے وفاء الوفاء ص ۴۷۱ ج ۱ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے جذب القلوب کے صفحہ ۲ پر اس اندوہناک واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے رئیس الخدام شیخ شمس الدین فرماتے ہیں۔ ان کے ایک قریبی دوست کے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گورنر سے دوستانہ تعلقات تھے۔ شیخ کے دوست نے بتایا کہ ایک دفعہ حلب کے رافضیوں نے مدینہ منورہ کے گورنر کو بے پناہ تحائف اور نذرانے پیش کیے۔ ان کے پس پردہ سازش یہ تھی کہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کے مقدس جسموں کو یہاں سے نکالا جائے۔ گورنر مدینہ نے ان سے متاثر ہو کر ایسا کرنے کی اجازت دے دی (معاذ اللہ) رئیس الخدام فرماتے ہیں مجھے یہ سن کر سکتہ طاری ہو گیا کہ دربار رسالت میں اتنی بڑی جسارت کا انجام کس قدر ہولناک ہوگا۔ میں اس سوچ بچار میں گم تھا کہ اچانک گورنر مدینہ کا مجھے پیغام ملا کہ آج رات زائرین کی ایک جماعت جو دور دراز کے سفر سے آئی ہے حرم نبوی میں داخل ہوگی ان کی حاضری میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کی جائے اور ان کی ہر طلب و ضرورت کو پورا کیا جائے۔ مجھے یہ حکم سن کر مزید تکلیف ہوئی روتے روتے حالت بدل گئی۔ نہ معلوم یہ کون ہیں کیا کریں گے لہجہ درد بڑھ رہا تھا۔ نماز عشاء پڑھی گئی اور دروازے بند ہو چکے تھے کہ چالیس افراد کی ایک جماعت باب السلام کی طرف سے داخل ہونا شروع ہوئی یہ لوگ کئی قسم کا سامان اپنے ساتھ لا رہے تھے۔ ٹوکریاں کدالیں اور کھدائی کے دیگر آلات یہ دیکھ کر اور زیادہ گھبراہٹ ہوئی یہ لوگ اپنی بدنیتی کی بنا پر آگے بڑھتے گئے۔ قدرت کی ایسی گرفت ہوئی کہ منبر شریف سے کچھ دور ہی تھے کہ ان فسادیوں کو زمین نے نگل لیا اور اس طرح وہ اپنے انجام کو پہنچ گئے گورنر مدینہ منتظر تھا کہ وہ قافلہ کامیابی سے کس وقت واپس ہوتا ہے۔ دیر ہو جانے پر گورنر

marfat.com

نے سختی سے پوچھا سچ کہہ میرے سپاہیوں نے پیر سے کہا وہ مجرم اپنے انجام کو پہنچ گئے تمہیں اب غدار تو چلو دیکھو ان کے کپڑے سامان باہر ہی پڑا ہے گورنر مدینہ نے مجھے سخت تنبیہہ کی کہ کسی کو اطلاع نہ دی جائے۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

خلاصۃ الوفار ص۲۲۲، جذب القلوب ص۱۲۰، راحت القلوب ص۱۲۶، وفار الوفا ص۲۷۲ ج ۱۔ تاریخ المدینہ ص۲۶۲۔

رافضیوں کی دوسری سازش

دشمن کو جب کبھی موقع ہاتھ آتا ہے وہ اپنے حسد و بغض کی آگ کو بجھانے کے لیے کوئی نہ کوئی اقدام کر پاتا ہے۔ رافضیوں کو پہلی سازش میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور بغض شیخین کی پاداش میں چالیس افراد زمین میں دھنسا دیئے۔ افسوس عبرت اس سے بھی نہیں لی گئی۔ مصر میں عبیدی دور کے حاکم نامی نے چند فسادی اور شرارتی رافضیوں کے اکسانے پر مصر میں ایک عالی شان عمارت کا منصوبہ بنایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کے اجسادِ مقدسہ وہاں سے نکال کر مصر میں لائے جائیں کہ مصر کی شہرت ہو۔ ابو فتوح نامی شخص کو اس مہم کو سر کرنے پر مامور کیا۔ اس بات کا چرچا ہو گیا تو یہ بھی پتہ چل گیا کہ اس کمینہ حرکت کے لیے ابو فتوح کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اتفاق سے ابو فتوح کی مدینہ منورہ کے چند حفاظ و قراء کی جماعت سے ملاقات ہو گئی۔ قاری صاحب نے ابو فتوح کو دیکھ کر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

۴۰ وان نکثوا ایمانھم بعد عھدھم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون۔

اگر وہ لوگ بدعہدی کریں اور قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں کو قتل کر دو کہ رک جائیں کہ

marfat.com

ان کی قسم باقی نہیں رہی۔

تلاوت نے اس قدر حاضرین کو متاثر کیا کہ سبھی ابو فتوح کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے ابو فتوح نے مجمع کے تیور بدلتے دیکھے پیشانیاں پڑھ لیں فوراً کہا اگر میں قتل بھی کر دیا جاؤں تو پرواہ نہیں مگر قبر انور کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ اس رات زبردست آندھی آئی ابو فتوح اس منظر کو دیکھ کر مزید خوف زدہ ہو گیا اور اپنی ناپاک جسارت سے تائب ہو کر واپس ہو گیا۔ (دفاء الوفاء شریف ص ۴۶۱ ج ۱، تاریخ مدینہ ص ۲۶۶)

مدینۃ الرسول کے مشہور فنادق ہوٹل

فندق وہ جگہ ہے جہاں مسافروں کے قیام و طعام دونوں کا اہتمام ہو۔ مدینۃ الرسول کے زائرین کی سہولت کے لیے ان ہوٹلوں کا ذکر کیا جا رہا ہے اگرچہ فون نمبر بدلتے رہتے ہیں تاہم وہی لکھ دیے گئے ہیں۔

فندق الرحاب	شارع الساحۃ	فون ۲۲۲۹۹/ ۲۵۶۰۰
فندق الحرم	" "	فون ۲۳۲۰۰
فندق التیسیر	شارع السنبلیہ	فون ۲۲۵۵۱
فندق الانوار	باب المجیدی	فون ۲۸۲۷۵
فندق قمر المدینہ	"	فون ۲۱۰۰۳
فندق قصر الحجاز	شارع السنبلیہ	فون ۲۱۰۱۱
فندق الضیافہ	صافیہ باغ کے قریب	فون ۲۹۷۸۹
فندق السرور	شارع ملک عبدالعزیز	فون ۲۰۷۳۴
فندق قصر الانصار	شارع التیسیمی	فون ۲۵۰۴۲
فندق دار الہجرہ	شارع ملک عبدالعزیز	فون ۲۲۰۸۱

marfat.com

فندق الجزيره	شارع ابى ذر	فون ٢١٢٣٥
فندق الزهراء	شارع السنبليه	فون ٢١٢٨١
فندق بهاء الدين	باب المجيدى	فون ٢٢٥٣٤
فندق عبدالعزيز	شارع ابى زر	فون ٨٦٢٨٦
فندق الزهور	شارع الملك	فون ٢٧٩٣٧
فندق غسان	" "	فون ٢٣١٣٦
فندق الصفاء	شارع السنبليه	فون ٢٤٨٨٢
فندق مكه	باب مجيدى	فون ٢٨٠١١
فندق بافقيه	شارع ابى ذر	فون ٢٤٣٧٣
فندق السعد	شارع الروميه	فون ٢١٤٢٣
فندق الحرمين	باب مجيدى	فون ٢٢٣٨٩
الخليج العزمى	" "	فون ٢٣٠٢١
فندق السرور	شارع الملك	فون ٢٥٤٩١
فندق السعادة	" "	فون ٢٢٩٤٣
فندق السالم	شارع قربان	فون ٢٣١٩٨
فندق ابوخالد	شارع الملك	فون ٢٧٩٢٦
فندق قصر طيبه	باب العوالى	فون ٢٣٦٨٩
فندق الوفاء	شارع الملك	فون ٢٢٥٩٠
فندق قصر الروضه	" "	فون ٢٢٩٦١
استراحه ابوحمزه	شارع الروميه	فون ٢١٤٤٩

marfat.com

مدینۃ الرسول کی مشہور صیدلیات (میڈیکل سٹورز)

صیدلیہ الروضہ	شارع قباء عمارۃ الانصاری
صیدلیہ البرزنجی	قباء المنازل
مخزن التعاون	اول شارع قباء
مخزن ادویۃ البرجی	شارع التیمی۔ اسی شارع پر پاکستانی سفارۃ اور شفاخانہ واقع ہیں
مخزن ادویۃ الامل	" " "
مخزن ادویہ حجوم	شارع التیمی
مخزن ادویۃ السلام	" "
مخزن ادویۃ السلام	" "
مخزن ادویۃ الفردوس	" "
مخزن ادویۃ الکوثر	" "
مخزن ادویۃ المدینہ	شارع العوالی
مخزن ادویۃ الاھلی	شارع باب الجنائز
مخزن ادویۃ الزہراء	شارع الرومیہ
مخزن ادویۃ الشفاء	باب مجیدی
مخزن ادویہ طیبہ	" "

مدینہ منورہ کے مشہور مستشفیات (ہسپتال)

مستشفی النموزجی	شارع الجامعات
مستشفی الملک	باب شامی

marfat.com

مستشفی العیون (آنکھوں کا ہسپتال حرہ شرقیہ
مستشفی الباکستانی (پاکستانی شفاخانہ) شارع السیحی
مستشفی الصدر (سینے کی بیماریوں کا علاج) ، ، حرۃ شرقیہ
مستشفی الولادہ (میٹرنٹی ہسپتال)
شارع مناخہ

مدینہ منورہ میں ڈاک خانے

مکتبہ برید ۱ (ڈاک خانہ)	نزد بلدیہ
مکتبہ برید ۲	باب مجیدی
مکتبہ برید نمبر ۳	طریق قبا
مکتبہ برید نمبر ۴	قبار التنازل
مکتبہ برید نمبر ۵	الجامعۃ الاسلامیہ
مکتبہ برید نمبر ۶	شارع المطار
مکتبہ برید نمبر ۷	العنبریہ

مدینۃ الرسول میں پولیس کے دفاتر

شرطہ حرم نبوی	فون	۲۴۲۲۷
شرطہ ابی ذر	فون	۲۵۱۲۰
شرطہ مخفر مارۃ النصر	فون	۲۲۷۸۷
شرطہ باب السلام	فون	۲۲۸۸۵
شرطہ المناخہ	فون	۹۴۹۶۶

marfat.com

شرطہ باب المجیدی	فون	۲۳۵۲۹
شرطہ قبار	فون	۲۳۶۱۸
مخفر آبار علی	فون	۲۵۱۷۶
شرطہ حرّہ غربیہ	فون	۶۵۶۵
المردد النجدہ	فون	۲۴۶۲۶
نقطہ سلطانہ	فون	۲۴۷۶۹
نقطہ ابی ذر	فون	۲۵۷۲۷

مدینۃ الرسول کے مشہور بنک

البنک الاھلی (نیشنل بنک)	شارع مناخہ نزد مسجد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
بنک الریاض	شارع مناخہ
بنک الجزیرہ	" "
بنک الراجحی	" "
بنک السبیعی	شارع الساحۃ
بنک الکعکی	شارع ملک عبدالعزیز

مدینہ منورہ کے مشہور بازار

سوق الخان (خان بازار)	نزد بلدیہ	یہاں پر سبزیاں گوشت ملتا ہے
سوق الغالیہ (فرروٹ مارکیٹ)	شارع قربان	نزد دفتر شہری دفاع
سوق السمک (مچھلی بازار)	"	"

marfat.com

سوق التمور (کھجور بازار)
اسواق الصافیہ (صافیہ باغ کے قریب کے بازار)

مدینہ منورہ میں بجلی اور فون کے دفاتر

مکتب البرید والہاتف — نزد مسجد عثمانیہ
〃 〃 〃 — نزد باب المجیدی شارع سنبلیہ
الفیرذیہ — نزد باب مجیدی
مکتبۃ البرید — مطار مدینہ
مکتبۃ البرید — العنبریہ
〃 〃 — الحرہ شرقیہ
〃 〃 — ارا کشیہ

مدینہ منوّرہ سے متعلقہ بستیاں

قریۃ بیر الماشی — قریۃ القریش — قریۃ وادی الفرع
قریۃ سویدرہ — قریۃ الشقراء — قریۃ الوضباع
قریۃ ام العیال — قریۃ الحجریہ — قریۃ الریال
قریۃ الہندیہ — قریۃ غراب — قریۃ شجوی
قریۃ المندسہ — قریۃ الیتمہ — قریۃ الجفر
قریۃ الحجریۃ — قریۃ الاکحل — قریۃ وشیر
قریۃ حزرہ — قریۃ المیلیح — قریۃ الصلصلۃ
قریۃ الحسو — قریۃ البیراج — قریۃ سدرہ
قریۃ المفیق — قریۃ الصویدرہ — قریۃ النغیریہ

marfat.com

مدینہ منورہ میں پاکستانی مراکز

پاکستانی ڈسپنسری	شارع السیمی	فون	۸۲۳۴۸۸۴
حج افیسر	" "	فون	۸۲۳۵۷۱۸
میڈیکل افیسر	" "	فون	۸۲۳۴۸۸۴
پاکستان ہاؤس	نزد باب النساء حرم نبوی		
دفتر پی آئی اے	شارع ابو ذر		
دفتر ویلفیئر	شارع السیمی	پاکستانی ڈسپنسری	

مدینہ منورہ کے مدارس

جہاں تک مدارس کا تعلق ہے وہ خاصی تعداد میں ہیں تاہم مشہور مدارس یہ ہیں۔ یہ مدارس درج ذیل اقسام میں کام کر رہے ہیں۔

• ریاض الاطفال • مدارس ابتدائیہ • مدارس متوسطہ
• مدارس ثانویہ • مدارس تحفیظ القرآن • مدارس دار الھجرہ
• مدارس التہذیب • مدارس ابی بن کعب رضی اللہ عنہ • ادارۃ تعلیم المکفوفین (نابیناؤں کی درسگاہ) • ادارۃ تعلیم المتخلفین عقلیاً (ذہنی توازن کھوئے ہوؤں کی درسگاہ) • ادارۃ تعلیم الصم (بہروں کا تعلیمی ادارہ) • معھد الامل للصم والبکم (گونگوں اور بہروں کا ادارہ) • معھد النور المکفوفین (نابیناؤں کی تربیت گاہ)
• مدرسہ متوسطہ (عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ) • معھد الامل للبنین • مدرسہ محمودیہ • معھد الامل للبنات • مدرسہ شہابیہ • مدرسہ منارۃ المدینہ
• مدرسہ علوم شرعیہ۔ یہ وہ مدارس ہیں جنہیں میں معلوم کر سکا۔

marfat.com

مدینہ یونیورسٹی

۱۹۶۷ء کی حاضری میں مجھے اس ادارہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا محل وقوع عمدہ ہے مسجد قبلتین کے مقابل وادیٔ عقیق میں واقع ہے۔ قریباً چالیس ملکوں کے طلبا ر داخل تھے جبکہ کلیتہ الدعوہ، کلیتہ الشرعیہ اہم شعبے ہیں۔ صومالیہ، انڈونیشیا، لیبیا اور سوڈان کے طلبہ سے ملاقات ہوئی کتب خانہ دیکھا۔ کتب خانہ کی سب سے قیمتی کتاب فتاویٰ تیمیہ بتائی گئی یونیورسٹی کے الامین العام (جنرل سیکرٹری) رئیس المراقبین (نگران عملہ) نے مکمل تعارف کرایا۔ نائب الامین شیخ عمر دہلوی سے ملاقات ہوئی وہ مجھے پہچان گئے دو یوم قبل حرم اطہر میں ان کے درس بخاری شریف کے دوران ان سے امام بخاری کی شرائط انتخاب حدیث پر گفتگو ہوئی تھی اس وقت وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز سے متعارف ہوا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ اور مسئلہ کشمیر سمیت کئی ایک پہلوؤں پر بات ہوئی واپسی پر بن باز صاحب نے کتابوں کے کئی نسخے تحفے میں دیے۔

مدینہ منوّرہ کی مشہور شاہراہیں

شارع الساحہ۔ شارع عروہ۔ شارع السنوسیہ۔ شارع الاشراف۔ شارع السنبلیہ۔ شارع قربان۔ شارع المطار۔ شارع الھاشمیہ۔ شارع العوالی۔ شارع الدرویشیہ شارع قبا۔ شارع موشن فواز۔ شارع ابوذر۔ شارع السیحی۔ طریق السلطانہ۔ طریق سیدالشہداء طریق العوالی۔ شارع المناخہ۔ طریق جدّہ۔

مدینہ منورہ کے بعض مناظر

سدّ العاقول

یہ وہ مشہور بَن ہے جسے محمد بن لادن کمپنی نے نہایت محنت سے تیار کیا۔ یہ بن

marfat.com

سیلاب کو روکنے کے لیے نہایت مضبوط ثابت ہوا ہے جس سے اہلِ مدینہ سیلانی تکلیف سے محفوظ ہیں۔

وادی عقیق

اس وادی کے حسن وجمال سے متاثر ہو کر عرب شعراء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے گذشتہ صفحات میں جہاں مدینہ منوّرہ کی وادیوں کا ذکر ہے وہاں اس کی قدرے تفصیل موجود ہے۔

منطقہ قباء

یہ علاقہ صاف ستھری آب وہوا کھجوروں انگوروں کی بہتات، باغوں کی کثرت اور پھولوں کے باعث بہت ممتاز ہے۔ اہل مدینہ منورہ سیر وسیاحت کے لیے اس خطہ کی طرف زیادہ راغب ہیں۔

منطقہ شارع المطار

سیر وسیاحت کے لیے یہ خطہ بھی اہل مدینہ منورہ کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ شہر سے باہر کی تازہ آب وہوا کے سبب مشہور ہے یہاں پر کافی مقدار میں قہوہ خانے موجود ہیں۔

منطقہ سلطانہ

سیر وسیاحت کے لیے شائقین یہاں بھی صبح صبح کافی مقدار میں پہنچتے ہیں اور اس علاقہ کے حسین نظاروں سے مسرت حاصل کرتے ہیں

منطقہ عروہ

بیر عروہ شریف کی وجہ سے یہ علاقہ بھی نہایت دل کش ہے یہاں پر پلاسٹک کی بوتلوں کا کارخانہ بھی واقع ہے۔

منطقہ سدّ رانونا

یہ علاقہ بھی سبزیات باغات اور کھیتی باڑی کے لحاظ سے نمایاں حیثیت رکھتا

marfat.com

ہے۔ کھیتی باڑی سے دل چسپی رکھنے والے حضرات کی نگاہ میں خاصی اہمیّت کا حامل ہے۔

منطقہ جبل الفقرہ

یہ علاقہ مدینہ منورہ سے ۸۵ کیلو میٹر پر واقع ہے اس کا ماحول عمدہ ہے اس کی آب و ہوا طائف سے ملتی جلتی ہے۔ اہل مدینہ منوّرہ دور کی سیاحت کے لیے اسی کا انتخاب کرتے ہیں۔

نوٹ: ان خطوں کی جانب صرف وہی لوگ مائل ہوتے ہیں جو مدینہ منوّرہ مقیم ہیں یا سیاحت کے شائقین، زائرین کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، جاگنا، سونا سیر و سیاحت آہ و زاری کا محور صرف اور صرف گنبدِ خضرا ہی ہوتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مدینہ منورہ کے مشہور محلے

محلہ بنی سالم، محلہ بنی ساعدہ، محلہ بنی حارث، محلہ بنی عدی، محلہ بنو مالک، محلہ بنی بیاضہ محلہ بنو نجاریہ محلے حضور علیہ السلام کی آمد کے وقت مشہور تھے۔ محلہ باب المجیدی، محلہ عنبریہ، محلہ شارع ابوذر۔ محلہ شارع مناخہ، محلہ قباء، محلہ اغوات۔ یہ محلے اب مشہور ہیں یہ مقدس شہر سطح سمندر سے ۶۲۵ میٹر بلند ہے موسم گرما میں یہاں کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۵۰ درجہ تک بڑھتا ہے اور موسم سرما میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

پی۔آئی۔اے کا دفتر

اگر آپ نے بذریعہ ہوائی جہاز حاضری دینی ہے تو شارع ابوذر پہ پی آئی اے کا دفتر واقع ہے۔ سیٹ کے متعلقہ سبھی کام یہیں طے ہو جائیں گے۔ گذشتہ دو سالوں سے یہ دفتر قائم ہو چکا ہے۔ سعودی ایئر لائن کا دفتر جنت البقیع کے پیچھے واقع ہے۔ اس دفتر کی شاخیں احد شریف اور قبا شریف میں بھی واقع ہیں۔

marfat.com

بسوں کی ریزرویشن

باب شامی مستشفی الولادہ (میٹرنٹی ہسپتال) کے عقب میں ایرکنڈیشنڈ بسوں کا اڈہ ہے جس میں ۲۴ گھنٹہ پہلے سیٹ بک ہوتی ہے یہ بسیں سفر کے لیے نہایت آرام دہ ثابت ہوئی ہیں۔

غلہ منڈی

مدینہ منورہ کی غلہ منڈی کے بارے شیخ سمہودی علیہ الرحمۃ کے انداز تحریر سے واضح ہوتا ہے یہ منڈی سوق بقیع شریف کے قریب واقع تھی۔ ابو بردہ بن دینار فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سُوق بقیع (بقیع بازار) کی طرف سے نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنا ہاتھ مبارک غلہ کے ڈھیر میں ڈالا پھر نکالا تو اندر سے غلہ خراب تھا یا مختلف تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس منا من غشنا وہ ہم میں سے نہیں جو ہم سے فریب کرے۔ اسے طبرانی نے ابو موسیٰ سے بھی روایت کیا ہے۔

فروٹ منڈی

۱۹۸۰ء کی حاضری میں شیخ المحدثین علامہ سید احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم کی معیت میں مدینہ منورہ کی فروٹ منڈی سے گزر ہوا۔ علامہ کاظمی صاحب تکلیف کے باوجود ایک ایک دکان پر جاتے کچھ خریدتے کسی پھل کا بھاؤ پوچھتے۔ میں نے عرض کی حضرت کبھی پاکستان کی کسی فروٹ منڈی میں بھی اتنی دلچسپی لی۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ ایصال ثواب کے لیے مختلف قسم کے پھل خرید کیے کہ دربار رسالت میں نذرانہ پیش کریں۔ اسی موقعہ پر ایک صحابی کا واقعہ سنایا جسے غالباً اسد الغابہ میں نقل کیا گیا ہے۔ فرمایا ایک صحابی روزانہ فروٹ منڈی میں پہنچتے۔ نہایت عمدہ اور اچھے پھل خرید کر دربار رسالت میں پیش کر دیا کرتے اور بہت خوش ہوتے

نے پھل کھائے ہیں ان سے لو ہم تو صرف لے جانے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر دکاندار کو ادائیگی فرما دیتے۔

وصلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم۔

مدینۃ الرسول کے حکمران

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ تا ۱۱ھ

۲۔ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۱۱ھ

۳۔ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ۱۳ھ

۴۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۲۳ھ

۵۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۳۵ھ

۶۔ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ ۳۷ھ

۷۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ ۴۰ھ

۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۴۰ھ

۹۔ مروان بن حکم ۴۰ھ

۱۰۔ سعید ابن العاص بن سعید ۴۱ تا ۵۶ھ

۱۱۔ مروان بن حکم دوسری مرتبہ ۵۶ھ

۱۲۔ الولید بن عتبہ بن ابی سفیان ۵۷ھ

۱۳۔ عمر بن سعید بن عاص ۶۰ھ

۱۴۔ ولید بن عتبہ بار دگر ۶۱ھ

۱۵۔ عثمان بن محمد بن ابی سفیان ۶۲ھ

۱۶۔ عبید اللہ بن زبیر ۶۳ھ

۱۷۔ جابر بن اسود بن عوف ۶۵ھ

۱۸۔ عباس بن سہل ۶۵ھ

۱۹۔ مصعب بن زبیر ۶۵ھ

۲۰۔ جابر بن اسود بار دگر ۶۸ھ

۲۱۔ طلحہ بن عبید اللہ بن عوف ۷۲ھ

۲۲۔ طارق بن عمر ۷۲ھ

۲۳۔ حجاج بن یوسف ۷۳ھ

۲۴۔ ابان بن عثمان ۷۵ھ

۲۵۔ ہشام بن اسمٰعیل مخذومی ۸۲ھ

۲۶۔ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ۸۶ھ

۲۷۔ عثمان بن حیان ۹۳ھ

۲۸۔ ابو بکر بن محمد ۹۶ھ

marfat.com

۲۹۔ عبدالرحمٰن بن الضحاک سنہ ۱۰۱ھ
۳۰۔ عبدالواحد بن عبداللہ نفری سنہ ۱۰۴ھ
۳۱۔ ابراہیم بن ہشام سنہ ۱۰۶ھ
۳۲۔ خالد بن عبدالملک سنہ ۱۱۴ھ
۳۳۔ محمد بن ہشام بن اسمٰعیل سنہ ۱۱۷ھ
۳۴۔ یوسف بن محمد بن یوسف سنہ ۱۲۵ھ
۳۵۔ عبدالعزیز بن عمر سنہ ۱۲۶ھ
۳۶۔ عبدالواحد بن سلیمان سنہ ۱۲۷ھ
۳۷۔ محمد بن عبدالملک بن مروان سنہ ۱۳۰ھ
۳۸۔ ولید بن عروہ بن محمد سنہ ۱۳۱ھ
۳۹۔ عیسیٰ بن عروہ سنہ ۱۳۲ھ
۴۰۔ داؤد بن علی بن عبداللہ سنہ ۱۳۲ھ
۴۱۔ زیاد بن عبیداللہ بن عبداللہ الحارثی سنہ ۱۳۳ھ
۴۲۔ العباس بن عبداللہ بن معبد سنہ ۱۳۶ھ
۴۳۔ زیاد بن عبیداللہ (باردگر) سنہ ۱۳۷ھ
۴۴۔ محمد بن خالد بن عبداللہ القسری سنہ ۱۴۱ھ
۴۵۔ رباح بن عثمان بن حیان سنہ ۱۴۳ھ
۴۶۔ عبداللہ بن ربیعہ الحارثی سنہ ۱۴۵ھ
۴۷۔ جعفر بن سلیمان بن علی العباسی سنہ ۱۴۶ھ
۴۸۔ حسن بن زید بن حسن العلوی سنہ ۱۵۰ھ
۴۹۔ عبدالصمد بن علی سنہ ۱۵۵ھ
۵۰۔ محمد بن عبداللہ الکثیری سنہ ۱۵۹ھ
۵۱۔ محمد بن عبداللہ بن محمد صفوان الجمالی سنہ ۱۵۹ھ
۵۲۔ زفر بن عاصم الہلالی سنہ ۱۶۰ھ
۵۳۔ جعفر بن سلیمان بن علی (باردگر) سنہ ۱۶۱ھ
۵۴۔ ابراہیم بن یحییٰ بن محمد عباسی سنہ ۱۶۶ھ
۵۵۔ اسحاق بن عیسیٰ بن علی السجاد سنہ ۱۶۷ھ
۵۶۔ عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب سنہ ۱۶۹ھ
۵۷۔ اسحاق بن سلیمان بن علی سنہ ۱۷۰ھ
۵۸۔ عبدالملک بن صالح بن علی سنہ ۱۸۳ھ
۵۹۔ محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ العباسی سنہ ۱۷۰ھ
۶۰۔ موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بن علی سنہ ۱۸۳ھ
۶۱۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم سنہ ۱۸۲ھ
۶۲۔ علی بن حسین بن موسیٰ العباسی قبل ہارون الرشید
۶۳۔ محمد بن ابراہیم قبل ہارون الرشید
۶۴۔ عبداللہ بن مصعب قبل ہارون الرشید
۶۵۔ بکار بن عبداللہ بن مصعب قبل ہارون الرشید
۶۶۔ محمد بن علی قبل ہارون الرشید
۶۷۔ ابوالبختری وہب بن منبہ سنہ ۱۹۳ھ
۶۸۔ داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد العباس سنہ ۱۹۳ھ
۶۹۔ سلیمان سنہ ۱۹۳ھ
۷۰۔ حسن بن سہل سنہ ۱۹۸ھ

marfat.com

۷۱۔ ہارون بن مسیب سنہ ۲۰۰ھ
۷۲۔ حمدون بن علی سنہ ۲۰۱ھ
۷۳۔ عبداللہ بن حسن عبداللہ علوی سنہ ۲۰۴ھ
۷۴۔ صالح بن عباس بن محمد سنہ ۲۰۹ھ
۷۵۔ سلیمان بن عبداللہ بن سلیمان سنہ ۲۱۴ھ
۷۶۔ محمد بن صالح بن العباس بن محمد سنہ ۲۲۹ھ
۷۷۔ محمد المنتظر بن المتوکل سنہ ۲۳۳ھ
۷۸۔ صالح بن علی سنہ ۲۴۶ھ۔
۷۹۔ علی بن حسن بن اسمٰعیل بن محمد سنہ ۲۴۷ھ
۸۰۔ محمد بن عبداللہ بن طاہر سنہ ۲۴۸ھ
۸۱۔ اسمٰعیل السفاک ابن یوسف الاحیصر سنہ ۲۵۰ھ
۸۲۔ ابوعبداللہ محمد بن یوسف سنہ ۲۵۵ھ
۸۳۔ محمد بن یوسف سنہ ۳۱۶ھ
۸۴۔ حسن بن اسمٰعیل
۸۵۔ ابوجعفر احمد بن الحسن
۸۶ ابوعبداللہ محمد بن احمد سنہ ۳۵۰ھ
۸۷۔ محمد بن احمد (جسے کرامتہ نے شکست دی۔
۸۸۔ عزیز الدین ابوفلیتہ القاسم سنہ ۵۸۳ھ
۸۹۔ سالم بن ابی فلیتہ القاسم سنہ ۶۰۰ھ
۹۰۔ جمازبن فلان بن ابی فلیتہ سنہ ۶۳۵ھ
۹۱۔ المنصور بن جماز سنہ ۷۰۴ھ
۹۲۔ عطیہ بن المنصور سنہ ۷۵۷ھ
۹۳۔ نعیر بن المنصور سنہ ۷۶۰ھ
۹۴۔ ہبتہ اللہ
۹۵۔ محمد بن ہبتہ اللہ سنہ ۸۸۸ھ
۹۶۔ جمال الدین سنہ ۸۸۸ھ
۹۷۔ ثابت بن اخی السابق
۹۸۔ عجلان بن اخیہ
۹۹۔ عزیز بن منازع
۱۰۰۔ عجلان
۱۰۱۔ الحسن بن جماز سنہ ۸۲۵ھ
۱۰۲۔ عجلان
۱۰۳۔ امیان
۱۰۴۔ مانع
۱۰۵۔ دشبان
۱۰۶۔ سلیمان بن عزیز بن منازع
۱۰۷۔ امیان بن الحازی
۱۰۸ زہیر بن امیان
۱۰۹۔ ضیغم سنہ ۸۷۲ھ
۱۱۰۔ قسیطل بن زہیر
۱۱۱۔ زہیر بن امیان ثانیاً
۱۱۲۔ حسن بن زہیر سنہ ۱۱۰۰ھ

marfat.com

نائبین حکمران

جنہیں حضور علیہ السلام نے غزوات یا اسفار کے مواقع پر مدینۃ الرسول کے حکمران مقرر فرمایا۔

۱۱۴۔ سعد بن عبادہ۔ غزوہ ابوا کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۱۴۔ سائب بن عثمان۔ غزوہ بواط کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۱۵۔ ابوسلمہ بن عبدالاسد۔ غزوہ عشیرہ کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۱۶۔ زید بن حارثہ۔ غزوہ بدر اولیٰ کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۱۷۔ عمر بن ام مکتوم۔ غزوہ بدر کبریٰ کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۱۸۔ سباع بن عرفطہ الغفاری غزوہ قرقرہ الکدر کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۱۹۔ بشیر بن عبدالمنذر ابولبابہ غزوہ بنو قینقاع کے موقع پر مقرر ہوئے

۱۲۰۔ ابن ام مکتوم غزوہ نجران کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۱۔ ابن ابی مکرز غزوہ احد کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۲۔ ابن ام مکتوم غزوہ حمراء الاسد کے موقع پر مقرر ہوئے۔

〃 〃 〃 غزوہ بنو نضیر کے موقع پر بھی وہی مقرر ہوئے

۱۲۳۔ ابوذر غفاری یا عثمان بن عفان غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۴۔ عبداللہ بن رواحہ غزوہ بدر صغریٰ کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۵ سباع بن عرفطہ الغفاری غزوہ دومۃ الجندل کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۶۔ زید بن حارثہ غزوہ مریسیع کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۷۔ عبداللہ بن ام مکتوم غزوہ خندق کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۲۸۔ ابن مکتوم غزوہ بنو قریضہ۔ بن طیان۔ غزوہ غابہ کے موقع پر مقرر ہوئے

marfat.com

۱۲۹۔ سباع بن عرمطہ الغنساری۔ غزوہ خیبر کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۳۰۔ کلثوم بن حصین بن خلف۔ غزوہ مکہ کے موقع پر مقرر ہوئے

۱۳۱۔ محمد بن سلمہ یا سباع بن عرمطہ غزوہ تبوک کے موقع پر مقرر ہوئے۔

۱۳۲۔ ابو رجانہ الساعدی انہیں حجۃ الوداع کے موقع پر مقرر فرمایا گیا

جنہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا

۱۳۳۔ اسامہ بن زید۔ قصد سے حرب کے موقعہ پر مقرر فرمایا

۱۳۴۔ عثمان بن عثمان۔ سفر حج کے موقع پر مقرر فرمایا

جنہیں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا

۱۳۵۔ سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ جنگ قادسیہ اور شام کے ایک سفر کے موقع پر مقرر فرمایا۔

۱۳۶۔ زید بن ثابت

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

آپ کے دَور خلافت میں کسی نائب کا سفیر یا غزوہ کے موقع پر مقرر ہونا مجھے معلوم نہیں ہو سکا البتہ آپ کی شہادت کے بعد الغافقی بن حرب صرف پانچ دن تک مدینۃ الرسول کا حکمران رہا۔

جنہیں سیدنا علی المرتضےٰ نے مقرر فرمایا

۱۳۷۔ قثم بن عباس شام کے ایک محاذ کے موقع پر

marfat.com

۱۳۸۔ سہل بن حنیف

۱۳۹۔ اسمٰعیل السفاک ابن یوسف سنہ ۲۵۰ھ

۱۴۰۔ ابوعبداللہ محمد بن یوسف سنہ ۲۵۵ھ ان کے ہاتھوں یمامہ فتح ہوا:

۱۴۱۔ محمد بن یوسف سنہ ۳۱۶ھ

۱۴۲۔ الحسن بن اسماعیل

۱۴۳۔ ابوجعفر احمد بن حسن

۱۴۴۔ ابوعبیداللہ محمد بن احمد

۱۴۵۔ عزیزالدین ابوفلیتہ سنہ ۵۸۳ھ

۱۴۶۔ سالم بن ابی فلیتہ سنہ ۶۰۰ھ

۱۴۷۔ جماز بن فلان بن ابی فلیتہ سنہ ۶۳۵ھ

۱۴۸۔ المنصور بن جماز سنہ ۶۰۴ھ

۱۴۹۔ عطیہ بن المنصور سنہ ۷۵۷ھ

۱۵۰۔ نعیر بن المنصور سنہ ۷۶۰ھ

۱۵۱۔ صبغۃ اللہ سنہ ۷۶۰ھ

۱۵۲۔ محمد بن ہبۃ اللہ سنہ ۷۸۷ھ

۱۵۳۔ جمال الدین سنہ ۷۸۸ھ

۱۵۴۔ ثابت ابن اخی ۔ عزیز بن منازع ۔ عجلان

۱۵۵۔ الحسن بن جماز سنہ ۷۲۵ھ

۱۵۶۔ عجلان ۔ ۱۵۷۔ امیان ۔ ۱۵۸۔ مانع ۔ ۱۵۹۔ وثبان ۔

۱۶۰۔ وثبان ۔ ۱۶۱۔ سلیمان بن عزیز بن منازع

۱۶۲۔ امیان بن الحازی ۔

marfat.com

۱۶۳۔ زہیر بن امیان

۱۶۴۔ ضیغم

۱۶۵۔ قیسطل ابن زہیر

۱۶۶۔ زہیر بن امیان

۱۶۷۔ حسن بن زہیر سنہ ۱۱۰۰ھ

عہد اشراف

۱۶۸۔ الشریف علی بن حسین امیر المدینہ ان کا دور حکومت ۱۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۷ھ سے شروع ہو کر سنہ ۱۳۴۳ھ تک جاری رہا۔

۱۶۹۔ وکیل الامارہ الشریف احمد بن منصور۔

۱۷۰۔ الشریف شحات بن علی قائم مقام المدینہ۔ یہ عہد اشراف ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۴ھ کو ختم ہو گیا۔

عہد سعودی کے چند حکمران

۱۷۱۔ وکیل الامیر ابراہیم السبھان۔ ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۴ھ سے آخر جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ تک۔

۱۷۲۔ وکیل الامیر شاری سنہ ۱۳۴۵ھ سے ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۶ھ تک۔

۱۷۳۔ وکیل الامیر عبدالعزیز بن ابراہیم ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۶ھ سے ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۵ھ تک

۱۷۴۔ وکیل الامیر عبداللہ السدیدی۔ ۲۱ صفر سنہ ۱۳۵۵ھ سے سنہ ۱۳۷۹ھ تک۔

۱۷۵۔ وکیل عبدالرحمٰن عبداللہ سنہ ۱۳۸۰ھ تک۔

marfat.com

تاریخ امراء المدینہ المنورہ وحکامہا

مؤلفہ الاستاذ سید احمد یاسین احمد الخیاری الازہری)

مطبوعہ مصر

نوٹ:۔ سعودی دور کے امراء مدینہ منورہ کی فہرست مل نہ سکی۔ بریں بنا شامل اشاعت نہ ہو سکی۔

تیسرے ایڈیشن میں اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم

---

marfat.com

مدینۃ الرسول کے سگانِ محترم اور چند یادیں

اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ جہاں مدینہ منورہ کا ہر ذرہ باعثِ کشش ہے وہاں عشاق کے لیے سگان طیبہ سے کیوں بے حد وارفتگی ہے؟ پہلے بزرگوں اور موجودہ دَور کے لوگوں میں بے شمار ایسے واقعات پائے جاتے ہیں جن سے مدینہ منوّرہ کے سگانِ محترم سے بے حد دل چسپی عقیدت و محبت کے جذبات معلوم ہوتے ہیں۔

مولانا جامی علیہ الرحمۃ اور سگان محترم

مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موجزن تھا آج جس محفل میں مولانا جامی علیہ الرحمۃ کا ذکر آجاتا ہے وہاں حضرت عشق بھی جلوہ گر ہو جاتا ہے حضرت جامی علیہ الرحمۃ ایک موقعہ پر تاسف کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

ع سگت را کاش جامی نام بودے
کہ آمد بر زبانت گاہے گاہے

ترجمہ: اے شہنشاہِ کائنات کاش آپ کے کسی کتے کا نام ہی جامی ہوتا۔
کہ کبھی کبھی آپ کی زبان پر میرا نام تو آجاتا۔ کہ مالک کتے کو نام لے کر بلایا ہی کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ اور سگان محترم

آپ نے اپنے نعتیہ کلام میں متعدد مقامات پر سگانِ طیبہ سے عقیدت و محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ ایک موقعہ پر مدینۃ الرسول کی حاضری کے جذبات محبت کو اس طرح ذکر فرماتے ہیں۔ ع

پارۂ دل بھی نہ نکلا تجھ سے تحفہ میں رضاؔ
ان سگانِ کُو سے اِتنی جان پیاری واہ واہ

اپنے آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں اے احمد رضا کتنا اچھا ہوتا کہ تو اپنے سینہ سے

marfat.com

دل نکال کر سگان طیبہ کے حضور نذرانہ پیش کرتا افسوس ایسا نہ کر سکا تعجب ہے تجھے اپنی جان سگانِ طیبہ سے زیادہ پیاری ہے۔ دوسری جگہ پر اپنی نسبت کا اظہار فرماتے ہیں۔

ع تجھ سے در ، در سے سگ اور سگ سے ہے نسبت مجھ کو
میری گردن میں ہے دور کا ڈورا تیرا !

تیسری جگہ پر فرماتے ہیں ہمیں آہ و فغاں کرنے کا طریقہ یاد ہے مگر سرزمین مدینہ میں آہ و فغاں کرنے سے رکاوٹ یہ ہے ڈر لگتا ہے کہیں اس پاک سرزمین کے سگانِ محترم کی سمع خراشی نہ ہو ع

خوف ہے سمع خراشیٔ سگ طیبہ کا
ورنہ کیا یاد نہیں نالہ و فغاں ہم کو

محدث علی پوری علیہ الرحمۃ اور سگانِ محترم

حضرت پیر جماعت شاہ علیہ الرحمۃ کا سگان طیبہ کے ساتھ عشق و محبت کا واقعہ بہت مشہور ہے اس واقعہ کے موجود لوگ آج بھی ہیں۔ آپ اپنے احباب میں مدینۃ الرسول کی کسی گلی میں کھڑے ہیں کہ سامنے سے ایک زخمی کتا چیختا ہوا گذرا اس کتے کو کسی نے پتھر مارا تھا۔ حضرت پیر صاحب علیہ الرحمۃ اس منظر کو دیکھ کر بے خود ہو گئے۔ اسی بیخودی میں سگِ طیبہ کو کلاوے میں لے لیا۔ اپنی دستار سے اس کا خون صاف کیا پھر ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا اے سگِ طیبہ خدارا بارگاہِ رسالت میں میری شکایت نہ کر دینا پھر دیر تک سگ طیبہ کو کلاوے میں لے کر روتے رہے"۔ ۱۹۸۲ء کی میری حاضری پر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت صاحبزادہ سید منوّر شاہ صاحب (جو محدث علی پوری کے پوتے ہیں) نے مدینہ طیبہ میں جماعت منزل میں رہنے کی دعوت دے دی۔ میں نے انتہائی سعادت سمجھتے ہوئے قیام کیا۔ اس سال کے میرے رفقاء سفر مولانا ظفر اقبال فریدی اور مولانا محمد یوسف رضا شاہد ہیں مجھے اکثر و بیشتر سگان طیبہ کی

marfat.com

زیارت اوران کے حضور نیاز مندی کا موقعہ اسی منزل کے سامنے مل جاتا تھا۔ میں نے محسوس کیا جب ولی کامل کو ان سے محبت تھی انہیں بھی انہیں کی طرف منسوب عمارت "جماعت منزل" سے محبّت ہے۔

۱۹۶۸ء کی بات ہے پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب (جو حضرت محدث علی پوری کے نواسہ ہیں) نے مجھے مدینۃ الرسول میں یہ واقعہ سنایا ایک حاضری پر حضرت نے فرمایا آج مدینۃ الرسول کے درویشوں کی دعوت ہے دیگیں پکوا دی گئیں بازار سے نئے برتن منگوا لیے گئے عرض کی گئی حضور درویشوں کی آمد کا سلسلہ کب شروع ہوگا فرمایا یہ درویش آئیں گے نہیں تمہیں ان کے حضور جا کر نذرانہ پیش کرنا ہوگا۔ فرمایا یہ روٹیاں یہ گوشت مدینہ منورہ کے سگانِ محترم کو پیش کیا جائے چنانچہ تلاش کر کے حکم کی تعمیل کی گئی۔

وصلی تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

سگِ طیبہ کی نوازش

سگانِ مدینہ منوّرہ کے بارے میں جلیل القدر اولیاء اصفیا اپنی نیاز مندی عقیدت و محبّت کا اظہار اعتراف کیا ہے۔ میری زندگی میں بھی ایک عظیم واقعہ پیش آیا جو ہدیۂ قارئین ہے۔ ایک حاضری میں مدینہ منوّرہ سے واپسی کی ساری رات سگان طیبہ کی زیارت میں صرف کردی۔ شوق یہ تھا کہ ان کی قدم بوسی کر کے مدینہ منوّرہ سے رخصت ہوں۔ یہ بھی شوق تھا کسی سگِ طیبہ کی آواز بھی ریکارڈ کر لوں۔ ٹیپ لے کر گھومتا رہا کئی مقامات پر مجھے زیارت تو ہوگئی مگر قدم بوسی کے شرف سے محروم رہا کسی سگ طیبہ نے مجھے اپنے قریب نہ پھٹکنے دیا جوں ہی کسی سگِ طیبہ کے قریب گیا اس نے مجھ سے نفرت کی اور دور چلا گیا۔ سحری کے قریب ایک سگِ طیبہ کو سویا ہوا پایا دور بیٹھ گیا کہ اس کی بیداری پر سلام عرض کروں گا ایک کار کی آواز سے وہ بیدار ہوگیا۔ مَیں نے قریب جانے کی کوشش کی

marfat.com

تو وہ نفرت سے بھاگ گیا۔ مَیں نے وہیں کھڑے منت سماجت کی اور کہا خدا کے لیے مجھے قدمبوسی کا موقع دے دو صبح مدینہ منورہ چھوٹ رہا ہے پھر قسمت کی بات۔

ع بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری اس عاجزانہ درخواست پر وہ رُک گیا مَیں قریب ہوا قدم بوسی کی اس کی آواز ٹیپ کی اور صبح کی اذان ہونے پر مَیں وہاں سے چلا تو کم و بیش ۵۰ قدم تک یہ سگِ طیبہ میرے ساتھ آیا۔ سگِ طیبہ کی اس نوازش کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ مجھے قریب جانے کا موقعہ دیا اور ۵۰ قدم میرے ساتھ چل کر مجھے شرف بخشا ؎

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے نسبت مجھ کو
میری گردن میں ہے ڈورا تیرا!!
(اعلیٰحضرت بریلویؒ)

شنیدہ ام کہ سگاں را قلادہ می بندی
چرا بگردن حافظ نے کنی رسنے (حافظ شیرازی)

ایک گورنر مدینۃ الرسول میں

۱۹۶۰ء کی بات ہے یہ فقیر مدینہ منورہ میں حاضر تھا۔ خواب میں دربار گوہر بار کی حاضری نصیب ہوئی۔ مواجہ شریف کے سامنے مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں کو روتے ہوئے دیکھا۔ ملک صاحب نے مجھے پہچان لیا اور بازو سے پکڑ کر کہا مولانا شرمسار ہوں کہاں امیر محمد مجرم اور کہاں سید الانبیاء کا گنبد خضرا۔ آپ مجھے سلام پڑھا دیں۔ سرزمین طیبہ میں حاضری کے دنوں میں اس سے زیادہ مجھے کسی کام کی خوشی نہیں ہوئی کہ کسی نووارد کو سلام پڑھاؤں اور زیارت کراؤں کیا خبر یہ نووارد کس قدر مقبولِ بارگاہ

marfat.com

بارگاہ ہو اور اسی کا صدقہ میری حاضری بھی مقبول ہو جائے مَیں نے سلام پڑھنا شروع کیا تو بارگاہِ رسالت سے مجھے حکم ملا پہلے اسے پاک پتن فریدالدین کے ہاں لے جاؤ پھر یہاں لانا میں نے ملک صاحب سے صورتِ حال بیان کی ہم جدہ سے لاہور اور پھر لاہور سے غوث العالم شیخ الاسلام حضرت بابا فریدالدین کے دربار گوہر بار میں پاکپتن شریف حاضر ہوئے۔ مَیں نے حضور بابا جی سے سارا واقعہ عرض کیا اس کے بعد یہاں سے اجازت ملی پھر طیبہ شریف حاضری ہوئی سلام پیش کیا تو فرمایا۔ اب ٹھیک ہے۔ میری اس خواب سے مندرجہ ذیل نتائج معلوم ہوتے ہیں ۔

۱۔ ہر شاہ و گدا کو یہیں مدینۃ الرسول میں ہی پناہ ملتی ہے ۔

۲۔ بڑے بڑے مجرموں کو بھی نواز لیا جاتا ہے ۔

۳۔ بارگاہِ رسالت میں حضور خواجہ فریدالدین علیہ الرحمۃ مقبول ہیں اور بارگاہ رسالت تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں ع

تیرے دربار سے رستہ نکلتا ہے مدینے کو
واہ گنج شکر بابا عجب تیری رسائی ہے

۴۔ بارگاہِ نبوت تک پہنچنے کے لیے ولی کا راستہ بہت مفید و کامیاب ہے ۔

۵۔ محبّت کی طویل راہیں چند لمحات میں بھی طے ہو سکتی ہیں ۔

حسنین مدینۃ الرسول میں

ایک حاضری پر مجھے اُردن کے شہزادہ حسن طلال، اُردن کے شاہ حسین سے باب المجیدی کے باہر ملاقات کا اتفاق ہوا۔ پولیس کا پہرہ نہیں فوجی محافظ نہیں دونوں شہزادے حرم انور میں حاضری کے لیے حاضر ہیں یہ اردن و اسرائیل جنگ کے اگلے سال کا واقعہ ہے ۔ مجھے بھی خیال پیدا ہو گیا کہ شہنشاہِ کائنات کے حضور بھکاریوں کو

marfat.com

مانگتے تو دیکھا ہے اور میں خود بھی غریب گداگردں، محتاج بھکاریوں، مسکین منگتوں میں شامل تھا آج ذرا بادشاہوں کو بھی دیکھیں وہ کس طرح حاضری دیتے ہیں۔ اللہ اللہ یہ منظر قابلِ دید تھا۔ شہنشاہ طیبہ کی عظمت کا عجیب مظاہرہ تھا۔ دونوں شہزادے انتہائی بوجھل قدموں کے ساتھ آہستہ آہستہ مقدس جالیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ مقدس جالیاں ابھی دور ہیں مگر آنکھوں نے اشکباری شروع کر دی ہے۔ خوش نصیب شاہزادوں کے لیے جالِ مبارک کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اندر داخل ہو گئے۔ دیر تک سلام و نیاز عرض کرتے رہے۔ باہر نکلے تو اشکبار آنکھوں کے ساتھ ہیں۔ اس موقعہ پر مجھے مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ کا شعر یاد آرہا ہے

ع منگتے تو ہے منگتے کوئی شاہوں میں دکھلا دو

جس کو مری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو!

ان کے آہستہ آہستہ قدم اٹھانے رکھنے سے مجھے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار یاد آرہے ہیں۔

ع ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ

او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر اک ہے جانِ نو

یہ راہِ جانفزا میرے مولا کے در کی ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ وصحبہ وسلم

فوراً اِصلاح فرمادی

مدینۃ الرسول میں ایک رات حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی نظر سے گزری اشکال پیدا ہو گیا کہ ہم حاضرین کے لیے قبرِ انور کی زیارت تو نہیں ہے، لزوم شفاعت کا وعدہ تو قبرِ انور کی زیارت کرنے والوں کے لیے ہے اسی پریشانی میں

marfat.com

نیند آگئی۔ قبرِ انور کی زیارت ہوئی بلکہ بوسے سے مشرف ہوا اور میرے عقیدہ کی اصلاح میرے نظریہ کی تطہیر میرے اشکال کے حل کے لیے مجھے فرمایا گیا۔ میرے دروازے کی حاضری میری قبر کی حاضری ہے۔ دروازے کی زیارت قبر کی زیارت ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم

شیطانی وسوسہ سے بچالیا

مدینۃ الرسول میں ایک حاضری کے موقعہ پر اس فقیر راقم الحروف کو بخار ہوگیا۔ طبیعت میں کمزوری پیدا ہوگئی۔ حرمِ انور سے نکل کر چائے والے کے پاس حاضر ہوا یہ چائے فروش عام تھڑے پر ہی بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے چائے کی پیالی دے دی۔ کرسی کوئی خالی نہ تھی میں نیچے ہی بیٹھ گیا۔ شیطانی وسوسہ نے حملہ کیا اور ایک لمحہ خیال گزرا کہ گھر آخر گھر ہی ہوتا ہے کہ بیماری میں آرام سے وقت گزر سکتا ہے۔ عین اسی وسوسہ کے ساتھ ہی میرے پیچھے کھڑے ایک خوش الحان نعت خوان نے یہ شعر پڑھا۔

ع ہوندا اے کرم خوش بختاں تے سلطان مدینے والے دا
کوئی قسمت والا بن دا اے مہمان مدینے والے دا

بس یہی لمحہ تھا کہ دل نے اس وسوسہ کو بدترین گناہ سمجھا توبہ واستغفار کی طرف رجوع ہوا اگرچہ وسوسہ پر شرعاً گرفت نہیں تاہم اپنے آپکو بدترین مجرم سمجھتے ہوئے دربار گوہربار میں حاضر ہوا معافی چاہی۔

وصلی اللہ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

بچوں نے مجھے لاجواب کردیا

مدینۃ الرسول میں ایک حاضری کے موقع پر مجھے بے حد شوق ہوا کہ اس سال

marfat.com

پاکستانیوں کے لیے کوئی نیا تحفہ لے جاؤں چنانچہ ایک ٹیپ ریکارڈر خریدا اور مدینۃ الرسول کے مختلف جانوروں کی آوازیں ٹیپ کر لیں۔ اسی غرض کے لیے ایک دن جنت البقیع شریف کی طرف نکل گیا وہاں مدینۃ الرسول کے چھوٹے چھوٹے سیاہ فام غریب بچے فٹ بال کھیل رہے تھے میں قریب جا کر بیٹھ گیا کہ ان کی آوازیں ٹیپ کر سکوں۔ بچوں نے مجھے دیکھ کر قہقہہ لگایا مذاق کیا طنز کیا مگر میں صبر سے بیٹھا رہا اُن کا سارا شور ٹیپ کیا کچھ دیر بعد چند بچے میرے قریب آ گئے میرے اور ان کے درمیان یہ مکالمہ ہوا جو ٹیپ ہو گیا۔

بچے۔ تو کس ملک کا ہے؟

منظور احمد۔ پاکستان کا۔

بچے۔ وہاں کیا شے خاص ہے۔

منظور احمد۔ وہاں باغات۔ نہریں۔ چشمے۔ وادیاں کیا آپ وہاں جانا پسند کرتے ہیں؟

بچے۔ بالکل نہیں۔

منظور احمد۔ وہاں کے لوگ اہل مدینہ کے ادب و احترام میں کمربستہ ہیں آپ کے لیے بہت کچھ تحائف ہوں گے۔

بچے۔ اچھا بابا یہ بتاؤ وہاں سب کچھ ہے تو وہاں قبر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہے قبر صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) بھی ہے۔ قبر عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) بھی ہے قبر فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) بھی ہے۔

بس یہ تھا وہ دندان شکن جواب جو مجھے آج تک یاد ہے اور تا زیست یاد رہے گا اسی دن سے گردن شرم کے مارے جھک گئی ہے۔

ع تختِ سکندری پہ وہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

marfat.com

مدینۃ الرسول میں ایک مجذوبہ کی زیارت

ظاہر ہے دارالسلطنت میں جہاں بادشاہ مقیم ہے وہاں وزراء سفراء کی ایک بھاری جماعت بھی رہتی ہے۔ مدینۃ الرسول میں شہنشاہِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں وہاں اغواث اقطاب، ابدال اولیاء اللہ کی کیا کمی ۱۹۶۸ء کی حاضری کا مجھے ایک واقعہ یاد ہے میرے مکان سے حرمِ انور کو آتے ہوئے عموماً ایک مجذوبہ کی ملاقات ہوا کرتی مگر کبھی اس پر دھیان نہ گیا اسے عام دیوانہ سمجھ کر گزر جاتا۔ ایک دن ریاض الجنۃ کی حاضری کے بعد جنت البقیع شریف میں حاضر ہوا تو دل میں خیال گزرا سبحان اللہ مدینۃ الرسول میں دو جنتیں ہیں ایک کا نام ریاض الجنۃ، دوسری کا نام جنت البقیع ہے اسی خیال میں اس ولیہ کاملہ کے قریب سے گذر ہوا مجھے بڑی فصیح زبان میں بلایا اخی تعال اسمع کلامی میرے بھائی آؤ بات سنو میں قریب گیا تو اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھے پر رکھا اور فرمایا واللہ العظیم اللہ حیی ورسولہ حیی۔ اللہ کی قسم اللہ زندہ ہے اور اس کے رسول کریم بھی زندہ ہیں پھر فرمایا واللہ العظیم اللہ ینظر ورسولہ ینظر اللہ کی قسم اللہ بھی دیکھتا ہے اور اس کے رسول کریم بھی دیکھتے ہیں پھر فرمایا واللہ العظیم المدینہ کلھا جنت الفردوس اللہ کی قسم مدینہ سارے کا سارا جنت الفردوس ہے یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ منورہ میں صرف دو جنتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا جنت الفردوس ہے۔ اس رات کو شیخ الاسلام قطب الوقت حضرت مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمۃ کے مکان پر محفل میلاد شریف میں شامل ہوا۔ تقریر کی اور یہ واقعہ سنا دیا۔ محفل ختم ہونے کے بعد بہت سے ساتھی میرے ساتھ آئے کہ زیارت کریں مگر اس دن سے آج تک پھر اس ولیہ کاملہ کی زیارت نصیب نہ ہو سکی۔

جنت سے نہ کر واعظ تعبیر مدینے کی　　جنت بھی دھندلی سی ہے تصویر مدینے کی

marfat.com

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم

ایک قطب کی زیارت

مدینۃ الرسول میں ایک حاضری کے موقع پر مواجہ شریف میں حاضر تھا اپنی زبان (پنجابی) میں ہی دربار گوہر بار میں درخواستیں پیش کر رہا تھا۔ انہیں ایام بیت المقدس پر اسرائیلیوں کا قبضہ ہوا تھا مجھے میرے گناہ ایک ایک کر کے یاد آ رہے تھے۔ ملت اسلامیہ کی زبوں حالی پیشِ نظر تھی۔ درد و کیف کا ایک سماں تھا ۔ میری دعا ختم ہو گئی تو میں نے دیکھا میرے پیچھے شام کے بہت علماء کرام دعا میں شامل تھے اور زار و قطار رو رہے تھے غالباً وہ میری حالت زار پر ترس کھا کر رو رہے تھے ورنہ پنجابی کو وہ کیا سمجھیں ان میں سے ایک نے مجھے فرمایا آیئے آپ کو شام کے ایک قطب سے ملاقات کرائیں جو براہِ راست حضور علیہ السلام سے باتیں کرتے ہیں مجھے بے حد خوشی ہوئی دل میں سوچا ان بزرگوں سے دعا کراؤں گا کہ مجھے آئندہ سال بھی حاضری نصیب ہو ہم ان کے ہاں حاضر ہو گئے وہ مراقبہ میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا اور مجھے اشارہ سے اپنے قریب بلایا۔ فرمایا میں نے تیری طرف سے دربار رسالت میں سلام عرض کیا ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجھے وعلیکم السلام فرماتے ہیں نیز آپ نے فرمایا انہ یاتی فی سنۃ الاتیہ وہ آئندہ سال بھی آئے گا قربان جائیں میں نے ان بزرگوں سے ابھی تک اپنا مسئلہ پیش نہیں کیا وہ تو مراقبہ میں تھے مجھے آئندہ سال پھر حاضری نصیب ہو گئی۔ اس کے بعد آج تک پھر ان بزرگوں کی زیارت نصیب نہ ہو سکی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

---

marfat.com

مدینۃ الرسول میں دودھ کی فروخت

ایک حاضری کے موقع پر مجھے یاد ہے نماز عشاء سے فارغ ہوکر حرم انور سے باہر آیا سردی کا موسم تھا ایک باباجی انتہائی خوش الحانی کے ساتھ یہ "ہوکا" دے رہے تھے۔ اشربوا لحلیب۔ صلو علی الحبیب، پیو دودھ پڑھو درود انہوں نے اپنے گرد اچھا مجمع کر رکھا تھا۔ ان کی صدا مجھے اس قدر پیاری اور بھلی لگی کہ میں صدا لگاتا رہا اور وہ دودھ بیچتے رہے یہاں تک کہ دودھ ختم ہوگیا۔ اس وقت تک رات خاصی گزر چکی تھی گائے کا خالص دودھ بڑی آسانی سے مل جاتا ہے باہر کے ڈیری فارموں سے صبح و شام منوں کے حساب سے دودھ پہنچتا ہے اگرچہ اس سے صحیح فائدہ اہل مدینہ اور واقف کار ہی اٹھاتے ہیں۔ گائے کے خالص دودھ کا دہی پورے مدینۃ الرسول میں میری معلومات کے مطابق محترم الحاج حضرت محمد عبدالرحمٰن شمس الدین کے ہاں دستیاب ہوتا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ کی دکان باب المجیدی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ مدینۃ الرسول کے انعامات سے ہم کو نوازتا رہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

چائے کی دعوت

قریباً ۱۵ سالوں سے سحری کے وقت ایک پیالی چائے کی میری عادت ہوگئی۔ ایک سفر میں بیمار ہوگیا۔ میرے رفقاء سفر حاجی احسان الحق فریدی، حاجی بخش الٰہی فریدی صاحبان نے کہا یہ تکلیف صبح کی چائے پینے کے سبب ہے اسے چھوڑ دو صحت ہو جائے گی۔ صبح ہوئی عادت کے مطابق چائے کی خواہش پیدا ہوئی مگر میرے رفقاء نے چائے بنانے سے کئی کترائی میں نے بھی اصرار کیا نماز تہجد کے لیے حرم انور میں حاضر

marfat.com

ہوگئے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد ایک سفید ریش بزرگ چائے کی کیتلی اٹھائے تشریف لائے اور فرمایا لو یہ چائے ہے خود بھی پیو ساتھیوں کو بھی پلاؤ۔ اس حیران کن منظر کو میرے ساتھیوں نے بھی دیکھا اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکراتے رہے میں اس چائے کو عظیم ترین تبرک سمجھ کر پیتا رہا اور انہیں بھی پلائی۔ مسلسل تین دن میرے ساتھیوں نے چائے نہ پکائی اور حسب معمول حرم شریف میں کوئی انجانی شخصیت پلاتی رہی چوتھے دن صبح ساتھیوں نے چائے پکائی تو حرم انور سے ضیافت بند کرادی گئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ وصحبہ وسلم.

کبوتروں کی محبت

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ سیدی وسندی مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمۃ نے مجھے ایک مرتبہ واقعہ سنایا جب سعودیوں نے حرم شریف کا انتظام سنبھالا تو حرم انور کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے فیصلہ کیا کہ حرم شریف میں کبوتروں کے لیے دانہ نہ ڈالا جائے اس طرح کبوتر دانہ کی تلاش کے لیے دوسری جگہوں میں منتقل ہو جائیں گے اور حرم شریف صاف رہ سکے گا۔ اس حکم پر عمل کیا گیا کئی دن گزر گئے دانہ تو نہیں ڈالا گیا مگر کبوتروں کی گنبدِ خضریٰ سے محبت کا یہ عالم ہے بھوک سے مر تو رہے ہیں مگر آستانہ محبوب چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ اہل مدینہ نے اس عشق و محبت بھرے منظر کو دیکھا۔ دنیا میں یہ بات شہرت پکڑ گئی۔ لوگوں نے حکومت کو تار دیے اصرار کیا پھر وہ حسب سابق معاملہ شروع ہو گیا۔ بعض حضرات کا یہ خیال ہے یہ کبوتر اس کبوتر کی نسل سے ہیں جو نوح علیہ السلام کی کشتی سے نیچے آیا تھا اور خشکی کی خبر دی تھی۔ علامہ علی بن برہان الدین حلبی فرماتے ہیں یہ کبوتر اس جوڑے کی نسل سے ہیں جنہوں نے غار ثور پر جالا تنا تھا۔ محبوب کریم کو ان کی خدمت ایسی پسند آئی کہ ان کی نسل کو بھی اپنے

marfat.com

اپنے پاس رہنے کی اجازت فرمادی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم

کبوتروں سے محبّت

حضور علیہ السلام کے ان محبوب پرندوں سے زائرین کو بھی بے حد محبت ہے۔ کئی مرتبہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کسی پنکھے کی زد میں آکر کبوتر گرا تو جھٹ زائرین نے اٹھایا چوما سینے سے لگایا پانی پلایا زائرین اپنے دھلے صاف ستھرے کپڑوں سے خون صاف کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ محبت کے یہ سارے مناظر گنبد خضریٰ کے مکیں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے ہی وابستگی کا نتیجہ ہیں۔ گنبد خضریٰ کا قرب جس قدر انہیں نصیب ہے وہ انہیں کا حصہ ہے مشہور ہے کبوتر گنبد پاک پر نہیں بیٹھتے مگر بارہا انہیں بیٹھا دیکھا گیا ہے اس اشکال کے جواب کے لیے علامہ صاوی علیہ الرحمۃ کی بات پسند آئی وہ فرماتے ہیں سارے نہیں بیٹھتے بلکہ وہ کبوتر جو بیمار ہوتے ہیں اور گنبدِ پاک سے اپنا جسم لگا کر شفا پاتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلّم

بارگاہِ رسالت میں بلی کا استغاثہ

مدینۃ الرسول کے ایک باسی حاجی محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری (جو عرصہ سے وہاں مقیم تھے) نے مجھے واقعہ سنایا کہ ایک پاکستانی ان کے مکان میں رہائش پذیر ہوا وہاں ایک بلّی رہتی تھی جو روزانہ پاکستانی حاجی کے قریب آتی اور وہ اس سے پیار کرتا، دن گزرتے گئے آخر حاجی کو واپس ہونا تھا۔ فراق طیبہ کی گھڑیاں سر پہ آگئیں خیال کیا یہ بلی ساتھ لیتا جاؤں تیاری مکمل کرلی پنجرہ تیار کرلیا آخری رات تھی صبح الوداعی سلام کہہ کر

marfat.com

اجازت لینا تھی حاجی صاحب سو گئے اور ان کا بخت جاگ گیا۔ آنکھ لگی ہی تھی کہ میرے دین و ایمان کے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں جلوہ گر ہو گئے اور اپنے جمال جہاں آرا سے نوازا حاجی سے فرمایا جاؤ تم خیریت سے وطن پہنچو یاد رکھنا میری بلی کو ساتھ نہ لے جانا یہ کئی دن سے روزانہ میرے دربار میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے آقا بچا لیجئے مدینہ چھوٹ رہا ہے۔

نتیجہ :۔ معلوم ہوا مدینہ منورہ اور اس کی اشیاء کا پیار پیارے مصطفےٰ کے دیدار کا سبب بھی بن جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں، جانوروں سبھی کے فریادرس ہیں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

اعلیٰحضرت اور چڑیوں کی دعوت

اعلیٰحضرت بریلوی رضی اللہ عنہ نے ہر وہ شئے جسے مدینۃ الرسول سے نسبت ہے اس پر جاں نثاری کی ہے میرے نظریہ کے مطابق عشق و محبت کے الفاظ میں جو ذوق و کیف پایا جاتا ہے۔ "احمد رضا" نام میں بھی وہی کیف ہے۔ اسی مقدس شہر کی چڑیوں کو بھی دعوت پیش کرتے ہیں۔ اے سرزمین طیبہ کی چڑیو آؤ میں تمہاری بلائیں لوں تمہارے لیے اپنے جسم کا پنجرہ بناؤں تمہارے بیٹھنے کے لیے دو نینوں کی جگہ بناؤں تمہارے کھانے کے لیے اپنے دل کا چوگا بناؤں۔ تمہیں پیاس لگے تو میں آنسوؤں کا پانی پلاؤں۔ تمہیں دھوپ لگے تو بالوں کا سایہ کردوں بزبان ہندی فرماتے ہیں۔

ہ مَیں بھار وچھنے من کا پنجرہ بناؤں۔ نین کی رکھ دیوی دور کریاں
مَیں اپنے کر کر جوا کا چوگا بناؤں۔ جو جل مانگو رو رو بھر دیوں تلیاں
واہو ماں تمکا جو گھامے ستارے۔ کیسن کی کر دیوں تم پر چھیاں

marfat.com

دربار رسالت سے کھجوروں کا عطیہ

غالباً ۱۹۶۹ء کی بات ہے۔ حرم نبوی میں حاضری تھی۔ حضرت پیر حیدر علی شاہ صاحب علی پوری بھی وہیں تھے۔ حضرت پیر صاحب نے حضرت پیر جماعت علی محدث علی پوری کا ایک واقعہ سنایا کہ وہ جب بھی مدینہ منورہ حاضری دیتے اُن کے لیے جالی شریف کا دروازہ کھول دیا جاتا تھا۔ جالی شریف اور دیوار مبارک کے درمیانی حصہ میں حاضر ہو کر سلام و نیاز عرض کرتے آپ کو اور آپ کے رفقا کو جالی مبارک کے اندر رات گزارنے کی سعادت مل گئی۔ صبح ہوئی خدام سے پوچھنے لگے۔ وقت کیسا گذرا کوئی خاص انعام ہوا۔ کوئی خواب آئی ایک نے عرض کی حضور مجھے تو آدھی رات شدید بھوک لگی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آقا کچھ عنایت فرمایئے۔ یہ کہنا تھا میری جھولی میں کھجوریں گریں مَیں نے پیٹ بھر کر کھائیں۔ حضرت محدث علی پوری نے فرمایا بھائی وہ تو خاص تبرک تھا کوئی میرے لیے بھی بچا لی ہوتی۔ آخر تیرا پیر تھا۔ عرض کی حضور اللہ کی قسم آپ یاد ہی نہیں آئے۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہٖ وصحبہ وبارک وسلم

ع لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ یہاں خیر و شر کی ہے

(اعلیٰحضرت بریلوی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

marfat.com

جُبّہ کی عطا

۱۹۷۴ء کی حاضری میں اسی قسم کا واقعہ مجھے بھی پیش آیا اسے گنبد خضرا کے مکین شہنشاہِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے پیش نظر لکھا جا رہا ہے اس سال مجھے ایک تار کے ذریعہ کراچی پہنچنے کا حکم ملا کہ میری پرواز میں ۴۸ گھنٹے باقی رہ گئے تھے اس جلدی سے سامان نہ لیجا سکا۔ مدینہ منورہ میں گاہے بگاہے ٹھنڈی ہوا بھی چلتی ہے جیسے ہمارے ہاں کوئٹہ کی ہوا کا نام آتا ہے۔ گرم کپڑا میرے پاس نہ تھا۔ رات گذاری شرم کے مارے اپنے میزبان محترم حاجی عبدالرحمٰن شمس الدین صاحب سے بھی نہ کہہ سکا۔ دن کو بازار نکلا کہ گرم کوٹ خریدوں مگر سودا نہ ہو سکا کہ رقم زیادہ تھی۔ غروبِ آفتاب کے بعد پھر وہ ٹھنڈی ہوا چلی۔ رات تو کمرہ میں لیٹ کر گذاری۔ تہجد کے لیے آیا تو سردی تھی۔ چند نفل ادا کیے لرزتا کانپتا دربار گوہر بار میں سلام کے لیے حاضر ہوا۔ سلام بھی ہے کپکپی تھی۔ صبح کی نماز ادا کر کے حرم انور سے باہر آیا کہ چائے کی پیالی سے سردی کو دور کر سکوں۔ چائے والے کے پاس بیٹھا تو ایک بابا آئے اور دکاندار سے عربی زبان میں فرمایا اسے چائے پلاؤ بلکہ سب کو پلاؤ تمام پیسے میں دوں گا۔ تمام حاضرین نے چائے پی میں اٹھنے لگا تو مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ وہ ایک معیاری ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے ایک کمرہ میں لے جا کر خوب ناشتہ کروایا اور رضائی دی کہ لیٹ جاؤ۔ سردی ہے دو گھنٹہ بعد میں جاگا تو فرمایا دیکھو یہ جُبّہ میں تمہارے لیے لایا ہوں پہنو سردی ہے ساتھ ہی پانچ سو روپے دیے اور فرمایا یہ لے لو۔ بعض اوقات کسی شی کو خریدنے کو جی چاہتا ہے مگر رقم زیادہ ہوتی ہے میں نے وہ جُبّہ لیا چوما اور سر پہ رکھا کہ یہ سیّد کائنات کا عطیہ ہے محبوب کو محب پہ رحم آیا عطا فرمایا وہ جُبّہ اسی دن سے آج تک محفوظ ہے گھر میں وصیت کر رکھی ہے کہ یہ جُبّہ میرے کفن پہ رکھا جائے کہ مغفرت نصیب ہو اللہ کرے میرے ورثا کو میری وصیت یاد رہے۔

marfat.com

مدینۃ الرسول کے مقدس کانٹے

اعلیٰحضرت بریلوی کو کوئے حبیب کے خار دنیا کے ہر گلزار سے بہتر دکھائی دیتے فرماتے ہیں ؎

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

ایک دوسرے مقام پر اسی عنوان کو اسی طرح فرمایا۔

خار صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں
وحشتِ دل نہ پھرا بے سروساماں ہم کو
اے خار طیبہ دیکھ کر دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آکہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

ایک تیسرے مقام پر اس طرح فرمایا۔

ان کے حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لیے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

علامہ کاظمی کی حاضر جوابی

سنہ ۱۹۸۰ء میں حاضری کے موقعہ پر میں نے سیدی علامہ کاظمی صاحب سے عرض کی کہ آپ اپنی کسی حاضری کا کوئی واقعہ سنائیں فرمایا ہاں ایک واقعہ یاد ہے۔ پہلی حاضری پر میرے پاؤں میں ایک کانٹا چبھ گیا جو سخت تکلیف دے رہا تھا نکالنے لگا تو اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی سرزمین حجاز کے کانٹوں سے محبت یاد آگئی تو میں وہیں رک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود درد رک گئی۔ اس واقعہ کے چند دن بعد

marfat.com

آپ کو غسل خانہ کے دروازہ سے پھانس چبھ گئی اور مجھے نکالنے کو فرمایا۔ مَیں نے وہ پھانس نکال کر عرض کی حضرت کانٹا پاؤں میں رہنے دیا تھا تو اسے بھی ہاتھ میں رہنے دیتے فرمایا ارے شاہ صاحب وہ کانٹا کوئے حبیب کا ہی تھا اور یہ پھانس انڈونیشیا سے آئی ہوئی لکڑی کی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم

مقدس جنازہ

۱۹۷۸ء کا واقعہ ہے مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ اسی سال حضور کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ان کی قبر مبارک سے نکال کر جنت البقیع میں دفن کیا گیا تھا۔ آپ کی قبر مُبارک کی جگہ مسجد نبوی شریف کے توسیعی منصوبہ میں آگئی تھی۔ مدینہ منورہ کے دوستوں نے بتایا جس رات یہ جسمِ مقدس قبر سے نکالا گیا پورا مدینہ منورہ مہک گیا تھا۔ یہ باتیں سُن کر مجھے شدید احساس ہوا کاش اس رات میں بھی مدینہ منورہ حاضر ہوتا۔ رات سو گیا۔ خواب میں بہت بڑا عظیم اجتماع چلتے دیکھا۔ ایک ہی قد کے حسین نوجوان سفید لباس میں ملبوس چل رہے ہیں۔ پُوچھا یہ کیا ماجرہ ہے تو بتایا گیا سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، کا جنازہ جا رہا ہے۔ انہیں جنت البقیع میں دفن کیا جائے گا۔ میں نے اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے ہوئے جنازہ میں شمُولیت کی اور بھیڑ کو چیرتے ہوئے جنازہ کی چارپائی تک پہنچا۔ کندھا دینے کا شرف مل گیا۔ جنت البقیع تک گیا۔ قبر شریف میں اتارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کفن صاف شفاف تھا۔ اُن کے جسد انور کے صحیح سالم ہونے اور کفن کے صاف ہونے کی خبر کو نوائے وقت نے ۲۱، جنوری ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں درج کیا ہے بلکہ اخبار نے تو مزید لکھا کہ ان کے ساتھ چھ صحابہ کے

marfat.com

اجسامِ مقدسہ بھی تھے جو صدیوں سے صحیح سالم تھے۔

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیّد الانبیا محمّد وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم

پودینہ کی عطا

ایک سال مدینہ منوّرہ حاضری پہ میں اپنے عزیز پیر ظفر اقبال شاہ کے ہاں مہمان تھا۔ ایک دن میں نے کہا کام سے واپس آتے ہوئے پودینہ لیتے آئیں چٹنی بنائیں گے۔ وہ بیچارے بھول گئے اور نہ لا سکے۔ میں نے پھر کہا اچھا کل لے آئیں۔ اتفاق سے وہ اگلے دن بھی نہ لا سکے تو میں نے افسوس کیا معمولی کام ہے جو آپ نہ کر سکے اس پہ وہ شرمسار ہوئے اور کہا میں ابھی لاتا ہوں۔ باہر نکلنے کے لیئے دروازہ کھولا تو پودینہ کی دس بارہ گٹھیاں دروازے پہ لٹک رہی تھیں وہ کھول کر فوراً ہی لے آئے میں نے جلدی آنے پہ تعجب کیا تو رو کر بتایا میں نے تو گستاخی کی کہ دو دِن بھولتا رہا۔ آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے مہمانوں کے لیئے کسی اور کو پودینہ دیکر بھیج دیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کون لایا۔ کب لایا؟

وصلّی اللہُ تعالےٰ علیٰ حبیبہٖ محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلّم

marfat.com

(نوٹ: ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں اضافہ کیا گیا)

بدبُودار جنازہ

۱۹۸۰ء کا واقعہ ہے، دربارِ گوہر بار مدینہ منورہ حاضر تھا۔ رات سویا تو مقدر جاگ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازا گیا۔ آپ ایک جگہ کھڑے ہیں میں بھی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ اتنے میں ایک جنازہ گذرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اُف اُف فرمایا اور اپنی ناک مُبارک پر کپڑا رکھ لیا۔ میں نے محسوس کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جنازہ سے شدید بدبو محسوس فرما رہے ہیں۔ جنازہ گذر گیا تو میں نے عرض کی حضور یہ کس کا جنازہ تھا۔ فرمایا غلام احمد قادیانی کا یا فرمایا غلام احمد قادیانی ملعون کا۔ (استغفراللہ والعیاذ باللہ)

نتائج

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کفر پر مرا۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نفرت فرمائی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

دُودھ کا عطیّہ

۱۹۸۱ء میں مدینہ منورہ حاضری ہوئی تو خواب میں ایک جگہ لوگوں کا اجتماع دیکھا۔ پتہ چلا یہاں پر سیدنا عبداللہ ابن عبّاس زائرین مدینہ کو دُودھ تقسیم فرما رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نگرانی فرما رہے ہیں۔ میں بھی بے تابی میں آگے بڑھا کہ بھیک مل جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بے تابی اور بے چینی کو دیکھتے ہوئے سیدنا عبداللہ ابن عبّاس سے فرمایا عبداللہ اسے پہلے دے لو یہ بے چین نظر آتا ہے چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ عنہ نے میرا برتن بھر دیا اور میں خوشی خوشی واپس لوٹا تو آنکھ کھل گئی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

marfat.com

جواہرات کے ڈھیر اور میری شرم

سنہ ۸۱ یا سنہ ۸۲ کی بات ہے مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ رات خواب میں حرم شریف کے اندر حاضری نصیب ہوئی۔ دیکھا چاروں طرف ہیرے جواہرات اور موتیوں کے ڈھیر پڑے ہیں وہاں پر حاضر ایک سفید ریش بزرگ سے پوچھا یہ ہیرے جواہرات کہاں سے آئے انہوں نے کہا۔ یہ درود شریف کے تحائف ہیں جو مختلف لوگوں نے آج بارگاہ رسالت میں پیش کیے ہیں نے سوچا کہ درود شریف تو میں بھی پڑھتا ہوں تلاش کروں کہیں میری ڈھیری بھی ہوگی۔ تلاش کرنے پر ایک ڈھیری نظر سے گزری جس پر میرا نام تھا۔ جب اس کے مقابل ڈھیر دیکھے تو مجھے شدید شرم محسوس ہوئی کہ میری ڈھیری چھوٹی تھی اور دوسری ڈھیریاں بڑی۔ آنکھ کھلی تو شرم کے آنسو موجود تھے اور پہلے کی نسبت درود شریف زیادہ پڑھنے کا فیصلہ کرلیا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

ایک اشکال کا جواب

ایک حاضری پر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد اشکال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت لازم ہوگئی ـــــ مگر ہم حاضرین کو قبر کی زیارت تو نصیب نہیں ہوتی کہ قبر انور بہت سے پردوں میں ہے۔ انہیں خیالات میں گم رہا اور سارا دن پریشانی رہی۔ رات سویا قبر انور کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ہاں حاضر ہو جانا ہی قبر کی زیارت ہے۔ اور یہاں کی حاضری شفاعت کو مستلزم ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

marfat.com

نُور کا سمندر

سنہ ۱۹۹۱ء کی حاضری کی بات ہے۔ باب العوالی میں مقیم تھا۔ رات اُٹھا تہجد کے لئے حرم شریف جا رہا تھا کہ اچانک مجھے اُپنے آگے انتہائی صاف شفاف پانی کا عظیم سمندر محسوس ہوا وہیں رُک گیا کہ پانی کیسا ہے رات تو معاملہ ٹھیک تھا کچھ وقت اِسی حیرت میں گُم سُم کھڑا رہا تو ایک ڈرائیور نے تیز ہارن دے کر مجھے متوجہ کیا اور کہا "انت مجنون" کہ تو دیوانہ ہے سڑک کے درمیان کھڑا ہے اُب وہی سڑک ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

کھجور کا عطیہ

سنہ ۱۹۹۱ء میں باب العوالی میں مقیم تھا۔ خواب میں عظیم اجتماع دیکھا پوچھا یہاں کیا ہے۔ تو بتایا گیا اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیرات تقسیم فرما رہے ہیں۔ مَیں بھی دَوڑا۔ کسی ایک شئی کی تقسیم نہیں بلکہ کسی کو کچھ دیا جا رہا ہے کسی کو کچھ۔ مَیں نے بھی حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور جھولی پھیلا دی۔ آپ نے میری جھولی میں کھجور کا پودا ڈال دیا مَیں خوشی خوشی واپس لوٹا تو آنکھ کُھل گئی۔ میرے انتظار میں ملکہ ہانس کے حاجی عبدالرزاق صاحب بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے کھانے کی بہترین کھجوریں دیں اور ایک کھجور کا پودا۔ مَیں نے انہیں اُپنا واقعہ نہ سُنایا اور پوچھا کہ آپ یہ پودا کیوں لائے ہیں۔ اُنہوں نے بتایا مَیں آپ کو ملنے آ رہا تھا تو باغ کے مالک نے اچانک بلا کر کہا یہ اُپنے پیر صاحب کے لئے پودا تحفہ لے جاؤ۔ الحمد للہ! مَیں وُہ پودا لے آیا اور مسجد اولیاء کے حِصّہ میں لگائے گئے ۷ پودوں میں ایک وہ ہے۔ اس خواب پر امام بوصیری کی خواب یاد آئی کہ رات کو چادر عنائت ہوئی۔ صبح موجود تھی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

marfat.com

آنکھ کی بینائی

جولائی ۱۹۹۲ء کی بات ہے حرم انور سے نماز ظہر پڑھ کر واپس آیا. لیٹ گیا. عصر کے لئے اُٹھا تو دائیں آنکھ بند تھی. اچھی طرح بار بار دیکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا. اُپنے میزبان حاجی محمد سعید صاحب سے بات کی. انہوں نے کہا اس وقت کسی ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے نماز عصر کے بعد چلیں گے. پریشان ہوا. بارگاہ رسالت میں اِسی حالت میں حاضر ہوا درخواست کی حضور گھر سے آیا ہوں تو دونوں آنکھیں تھیں اَب واپس جاؤں گا تو ایک آنکھ ہوگی. آپ کا شہر تو دار الشفا ہے ایک آنکھ لے کر جاؤں گا تو شرم محسوس ہوگی. دُکھی دل سے بہت کچھ عرض کر گیا. اسی صدمہ میں روتے روتے سو گیا. بیدار ہوا تو آنکھ درست تھی. و للہ الحمد و للہ الحمد بعد نماز مغرب حاجی محمد سعید صاحب نے ڈاکٹر کے ہاں لے جانے کو کہا تو اُنہیں بتا دیا کہ میرے معالجِ حقیقی نے میرا علاج کر دیا ہے. اَب ڈاکٹر کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں رہی. وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم.

جبریل علیہ السلام نے نعت پڑھی

اِسی جولائی ۱۹۹۲ء کی بات ہے خواب میں حرم شریف کی طرف جا رہا ہوں. باب مجیدی پر اِنسانوں کا عظیم اجتماع ہے، پوچھا کیا ہے تو کسی نے جواب دیا جبریل علیہ السلام نعت شریف پڑھ رہے ہیں. میں بھی آگے بڑھا دیکھا تو سیدنا جبریل علیہ السلام مسجد نبوی شریف کی چھت پر کھڑے سفید لباس پہنے بڑے ذوق سے وجد آور انداز میں یہ نعت پڑھ رہے ہیں.

آفاقہا گردیدہ ام - مہر بتان ورزیدہ ام ٭ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم.

marfat.com

نوازشات جامی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا عبدالرحمان جامی علیہ الرحمہ سے عقیدت و محبت تو اُسی وقت سے ہے جب سے اُن کا نعتیہ کلام پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے واقعات علم میں آئے۔ تاہم ۱۹۹۳ء کی حاضری میں ان کی نوازشات کا بھی ممنون ہوں۔ مدینہ منورہ تھا۔ خواب میں باب مجیدی پہ کھڑا ہوں اور اپنے گناہوں پر شرم و حیا سے دم بخود ہوں۔ اندر حاضری دینے کی ہمت نہیں پڑ رہی کہ کس منہ سے حاضر ہوں۔ اِتنے میں ایک سفید ریش بزرگ آئے اور دلاسہ دیا۔ ہمدردی کی وجہ دریافت کی کہ مَیں پریشان کیوں ہوں۔ مَیں نے عرض کی حضرت گناہوں سے شرمسار ہوں اندر حاضری کی ہمت نہیں فرمایا گھبراؤ نہیں جاؤ وہ کریم ہیں رؤف ہیں رحیم ہیں مَیں نے پھر معذرت کی تو فرمایا چلو میرے ساتھ چلو اکٹھے سلام پیش کرتے ہیں۔ ہم حاضر ہوئے ان کی اقتداء میں سلام پیش کیا۔ ان کی دُعا پر آمین کہتا رہا۔ وُہ بار بار عرض کرتے تھے

زمہجوری برآمد جاں عالم ❊ ترحم یا حبیب اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ اللعالمینی ❊ زمحروماں چرا فارغ نشینی

مَیں نے محسوس کیا یہ بزرگ مولانا جامی کے کلام سے محبت رکھتے ہیں۔ فارغ ہو کر باہر آئے وُہ جانے لگے تو مَیں نے عرض کی حضرت آپ کا اسم گرامی کیا ہے۔ آپ نے مجھ پر بڑا کرم کیا۔ حاضر کیا۔ سلام پڑھایا۔ فرمایا مجھے عبدالرحمان جامی کہتے ہیں بس آنکھ کھُلی تو بستر آنسوؤں سے تر تھا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

marfat.com

اونٹ نے نعت سُنائی

سنہ ۱۹۹۵ء کی حاضری کی بات ہے اگرچہ یہ واقعہ مدینہ منورہ میں تو پیش نہیں آیا بلکہ منیٰ شریف کا ہے چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا مظہر ہے۔ اس لئے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ منیٰ شریف میں دوپہر کو سویا خواب میں دیکھا کہ ایک خوبصورت اونٹ میرے خیمہ کی طرف آرہا ہے۔ میں نے ساتھیوں سے کہا اونٹ کو روکو خیمہ پھاڑ دے گا تو اونٹ نے مجھے متوجہ کرکے کہا فکر نہ کرو خیمہ کو کچھ نہیں ہوگا مجھے آنے دو۔ میں نے کہا تیرا اتنا بڑا قد ہے خیمہ چھوٹا ہے خراب تو ہوگا۔ اونٹ نے کہا میں بیٹھ کر آہستہ آہستہ آجاؤں گا۔ چنانچہ وہ بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ رینگتا ہوا خیمہ میں آگیا میں نے پوچھا تو کیسے آیا۔ جواب دیا میں تجھے نعت سُنانے آیا ہوں۔ میں نے کہا بسم اللہ سُنائیں۔ اُس نے بڑی حسین آواز میں ترنم سے یہ اشعار پڑھے جن سے مجھے بہت اُنس و شغف ہے۔

ام ھبت الریح من تلقاء کاظمۃٍ ٭ او ومضی البرقُ فی الظلماء من اضم
فما لعنیک ان قلت اکففاھمتا ٭ فما لقلبک ان قلت استفق یھم

پھر پڑھا

بلغ العلی بکمالہٖ ٭ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ ٭ صلّوا علیہ وآلہٖ

میں نے کہا۔ جزاک اللہ ــــ تو اونٹ نے کہا ایک نعت اور سُنانا ہے۔ پھر میں نے کہا بسم اللہ کریں۔ پھر اُس نے محبت بھرے انداز میں مولانا جامی کا یہ کلام سُنایا۔

؎ چوں سوئے من گذر آری من مسکین زنا داری ٭ فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسُول اللہ

پھر سُنایا ؎ بروں آور سر از بر دیبا نی ٭ جمال تست مارا زندگانی

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

marfat.com

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں

اَغَرَّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ
یہ وہ ہیں جن پر مہر نبوت چمک رہی ہے

مِنَ اللّٰہِ مَشْہُوْدٌ یَلُوْحُ وَیُشْہَدُ
اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی ہے اور دیکھی جاتی ہے

وَضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلٰی اسْمِہٖ
اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملا رکھا ہے

اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْہَدُ
جب کہ پانچ وقت مؤذن اشہد کہتا ہے

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ
اللہ نے انکا نام انکے اعزاز کیلئے اپنے نام سے مشتق کیا ہے

فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ
صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد ہیں

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ یَأْسٍ وَفَتْرَۃٍ
یہ ایسے نبی جو ہمارے پاس ایک خوف اور طویل وقفہ کے بعد آئے ہیں

مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ
اور حال یہ تھا کہ زمین میں بت پوجے جا رہے تھے

فَاَمْسٰی سِرَاجًا مُسْتَنِیْرًا وَّھَادِیًا
یہ نبی آئے اور روشنی والے چراغ اور راہنما ہو گئے

یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّیْقَلُ الْمُہَنَّدُ
وہ اس طرح چمکے جیسے صیقل کی ہوئی ہندی تلوار چمکے

وَاَنْذَرَنَا نَارًا وَّبَشَّرَ جَنَّۃً
اور انہوں نے آگ سے ڈرایا جنت کی بشارت دی

وَعَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَللّٰہِ نَحْمَدُ
اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی ہم اللہ کے شکر گزار ہیں

وَاَنْتَ اِلٰہُ الْخَلْقِ رَبِّیْ وَخَالِقِیْ
اے اللہ تو دنیا کا معبود ہے میرا رب اور خالق ہے

بِذَالِکَ مَا عَمَّرْتُ فِی النَّاسِ اَشْہَدُ
جب تک میں لوگوں میں زندہ رہونگا اسکی شہادت دیتا رہونگا

تَعَالَیْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا
اے سارے انسانوں کے پروردگار تو ان کے اقوال سے بلند

سِوَاکَ اِلٰھًا اَنْتَ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ
اعلیٰ اور برتر ہے جو تیرے سوا کسی اور کو معبود بنائیں

لَکَ الْخَلْقُ وَالنُّعْمٰی وَالْاَمْرُ کُلُّہٗ
تو ہی پیدا کرنیوالا نعمت دینے والا اور حاکم مطلق ہے

فَاِیَّاکَ نَسْتَھْدِیْ وَاِیَّاکَ نَعْبُدُ
ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور تیری ہی پرستش کرتے ہیں

marfat.com

خواجہ نظام الدّین علیہ الرحمۃ اور مدینۃ الرسول

صبا بسوئے مدینہ رو کن ازیں دعا گو سلام برخواں
بگرد شاہِ مدینہ گردد بصد تضرّع پیام برخواں
بنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آن کو
صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں
بہ باب رحمت گہے گزر کن بہ باب جبریل گہِ جبیں سا
صَلٰوۃٌ عِمّی عَلٰی نَبِیّی گہے باب السّلام برخواں
بہ لحنِ داؤد ہمنوا شو بہ نالۂ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را ز عبد عاجز نظام برخواں

بارگاہ رسالت میں الوداعی سلام

مَیں نے اپنی ہمت و بساط کے مطابق آپ کو مدینہ منورہ کے در و دیوار کی زیارت کروائی ہے مجھے اعتراف ہے اس مقدس سرزمین کے بہت سے گوشے میری کم علمی کے باعث نظروں سے اوجھل ہو گئے جیسے مومن پر لازم ہے مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے اپنے آقا و مولیٰ کے حضور صلوٰۃ و سلام پیش کر کے اجازت چاہے اور مستقبل کی حاضری کی درخواست کرے میں بھی اپنی کتاب "مدینۃ الرسول" کو الوداعی سلام پر ختم کرنے کی سعادت حاصل کر کے رخصت ہو رہا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝

marfat.com

السلام علیك ایها النبی - السید الکریم والرسول العظیم الرؤف الرحیم ورحمة الله وبرکاته - الوداع یارسول الله الاجازة یارسول الله - الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله - الصلوٰة والسلام علیك یاحبیب الله. الصلوٰة والسلام علیك یانبی الله - الصلوٰة والسلام علیك یاخیر خلق الله الصلوٰة والسلام علیك یاشفیع المذنبین عندالله - الصلوٰة والسلام علیك یامن ارسله الله تعالی رحمة للعالمین - الصلوٰة والسلام علیك یاخاتم النبیین - الوداع یارسول الله - الفراق یارسول الله - الصلوٰة والسلام علیك یاسیدی محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم - الصلوٰة والسلام علیك یاطٰهٰ یایٰسین - یابشیر یاسراج یامنیر - الصلوٰة والسلام علیك یامقدم جیش الانبیاء والمرسلین - الوداع یارسول الله - الفراق یارسول الله - الاجازة یارسول الله - انت الشفیع انت المشفع یارسول الله - الوداع یارسول الله - الفراق یارسول الله - انت الذی ترجی شفاعتك عند الصراط اذا مازلت یارسول الله - الوداع یارسول الله - الفراق یارسول الله الاجازة یارسول الله - الوداع یارسول الله - اشهد انك رسول الله - قد بلغت الرسالة وادّیت الامانة ونصحت الامّة وکشفت الغمّة و جلیت الظلمة وجاهدت فی سبیل الله حق جهاده وعبدت ربك حتّٰی اتاك الیقین جزاك الله تعالیٰ عنّا وعن والدینا وعن الاسلام خیر الجزاء - الوداع یارسول الله - الفراق یارسول - انا نسئلك الشفاعة ان تشفع لنا عند الله یوم العرض یوم الفزع الاکبر یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی الله بقلبٍ سلیم -

اشفع لنا ولوالدینا والحاضرین منا والمشائخنا ولاستاذنا ولمن اوصانا

marfat.com

و قلّانا عندك بدعا الخير عند الزيارة الصّلوٰة والسلام عليك
ياسلطان الانبياء والمرسلين ورحمة الله وبركاته - الوداع يارسول الله -
الفراق يارسول الله - الاجازة يارسول الله -

اسئلك الشفاعة والتوسّل بك الى الله فى ان امورت مسلماً على ملتك
و سنّتك ط

ترجمہ:- آپ پر سلام ہو اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اے سردار محترم اور رسول معظم شفقت ورحمت والے اور آپ پر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے اللہ کے یہاں۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے وہ مبارک ہستی جن کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے انبیاء کے ختم کرنے والے۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے میرے آقا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے طٰہٰ۔ اے یٰسین اے خوشخبری سنانے والے ہدایت کے چراغ۔ اے روشن کرنے والے اے گروہِ انبیاء ورسولوں کے سردار۔ آپ محبوب ہیں اے اللہ کے حبیب۔ آپ شفیع ہیں یارسول اللہ آپکی شفاعت مانی گئی ہے۔ آپ وہ ہیں جن کی شفاعت کی امید پل صراط پر کی جائے گی۔ جب قدم ڈگمگائیں گے یارسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا اور رسالت کی امانت کو پورا کیا اور امت کو نصیحت فرمائی اندھیرے دور کر دیے۔ ظلمت کو بھگا دیا اور کوشش کی خدا کی راہ میں جیسا حق تھا آپ نے اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ جزائے خیر دے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے ہمارے والدین کی طرف سے اور جملہ اہلِ اسلام کی

marfat.com

طرف سے بہتر جزا دے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں ہماری شفاعت فرمائیں۔ قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ کے دن جس دن مال اولاد کام نہ آئیں گے مگر جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر حاضر ہو گیا۔ شفاعت فرمائیں ہماری اور ہمارے والدین اور ہمارے پڑوسیوں کی اور ہمارے بزرگوں کی اور ہمارے اساتذہ کی اور جس نے ہمیں وصیت کی اور پابند بنا دیا۔ آپ کی زیارت کے وقت دعائے خیر کرنے کا۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے انبیاء و مرسلین کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی رحمات و برکات کا آپ پر نزول رہے۔ یارسول اللہ میں قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا طلب گار ہوں اور آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ مجھے حالت اسلام میں آپ کی سنت پر موت نصیب ہو۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور سلام

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے پہلو میں بائیں طرف مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرنے کے بعد اپنی دائیں جانب ایک ہاتھ ہٹ کر ان الفاظ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کریں۔

السلام علیك یا سیّدنا ابا بکرن الصّدّیق

السّلام علیك یا خلیفة رسول الله بالتّحقیق

السلام علیك یا صاحب رسول الله ثانی اثنین اذ هما فی الغار۔

السلام علیك یا من انفق ماله کلّهٗ فی حب الله وحب رسوله حتّٰی تخلّل بعباء رضی الله عنك و ارضاك احسن الرضا۔ وجعل الجنه منزلك ومسكنك ومحلك وماوٰك۔ السلام علیك یا اول الخلفاء وتاج العلماء وصهر النّبیّ المصطفٰی ورحمة الله وبركاته۔

marfat.com

ترجمہ : آپ پر سلام ہو اے ہمارے آقا ابوبکر صدیق۔ سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حقیقی۔ سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے ساتھی جب وہ دونوں غار میں تھے۔ سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی جس نے سارا مال اللہ اور رسول کی محبت میں خرچ کر دیا۔ یہاں تک بدن کا جبہ اتار دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر راضی ہو اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور آرام گاہ۔ سلام ہو آپ پر اے خلیفۂ اوّل اور علماء کے سرتاج اور خسر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

سیدنا فاروق اعظم کے حضور سلام

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر بائیں جانب مدفون ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر کی زیارت کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کی طرف ایک ہاتھ ہٹ کر سیدنا عمر فاروق کو اس طرح سلام پیش کریں۔

السلام علیك یا عمر بن الخطاب

السلام علیك یا ناطقاً بالعدل والصّواب

السلام علیك یا مظهر دین الاسلام

السلام علیك یا مكسر الاصنام

السّلام علیك یا ابا الفقرآء والضعفاء والارامل والایتام

انت الذی قال فی حقك سید البشر لو كان بعدی نبیاً لكان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنك و ارضاك احسن الرّضا وجعل الجنة منزلك و محلّك ومسكنك وماوٰك السلام علیك یا ثانی الخلفاء و تاج العلما وصهر النّبیّ المصطفیٰ و رحمة الله وبركاته۔

marfat.com

ترجمہ :۔ سلام ہو آپ پر اے عمر بن خطاب سلام ہو۔ آپ پر اے انصاف کی اور سچی بات کہنے والے سلام ہو آپ پر اے دین کو ظاہر کرنے والے سلام ہو آپ پر اے بتوں کے توڑنے والے سلام ہو۔ آپ پر اے فقیروں ضعیفوں۔ بیواؤں اور یتیموں کی دستگیری کرنے والے آپ وہ ہیں جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ راضی ہو اللہ آپ پر اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت آپ کا گھر اور رہنے کی جگہ اور آرام گاہ سلام ہو آپ پر اے خلیفہ ثانی اور علماء کے سرتاج اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر آپ پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ و اصحابہ وسلم

ابو النصر منظور الٰہی عفا اللہ عنہ بانی دارالعلوم حقانیہ

۱۹ رجب ۱۴۰۲ھ
۲۲ اپریل ۱۹۸۲ء

مؤلف کی دیگر تصانیف

۱۔ فیوضاتِ مجموعہ رسائل
۲۔ حضور الحرمین
۳۔ رہنمائے حج
۴۔ لاتثلیث فی التوحید
۵۔ بہائی اصول ناقابلِ قبول
۶۔ قلب سلیم
۷۔ مکتوبِ مدینہ
۸۔ آئینۂ حق
۹۔ منزلِ شوق
۱۰۔ کلماتِ طیبات
۱۱۔ شہباز قدس
۱۲۔ نصر القراء
۱۳۔ جنگ مصر
۱۴۔ المائدہ
۱۵۔ مدینۃ الرسول
۱۶۔ علم القرآن
۱۷۔ مسیح کون ہے؟
۱۸۔ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ
۱۹۔ اسلام اور حفظان صحت
۲۰۔ اسلام اور سوشلزم
۲۱۔ قادیانیوں سے بائیکاٹ کی شرعی حیثیت
۲۲۔ مکتوباتِ مدینہ
۲۳۔ الجہاد
۲۴۔ المقالۃ العلمیہ
۲۵۔ فلسفۂ زکوٰۃ
۲۶۔ درود و سلام بر خیر انام
۲۷۔ ذوقِ دعا
۲۸۔ مقالاتِ طیبات
۲۹۔ تصوف کیا ہے۔
۳۰۔ سیدہ کے غیر سید سے نکاح کی شرعی حیثیت

marfat.com

کُتب جن سے اِستفادہ کیا گیا

نام کتاب	تالیف	نام کتاب	تالیف
قرآن مقدس		تاریخ اسلام	علامہ معین الدین رح
صحیح بخاری	محمد بن اسمٰعیل بخاری رح	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد رح
صحیح مسلم شریف	مسلم بن الحجاج قشیری رح	سیرت ابن ہشام	محمد عبدالملک بن محمد ہشام
ترمذی شریف	ابو موسیٰ ترمذی رح	رحمۃ للعالمین	قاضی سلیمان منصور پوری
سُنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان رح	سیرۃ المصطفیٰ	علامہ محمد ادریس کاندھلوی
سُنن ابن ماجہ	ابن عبداللہ بن محمد رح	ترجمان السنۃ	علامہ بدر عالم
سنن نسائی	احمد بن شعیب رح	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی رح
مشکوٰۃ شریف	ولی الدین ابی عبداللہ رح	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خاں نعیمی رح
وفاء الوفا شریف	شیخ نورالدین رح	الامن والعلیٰ	اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں
خلاصۃ الوفاء	" "	فتاویٰ رضویہ	" " "
جذب القلوب	شیخ عبدالحق دہلوی رح	حدائق بخشش	" " "
زرقانی	محمد بن عبدالباقی رح	توراۃ۔ زبور۔ انجیل	
سیرت حلبیہ	شیخ علی بن برہان الدین رح	تاریخ المدینہ	محمد عبدالمسعود
راحت القلوب	سید عرفان علی	فیوض الحرمین	شاہ ولی اللہ رح
عمدۃ الاخیار	احمد بن عبدالحمید عباسی	اسد الغابہ	محمد بن عبدالکریم
آثار المدینہ	عبدالقدوس انصاری	اخبار المدینہ	محمد بن محمود بن نجار
تاریخ الحرمین	عباس کرارہ	تاریخ ابن خلدون	علامہ عبدالرحمٰن
مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح	طبری	ابو جعفر بن حریر
سیرت النبیؐ	شبلی نعمانی	جواہر البحار	علامہ النبہانی رح
حلیہ الاولیاء	حافظ ابی نعیم	قصیدہ بردہ شریف	علامہ بوصیری رح
دیوان فرید	خواجہ غلام فرید رح		

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حکومتِ پاکستان
وزارتِ مذہبی اُمور
اسلام آباد

نمبر ۲(۱) ادس/ آر ینڈ آر/ ۸۵ — تاریخ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ / ۲۶ نومبر ۱۹۸۵ء

سندِ امتیاز

نہایت مسرت سے تصدیق کی جاتی ہے کہ جناب علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ کی تالیف کردہ کتاب مدینۃ الرسول بزبان اردو کُتب سیرت النبیؐ کے مقابلہ برائے سال ۱۹۸۵ء میں خصوصی انعام کی مستحق قرار پائی اور مؤلف موصوف کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے مبلغ -/۱۵،۰۰۰ پندرہ ہزار روپے بطور انعام دیئے گئے۔

(محمد ...)
سیکرٹری
وزارتِ مذہبی امور، حکومت پاکستان
اسلام آباد

marfat.com

جامعہ فریدیہ ساہیوال کے ثمرات

مدرسۃ بنات الاسلام ساھیوال

جامعہ عثمانیہ نور پور

مدرسہ انوار الفرید ھڑپہ

جامعہ گنج شکر پیر پکھی

مدرسہ انوار الفرید کمیر

مدرسہ انوار الفرید نور پور

مدرسہ بنات الاسلام حاصل پور

مسجد اولیاء ساھیوال

فریدی مسجد سول لائن ساھیوال

مسجد گنج شکر سعید کالونی

انجمن حزب الفرید پاکستان

بزم فرید ساھیوال

ماہنامہ انوار الفرید ساھیوال

مکتبہ نظامیہ ساھیوال

نوٹ

۱۲۰۰ سے زائد طلباء وطالبات کی رہائش وخوراک بذمہ جامعہ ہے۔ اوسطاً ۶۰ لاکھ روپے سالانہ خرچ ہے۔ ۲ ہزار سے زائد علماء وحفاظ فارغ ہوکر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کو قریب سے دیکھیں بصورتِ اطمینان قلبی اس دینی تحریک میں ہمارے ساتھ شامل ہوں۔

خداوند کریم ہم سب کو رحمات وبرکات سے نوازے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

marfat.com

مؤلف کی دیگر تالیفات

فیوضاتِ فریدی
جنگِ مصر
لاتثلیث فی التوحید
مدینۃ الرسول
علم القرآن
بہائی اصول اور اسلام
بلد الامین
سود اور اسلام
اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ
مکتوباتِ مدنیہ
عصمتِ انبیاءؑ
قادیانیوں سے بائیکاٹ کی شرعی حیثیت
رہنمائے حج
صدیق و عتیق
سیر برزخ
احترام والدین
الماء ورد میاہ
درود و سلام
فلسفۂ زکوٰۃ
قلبِ سلیم
فضائل دعا
المقالۃ العلمیہ
عظمتِ بنو ہاشم
منزل شوق
الجہاد
شہباز قدس
شمشیر حجابیہ
آئینۂ حق
کلماتِ طیبات
ذوقِ دعا
نصر القراء
اسلام اور تصوف
مقالات طیبات

برطانیہ میں صدارتی خطبہ
حضور الحرمین
نگاہِ نبوت

مکتبہ نظامیہ ○ جامعہ فریدیہ ساہیوال